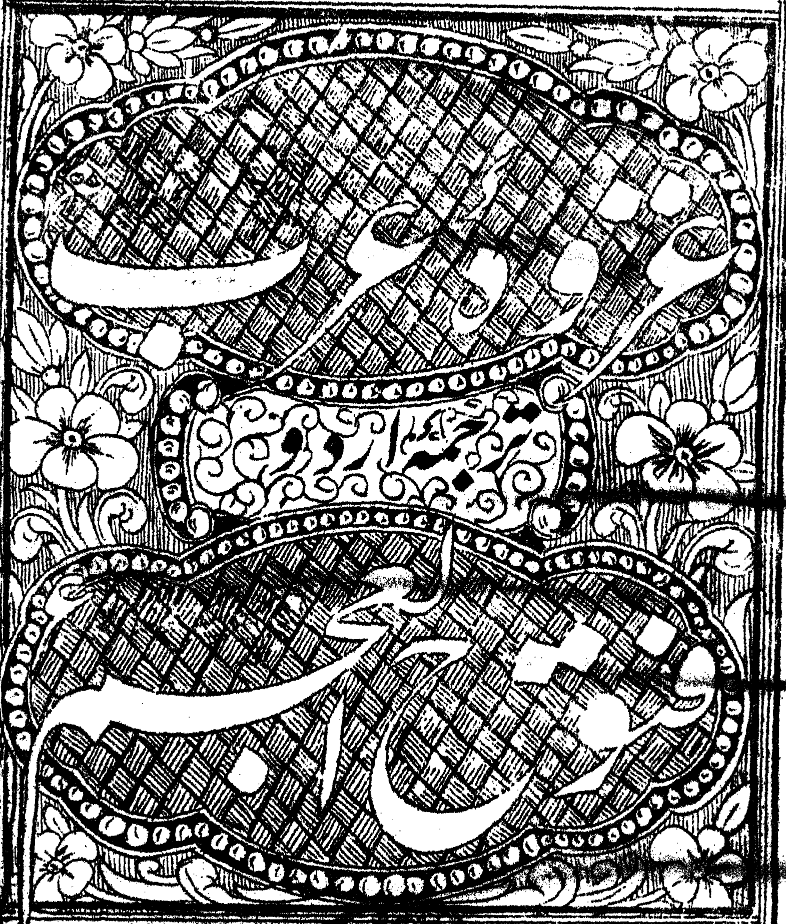
بہ بیان صنائع ملکوت و مکان و فضائل خلائق و شمس و زمین و زمان



عجائب

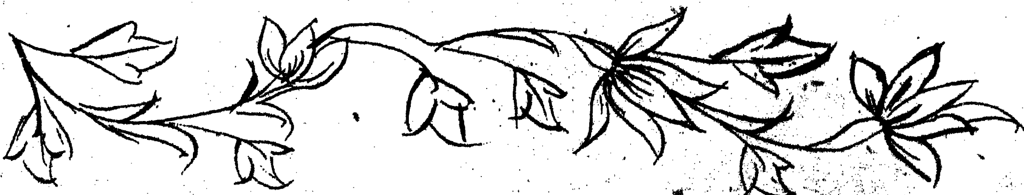
ترجمہ اردو

المخلوقات

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوا

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

خلاصۂ مطالب	صفحہ	خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر دیار بکر و ارض ربیعہ —	۳	حیرہ و قادسیہ —	
ذکر فتح قرقیسیا —	۱۷	ذکر فتح نہشیر —	۱۴۵
ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ وغیرہ —	۳۲	ذکر فتح ایوان کسرےٰ اور در آنا مسلمانونکا	۱۵۲
ذکر فتوح قلعہ ماردین —	۴۳	درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسپانیر جو اوس پار	
ذکر فتوح رہا و حرّان —	۴۹	دجلہ کے واقع تھا —	
ذکر فتوح قلعۂ راس العین —	۵۲	ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق ہے	۱۶۸
ذکر فتح دارا و بیرحا و یاعا —	۸۴	ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہناس اور اوسکے	۱۷۴
ذکر فتح میافارقین و آمد —	۸۶	اعمال و مضافات کا اور فضائل اوسکے حیوانات	
بقیۂ ذکر بلد آمد —	۹۸	یعنی صحرا اور عرصات کے —	
~~ذکر فتح میافیہ وجبل جودی~~ —	۱۰۱	ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر	۱۷۷
ذکر فتح حصن یعقوب —	۱۰۶	ہونا زمین بہنسا مین —	
ذکر فتح طنزو یکہرد و سُعرد —	۱۱۲	ذکر فتح بہنسا اور اوسکے فضائل کا اور بیان ہے	۱۸۲
ذکر فتح بدلیس و ارزن و مضافات —	۱۱۴	اون واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کے	
ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قف و انکُرد —	۱۱۷	نسبت پیش آئے —	
ذکر فتح ارزن و سُعرد و جبل بارون —	۱۲۶	ذکر فتوح قلعہ بہنسا اور اوسپر نزول صحابہؓ کا	۲۵۹
ذکر فتوح اسماعیلیات —	۱۲۷	اور قتل کرنا بطریق کو —	
ذکر فتوح العراق —	۱۲۹	خاتمۂ کتاب از طرف مترجم —	۳۱۴
ذکر فتوح خورنق و قتل نعمان بن المنذر و فتح	۱۳۱	خاتمۃ الطبع —	۳۱۶





بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثنای خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے بمراتب فزون ہے
اور نعت ومدح سرور انبیا اگر دوات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ وہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہو گے
اسیطرح زبان قاصر ہے اوصاف مین آل مصطفے واصحاب باصفا کے جنہون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے
پھل کھائے اور کھلائے اور اونکے کلک خشک تیر مین ایسے تیز پر جمے اور لگے تھے کہ شاہین پروازی سے
مرغ دل شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے
گھاٹ لوتار کر اقلیم روم وعجم قبضے مین لائے خم شمشیر جنکا ابروی ہلال دو رسپر رشک بدر جمال اونکی کمان تیر سے انگشت نما
بسوے توس سپہر اور لب سوفار سے گویا رہے قدرت خالق بر و بحر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد
راقم ساکن شہر خاموشان بشارت علیخان بن علی مردان خان بن مردان علیخان اسکنہما اللہ وایانا الجنان التماس کرتا ہی
بعالی خدمات ارباب عز وشان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب الارشاد عالیجناب
معلی القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودھ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ بالتفصیل والبشارۃ ترجمہ فتوح عجم کا
متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب کے کیا کہ اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار دو ویست ونود
نکلتی ہے صاحبان سخن سنج سے داد خواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوین
اور از راہ قدر دانی کے خطاہای انسانی سے معاف رکھین اور واضح رہے کہ تمام دفاتر تواریخ مین سے جو صنف میر

اس زمانہ مین سے وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک عجم پر گذرے اور کیا کیا زوال ملک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین و تقویم بصیرت افروز و حسرت گزین ہین جیسا کہ اوسکے حسب حال شاعر نے کہا ہے بیت از نقش و نگار در و دیوار شکستہ * آثار پدید است صنادید عجم را * اب مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتح دیار بکر و ارض ربیعہ *

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہے معنٰی الجوفی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہے ابن عمیر الحمیسی وہ ناقل ہے مہلب و طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہ و تعالی نے ملک شام پر فتح دی ہاتھ سے ابو عبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص ابن وائل السہمی کے تو اوسوقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بندۂ خدا امیر المومنین عمر کی جانب سے عامر بن الجراح پر سلام اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد و ثنا اوس خداوند کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین و بعد ازان واضح ہو کہ تمنے قتل کفار مین بدل کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضای خدا مین بڑی سرگرمی و عرق ریزی کی اور تمنے پیش خدا اپنے ایسے کامونکو پیشکش بھیجا ہے کہ روز پیشی یعنے قیامت مین وہ تمہارے پیش آوینگے اور ہمنے کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو نہین دیکھا کہ وہ تمہارے ادای فرض سے تمسے زیادہ ہو یعنے جو تمپر فرض تھا جیسا تمنے اوسکو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد و کوشش چاہیے تم اوسکو بخوبی بجالائے حق سبحانہ و تعالی ہمسے اور تمسے ان کامونکو قبول کرے اور ہماری تمہاری مغفرت و آمرزش فرماوے غرض کہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمہارے مطالعہ مین آوے تو فورا سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کردو اور لشکر اوسکے ہمراہ کرکے طرف جزیرہ کے اور دیار بکر کے روانہ کردو تو مجکو حقتعالی سے امید ہے کہ وہ اون بلاد پر اوسکے ہاتھ سے فتح و ظفر دیگا اور اوسکو خوب نصایح کردو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا کرے اور جہاد و کوشش با طاعت خدا بجالاوے اور امور جہاد مین کچھ تاخیر و تراخی نکرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حقتعالی نے سید المرسلین صلعم کو جس کام کا مامور کیا ہے اور اوس پر نازل کیا ہے یٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ یعنے اے نبی تو جہاد و قتال کر کفار اور منافقین سے تو اوس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے

باقی رہا [illegible] والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم سب پر [illegible] اور بعد ازاں ایک دوسرا نامہ بطلب [illegible]
[illegible] ولایت [illegible] ہوئی تھی [illegible] فارس اور دیار بکر [illegible] روانہ ہوا اوس [illegible]
[illegible] اور سامان [illegible] جلد [illegible] روانہ ہوا
[illegible] مقام [illegible] ابو عبیدہ کے پاس پہونچا اور نامہ [illegible] عیاض بن غنم الاشعری کو بلا لیا
ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنین سر و چشم قبول ہے اور عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی
دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اونکی ہمراہی کے لیے تیار کر دی اونمیں دو ہزار صحابی تھے از انجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن
المنذر و ضرار بن الازور اور ابن سابق اور ضمرہ بن شحصل اور [illegible] والادغار بن قیس اور حکم بن ہشام اور یسیع بن خلیعہ
اور [illegible] بن [illegible] اور مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن یوقنا اور یہ لوگ سب [illegible] ابو عبیدہ کے
بعد فتح مصر شہر شوال [illegible] بست و ششم ہجری میں آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام [illegible] سے جمعیت [illegible]
جزیرہ کے روانہ ہوئے اور [illegible] یعنے سرخیل سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہانتک کہ مقام [illegible]
جا اوترے اور یہ وہ مقام ہے کہ [illegible] ایسے نے اونکا [illegible] فتح کیا تھا وہاں لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف
رقہ کے روانہ ہوئے جب وہاں پہونچے تو [illegible] قلعہ کے قریب خیمہ [illegible] قلعہ کا مالک [illegible] یعنے [illegible]
نصاری تھا اور اوسکا نام [illegible] شیخ [illegible] کا تھا [illegible] وہان کا حاکم
تھا [illegible] ہوا اور سامان [illegible] جمع [illegible] دیکھا کہ [illegible]
[illegible] تو اوسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورہ کے واسطے [illegible]
[illegible] حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپکا یہ کیا ارادہ ہے یعنے یہ ارادہ خوب نہین ہے کہ تم درمیان شام
اور [illegible] عراق کے ہو یعنے [illegible] شام [illegible] ان قوم کے مقابلے مین تم مقام و مقاومت نکر سکو گے یعنے [illegible] سامنے
ٹھہر نسکو [illegible] کہتا ہی پھر یہ سب اہل رقہ باہم مشورہ کر کے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام [illegible]
روانہ ہوئے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے [illegible] مصالحہ قبول کر کے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ اونسے
جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کر لو و بعد ازان خود عیاض نے [illegible] سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آگے
چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے وَصَادَفْنَا الْفُرَاةَ غَدَا سِرْنَا بِجُودِ الْخَيْلِ وَالْأَسَلِ الطِّوَالِ +
أَخَذْنَا الرَّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا + رَأَيْنَا الشُّهْبَ لَوَّحَ بِالشِّمَالِ + وَأَزْعَجَتِ الْجَزِيرَةُ بَعْدَ خَفْضٍ + وَقَدْ كَانَتْ تَخَوَّفُ بِالرِّجَالِ [illegible]
سَنَقْصِدُ رَأْسَ عَيْنٍ [illegible] رَأْيٍ + غَدَاةَ حَلَقٍ مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ + وَقَصْدُ سُهَيْلٍ أَمَامَ جَيْشٍ [illegible] + وَتَعَيَّنَ [illegible] الْأَبَالِي +
فَنَحْنُ أُولُو الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِي + وَنَحْنُ الصَّابِرُونَ بِكُلِّ حَالٍ + صَحَابَةُ أَحْمَدَ خَيْرِ الْمَوَالِي + رُقِيَ الْعَلْيَاءِ وَالرُّتَبِ الْعَوَالِي +
إِلَى رَبِّ السَّمَاءِ دَنَا عُلُوًّا وَخَاطَبَهُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ + یعنے ہم فراۃ کو پہونچے جس وقت ہمنے کوچ کیا اور ہمارے ہمراہ

جیسا اونپر ردشمون ہین اور نیزہ ہاے دراز و بلند جنھون نے رقۃ البیضا کو جا لیا جسوقت ہمنے تارونکو چمکتے ہوئے ٹیلون پہ
دیکھا تھا یعنی نگام شام اوسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑ گیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ خوف
زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو وسنے یعنے اوسکے بطریق نے ہمراہ
اپنی فوج گرد کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہے ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران نصاری کو
تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و شاکر ہین
اصحاب محمدؐ ہین یاران و دوستداران و بلند ہونے والے مدارج برتری و مراتب بزرگی کے ہین اور وہ محمدؐ وہ ہے
جو ... سے مقرب ہے پروردگار عرش سما کا اور حق تعالی نے اوس سے خطاب کر کے زبانی کلام کیا اور واقدی
رحمۃ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض بن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے
کوچ کیا ... راس العین مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جسکا نام شہریاض
بن فرنیون تھا اور جمعیت اوسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اوسکی عملداری مین تحت حکومت اوسکے نصارای عرب سے
ہمراہ ... بن ... الشبابی ... کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جسوقت جزیرہ والونکو اخبار فتح رقہ کی پہونچی
اور یہ بھی خبر اونکو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اونپر قصد آنے کا رکھتے ہین تو وہ لوگ شہریاض
بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے بادشاہ ہوشیار ہو تحقیق کہ اصحاب محمدؐ ہمارے دیار مین
آ گئے ہین اور ہماری طرف اونکا قصد ہے اور مطلب اوس قوم کا یہ ہے کہ ہم اونکے دین مین داخل ہون پس لازم ہے
اے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکلوائیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اونسے بمقابلہ پیش آئیے ایسا نہ ہو کہ ہمکو
آفتین ہو جاوین غرض کہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجھکو سواے اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہے کہ تم لوگ
بھاگ جاؤ گے تب اونھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہن مین یعنے گرو مین دیا یعنے اول دیا آخر بادشاہ نے
اونسے عہد واثق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانے سے نکالکر تنخواہ سپاہ کی تقسیم کی اور تیاری مین
مستعد رکھا اور قلعہ کی دیوارون پر نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقونکو گہرا اور چوڑا کھدوایا اور
حکمنامے بمطلب اکمک بطرف بلاد حملین و کفرتوثا و دارا و ماردین و رہا و تل فزرت و سن و موزر کے ابلاغ کیے
و بانتظار عیاض بن غنم کے مقابلے خود قائم و قیام پذیر رہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن عبد اللہ و اسحاق
ابن اسحق ... یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ جسوقت عیاض بن غنم نے
بقصد راس العین بارادہ جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن ... اور عبد اللہ بن عباس کو
طرف دو قلعون کے جنکا نام ... مشہور ہین روانہ کرنے لگے اوسوقت عبد اللہ ... نے عیاض بن غنم
سے کہا کہ ... دونون قلعے جنکا تو نے ذکر کیا یہ دونون قلعے بہت بلند ... ایک طرف شرق

عزیز الجبار مین کامل العیار ہے اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین تمہ سون ہمت پنج ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور ہیبت
و فور تعبد یعنے خدا پرستی کو جو مینے آسمانون کے اطراف و جوانب اور اوسکے نواحیات مین [illegible] زمین کے [illegible]
اور پہاڑون و بیابان کیا ہے کہان پہونچ سکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اوس سے باعتراض پیش آئے اور حضرت حقانی
مین اوسکا امتحان کیا اور اوسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اوسکی دلیل افتخار اور دعوی سنے [illegible] اور آزمائش مین کہا
کہ تو اس افتخار کرنے سے نیرو تیرہ پستی جہل مین از پا افتادہ ہے تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت [illegible] کا ایک بندہ
پردہ نشین خلوت گزین ہے وہ ہر آئینہ ہمہ اشتیاق ہمارا اوسکی طرف ہر مرتبہ کمال بڑھا ہوا ہے وہ ہر گاہ ورود ہمارا امور خیریہ
یعنے صادر و خیر ہمیشہ سبب از دیاد حق تعالی ہے تو اوسے غایت عبادت اپنی و نہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہے کہ
اوس حجلہ نشین نہانخانۂ قدس پر درود و صلوۃ بھیجا کرین پس تو اترائی کی چڑھائی سے نیچے اوتر یعنے اترانے سے باز آ
اور تونے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہے اوسکو غروب مین لا یہ سنکے ابلیس بولا یا رب آمین مگر اوسکی ملاقات کی ایا کوئی
سبیل بھی ہے اور اوس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہے جبرئیل ع نے کہا [illegible] امید کی طے کر اور عز ربوبیت کے
دریاے اعتراف و اقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام ہو عالم تکوین سے [illegible]
ہو سپر قلم تمکین سے لکھا ہوگا انک لمن المرسلین یعنے تو معشر انبیاے مرسلین سے ہے غرض کہ عزازیل نے لباس جہل پہنا
او تا بسر کھا [illegible] بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق دعاوی گردن سے نکال [illegible] کو
سپہر [illegible] طلب [illegible] پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اوسکے دل مین نہایت مرتبہ کا عجب سمایا تھا اور نہ
[illegible]
[illegible] کے مطلب بینات ہوجاوین
اور کہنے لگا یا الٰہی [illegible] مجھے تعجب ہے کہ باوجود [illegible]
طلوع ہی میرے کے طلب زیادہ مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجہ کردار نیک کو پہونچے اور ایسا کیونکر ہوگا کیونکہ
جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرد اگرد عرش واقع ہے مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین نظر بعظمت حق
[illegible] کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش [illegible] ذات سے [illegible] معائنہ کرتا ہون [illegible] خطاب آیا کہ [illegible]
[illegible] طاعت [illegible] عبادت [illegible] افتخار کرتا ہے وہ مالک ہے تجکو توفیق اپنی طاعت اور
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یعنے اوسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا زمانیکہ خدا تجکو موت دے بیان بہشت و دوزخ کے
یعنے جنت مین لیجاوے تجکو خواہ جہنم (بازوی تیز ۱۲) مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سواریون پر
روانہ ہوا یہانتک کہ اوسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور حال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا اور
جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ اوسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور ماموره مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور جمیع
پرستندگان اونمین کے جو بندگان شکرگذار ہین وہ اوس عالم معانی مین متوقف یعنے منتظر ہین اوپر ظہور خلقت سر دنیا
و آخرت کے پھر جبکہ عزازیل اونکے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اونکے ارادت کے مترتب و متحقق ہوئے
تو اوسکو نسبت اونکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنے عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پا سکتا ہون اور کسطرح ہمنشین اسکا
ہو سکتا ہون اور کیا سبیل ہے کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اوسکے مشاہدہ کی
ملیگی پس وہ زیر قبۂ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اوس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلہ نور ہے کہ درخشان ہے
اور اسرار اوسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہے اور تمام گرداگرد اوسکے مقربین علیہم السلام روحانیین و مسبحین و صافون و کعین اور
ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب علیہ السلام اونکے عبادات کا اونکے استغفار پر دور کرتا ہے اسلیے کہ استغفار سرمایہ افتخار ہے
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برائے بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اوسے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ مین داخل ہو
اور اونکی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہو جا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین تاکہ تو بھی منجملہ انھین
حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز مشاہدات ہو جاوے ناگاہ اوسنے نور احمدؐ مشاہدہ کیا کہ اوج علا پر پرنور
و ساطع ہے اور اپنے سراپردۂ قصر معلی سے جلوہ گر و طالع ہے یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے سجدۂ تعظیمی کیا
اور کہا انک لعلی خلق عظیم یعنے تیرا خلق عظیم ہے اور تو خلق عظیم ہے پھر جبکہ اوسنے یہ دیکھا کہ اوس صاحب خلق
عظیم پر نور پر نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اوسکو سراپا ڈھانپ لیا ہے اور وہ بزبان بدنی ساتھہ مستفاد جسمانی
اپنے کے گویا ہے کہ وہ کون ہے جسنے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پر کر دیا اور وہ کون ہے جسنے خلوص و
ریاضت نفسی و تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سنکے اوسکو یارا ے جواب نرہا ناگاہ اوسوقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ
ملائکہ تم اپنی نظرونکو دیکھنے عانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسوے فضائل اور اسرار
معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اوس قصر معلی کے احاطہ کیا یعنے اوسطرف بغور دیکھا تو اوس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی اے رب العزت جبکہ اوس عانی کی طرف نظر کرتے ہین
تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہے فرمایا یہ عیون اوسی معنی کی نہرون کے چشمے ہین اور تلواریں ہین

اور اوسکے انصار کی اور اوسکی سنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اوسکے علم کے اور جای قرار ہین اوسکے علم کے زینت ہین
اوسکے دین کی اور علم ہین اوسکے یقین کے اور اول عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہے اور عین ثانی عین تحقیق ہے اور
عین ثالث عین نور وحیا و توفیق ہے اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہے یعنے شمس الضحی ہے پس عین التصدیق صدیق و
یار غار اوس سرّ معنی صاحب قصر دار القرار کا ہے اور عین العدل اوسکے فاروق کا ہے اور عین الحیا اوسکے داماد و رفیق کا ہے
اور عین العلم اوسکے برادر شقیق کا ہے (شقیق نیمہ حصہ طول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوئے نصف محمد نصف علی
علیہما السلام) پس لازم ہے اے ملائکہ کہ تم انکو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو اور انکے لیے دعا مین
اثار اور استغفار کرو کیونکہ یعنے انکے حق مین کہا ہے اَلصَّابِرُوْنَ وَالصَّادِقُوْنَ وَالْقَانِتُوْنَ وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ
یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین باادب قیام کرنے والے اور استغفار
بجالانے والے ہین اوقات سحر مین یعنے قبل از صباح الغرض جب شرجون کلام وثقہ بن الصامت سے آگاہ ہوا تو اوس سے
کچھ رد و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سوائے تسلیم کے متعرض نہین ہوا اور ان باتونکو اپنے دلمین پوشیدہ رکھا اور اپنے
دیر مین بدستور مقیم رہا یہانتک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوئے اوسی عرصہ مین شرجون پاس اشنکلیاس کے گیا اور اوسکا
وزیر ہوا پس یہ حکایت تھی اوس وزیر کی راوی کہتا ہے کہ پھر جب اشنکلیاس نے دربارۂ یوقنا کے وزیر سے مشورہ لیا
تو اوسنے جواب دیا کہ سُن لے بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہے اور اوسنے اگلی کتابونکی خوب
سیر کی ہے اور اوسکا بھائی اپنے دین مین اوس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربونکی صحبت مین بہت رہا اور انکے راز و اسرار سے
بخوبی مطلع ہوا ہے اور اونکے دین سے خوب ماہر ہے اور جب اوسکے نزدیک از روئے امعان نظر کے خوب ثابت ہوا
کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہے تو اونکے پاس سے گریزان ہوکر آپ پاس آیا ہے اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اگر یہ
شخص بغیر بار انبار کے آیا ہے تو معلوم کیجیے کہ بے شبہ اوس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہے درینصورت
آپ پر لازم ہے کہ بپاس اوسکے عظم و شان و بلندی مکان کے اوسکی ملاقات کے لیے استقبال کیجیے چنانچہ جب
اشنکلیاس نے یہ کلام سنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر
باقی رہ گیا اور جب دختر یوقنا نے سنا کہ یوقنا اوسکا باپ آیا ہے فَتَزَلْزَلَتْ تَسْبِیْحٌ فِیْ سَرَابَالِهَا الْاَرْضِ
یعنے پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعہ غربیہ کا
جہان وزیر مقیم تھا پس وہان جاکر دیکھا کہ اشنکلیاس تو یوقنا اوسکے باپ کے استقبال کو گیا ہے اور وزیر اپنے مقام
وزارت پر مستقر ہے چنانچہ وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اوسکے آگے سر نہوڑایا اور آداب خدمت بجالایا تب وہ
دختر بیٹھی اور وزیر سے باتین کرنے لگی اوسوقت شرجون وزیر نے اوس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کے لیے
تحفظ و حفظ اختیار کر کیونکہ بادشاہ اوسکی ملاقات کو جو نکلا ہے تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کرے گا

اور تو یقین کر تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہے مگر یہ کہ اوسکے نزدیک خوب ثابت و متحقق ہوگیا ہے کہ تحقیق وے لوگ حق پر ہین اور قول اونکا صدق ہے یہ سنکے اوس لڑکی نے کہا بھلا تو درباره دین اوس قوم کے کیا کہتا ہے یعنے تیری کیا راے ہے شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہے اور مین اس راز کو اپنے دلمین مخفی رکھتا تھا پس جب اوس لڑکی نے یہ بات سُنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہے مین بھی بدل و جان اوسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ بالجملہ اشفکیاص نے استقبال کرکے عبداللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہمدیگر سلام علیک ہوئی وَتَرَجَّلَ كُلٌّ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ یعنے ہر ایک ان دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اوترکر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی ہوئے اور جسقدر رعالم اشتیاق مین متالم ہوئے تھے ہر ایک نے اوسکی شکایت پیش کی یعنے فرط شوق اپنا اپنا ظاہر کیا بعد ازان دونون سوار ہوئے اور جانب قلعہ راہی ہوئے چنانچہ یوقنا اور اوسکے سب ہمراہی اوس قلعہ مین اوترے اور زن اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجالائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگے مگر اشفکیاص اس گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اوسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربونکے دین کا کیا حال ہے اور اونکے ملک مین اونکی عدالت و سیاست کی کیا کیفیت ہے یوقنا نے جواب دیا کہ وہ قوم اپنے زعم مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین و باوجود اسکے وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام و ملک مصر پر ہوگئے ہین مگر اونکے طبائع اور نفوس حسنیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر اونکا یہ ہے کہ وہ مکر و حیلہ پیش آتے ہین یہانتک کہ اکثر [illegible] کو اپنے قبضہ و تصرف مین لاتے پس جب اسرار اونکا مجھپر منکشف ہوا اور اونکے اطوار آثار سے مین ماہر ہوا اور [illegible] اونکا جسپر اونکا اعتقاد ہے یعنے خوب سُنا تو اونکے پاس سے مین بھاگا اور اون سے دور ہوگیا بعد ازان کہ مینے گمان کیا تھا یعنے پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حق پر ہین تو مینے اونکی خیر خواہی کی تھی اور حدود طرابلس و صور و انطاکیہ پر اونکو قابض و دخیل کر دیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہے کہ مجھپر مسیح کا غضب ہے اسلیے کہ مینے اوسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اوسنے حکم کیا تھا یا جو وصیت بواسطۂ مریم درباره اصطباغ کے کی تھی اوس سے بھی دست بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہے کہ مین پلیدی گناہون و زشتی عیبون سے پاک ہونگا پھر بعد اس بیان کے یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال اوسکا ایسا دیکھا اور کلام اوسکا سُنا تو اوسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و پشیمان ہوئے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجئے اور یقین رکھیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہے اور علم قبول کا اہل ندامت کے واسطے بلند ہے اور عید صلیب بھی عنقریب ہے کہ اوسکے بیس دن باقی ہین اور یہ قریب قوس راہب اس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہے اور وہ بزرگترین اہل دین

نصرانیہ کا ہے اوسکے پاس جانا چاہیے کہ وہ آپکو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف ہوکر نکلوگے
یوقنا نے کہا مین یون ہی کرونگا ولیکن تا زمان عید صلیب کون ضامن زندگانی ہے اور اوسوقت دختر یوقنا
اوٹھہ کھڑی ہوئی اور سر عجز جھکا کر کہنے لگی اے والد بزرگوار واللہ مین آپکو چھوڑونگی کہ چلے جاؤ جب تک نگاہ بھر کر او
سیر ہوکر نہ دیکھہ لونگی یہ کلام یوقنا سے کرکے ہاتھہ پر اشغلیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر یعنے دست بوسی کرکے بولی اے میرے
والی مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھہ میرے قلعہ کو چلین اشغلیاص نے کہا وہ آج کی شب تو میرے
ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اوسکے
ساتھہ کھانا کھانا پڑیگا اور ضرور اوسکے میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا اے شہریار
مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہون اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہونگا اس بات کو شہریون وزیر
سمجھا اور اشغلیاص سے عرض کی اے ملک ہر آئنہ ملک یوقنا اپنی دختر کے لیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ دراز
سے نہ اونھون نے انکو پایا نہ انھون نے اونکو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہے پس از روے صوابدید کے
مناسب یہ ہے کہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپ کے یہان فائز بضیافت ہونگے آخر اس
بات کو اشغلیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اوس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھہ پکڑا اور قلعہ شرقیہ کی
راہ لی اور اصحاب یوقنا بھی ہمرکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اوس لڑکی نے یوقنا سے کہا اے والد بزرگوار
بعد ازانکہ آپ نے اہل عرب کی صحبت اوٹھائی اور اونکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر اونکو چھوڑا گیا وہ لوگ باطل پر ہین
اور آپکا پہلا دین حق اوس سے افضل تھا کہ پھر آپ نے اوسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا اے پیاری بیٹی مین جو
تیرے پاس آیا ہون تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہے اور باوجود اسکے مینے دنیا مین تجھسے مفارقت کی ہے
تو مین ڈرتا ہون کہ آخرت مین کہین تجھسے جدائی نہو جائے یعنے اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین ہے
کہ موجب فراق اخروی کا ہوا اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے
اونکی نگاہون مین چڑھے ہین اور تو خوب جانتی ہے کہ یہ قلعہ ہمارا کچھہ شام کے قلعون سے محکم تر و شدید تر نہین ہے کہ اون
سبکو عرب نے فتح کرلیا اور اونکے ملوک کو اونکے ملک و بلاد سے نکالدیا پس اے میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے
خوف کر اور وہ کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ و گدازندہ ہے اور
تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر
کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے نہین ہے اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر
قائم تھے اور سواے اسکے نہین ہے کہ نصارا کو جسنے ورغلانا اور طریق حق سے پھرایا ہے وہ وہ شخص تھا جو حواری
مین اونکا وحید و منفرد تھا جسکا نام پولس تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس اوسنے نصاری کو راہ راست سے اغوا کیکے

گمراہی قدیم پر رہنا ہوا یہانتک کہ اون لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اوسی امر کی
اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہے خداے عزوجل اور اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور فضل
صالح اونھین کے نزدیک و نھین کے پاس ہے یعنے قول اونکا غالب و فضل و کمال اونکا اصلح ہے اسلیے کہ اونھون نے
دنیا کو تین طلاق دیے اور بعد اجتماع دنیا کے اوس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا ہے
تو بھی اوسی کو اپنے واسطے اختیار کر یہ سُنکے اوس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو
خوب جانتی ہون پس جو کچھ آپ نے اپنے لیے قبول کیا ہے وہی مجھے بھی اپنے حق مین قبول و منظور ہے وَاَنَا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے
کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمد رسول ہے خدا کا چنانچہ یوقنا اوس لڑکی کے اسلام لانے
سے بہت مسرور ہوا پھر اوس سے بطریق مشورہ یہ کہا اے میری پیاری بیٹی اب ہم اس لعین فاجر کے بارہ مین کیا فکر
کرین اوسنے کہا واللہ کہ شہریون وزیر مجھسے پہلے کہہ چکا ہے کہ اوس ملعون کو آپکی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہے
اسلیے کہ وہ آپکی نسبت گمان کرتا ہے کہ آپ اوسپر ارادہ غلبہ کرنیکا رکھتے ہین اور اوسکا استیصال چاہتے ہین یوقنا نے
کہا ہرگاہ یہ بات ہے کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہے تو اوسکے لیے سامان ضیافت کی
تیاری کر اور اوسکے پاس جاکر اوسکے تئین اور اوسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ
جب وہ سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اوسکو اور اون خواص لوگونکو یکبارگی مقبوض و محبوس
کر لیوین پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضے مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرونکو پاس اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سپرد کرکے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم اون اسیرونکے عرب کے پاس سے بھاگے ہین
یہانتک کہ اس حیلہ سے قلعۂ قرقیسیا مین داخل ہوجاوینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو بھی ہمارے ہاتھون پر
فتح کرے پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو
یوقنا اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اوس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و
انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگاکر دسترخوان بچھایا اور اوسپر
ہر طرح کے کھانے گرم و سرد چن دیے تو دختر یوقنا شفکیاص اپنے شوہر پاس اوسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکاکر باادب
سامنے کھڑی ہوئی اور اودھر شفکیاص بھی اوسکی تعظیم کے لیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ
بخیر ہین اور اونکا کیا حال ہے اوسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت و خوف
عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج بھی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس راہب معظم قریاقوس کے
ہوا تب سے اونکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اونکی ضیافت کرین اور آپ اونکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جرجیس نبی کی جاوین

تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپ کے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب کے میری میزبانی و ضیافت مین تشریف لیچلیے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہے تناول فرمائیے اور انواع مشروبات سے مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہے نوش کیجیے کہ یہ سب آپ ہی کے فضل خوان کرم و احسان سے ہے اور قبول فرمانا آپکا میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہے چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اوسکے دلمین یوقنا کیطرف سے ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اوسکے پاس شب باش نہین ہوا تاکہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنے گرفتار کرلیتا تب شرجون وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہے کیونکہ آپکے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے دلکو آپ سے نفرت و گریز ہوجاویگی اے بادشاہ آپ سے کسنے کچھ خبر بیان کی ہے و حال آنکہ ملک یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم و شرمسار ہین اور اپنے گناہ و خطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت اونکی دختر کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ بھی اپنے خوان نعمت پر اون سبکو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرجون کا اشفکیاص سے در پردہ و پوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اوسیوقت اوٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہا اوقت معاودت میرے تو بجائے میرے حفاظت و نگرانی کر راوی کہتا ہے اشفکیاص کے کوئی اولاد نہ تھا کہ وارث اوسکے ملک کا ہو پس اوسنے اپنے صنادید قوم اور رجال نگہبانان اور بنی اعمام یعنے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور زوجہ اوسکی اون لوگونکے آگے آگے چلی اور غلامان و کنیزان شمع افروز سامنے اونکے مشعل و فانوس روشن کیے ہوئے چلے و تحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اسکے اونمین سے کوئی ایسا باقی نرہیگا کہ اوسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاص قلعۂ زلوبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے اصحاب کو پیشتر سے فہمایش و تاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ایسا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اوسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اوسکو اپنے آغوش مین لپٹا کر دبوچ لیا جسطرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہے اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے ایک ایک کو پکڑ لیا اور اوسی حال مین اونکو قتل کیا وَلَمْ تَنْتَطِحْ فِيهَا شَاتَانِ یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگون سے باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہے عدم وقوع شر و فتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسپند کے بھی خطرہ و خرخشہ سرزد نہوا اور کسی نے نہ جانا اور نہ سنا کہ ان لوگون نے کیا کیا و بعد ازان فوراً طرف قلعۂ زبا کے راہی ہوئی و ہان شرجون سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگونکا منتظر تھا جب اوسنے سبکو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمہ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا اے عبد اللہ یوقنا حق تعالی تمکو جزاے خیر عطا کرے جیسا اوسنے تمہارے سینے کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہے اور تو نے اپنے پروردگار کو رضامند و خوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اوسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اوسکو مالک قلعۂ اشفکیاص کا کیا اور اوس نواح کے رعایا و برایا کو طلب کرکے اونپر عرض اسلام کیا پھر جسنے قبول اسلام کیا یا جسنے انکار کیا سبکو رہا اور رخصت کر دیا مگر بعضونکی

ضمانت بعضون سے لی تاکوئی اونمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسیا کے پاس نجاوے اور اوسکو کردار یوقنا کی خبر نکرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگونکے پاس عبداللہ بن غسّان و سہیل بن عدی بھی دو ہزار سوارون سے آپھونچے جیساکہ عیاض بن غنم سنے یوقنا سے ان لوگونکے بھیجنے کا وعدہ کر دیا تھا پس یوقنا نے ازراہ توریہ و حیلہ کے ان لوگون سے مضائقہ و معارضہ کیا و بظاہر پانچ روز تک انسے مصروف بمقابلہ رہا و حال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری و بہانہ سازی ہے کیونکہ رات کو اونسے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضے مین ہین رات کو ہم خالی کر دینگے اور تمھارے سپرد کر کے ہم نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسیا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کر دیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرحون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو بدست عبداللہ بن غسان و سہیل بن عدی تفویض کر دو یعنے گویا کہ عبداللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانونکا تسلط ہو گیا چنانچہ مسلمانونکی صداے تہلیل و تکبیر ہر طرف آشکار ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدہر دیکھتے اودہری چمک تھی تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اوسی روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسیا نے تحف و ہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور ببارکبادی سلامتی اور خلاصی کی عرب سے اور تشاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولونکو یعنے ہدیہ لانے والونکو اپنے اصحاب کے خیمونمین اوتارا تھا کہ خیمے اونکے جانب قلعہ شرقی کے ایستادہ تھے پھر جسوقت مسلمانان اصحاب عبداللہ و سہیل قلعہ زبا مین داخل ہوئے تو یوقنا نے اظہار فریاد و خروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحتاً کچھ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور شباشب قرقیسیا کو جالیا اور بنا بر اس واقعہ کے طرلف بن احد بن ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر و راہی مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

(حاشیہ: جمع تحفہ و ہدیہ)

أتينا إلى أرض الفرات مع الزبا
وأعني بيوقنا عليه تحية
وصاح على الملعون صاحب لوبيا
سيحظى غدا بالبعث يوم معاده

ونحن نروم الروم من كل فاجر
يناصب للأعداء بحيلة غادر
فأورده في الحال سكنى المقابر
بروح وريحان وحور قواصر

وقد منا ليث الحروب بسهمها
وقاتل أبناء الصليب بحزمهم
وملكنا القلعتين كلاهما

همام شجاع في الذراعين قاصر
بحد حسام ماضي القطع باتر
سعد واقبال ونصرة قادر

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آئے اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین شیر و ہمارا شیر جنگ ہے اور وہ تیر ہے پیکار کا بزرگ ہے شجاع ہے باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہے) اور مراد میری ان و صاف سے یوقنا ہے و پسر ہدیہ سلام کہ وہ جنگ کرتا ہے دشمنون سے ساتھ حیلہ و خدع کے اور قتال کی وسنے اولاد صلیب اور اونکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع و بُرّان کے اور اوسنے نعرہ مارا اوپر اوس ملعون صاحب زلوبیا یعنی اشقلیاس کے پھر اوسکو داخل کر دیا سے فی الفور سکونت کرنے کے لیے قبر ہا و دونون قلعونکا ہمکو مالک کر دیا وقت سعد و اقبال اور نصرت خداداد نے قریب ہے کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث و نشر اور حشر کے ساتھ

آسایش و نعم اور حوران بہشتی کے روایت کی ہے سیف بن عمر و التمیمی نے بواسطہ اپنے رواۃ کے محمد بن ابی القیلی
ابن ہیبور سے اونسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور شہریاص کے واقع ہوا جیسا کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا اور یوقنا نے اپنی فکر
خاطر سے حیلہ گریز کا کرکے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اون ایلچیونکو جو ہدیہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسیا کو چلا گویا کہ یہ سب شکست
پاکر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسیا مین پہونچے اور اون ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہریاض بادشاہ کے داخل کیا اور
خبر دی کہ مسلمانون نے قلعۂ زبا اور زلوبیا دونون کھولے لیا اور اون عربون نے یوقنا اور اوسکے اصحاب کے ساتھ ایسا کچھ کیا
یہ سنکے شہریاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا اے میرے آقا آپ اندیشہ نکیجیے ہم آپ کے سامنے مقاتلہ
کرتے ہین یہانتک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر و تر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے تو ہم آپ کو تماشا
اپنی قتال کا اونسے لڑکر دکھلاوینگے اور وہ ہرگز آپکو کسیطرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام یوقنا کا سنکے ملک
شہریاض کو وثوق و اعتماد ہوا اور بطیب خاطر اوسکو خلعت دیا اور اوسکے لیے جا ہے خالی کر دی اور اوسکو ایک مکان مین
قریب اپنے اوتارا اور اوسی رات کو شہریاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنے مامون کے روانہ کیا کہ وہ اوس زمانے مین
سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین تپس کہلا بھیجا اور لکھہ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور اوسکو
اس بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعۂ زبا و زلوبیا لے لیا ہے اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا چند روز اونکے یہان رہکر
اونسے بھاگ آیا ہے اور ہمارے پاس موجود ہے اور وہ مرد ایلچی طرف دیر مربع کے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل
طرف مقام راس العین کے گیا وہان اوس بادشاہ کو ایک قلعۂ منیع و شدید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف تھا
اور قلعہ کی خندقونکو پہنا وز اور عمیق کراتا تھا اور خیمونکو اور پالونکو قلعے کے پچھم طرف اور براہ نقب سرنگ کے برپا کیا تھا و بانتظار
آمد عیاض بن غنم اور اوسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرہ کہ بنی تغلب وغیرہ سے اوسکے پاس
جمع تھے اور اونکے لیے خوانہاے ضیافت تیار کرایا تھا اور اون عربونکے امرا سب مدعو تھے مثل نوفل بن مازن اور فریہ
بن تغلب بن عاصم اور راشج بن وائل و میسرۃ بن وائل و مسیرۃ بن عاصم و حزام بن عبداللہ و قارب بن الاصم یہ سب
جمع تھے اور اون لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمھارے صغیر و کبیر اور حر و عبید چرواہی
کرتے ہو اور ہمنے اپنی زمین کو تمھارے لیے مباح و مجاز کر دیا ہے کہ تم اوسکے حزن و سہل مین یعنے سخت و نرم چرہائی
اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چرلتے ہو اور ہم تمسے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم او بار یشم وغیرہ ادا کرتے ہو
اور تم سب ہمارے امن و امان مین ہو پس یہ لوگ تمھارے بنی اعمام یعنے تمھارے چچازادے تمام ملک شام کے مالک
ہوگئے ہین اور اوسکے قلعے اور سرزمین مصر اور جو حدود اوس سے متعلق ہین سب اپنے قبضے مین کر لیا ہے اور پھر اسپر
اکتفا نہین کرتے یہانتک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہمسے ہمارے ملک پر مزاحمت کرین اور ہمکو
ہماری سرحدون سے نکال دیوین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفریاب ہونگے تو وہ نہ تمھاری جان

باقی رکھینگے نہ تمھارا مال اور وہ تمسے رضامند نہونگے مگر اوس صورت مین کہ تم اونکے دین مین داخل ہوا اور وہ تمکو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تم اپنے دین کے واسطے اور اپنے اہل و اموال کے لیے اونسے مقاتلہ کرو پس لازم ہے کہ تم سب یکدست و یکدل ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیساکہ حال جبلۃ بن الایہم اور آل غسان کا تمھاری رفاقت مین ہرقل بادشاہ کی پس اگر ہم اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہے اور اگر امر دیگر گون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اوس بادشاہ کا سنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تحالف و تعاہد کیا یعنے آپسمین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنے اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے اونکو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہو لیے بعد ازان اوسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسیا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اوسکے خواہرزادے شہریاض کا اوسکو حوالہ کیا جب اوسنے نامہ پڑھا اور اوسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اوسنے اوسمین بطلب مردم بہادر زر کے لکھا تھا اور یورنگ الارمنی کو طلب کیا تھا اور وہ شخص وہ ہے جسنے بنائے تل موزر یعنے تودہ ہاے موزر و سن و تل عرب و عابدین و سوائد کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودون پر واقع ہین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اوس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جبکہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھ قرقیسیا مین پہونچا اور حال یہ ہے کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسیا کا جو خابور پر بنا تھا توڑوا دیا تھا اوس پل مین آہنی ستون قائم تھے اور اوسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اون زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسیطرح جانب فرات سے بھی پل شکست کرا دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیون کے گرداگرد خندقین عمیق و پہنا اور کھدوا دی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اوسمین اقامت رکھتی تھی اور انتظار لشکر اسلام کا کرتی تھی

ذکر فتح قرقیسیا

جب شہرجون وزیر نے قلعہ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبداللہ بن غسان کر دیا اور عبداللہ اوسپر متسلط ہوا اور یوقنا سو بونکو چھوڑکر قرقیسیا کیطرف بھاگا اوسوقت شہرجون مسلمانونکو طرف قلعہ شرقیہ کے لے گیا اور اوسپر قابض و دخیل کر دیا اور اوسمین جو کچھ مال و متاع شغلیاص کا تھا اوسکو قبضے مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کار نمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اوسکی شکرگذاری مین زبان کھولی اور عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعہ شرقیہ مین ہے تم دونون اوسکی حفاظت کرو اور اوسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نلیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اوس قلعہ کی حفاظت کے لیے چھوڑکر تم دونون بطلب قرقیسیا روانہ ہو اور اوسپر و عادہ مار و زیادہ و السلام چنانچہ جسوقت یہ نوشتہ پاس عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اونسے اونکو حکم کیا تھا اوسکی تعمیل بجا لائے کہ قلعۂ غربیہ پر اخوص بن عامر کو متولی کیا اور اوسکی ہمراہی مین تین سو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سو سوار اوسکے ساتھ بھی تعنات کر دیے پھر بعد فراغ اس امر کے عبداللہ و سہیل طرف قرقیسیا کے روانہ ہوئے تا آنکہ درمیان اونکے اور قرقیسیا کے [illegible] جب اوس زمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کیطرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوئے اور اوس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن و مجولہ و بدیل کے روانہ کیا اور اونکے لیے امان بھیجی پھر اونکے گھرونمین جا اوترے اور اونکے مہمان ہوئے پھر اونسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمھارے ساتھ احسان و نکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمھارے یہانسے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عداوت [illegible] باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اونکے ہاتھون غلہ بیچا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی ہلال بن عاصم نے یحیی بن جبیر سے اونھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبداللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اونکو رضامند اور اونسے سازکر لیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سو آدمی مسلمین مین سے اونکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ناحیۂ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوا لاوین تا آنکہ سہیل مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوئے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اوسکو تاخت و تاراج کیا اور اوسکے باشندونکا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض بادشاہ سے تھا پانسو سوارون سے آپہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لیا تھا اونسے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اونکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بجوش دلی تمام و صفائی طینت و نکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اوس حالت مین قلب اونکے منزہ تھے شک و ریب سے بسبب فور ایمان کے اور زبانین اونکی ناطق تھین ذکر رحمان مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجملہ اون مسلمانون کے تیس مرد شہید ہوئے اور سینتالیس نفر منہزم ہوئے اور ستائیس آدمی اسیر ہوئے اور اون اسیرون مین سہل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاری کے ہاتھون سے ان مسلمانون پر گذرا تھا اون مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اونکو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اونپر عظیم واقع ہوا راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اونھنے سالم بن دوسی سے اوسنے کہا مین ہمراہ سہل بن اساف کے حاضر تھا تو جسوقت ہمنے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل بن مازن ہمپر آپڑا اوسوقت واللہ ہمنے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہوا تھا یہانتک کہ ہو گیا ہزیمت سے جو ہو گیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد کہتا ہے کہ جب نوفل بن مازن نے لوگونکو اسیر کیا تو اونکو رسیون مین جکڑ کر باندھا اور بعضونکو بعضون سے ملا کر رسیاں اونکی باہون کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھدین اور اونکو طرف راس العین کے لے چلا پھر لوگون نے نوفل [illegible]

خبر دی کہ شہریاض بادشاہ مقام مرج الظیر مین طرف شقب کے ہے تب نوفل اوسطرف چلا اور اوسکے ساتھ اوسکے
چچا کی اولاد سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اون قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہریاض کے آگے لیا اور روبرو اوسکی لیجا کر کھڑا کیا اور اونکے
احوال سے اوسکو خبر دی پس اوسنے ان سبکے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گئے اور اون مقتولونکے آخر مین
سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ و صاحب حسن و جمال تھے تو ایک بطریق یعنے رئیس نصاری نے
اونکی جان بخشی کے لیے سفارش کی شہریاض نے سہل کے تئین اوس بطریق کے حوالہ کیا اور اوسکو ہبہ کر دیا اور
اوس بطریق کا نام توتا ابن لیورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور بمقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اونکو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا اے بیٹی ہر آئینہ صحیح ہے
اس جوان کی مہر و محبت میرے دل مین ایسی ڈال دی کہ مینے بادشاہ سے اسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی تو بادشاہ نے
اسکو میرے حوالہ کیا تو مجھسے اسکو لے چنانچہ اوسنے جب سہل کو مانگ لیا تو اونکو اپنے بستان محلسرای مین داخل کیا پھر کئی
دن کے بعد جب وہ لڑکی اوس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اوسکی پڑی تو بہت مسرور ہوئی اتفاقاً سہل اوس وقت
تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ یعنے محمد رسول ہے اللہ کا
اور جو لوگ ساتھ والے ہین وہ کافرون پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اونکو دیکھتا ہے کہ وہ رکوع و
سجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار ہین پیشانیان اونکی نشان سجود سے اونکے چہرون پر نور افشان ہین
آخر اوس لڑکی نے جب قرارت سہل کی سُنی تو اوسکے دلکو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح و پاکیزہ اور آسان ہے
واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہے کہ اوسنے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہے تب اوس
لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہے پس وہ تو لا محالہ تمہارا نبی ہے مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین اتری
واقع ہے سہل نے کہا وہ اوس نبی کا مصاحب اور وزیر ابوبکر الصدیق ہے رضی اللہ عنہ اور اشداء علی الکفار وہ صاحب
این فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہے رضی اللہ عنہ رحماء بینہم وہ اوس نبی کا کاتب وحی اور
اوسکا داماد عثمان بن عفان ہے رضی اللہ عنہ تراہم رکعا سجدا وہ برادر محمد کا اور اوسکا پسر عم اور مالک اوسکی تیغ کا علی بن ابی طالب
ہے رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اونسے کلام کرنے لگی اور نام اوسکا ابریتا تھا اور وہ بخط توریت و انجیل کتابت
کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علماے یہود و نصاری سے حال رسول اللہ صلعم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اونمین اوسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اوسکے ہاتھہ لگے پھر لڑکی نے پوچھا
جنکا ذکر تو نے کیا ہے یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب آپسمین کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور
جب جہاد کرتے ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اپنا شہر اور دیار چھوڑتے ہین تو توفیق سبقت کی

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا سے رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنے نشان نبرد وسنان
گلزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اوسکے مشتاق ہوتے ہین اور اونکے سینونمین ندا دی گئی ہے اونمین اونکی یہ الہام کیا گیا ہے
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ یعنے یہ وہ لوگ ہین جس بات پر خدا سے عہد کیا اوسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رِجَالٌ مِنَ الْاَحْبَابِ تَاهَتْ نُفُوسُهُمْ يُنَادُونَهُ خَوْفًا وَيَدْعُونَهُ قَصَدًا وَقَامُوا بِلَيْلٍ وَالظَّلَامِ مُعَسْعِسٌ
اِلَى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاسْتَعْمَلُوا الْكَدَّا يَحُثُّهُمْ حَثَّ الشَّوْقِ نَحْوَ مَلِيكِهِمْ وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدَا
اُولٰئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوا فَتَاهُوا بِهِ شَوْقًا وَمَاتُوا بِهِ وَجْدًا

یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس انکے شوریدہ وسرگردان ہین شوق الہی مین یا یہ کہ دل انکے ہیبت زدہ وترسان ہین خوف معاصی سے کہ اپنے پروردگار کو پکارتے ہین خائف ہوکر اور اوس سے دعا مانگتے ہین اور اوقات دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنے جاتے ہین حالت تاریکی شب ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنے عبادت گاہ ہونکے جو محبوب ہے پس عمل کرتے ہین یا کوشش تمام یا یہ کہ عمل بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد اونکا فردوس کا ہوتا ہے جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص ونیت رکھتے ہین پس سرگشتہ رہتے ہین شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر برتیا نے سہل سے کہا یعنے مینے راہب دیر قبا سے سنا ہے کہ ہر آئینہ حق تعالے تمھارے نبی کی دعوت یعنے اوسکی دعوت اسلام کو مشرق سے تا مغرب نشر و ظاہر کریگا اور مغرب ومشرق تمام اوسکے قبضۂ اقتدار مین دیگا اور اہل اسلام اوسکے تئین اپنے پدر و مادر اور برادر وخواہر سے افضل واولے جانینگے اور ان سب سے زیادہ تر اوسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اوسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب اونکے روبرو اوسکا ذکر ہوگا تو اوسکے اوپر باکثار تمام درود وصلوة بھیجینگے تب سہل نے اوس سے کہا کیا تمکو یہ معلوم نہین ہوا کہ وہ اپنے ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اونکے لیے اور جو کوئی اوسکے گھر مین داخل ہوکر اوسکا اقرار اور تصدیق اوسکی کرتا تھا اون سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شب کہ رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میرے پاس باری تھی جب ثلث اول یعنے پہلی تہائی رات کی گذری کہ فلک تارونکے ساتھ دورہ کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردہ انوار الہی کے باز وکشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی ہر طرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو مین افضل مرسلین واکرم مخلصین ومتوسلین تھے ناگاہ اونکے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اوسوقت وہ فرماتے تھے کہ اے چشم [illegible] تو غافل ہے واردات ہبات سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو عمل خیر وثواب الہی سے روز [illegible] یعنے قیامت کے کہ اوسوقت [illegible] اپنے رخسارونکو [illegible] مین [illegible] نے کہا پھر [illegible] کے لیے اوٹھی [illegible] حضرت نے [illegible] آپ شفاعت کرتے تھے

یہانتک کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اوٹھ واسطے نماز و استغفار کے حاضر ہو اور پروردگار سے طلب عفو کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اونکے کھڑی ہوئی اور مقصد و مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جسوقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوئے اور جسم اطیب سے خوشبو ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اوسوقت مینے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنے ٹھنڈی سانس لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہین یعنے اونگلی کو دانتون پر مارتے ہین تو مینے عرض کی اے سید موجودات و وجود والے بہترین از روے آبا و جد و تحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی اوسحالت مین ہے جب کوئی امر اہم اونکو پیش آتا ہے یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اسکے جواب مین فرمایا کہ اسوقت مینے حال عاصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار یاد آگیا ہے لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۞ یعنے حقتعالی فرماتا ہے کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے بھر دونگا تب مینے عرض کی یا رسول اللہ کیا حقتعالی نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حقتعالی تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے اسصورت واللہ کہ حقتعالی بموجب قول خود بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کریگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت و منصب شفاعت عطا کریگا کہ تو رضامند و خرسند ہوجائیگا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حقتعالی نے آسمانون اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بسمت بارگاہ قرب و جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جسکو لیلۃ القدر دی گئی آپ صاحب بطحا و مالک حرم ہین آپ کے آگے پتھر موم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت آپ پر سلام کرتے ہین اور آپ کے لیے شق قمر ہوا شب ابرار اور آپ پر نازل ہوا يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ یعنے اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منی ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھہ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا بجالانا اور شکر اوسکا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہے اور قریب ہے کہ حق تعالی آپ کو دربارۂ امت کے منصب منت و احسان پر پہونچا دیگا کیا حق سبحانہ تعالی نے آپ سے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہے اور آپ کے لیے لواے محکم یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہے اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھہ کرم و جود کے نہین کیا ہے اور کیا انوار سعادات کو آپ کی امت پر تاباں اور ابرہاے توفیق کو اونپر رحمت بار نہین کیا ہے اور کیا آپ کے علم ظفر شمیم کو جو ہاتھہ مین آپ کے اصحاب کے ہے بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہے اور اوسکے پھریرے پر یہ نہین لکھا ہے عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب تر ہے کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت و شفاعت پر فائز کریگا پس آپ اپنی امت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین وحالانکہ حق تعالی نے بقول خود

اونکو سائر الناس پر فضیلت دی ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اوس امت مین جو واسطے ہدایت
عوام الناس کے مقرر کی گئی ہے ملے میرے آقا آپ خوب جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپ کے
پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالی اونپر متوجہ و مہربان ہوا اور نوحؑ نے آپکے وسیلے غرق سے امان
مانگی تو حق تعالی نے اونکو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اوس علو قدر کے آپ کے ذریعہ سے حق تعالی نے آگ سے
محفوظ رکھا اور موسیٰؑ نے باوجود اوس تقرب و مرتبہ کے آپ کے وسیلے سے سوال شرح صدر اور تیسیر امر کا کیا
راوی کہتا ہے کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اوس لڑکی نے کلام سہل سُنا تو بولی کہ تمہارے نبیؐ کے دین مین جو کوئی داخل ہو اور
اوسکے قول کا قائل ہو تو اوسکے لیے کیا جزا ہے سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اوس روز کے پاک ہو جاوے
جسدن اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اوسکے سارے سیئات محو ہو جاوینگے اور جزا اوسکی رضوان
اور جنان ہے بعدازان یہ آیت پڑھی مَن یَّعمَل سُوٓءً اَو یَظلِم نَفسَہٗ ثُمَّ یَستَغفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُورًا رَّحِیمًا
یعنے جو کوئی عمل بد کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہے اور بعدازان حقتعالی سے طلب مغفرت کرتا ہے تو
حقتعالی کو آمرزگار اور مہربان پاتا ہے پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سُنا تو اوسکے دل پر اثر کر گیا اور
عقل و راے اوسکی اس کلام اور دین اسلام کیطرف مائل ہوئی تو اوسنے کہا اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ
لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ کہ مین اداے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود لائق عبادت نہین کہ وہ فرد یکتا ہے کوئی اوسکا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی کہ
بے شبہہ محمد بندۂ خدا اور رسول خدا ہے صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اوسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت
و مسرت اندوز ہوئے بعدازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھو یہانتک کہ بپردۂ
شب مین مین تیرے پاس آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہے کہ مجھسے روایت کی
ساعد بن عدی النمیری نے اور اونہون نے اپنے باپ سے سُنا کہ وہ مدینے مین لوگون سے بیان کرتے تھے اوس ملنے مین
کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا تو اوس وقت
راوی نے بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنی محلات
مین چلی گئی اور وہان اپنے گھوڑونکو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایک ہزار دینار زاد راہ لیا پس جو وقت
شب تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر و دروازہ تھا چنانچہ برتیا نے
یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے آئی اور نظربندی سے اونکو
وارستہ کر دیا اور اوسنے کہا بسم اللہ و تبرکات نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہوئی پس سہل اوٹھکر دروازے پر آئے

تب بریانے اونکو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون وسی دروازے سے نکلے تو
وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہوکر چلے جب کفر توتا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طے کر چلے ناگاہ
اون دونون نے اپنے پیچھے حس و صدا گھوڑونکے ٹاپونکی سُنی اوسوقت بریانے سہل سے کہا اگر یہ لوگ رومی ہین تو مین
انسے مکالمہ و مخاطبہ کرونگی اور اگر وہ عرب متنصرہ ہین یعنے جنھون نے تنصر اختیار کیا ہے تو چاہیے کہ تو اونسے گفت و شنود
کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تیئیس[۲۳] سوار تھے اور وہ لوگ سبز
لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنے خنگ گھوڑون پر سوار تھے آخر جب سہل نے اونکو بتامل دیکھا تو پہچانا
کہ یہ سب تو اوسی کے اصحاب ہین جنکو شہر یاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اونکے قریب گئے اور اونپر سلام
کیا اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نتھا یعنے کیا تم شہید نہین کیے گئے ہو اونھون نے کہا
ہان ہم شہید ہوئے ہین پر کیا تو نہین جانتا ہے کہ ہر آئینہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنے
قتل ہونا اونکا نقل ہے ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے و بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی آج کی شب شہدا کی
ارواح کو بنابر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہے اور وہ شب شب نیمۂ شعبان تھی تب سہل نے
اون شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اونھون نے
جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہے کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس[۴۱] دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی
ہمسے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالی نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے
تیار کی ہین اور اسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنا کیا گیا ہے سراپردے اوسکے
آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قُبّے یعنے گنبد اوسکے منقش ہین سریر یعنے تخت اوسکے زرنگار ہین
اور فرش اوسکے ذنکل و گداز زمین سے اونچے اونچے بچھے ہین اور لب نہر کوزہ ہاے خوشنما چُنے ہین اور گوشہاے
قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اوسمین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اوسکے بحسن وفاے تمام آراستہ و پیراستہ ہین اور
اوسکے دروازے پر قلم سرّ مکنون یعنے راز در پردہ سے لکھا ہوا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو اس
جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اوس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سُنی تو بولی کہ مین کس وجہ سے مستوجب
وسزاوار ان نعمتونکی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توثیق اور نبی مختار
کی تصدیق کی ہے یہ سنکے اوس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے اوترے
اور اوسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظر سے غائب ہو گئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانونکے پاس پہونچا اور عبداللہ
ابن غسان و سہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد
اس واقعہ کے اکتالیس[۴۱] روز سہل بن اساف زندہ رہ کے مرگئے رحمۃ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہے

خویلد بن ماجد سے اونھون نے عبدالرحمان بن النعمان سے اونھون نے سنا اوس شخص سے جسنے اونسے فتوح شام
وارض سبعہ فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسا پر جا پھونچا اور عبداللہ و سہل ساتھ تھے اوسوقت
مسلمانون نے اپنی حفاظت کے لیے ایک خندق عمیق کھودی اور اوسمین ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اوسی مین آمد و شد
رکھتے تھے راوی کہتا ہی کہ عیاض بن غنم اوسوقت بطرف رقۃ البیضا کے تھے اونکو خبرین متصل پھونچتی تھین اور وہ
اس تردد مین تھے کہ ابتداے جنگ کس سے کیجاوے شہر یاض کے ساتھ یا اہل حران و رہا کے ساتھ تب اونسے
خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہے اور تمسے آمادہ قتال ہے اوسکو چھوڑکر اور پر قصد کرتے ہو میری راے
یہ ہے کہ پہلے اس دشمن یعنے شہر یاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اسکو شکست دوگے تو تمہاری ہیبت ہر طرف
غالب ہوجاویگی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا کہ انشاء اللہ تعالی وہ جلد فتح ہوجائیگا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر
فکر مین متامل رہے بناگاہ خبردارون اور جاسوسون نے آنکر اونکو اس بات کی خبر دی کہ ہر آئنہ تمسے لڑنے کو شہر یاض
بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل و طرباطس صاحب دارا و لوزر و صاحب جلین و آرمانوس
صاحب تل سماوی و آرجو صاحب باعیۃ و شہر یاض صاحب ماردین و روودس صاحب حران و رہا اور لشکر اونکا
دو لاکھ سوار سے جمع ہے اور اونھون نے بادشاہ سے تمہارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہے اور
وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھ اپنے مال و موالی کے یہانتک
کہ ہم مین سے کوئی گریز نکریگا اور از روے ترتیب لشکر کے پہلے تمہارے مقابلے کو قوم ارمن مقدم ہوئے ہین
اور بعد اونکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادہر آپھونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سنی تو ولید بن عقبہ کو اونکی طرف
روانہ کیا اور اوسکو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی ثعلب کے جاکر اونکے رئیسونکو جمع کیا اور وہ سب
نوفل بن مازن و عاصم و اشجع و میسرہ و حزام و قارب وغیرہ تھے تب ولید نے اونسے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو
کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہے ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیز دندان اور بڑے قوی دل اور بڑے
جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلۃ بن الایہم کا نہین ہے
کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اوسوقت حقتعالی نے ہمین کو اوپر نصرت و فتح دی اور ہمنے اونکے بڑے بڑے
سردارونکو قتل کیا پس از روے صوابدید کے بہتر یہی ہے کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین شامل
ہوجاؤ چنانچہ اون سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ ابا و انکار کیا اور وہ لوگ بلاد روم کیطرف کوچ
کرگئے اور باقی سب عرب بنی ثعلب جو مسلم ہو کا فر شریک لشکر عیاض بن غنم ہوگئے اس بات سے ساری اہل اسلام
خوشدل ہوئے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بتحقیق کہ حق سبحانہ تعالی نے تمہارے حق مین بڑی خیر کی اور اوسنے
چاہا ہے کہ تمکو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستونکو چھوڑ دیا حق تعالی تمکو عنقریب اعزاز اپنے

اور شرف اپنے نبیؐ کا دکھلاویگا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہے اور وعدہ اوسکا برحق ہے کہ وہ ہمکو ملک کسریٰ وقیصر پر فیروزمند کریگا اور دونون کا خزانہ ہمکو دلاویگا اور نبیؐ اوسکا مخبر صادق ہے جسکی شان مین حقتعالیٰ نے فرمایا ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کہ منطوق کلام اوسکا خواہش نفس سے نہین (یعنے کل انسان ناطق ہین کہ وہ اپنی ہواے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبیؐ وہ ناطق ہے کہ بدون وحی الٰہی من تلقاے نفس اپنے کچھہ نطق نہین کرتا پس منطوق کلام اوسکا تمام تر وحی والہام ہے) اور کہا کہ ہمارے حق مین خدا نے عزوجل نے یہ فرمایا ہے وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ یعنے ہمنے کتاب زبور مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار کے لکھا ہے یعنے یہ مقرر کیا ہے کہ وارث ووالی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہونگے یہ سُنکے اون عرب بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہوگئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوئے **روایت** ہے **خالد** بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا اباذا الشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت عمر بن الخطابؓ کو لکھہ بھیجی تب اون حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اوسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا اگر تم اباذا الشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہے اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دوگے تو ہم سارے نصرانیونکو جو ہماری عملداری مین ہین فنا کر دینگے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **کہا** کہ جب پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اوسکے پسر کو پہونچا تو اونھون نے اباذا الشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنم نے قصد قتال اوپر ملک شہر ریاض کے کیا اور اودہر شہر ریاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ اوسنے رئیسان نصاریٰ کو جمع کرکے اونسے کہنے لگا آگاہ ہو کہ اگلے بادشاہونکی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ وہ لوگ جب لشکرکشی کرتے تھے تو حیلہ سازی سے وہ غافل نرہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبح مین بعزم ملاقات عرب کے نکلونگا پھر جب صفوف سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اوتار کر پیدل کردو اور مجھپر اپنی تلوارونکو اوٹھاؤ گویا کہ تم مجکو قتل کیا چاہتے ہو اوسوقت تمسے مین کہونگا کہ مین عذرخواہ ہون اور وہ سواے اسکے نہین ہے کہ مینے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہے اور مجکو گمان غالب ہوا کہ تم لوگ ان عربون سے خوف زدہ ہوگئے ہو پھر جب یہ باتین مجھسے تم سُنا تو پھر تم میرا اجلال واعظام بجالانا بعد ازان تم عرب سے حرب شروع کر دیجیو اوسوقت پھر تمھارے پاس سے مین عربونکی طرف بھاگ جاؤنگا اور اونسے کہونگا مینے ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کر دون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تمنے خود دیکھا ہے اور اونھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا تو مین از روے اعتذار کے بچ گیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمھاری صحبت سے بڑی رغبت ہے پھر جسوقت مجھے امان دیوینگے اور مجھسے غافل ہوجاوینگے تو رات کو مین اونکے امیر کو قتل کرونگا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ قوم بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہوجاوینگے بعد ازان مین

وہان سے بھاگ آوینگا یہ بات سنکے اوسکے وزیر ارمنی نے کہا آپ کیونکر اپنی جان پر یہ تعب اوٹھاوینگے اور اپنے تئین کیون ایسے تنگ گذرگاہ مین ڈالین گے اور اگر ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم آپ سے ایمن نہین ہین اور آپ کے حال یعنے مامون آپ کے ہمپر عتاب کرینگے اور کہینگے تمنے انکو کیون چھوڑا اور عرب کیطرف کیون جانے دیا تو ہم کیا جواب دینگے بعد ازان عبداللہ یوقنا نے بھی کہا کہ ہر آئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہے اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم انکو چھوڑ دیوینگے اور آپ اوسطرف چلے جاوین بلکہ دربارۂ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اس سے قریب تر اور آسان تر ہے تب شہریاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہے یوقنا نے کہا کہ کل صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اونسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش و جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا کہ ہم بحسب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعد ازان ہم مصلحۃً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب مضبوط بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آجاوینگے اور ہم اونسے بدستور قتال کرتے رہینگے پھر جب ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہمسے طمع ہو گی اور ہمارے قریب تر آجاوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اونکے لشکر مین ہمیونکی ایک جماعت ہے جو بیدین ہو کر اونکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے او ہم ارادہ کرینگے تو ہم اونکو ایک نامہ لکھکر اونکے دلونکو خوش کرینگے پھر ہم اونکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجینگے کہ تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کیا ارادہ رکھتے ہین اور کیا عجب ہے کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس ہمارے قابو مین آجاوینگے تو ہم اونکو گرفتار کرلیوینگے اور اونکے سرون پر اپنی تیغین علم کرکے اونسے کہینگے کہ یا تو تم لوگ ہمارے ملک سے کوچ کر جاؤ والا ہم تمکو قتل کرتے ہین پس وہ قوم جب ہمسے ایسی جد و کد یعنے یہ خطر دیکھینگے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے اور ہمارے یہانسے کوچ کر جاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اوسکو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ شہریاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہرون پر متسلط ہو جاوینگے تو بعد اپنے اس کردار کے ہم اونکی اطاعت مین داخل ہو کر پھر اونکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے راوی کہتا ہے سوا اسکے نہین ہے کہ یوقنا نے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اونکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہو جاوے یہانتک کہ وہ لوگ اوس سے مطمئن خاطر ہو جاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کر دیوے اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اونکے اپنا دخل کرے اور شہر مین اونکا قبضہ کرا دیوے یہ سنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے معالیک کو جو درویش ہے خاتمان ہین اور اپنے خادمونکو جنکا جینا اور مارا جانا یکسان ہے ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو اونکو گرفتار کرلیوے اور تو اونسے وعدۂ قتل کرے یعنے قتل سے اونکو ڈراوے اور وہ کچھ اوسکی پروا نکرین اور اونسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع ہو اور وہ ہمارے یہان سے

کوچ نکر جاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سنکے یوقنانے اپنے تئین اونکو خشمناک دکھلایا اور کنارہ کشی ظاہر کی یعنے تا وہ سمجھین کہ ان باتون سے
غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنانے کہا قسم ہے مسیح کی تمھارے دلونمین اوس قوم کی ہیبت سما گئی اور تم اونکے رعب مین
آ گئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نپاؤگے اور قسم ہے مجکو اوس امر کی جسکا مجکو اعتقاد ہے کہ ہر آئینہ یعنے اپنے قلعہ حلب پر جو
اونسے قتال کیا اور لشکر اونکے سوارونکا حلب کے سائر بلدان مین سال بھر پھرا کیے اور سرگردان رہے اگر یہ بات نہوتی کہ
ایک غلام حبشی نے اونکے غلامون مین سے جسکا نام دامس ابو الہول تھا اور اوسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے کہ اونھون نے
میرے ساتھ حیلہ کر کے میرے قلعہ پر متسلط ہوئے تو کبھی وہ اوس قلعہ پر قادر نہو سکتے یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ وہ غلام مجھپر
حیلہ گری کرتا تو ہرگز وہ مجھپر قدرت نپاتا پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہے اور ایسا ہوا تھا کہ وہ اپنے بجمیع لشکرون جرار اور
اپنے تمام دلاورون ذوی الاقتدار کے مجھپر آ پڑے تھے پس تمھاری یہ کیا کیفیت ہے وحال آنکہ تمپر نہین آ گئے ہین مگر ایک گروہ
چند آدمیونکا اور تمھارا شہر و شہر پناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہے اور اوسپر قتال بھی دشوار ہے سوا دو مقام کے ایک طرف
جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی مانع نہین ہے اور جو کوئی ارادۂ رضامندی مسیح کا رکھتا ہو اور طالب
اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کے لیے قتال کرے اور اپنے اہل و خانمان کو ان عربون سے بچا دے اور اگر تم اس امر کا خوف کرتے ہو
کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامونکو بھیجینگے یا ایسونکو جنکی کچھ وقعت و قدر اونکے نزدیک نہین ہے تو مین سارے آدمیونمین
اونکا بڑا آشنا سا ہون کہ تمام اونکے شہسوارون اور دلاورونکو اور اونکے خادمونکو اور اونکے خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون
پس تم اپنے ایلچیون کے ساتھ اوس قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی و گرامی ہین اونمین سے مقداد ہین اور نعمان
و شرحبیل بن کعب و نوفل و عبد الرحمن بن مالک و اسود بن قیس و خالد بن جعفر و ابن قیس و ہمام بن الحارث و مالک بن نویرہ
و سلامۃ بن عامر یہ لوگ اشراف و اعیان قوم ہین یہ سنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی عرب لوگ ان اشخاص
کے سبب ہرگز اپنے کامون مین سستی نکرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نرہینگے مگر یہ کہ وہ تمسے رہائن یعنے گروی عوضی
جسکو اول و بندی کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنانے کہا ارے تمھاری سست ہو گئی اور دل تمھارے بودے ہو گئے
تم اونکے پاس ایلچی کے ہاتھ نامہ بھیجو اگر اونھون نے قبول کر لیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات و مغتنمات سے سمجھنا
اور اگر وہ رہائن طلب کرینگے تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اونکی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر اونکے یہان
بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہر یاض بادشاہ نے کہا قسم ہے قربان کی
یعنے قربانی مسیح کی سواے اوس بات کے جو کچھ تو نے ہمکو حکم کیا مین اور کچھ نکرونگا بعد ازان بادشاہ نے اپنے سردارون
اور اپنے اہل کارونکو حکم کیا کہ وہ لوگونکو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ اون امرا نے یون ہی حکم کیا پھر اون لوگون نے
اپنے ہتیار لگائے اور آمادۂ قتال ہوئے اور ادہر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ خیل عرب
سوار ہوئے اور دردۂ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگونکے سامنے آیا اوسوقت اہل اسلام نے چاہا

پڑھنے لگے اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَیْھِمْ کَنَصْرِ نَبِیِّکَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنی اے ہمارے پروردگار تو ہمکو انپر نصرت دے جیسی تونے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اوس فسر نے لوگون کو وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو اب ہم جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اوسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے ہین پس اوسے ہماری پیروی کرو اگر حقتعالی بقتل اوس طاغی اور صلیبیون کے ہمکو فتحیاب کریگا تو اوس قوم کے قدم پر جا پہنچیگا ان لوگون نے جواب دیا اے امیر تونے ہمکو ایسے امر کیطرف دعوت کی یعنے بلایا ہے کہ وہ خود ہمکو نہایت محبوب ہے اور مرغوب تر ہے اون باتون سے جو تونے ذکر کیا پس حملہ کر ہم حملہ کرتے ہین چنانچہ محمد بن مسلمہ نے روایت کی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اوسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانونکے عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس تحقیق کہ اون لوگون نے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہے اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اوسی معرکہ مین عبد اللہ بن مالک اشتر نی وزیر ارمنی کو جا لیا اور جب اوسکی ہیئت اور شان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اونکے ملوک و سلاطین مین سے ہے آخر عبد اللہ بن مالک نے اوسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی اوسکی اوسکی پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اوسوقت جماعت مردم اوسکے گرد سے متفرق ہوگئے تو نعمان نے شہریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہے بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہے آخر اوسپر حملہ کیا اور اوسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا اشعار

وَاَنَا لِقَوْمٍ فِی الْحَرْبِ لُیُوْثُھَا	وَتَنْفِرُ مِنَّا فِی الْوَغَا اُسُوْدُھَا	نُحَامِیْ عَنْ شَرْعِ الْھُدٰی وَنَصُوْنُہٗ
وَنُرْغِمُ اُنُوْفَ الْعِدَا وَنَرُوْدُھَا	لَنَا الْفَخْرُ فِیْ کُلِّ الْمَوَاطِنِ کُلِّھَا	بِاَحْمَدَ الْھَادِیْ فَذَاکَ سَعِیْدُھَا
مَلَکْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوْکَھَا	اِلٰی اَنْ بَدَلْنَا بِالنَّکَالِ عَدِیْدُھَا	سَوْفَ نَقُوْدُ الْخَیْلَ جُرْدًا سَوَابِقًا
اِلٰی شَھْرِیَاضِ الْکَلْبِ ذَاکَ شَدِیْدُھَا	وَنَمْلِکُ دَارًا ثُمَّ جَمْلِیْنَ بَعْدَھَا	کَذَا رَاسَ عَیْنٍ وَالْجُیُوْشَ نَقُوْدُھَا
وَنَمْضِیْ اِلٰی حَرَّانَ ثُمَّ سُرُوْجَھُمْ	کَذَاکِ الرُّھَا لِلْمُسْلِمِیْنَ نُعِیْدُھَا	وَاِنِّیْ اَنَا النُّعْمَانُ ذَاکَ بْنُ مُنْذِرٍ
اُبِیْدُ لُیُوْثَ الْحَرْبِ ثُمَّ اُسُوْدَھَا		

یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھاگتے ہین مجھسے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کیطرف ہم حمایت کرتے ہین اور اوسکی صیانت و اعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم اونکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمامتر ہے بطفیل احمد ہادی کے کہ یہی فخر اوس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوئے یہانتک کہ ہمنے اوسکے عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہے کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہریاض کتے کے کہ یہ سخت تر ہے کتون مین اور ہم مالک ہونگے دارا کے بعد ازان جملین کے اور اسیطرح مالک ہونگے راس العین کے اور اوسکے لشکر کو ہنکاتے ہین و بعد ازان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد ازان طرف اونکے سروج کے

(سروج نام بلد عجم ہے) اسیطرح طرف رہا کہ ان سبکو واسطے مسلمین کے ہم پھیر نیگے اور مین وہ نعمان ہون جو ابن منذر ہے ہلاک کرونگا مین ہزبران نبرد آزما کو پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعۃً اوسکو نیزہ مارکر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ اونکا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر گئے اور اپنے شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اوسکو بند وبست سے مستحکم کیا چنانچہ ارما نوسہ ملکۂ شہریاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور اوسکے دل مین رعب سمایا تب اوسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوائے تیرے اب ایسا ہمارا کوئی باقی نہین رہا کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپ کے حضور مین خدمتگذاری کو حاضر ہون بعدازان ملکہ نے اپنے کامونکو یوقنا اور اوسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی تم آگاہ اور خبردار رہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھاری طرف ہے یعنے تمھارے بھروسے ہے یوقنا نے کہا ہمپر واجب ہے کہ ہم ملکہ کے حق خدمت پر قائم رہین اور اوسکی طرف سے قتال کرین بعدازان یوقنا نے اپنے ہمراہیونکو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھا دیا کہ وہ مسلمین سے قریب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی جو فوج پیدل تھی وہ فلاخن سے سنگ اندازی کرتی تھی کہ پتھر اونکا کبھی نشانے سے خطا نکرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے کہ تمام حجاز و یمن مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نتھا اور اونکے قوۃ بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ فلاخن سے سنگ انداز ہوتے تھے تو وہ پتھر برج اعظم سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسیطرح ہر روز سنگ اندازی کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عرب نے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرض کہ ان لوگون نے اہل قرقیسا پر نہایت سختی وتنگی کی تب ارما نوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین دربارۂ ان عربون کے کہان ہین جسکا وعدہ تو ملک شہریاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل نہین ہون بعدازان یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے یہ امر طول ہوا کیا تمنے ملک شہریاض کو شکست نہین دی اور کیا تم رأس العین پر مالک وغالب نہین ہوئے اور بعد اسکے ہم بھی تمھارے ہین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہے اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قرقیسیا پر اوسکا ارادہ نصب جنگ کا ہے تب سہل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کرکے کہا اے دشمن اپنی جان کے تونے ہمسے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو ہمپر تھا وہ تمام و پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھسے مطمئن ہوئے تو تونے فریب کیا کہ اپنے پہلے دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہمسے اب کہان بھاگ کر جائیگا اور ہمسے کدہر روپوش ہوجائیگا اور ہم تیری طلب و تلاش مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام مسلمین کا ساتھ یوقنا کے مصلحۃً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب تحقیق کرینے تمھاری خیر خواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور تمسے بھی سوائے خیر کے اور کچھہ نہین دیکھا ولیکن میرے دلکو اپنا دین بھایا اور ایسا خوش آیا
کہ آخر پھر مینے اوسطرف کو میل کیا خیر اب جو ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہے اور تم اسپر غالب و قادر
نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت مشیّد و مستحکم ہے اور اوسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے
پاس وافر ہے ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمی کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم بھی اونپر وثوق و اعتماد
رکھتے ہون ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہمسے قول و قسم کرین اور ہم اونسے قول و قسم کرین یہانتک کہ جب تم راس العین پر
فتح پاؤگے تو یہ شہر بھی ہم تمکو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیۂ سال حال صلح رہے اور اس
سال مین کل چار مہینے باقی ہین کہ اول ان مہینونکا رمضان ہی یعنے ابتدائے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ سنکے
عبد اللہ بن غسان نے کہا کہ ہمنے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہے کہ ہم اونکو تیرے
پاس بھیجین یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہے مقداد بن الاسود و اسلم مولائے قیس و خالد بن جعفر و ربیعہ بن
قیس و ہمام بن الحارث و سلامۃ بن عامر و ابن نعیم تیس مین ان لوگونکو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ بدون آنے
انکے امر صلح متعسر ہے آخر عبد اللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے انکے لیے پھاٹک کھول دیا مگر عبد اللہ نے
یوقنا سے یہ کہا کہ ہم بدون رہاین کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سستی و غفلت نکرینگے یعنے بغیر اسکے ہمکو اپنے اصحاب کے
حق مین اطمینان نہین ہے یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اوسکو خبر دی کہ وہ قوم رہاین طلب کرتی ہین
ملکہ نے کہا بازاری لڑکونکو بھیجدو یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر و حیلہ کرنا عرب کے یہانسے نکلا ہے
اور بادشاہونکی شان کا یہ مقتضا ہے کہ جو کہین وفا کرین و حال آنکہ قول حکیم فارس کا ہے کہ جب غدر کرنا طبیعت
اور عادت قوم کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھہ ہر کسی کے بہت دشوار ہے یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر و حیلہ ہے اور
بادشاہونکو اپنا قول وفا کرنا لازم پڑا ہے تو انسداد ہر ایک کے مکر کا متعذر ہے و بہر کیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال
اہل سوق کا کرتی ہین تو یہ بھی خالی از تردد نہین اسواسطے کہ آپکے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ
آپکے شوہر کے اگرچہ آپکی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپکو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپکی طرف اوس نظر سے
نگاہ کرتے ہین جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اونکا کچھہ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف
بعین غربت نظر کرتے ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھہ ہیبت نہین رکھتے ہین
اور حال ہماری صلح کا عرب کے ساتھہ سنتے ہین تو ہمکو اس بات کا مالک و مختار نہین جانتے ہین درینصورت ارادہ
ہمارا اور آپکا پورا نہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرأت و جسارت کرینگے و تعرض و تمرد پیش آوینگے
مثل اسکے کہ جسطرح ساتھہ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسیطرح یہ امر بھی دشوار ہو جاوے گا
تب ملکہ نے کہا پھر اس باب مین تیری کیا رائے ہے یوقنا نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہم انھین رئیسون کو پاس عرب کے

رہائن بھیجین **راوی** نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب ان معززلوگونکو حوالہ عرب کے کردیوے تو شہر مین کوئی رئیس رؤسا مین سے ایسا باقی نرہیگا جو درمیان شہر کے عربونسے مزاحم و متعرض ہوگا غرضکہ ملکہ نے یوقنا کی رائے کو قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبداللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جنکو طلب کیا تھا آنکر داخل شہر ہوئے اونکو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین جا اوترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اوس برج مین مامور تھے وہ نافرمانی و سرتابی نکرسکین کیونکہ اوس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون اصحاب اوس برج مین مسلط ہوگئے اوسوقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اون اشخاص عشرہ کو مینے برج مین ٹھہرایا ہے اسلیے کہ کل صبح کو اون سبکو بالاے برج یعنے اوسکے سطحے پر کھڑا کرونگا اور اونکی قوم عرب کو دکھلاکر اونسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہانسے کوچ کرجاؤ نہین تو ہم ان سبکو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور اونکی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اونکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اوسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ اپنے اہل بلد کے لیے گھبراتی ہین تو اوس قوم سے مصالحہ در پیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنی حسن راے سے جو مناسب ہو وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعًا و طاعۃً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے کہ اونکے امیر نے اونکو کس امر کا مامور کیا ہے اور ہم دیکھین کہ وہ ہمسے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا اون اصحاب عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اوسکا عزم تھا وہ اونسے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنو تو ان لوگونکو جو اس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خاص پاس گیا اور اونکو دیوار شہر پناہ پر چڑھا اور اونکے ساتھ اہل بلد مین سے کسیکو نچھوڑا آخر جسوقت تاریکی شب ہوئی تو عبداللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ دو سو آدمی تھے گیا پھر اون سب نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور دروازۂ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فورًا عبداللہ ابن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آنکہ وہ لوگ اندرون شہر آپہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل قریسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام اونسے بزور شمشیر تیز غالب آئے تب اون لوگون نے قصد برج اعظم کا کیا تو وہان ان لوگون پر اون دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکر بازی یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اوسپر چل گئی اور اوسوقت وہ صداے الغیاث و شور و فریاد اہل بلد سے سنتی تھی یہانتک کہ عبداللہ بن غسان نے اون سبکو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب جو کچھ اوسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لے لیا پھر اوسمین سے خمس نکالکر باقی سب مسلمین پر تقسیم کردیا مگر پہلے اونپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکو اوسکا اہل و مال پھیر دیا اور جسنے اسلام قبول کیا

اوسپر جزیہ یعنے محصول باندہا گیا و بعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے جمع ہوکر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور
کہنے لگے کہ ہم تمھارے دین مین داخل ہوئے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوجات ہمکو حوالہ کرو تب
عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اونکو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام یعنے حکم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر
منحصر ہے کہ وہ جسکو چاہیگا اسمین آباد کریگا اور جسکے قبضے مین یہ املاک وضیاع ہونگے اوس سے خراج مقرر کریگا اسلیے کہ
حکم خراج وخمس وجزیہ بامر امام ہوتا ہے کہ وہ اوسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہے اور باقی مصالح امور مسلمین مین
صرف کرتا ہے **راوی** نے کہا کہ پھر ارمانوسہ ملکہ اسلام لائی اور سارے وابستگان ومنتسبان اوسکے مشرف باسلام ہوئے
تا آنکہ عبد اللہ بن غسان نے اونکے ساتھہ بخوبی احسان کیا اور اونکے لیے تجدید امان کی اور اونکو اونکے اماکن ومساکن مین
آباد کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے **ابن عطیہ** جسنے ادراک و
تفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہے کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنے پہلی تاریخ رمضان کو ہوئی اور ۲۲ھ بائیسوان تھا
ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اوس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جرجیس نبی کی تھی اوسکو
مسلمانون نے جامع مسجد قرار دیا اور جبتک وہمین نماز ادا نہ کی تھی وہانسے کوچ نکیا اور ملکہ کے اصحاب رائن کو رہا کرد
اور اوسکی ولایت وسلطنت کو تفویض شرجیل بن کعب کے کیا اور شرجیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کارزار
مقرر کیے و بعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اوسوقت عبد اللہ بن غسان نے عبد اللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی دختر کو حکم
کرو کہ وہ اپنے قلعہ کو پھر جاوے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہی آخر دختر یوقنا نے وہان سے
اپنے قلعے کی طرف معاودت کی والحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ

ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ

روایت ہے **زہان** بن رقیم سے اوسنے روایت کی ہے صلت بن مخالد سے اوسنے قبیل بن میسور سے
کہ جب عبد اللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوئے اور بمقام ماکسین پر آ پہونچے تو فتح اوسکی بصلح ہوئی اور
چار ہزار درہم اونکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھہ ایک ہزار گون گندم وجو کے بھی ٹھہرائے چنانچہ یہ
خراج سنگین اونپر بارگران ہوا تب اونکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسیطرح معاملہ ساتھہ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان
ابن غسان نے قصد عربان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عربان بھی اونکے پاس حاضر ہوئے اور مصالحہ کیا جس
امر پر اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اوسپر بھی مسلط ہوئے پھر وہان قیام کیا اور
منتظر رہے کہ اونکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اونپر وارد ہوتا ہے اور اوس عرصہ مین عیاض
بن غنم شہر رقہ مین نازل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اونکو نامہ لکھا اور اوسمین وقایع تسخیر بلاد جس جگہ فتح خداداد اوسکے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ خط نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اونھوں نے جواب مین عبداللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تمکو پہونچے تم اپنے اوسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حق تعالیٰ نے دست عبداللہ بن غسان پر فتح ارض خابور کی بطلع کرا دی اور عبداللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اوس زمانے مین قیس بن

حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے	اَقَمْنَا مَنَارَ الدِّيْنِ فِيْ كُلِّ جَانِبٍ	وَصُلْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ
وَدَانَ لَنَا الْخَابُوْرُ مَعَ كُلِّ اَهْلِهِ	بِفِتْيَانِ صِدْقٍ مِنْ كِرَامِ الْعَرَائِبِ	هَزَمْنَاهُمْ لَمَّا الْتَقَيْنَا بِمَاسِحٍ
وَثَارَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ	وَكُلُّ هُمَامٍ فِي الْحُرُوْبِ تَخَالُهُ	يَكُرُّ وَيَحْمِلُ فِيْ صُدُوْرِ الْكَتَائِبِ
وَجَنْدَلَ وَزَنْبَكَ وَشَهْرَيَاضَ بَعْدَهُ	تَرَكْنَاهُمُوْ فِي الْقَاعِ نَهْبًا لِنَاهِبٍ	وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰهِ يَكْنُفُ جَمْعَنَا
وَيَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ	فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِي الْمَسَاءِ وَبُكْرَةً	مَا لَاحَ نَجْمٌ فِيْ سُدُوْلِ الْغَيَاهِبِ

یعنے منارے دین کے ہمنے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنون پر ہمنے تیغہاے تیز و بران سے حملہ کیا اور نہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہمنے اعدا سے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار ازجملہ بکر مین یگانۂ روزگار کے اونکو بھگا دیا اور اوسوقت گرد و خاک مثل ابر کے اوڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ سے تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکر ونکے اور جندل و زنبک و بعدہ شہریاض سبکو ہمنے میدان مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جماعت کی حامی ہے اور جمیع آفات و بلا سے ہماری حفاظت کرتی ہے پس حمد ہے خدا کی صبح و شام جبتک ستارے روشن ہین درمیان تاریکی کے

ذکر فتوح قلعۂ ماردین

روایت ہے سواد بن کثیر سے اونسے روایت کی ہے یوسف بن عبدالرزاق اونسے کامل اونسے غنی بن عامر اونسے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک کی صاحب ارض ربیعہ و عین وردہ و راس العین کو پہونچی تو اوسپر سانحہ عظیم گذرا اور اوسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اوسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اوس عرصے مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ اون سب عماید سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن ہین جنکا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہے کہ سارے عرب منتشر و یعنے نونصرانی ہمارے یہان سے چلے گئے ہین یعنے جمعیت ہماری شکست ہو گئی ہے ایسی حالت مین تمہاری کیا راے ہے یہ سنکے بطریق توتا نے جواب عرض کیا کہ اے ملک بتحقیق کہ لڑائی عرب کی ہمیشے لابد ہے اور لامحالہ ہمکو بھی اونسے لڑنا ضرور ہے اور نصرت و ظفر بدست خدا ہے جسکو چاہے عطا کریگا بجز اسکے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہے کہ آپ اپنے فرزند محمودا کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر عرس بن جارس

صاحب ماردین و مرین یعنے قلعۃ المراۃ سے کردیجیے راوی نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا
تھا کہ یہ شخص آرسوس بن جارس اہل ظہر زند سے تھا اور بڑا شجاع بہادر و مناع دلاور تھا اور اول جس شخص نے
بنا سے مملکت ملک ارمنیہ مین یعنے بنا سے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہے اور شہر ظہر زند مین یہ شخص رہتا تھا
اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارتگری و ڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہانتک کہ باشندگان اون بلاد نے حضور مین
بادشاہ عظیم کے عرضی لکھی اوسمین اوسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو انطاکیہ سے
طرف بھیجکے اوسکے پاس بھیجا اوسنے اوس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑہی بنالے اوسمین رہا کر پھر جبکہ وہ درمیان
زمین جیل اردین کے گیا اور نیچے اوترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی روشن تھی اور فارس
کے عابد وہین سے اوس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ کثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے مشہور تھا
اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اوسکے لیے آیا کرتی تھین اور اوسکا نام دیّن تھا چنانچہ
ارسوس اوسکے پاس جا اوترا اور اوسکا منتظر وقت ہوا اور اوسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور وہ عابد اوس سے
پوشیدہ اور جدا نرہتا تھا بلکہ ہمیشہ اوسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک روز ارسوس نے اوسکو تنہا پاکر قتل
کر ڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑ دیا جب باشندگان اوس دیار نے اوس عابد کو نپایا تو گمان کیا کہ دیّن عابد کہین جاکر
مرگیا بعد ازان ارسوس نے اوس جگہ ایک بڑا آتشخانہ بنام بیت النار تیار کیا اوسکو اپنا حصن قرار دیا اور اوسکی ایک
دختر تھی اوسکا نام ماریہ تھا جب اوس دختر نے دیکھا کہ اوسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا اور اوسکو اپنی
گڑھی مقرر کی ہے اور اوسمین بیت النار بھی ہے تو اوس لڑکی نے بھی اوس مکان کے مقابل ایک دوسرا مکان بنوایا اور
اوسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اوسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اوسکا یہ تھا کہ جب کوئی شخص اوسکا خطبہ
یعنے خواستگاری شادی کی اوس سے کرتا تھا تو وہ اوسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی اسلیے کہ وہ خاندان مملکت
سے تھی اور ایسا ہوا کہ اوسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اوسمین ایک راہب دیرانی تھا اور وہ مجرد
وتنہا اوس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اوسکا نام فرنا تھا چنانچہ ایک روز
وہ دختر اوس دیرانی یعنے فرنا عابد کی زیارت کو آئی جب اوسکو دیکھا تو اوسکی عاشق ہوگئی آخر اوسکے پاس ہمیشہ جانے
آنے لگی اور اوس سے جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان اون دونون کے
صحبت گرم جوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اوسکے ہم بستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اوس سے حاملہ ہوگئی اور
جب حمل کے پورے دن ہوئے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اوسکو چھپاکر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور
اوس سے کہا تو اس لڑکے کے ساتھ کیا کریگی یعنے کیونکر اسکی پرورش کریگی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانیگا تو مجکو اور اوسکو دونون کو قتل کریگا

بالآخر اوسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اوسکے گہوارے مین رکھدیا اور اوسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اس
بچے کو لیوے تو یہ مال اوسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اوسنے اوس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت
اوسکی شناخت کی رکھے ناگاہ اوسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر پہن ناخن کے پایا اور اوسکا داہنا کان
دیکھا تو وہ کچھہ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اوس طفل کو اوٹھا لیا اور رات کے اندھیرے مین اوس قلعہ سے لی اوتری
اور اوسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اوس طفل کو اوس قلعے کے نیچے لائی اور شارع
عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دہنسا تھا اور وہ راست
ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطحہ بطور عرشہ کے اوسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اوس
قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اوسکو کھا جاوینگے بعد ازان وہ دایہ
اور وہ غلام اوس طفل کو وہان چھوڑکر بطرف قلعہ چلے گئے **راوی** لکھتا ہے کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الہی کے
ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن حارس کے
بہیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اوس راستے سے گذرا جہان وہ عمود تھا تو اوسنے صدا گریۂ طفل سُنی پھر اوسکے نزدیک
گیا اور اپنے گہوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اوٹھا لیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی
حوالہ کیا اور اوس سے حکم کیا کہ اس بچے کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہے اور اس مین
کچھہ اسرار نہان ہے بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اوسنے طرف صاحب ارزین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہانسے
طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کی اور خدا نے اوسکی زبان پر جاری کر دیا
کہ اوسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اوس طفل کا اور پانا اوسکا قاعدۂ عمود پر بیان کیا یہ سنکے شہریاض نے کہا
وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہے جو میرے ملک کا وارث اور میرا جانشین ہو تا آنکہ اوس شخص نے
لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اوس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا اون سب نے اوسکی پرورش
و خدمتگذاری کی یہانتک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گہوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اوسکا نام بھی عمود
رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور بنا بر مردم اوسکا نام ولد الملک لیتے تھے
چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و آداب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھہ بادشاہونکو ضرور ہے مثل شہسواری
و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا
ان سب فنونکو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اوسکا مشہور ہوا اور لوگو نمین فخر اوسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد
عین وردہ کے اپنے مکانمین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اوسنے اپنے لیے
راس المنارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اوس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھا تھا یعنی قصر عمود

اور اوسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اوسکو کچھہ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اوسکے فرزند کے ساتھہ زمانے نے کیا کیا اور اس
بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادۂ فتح ارض جزیرہ کے وارد ہوا پھر جسوقت
بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے باعرب مشورہ کیا تب توتا نے اوسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ از دواج عمود اپنے ولد کا
ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی پسر کے لیے ملاحت رکھتی ہے اور ابھی وہ باکرہ ہے اگرچہ عمر اوسکی تیس برس کی ہو چکی ہے
اکثر شاہون وشاہزادون نے اوسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہوئی اسلیے کہ وہ اونکو اپنے سے کم سمجھتی ہے اور
جسوقت آپ اوسکو اپنے ولد کے واسطے طلب کرینگے تو اوسکا باپ اس امر سے امتناع نکریگا بلکہ وہ آپ سے ہمدمیانہ
ہونے کی بہت شادمانی کریگا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن حارس کے ہدیہ عظیمہ
ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس بات مین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر
باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیان مین توتا نے
اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اوسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھہ دینار اور
دو قلعے بارعیہ وحملین اور بیس آدمی امراے عرب سے تا کہ شب زفاف اپنی دختر کے اون امراے عرب کو واسطے
مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اوسکے پاس پہونچکر اوس
بات سے اوسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور فارسیونکو جمع کرکے
عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھہ عمود کے کردیا اور اونکے تئین احکام تقدیری سے کچھہ خبر نتھی راوی کہتا ہے کہ پھر توتا
وہانسے خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام واستحکام امر سے اوسکو مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس نے
واسطے طلب قلعتین بارعیہ وحملین وہزار دینار اور بیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اونکے شب
زفاف اپنی دختر کے کی تعین بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور
واسطے قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہو گی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کردونگا بعد ازان اوسنے
عمود کو اپنے پاس بلایا اور اوسکو خبر دی کہ مینے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن حارس سے کردیا ہے اور تو آگاہ ہو
اے فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس آدمی بھی ہین رؤساے عرب سے پس تو تیاری کرا و لشکر ہمراہ لے اور قصد
عرب کا کر اور اوسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اونسے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ
اعرب کو گرفتار کرلو تو جہانتک ہوسکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوئے اور ہمراہ اونکے
جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے راوی نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبرداروں نے آکر جو کہ وہان کا ماجرا
تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپکی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب کفر توتا ہین اور
عامر بن الملک دس ہزار آدمی کی جمعیت سے ہے اور اون سب کا یہ ارادہ ہے کہ ہنگام شب آکر تمکو گرفتار کرلیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کرکے
استشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسیوقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھہ بھیجیے کہ وہ فوراً
ہمارے پاس پہونچیں اور ہم اونکو خبردار کردین کہ دشمنون نے ایسا کچھہ قصد کیا ہے تاکہ وہ لوگ بھی اونسے ہوشیار رہین
اور اونکو فہمائش کیجاوے کہ جب وہ لشکر اعدا سے قریب ہون تو کمین گاہ مین پنہان رہین تاکہ اونکو گرفتار کرلیوین اور ہمارے
اصحاب اونکی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی اونکے داہنے بائین کمین گاہ مین گھات پر بیٹھیں تا دفعتہً دشمنون پر جا پہنچین
چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ رائے باصواب ہے بالآخر خالد دو ہزار مردم جرار لیکے
نکلا اور اوسیوقت عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے آکر لاحق ہوجاوین اور جو کام اونسے
متعلق کرنا منظور تھا وہ اوس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ بدست سراقۃ بن دارم روانہ کیا وہ اوسی روز اپنے ناقہ پر
سوار اون دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا اور نامہ پہونچایا اونھون نے نامہ پڑھکر اوسی ساعت کوچ کردیا اور ادہر
صحابہ بھی اونکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوئے اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانونکو واسطے تجسس خبر اعدا کے
روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ عیاض کی خدمت سے ساتھہ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہیونکو
ایک ہی راستے پر نہین لے گیا بلکہ ایک ہزار کو طریق یمین پر بھیجا اور اونپر سعد کو سالار کیا اور ایکہزار طریق یسار پر خالد نے
اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمائش کردی تھی کہ اوس طریق سے دور نہوجیو اور اپنی خبر رسانونکو روانہ کیا **واقدی** رحمہ اللہ
نے کہا جب عمود یاتفاق توتا وردوس وجمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوا اور برابر چلے گئے یہانتک کہ درمیان اونکے
اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ دس فرسخ کا باقی رہ گیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت وآرام کرنے لگے اور اپنے
گھوڑونکو دانہ چارہ دیا اور اپنی اپنی زرہ واسباب حرب آراستہ ودرست کرتے تھے **واقدی** نے کہا اوسی عرصے
مین جیش عبد اللہ بن غسان کا تو اونکے پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اونکے داہنے پر چلا اور جماعت
نجیبۃ بن سعد بائین طرف سے آپہونچی اور رومیونکو اصلا اسکی خبر نتھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے اوس قوم کو
ہر طرف سے گھیر لیا ہے تو مسلمین مین سے ہر مردم واقف کار کو ایک سمت روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور وصدا پر آمادہ رہین
وہ سب استماع آواز پر مستعد ہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانونمین سے پانسو مردان دلاور کو اپنے ہمراہ لیا اور پانسو
مردمان بہادر ساتھہ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور اوس سے کہدیا کہ جب تو آتش جنگ کو مشتعل اور شرارے
اوسکے اوڑتے دیکھیو تو اپنے کمین گاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش عدو کا کیا اور اونکے سامنے
آیا اوسوقت سارے مسلمان باواز بلند تہلیل وتکبیر کرنے لگے **راوی** کہتا ہے جب رومیون نے اونکی آوازین سُنین
تو اپنے اپنے ہتیار سنبھالے اور اونمین سے سوائے وردوس اور اوسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہوا اور وہ سب
پانچ ہزار تھے کیونکہ اوسوقت اونمین سوائے وردوس کے اور کوئی بیدار وخبردار نتھا اور توتا عمود کے ساتھہ مصروف تھا

راوی کہتا ہے کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اوسنے خالد کو جب جماعت قلیلہ کے ساتھہ دیکھا تو حقیر سمجھا اور اوسکو اوسکے ساتھہ طمع ہوئی یعنے گمان اوسکے لوٹ مار لینے کا کیا اور اوسوقت اہل روم خالد اور اوسکی جمعیت کو دیکھہ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم انکے امر کو کافی ہین پس جسوقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اوس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اوسکو چھا لیا اور برق کیطرح اوسپر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا اشعار

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تُكِلُّ سُيُوفُنَا	مِنَ الضَّرْبِ فِي اَعْنَاقِ سُوقِ الْكَتَائِبِ	سُيُوفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا
وَاِعْزَازُ دِينِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ	قَتَلْنَا بِهَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عُنْوَةً	وَاَجْلَاءُ سُوقِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبِ
اِلَى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغِلْظَةً	وَصُلْنَا عَلَى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ	اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَيْثُ عَشِيرَتِي
اِذْ هَمْهَمَتْ اُسْدًا لُوغًا فِي الْقَالِبِ		

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے گردنین سرداران لشکر ونکی اور ہتیار ونکو ہمنے براے قتل اپنے دشمنون کے ذخیرہ جمع کیا ہے و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہے ہر جانب سے اور ہمنے کل رئیسان نصاری کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکال دینے ارکان ملک و ملک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم متسلط ہوئے اپنے دشمنون پر بزور شمشیرہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگاہ مین گونجتے ہین آخر خالدؓ نے رودس کو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا پھر اوسکے تئین ہمام غلام خالد نے باندہ لیا و بعد ازان خالد اور اوسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجبتہ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبد اللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ نبرد سے پر ہوگئی اور اوس دشت مین ہر طرف تہلکہ پڑگیا اور اعدا کو عربی گھوڑونکے آگے دہر لیا و بنام خدا و ندا ارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنونکو چھاپ لیا کیونکہ اوسوقت توفیق الہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلوار اونکا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنونکو قتل و پامال کیا اور کتنونکو بھگا دیا اور بہتونکو اونمین سے اسیر کر لیا اور عمود و توتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایک ہزار سات سو چھیاسٹھہ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہر یاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اوسکو اس واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اوسپر تنگ ہوگئی اور اوسکو یقین ہوگیا کہ عہد دولت اوسکا منقطع ہوگیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہوگئے پس جو لوگ اوسکے ارباب دولت سے باقی رہ گئے تھے اونکو جمع کرکے ہتشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اون سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک اب شہر ہمارا اس لعین مین ہوائی ہے کیونکہ درمیان ہمارے اور حران ورہا و سروج کے بھی دوری ہوگئی تو اس سرزمین

عرب ہمارے اور بلادین طمع کرینگے بلکہ قرین راے صواب اندیش یہ ہے کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے اوساط و درمیان مین ہو رہین جہانسے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہرطرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پہونچ سکے درین صورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اونسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جاوینگے مثل ماردین و قلعہ مازن وکفر توتا او رسمت جملین و تل توتا و ماعیۃ و تل سما و تل قرح و صور و دجلۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند و قبول کیا اور برج طیر سے کوچ کر کے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار فوج سے مرتود س کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہر یاض اوس سے منسوب تھی پھر جبکہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کرچکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا **روایت ہے ابو یعلی سے** اوسنے روایت کی ہے طاہر المطوعی سے اوسنے ابو طالب بن ملیحہ سے اوسنے وہبان بن بشر بن ہزار رو سے اوسنے کہا مینے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الحوفی کے سامنے پڑھا اونھون نے سعدان بن صاحب سے اونھون نے یحیی بن سعیدان المروزی سے اونھون نے ابی عبداللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ اون وزون سے جو غربی قاضی تھے اونھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہر یاض اپنے لشکر کو مرج رغبان مین لایا تو اوسی عرصے مین عیاض بن غنم نے بھی شہر یاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنے تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل اخبار جنگ و حصول فتح قلعۂ زبا و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کر دیا تھا اور التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کے ساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئین تھین حبیب بن صہبان کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کر دیے چنانچہ حبیب تو وہ سب اشیا لیکر روانۂ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے مع لشکر مسلمین تعاقب شہر یاض کا کیا یہانتک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اون اعدا کے مرج رغبان پر جا پہونچا اور اونکے مقابلے مین اوترا **راوی نے کہا ہے** کہ جب یہ خبرین ارسوس بن جارس صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیری عمود کی بھی پہونچی تو اوسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہو گیا اور وہ پسر ملک اور رہین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی ابن ملک عمود کو راس آئی کہ جب وہ اوسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہے کہ یہ امر مجکو سخت و شوار ہو گیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار قسم ہے مسیح کی آپنے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپکے نزدیک اس بات مین کیا راے ہے ارسوس نے کہا تو ہی بتا کہ تیری کیا راے ہے اوسنے کہا مینے یہ حیلہ تجویز کیا ہے کہ مین اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہانتک کہ لشکر مسلمین مین داخل ہو کر اونکے امیر کے پاس جاؤن اور اوس سے کہون کہ مین تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون اسلیے کہ مینے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا اور اونکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگونکے ہاتھ سے ہمپر واردات ہوئی ہے

مسیح سے مین شکایت کرنے لگی اور گویا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کرکہ وہ قوم حق پر ہین وگویا کہ اوسی خواب مین تمھارے پاس مین اسلام لانے کو گئی اور گویا کہ مینے تمکو اپنے باپ کے قلعے کا مالک کر دیا ہے اور تمنے مجھکو میرے قلعے مین چھوڑ دیا ہے پھر جسوقت امیر اونکا مجھسے کہیگا کہ تو ہمکو اپنے باپ کے قلعے کا کیونکر مالک کر دیگی کیونکہ وہ جمیع حصون سے بلند و استوار تر ہے اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہے تو مین اوس سے کہونگی کہ تم اپنے صنادید و عمائد سے سو سوار میرے ہمراہ کر دو کہ اونکو مین اپنے قلعے مین لیجاؤن پھر اونکو صندوقون مین بند کر کے اپنے باپ کے قلعے مین بھیجدون اور مین بھی اونکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اوس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا مال ہے اسکو تو میرے باپ کے خزانہ مین داخل کرلے پھر جبکہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین اونکو نہانخانہ یعنے تہخانہ مین ڈال دونگی اوسوقت مین اون لوگون سے کہونگی کہ مین تمکو نہ چھوڑونگی جب تک تم اپنے امیر سے کہلا بھیجو کہ وہ میرے شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سنکے پھر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہے کہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے کیونکہ عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ ہین یہ تیرا مکر اونکے آگے پیش رفت نہ جائیگا پھر ماریہ نے کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائی یعنے گرو و ضمانت طلب کرینگے تو جسوقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اونکے اصحاب کا قرار پاویگا اوسوقت اوسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرونگی آخرارسوس نے اوس سے کہا خیر وہی تدبیر کر جو تو ارادہ کرتی ہے کیا عجب ہے کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرض کہ ماریہ اپنے گھر سے رات کو نکلی اور قصد مرج رغبان کا کیا اور اوسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اوسکے بغلون یعنے اشترونکو ہانکتے تھے اور اوپر اشیاے پیشکش اور عمدہ ظروف بار تھے پھر جبکہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپ کے غلامون بعد ملنا ان سے یکملا قائی کر اونکی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اونمین عبداللہ بن غسان تھے اور مثل اونکے راوی نے کہا سبب اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سرداروں کے بقصد تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بسبب عادت کی عبداللہ ابن غسان کو باجمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لدوا لاوین چنانچہ عبداللہ روانہ ہوئے جب بلاد روم کے وسط و درمیان مین پہونچے تو یکایک سائس بن نقولا و جرجیس بن شمعون نے آکر اونسے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافرہ برائے لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اونکے ساتھ تین ہزار آدمی تھے جو غرق باہن تھے یعنے زرہ و خود وغیرہ ساز حرب مین ڈوبے تھے جب ان لوگون نے قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اونمین اونکو طمع ہوئی آخر وہ سب بہم ہر جانب سے انپر آپڑے اور پکڑ لیا اور ان سب مسلمانونکو اسیر کرکے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض اونکے قتل پر مستعد ہوا اوسوقت اوسکے وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ میری راے نہین ہے اسلیے کہ عمرو دلیر آپکا اور رودس حاکم حران و توتا صاحب الحجاب و شمعون اونکے ہاتھ مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرونکو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمرو دلد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہے

کہ آپ ان قیدیونکو قلعہ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کردیجیے کہ یہ سب اونکے پاس محبوس رہینگے پھر جسوقت عرب ان لوگونکو آپ سے طلب کرین تو آپ اونسے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعہ ماردین مین ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہمکو اونسے کچھہ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپکی قوت اور ہیبت اونپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اس رائے کو پسند کرکے ان بندیونکو پاس ماریہ کے ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ اون اسیرونکو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثناے راہ مقام ذہیس مین ملاقات ہوگئی جیساکہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہے تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمونکو حکم کیا کہ بندیونکو ہمارے قلعے مین لیجاؤ اور خود بدستور جدہر جاتی تھی راہی ہوئی یہانتک کہ لشکر مسلمین مین کچھہ رات گئے پھونچی اور اوسوقت سہیل رضی بن عدی اور نجیبۃ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ ونگہبانی کے پھر رہے تھے جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اوسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہے اور تیرا کیا کام ہے ماریہ نے کہا مین امیر کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اوسکو عیاض بن غنم کے پاس لے گئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کیجیے اونھون نے اوسکو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہمکو عزت دی اور ہدایت کی ہے بسبب اسلام کے اور ہمکو گمراہی سے نکالا ہے بطفیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہے اور ہمکو شرف وبزرگی بخشی ہے ساتھہ تحیت کے یعنے ساتھہ سلام کے اور ہمکو منزہ اور دور کیا ہے اس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اس بات مین رغبت نہین ہے مگر جبابرہ ومتکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہے کہ اَلْعَظَمَةُ رِدَائِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ فِیْهِمَا قَصَمْتُهٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہے اور کبریائی وبڑائی میرا پیراہن ہے پس جو کوئی ان دونون چیزون مین مجھسے نزاع کریگا تو مین اوسکی گردن توڑونگا اور کچھہ پروا نکرونگا چنانچہ یہ کلام جو عیاض بیان کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حقتعالی نے تمکو انھین سیرتونکے سبب ہمپر غالب کیا تب عیاض نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص جو تمھارے پاس اسیر ہے وہ میرا شوہر ہے مجکو اوسپر صبر نہین ہے اور وہ شخص وہ ہے جسکا نام عمود ہے جسوقت تمھیر لشکر نے ہجوم کیا اور شوق میرا اوسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مینے اپنے خواب مین مسیح اور حوارین کو دیکھا اور مسیح نے مجکو تمھاری اتباع وپیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعونکو تمھارے سپرد کرون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑو اور میرے امور مین کچھہ تغیر وتبدل نکرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اوسمین مقیم رہون اور مین بذات خود اپنے شہر پر حاکم رہون چنانچہ اوسکی ان باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی مگر واسطے

تا اپنے شوہر کے بارہ مین تو ہمکو رنج و اندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہے اور قصہ اوسکا
ایسا ایسا ہے جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سُنی تو رنگ اوسکا اوڑگیا اور چہرہ متغیر ہوگیا اور کہنے لگی اے
میرے سید و آقا آپکو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمود میرا پسر ہے درحالیکہ وہ پسر ملک
شہر یاض ہے تب عیاض نے کہا بیٹے آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور حضرت نے
یہ ساری حکایت مجھسے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اوسکو دیکھون اگر وہ میرا پسر ہے تو میرے لیے اوسمین
کچھ علامت و شناخت ہے کہ اوس سے مین اوسکو پہچان لونگی پس عیاض نے اوسکے احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے
اوسکو حاضر کیا جب ماریہ نے اوسکو دیکھا اور نگاہ اوسکی و سپیر پڑی اور داغ اوسکے رخسارے کا اور اوسکا ایک کان کچھ
بڑھا ہوا نظر آیا اور اپنے پارچہ عصابہ کو جسمین جواہر بندھا تھا معاینہ کیا تو بعد لے عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران و
از خود رفتہ ہوگئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمود اپنے پسر پر ڈالدیا اور اوسکو لپٹ گئی اور کہنے لگی اسمین کچھ شک نہین کہ
یہ میرا فرزند ہے و حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق ہین اور اوس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف نظر کی اور
اوسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو وہ اور اوسکی مان پھر باہم دونون ملکر خوب
روئے آخر جب وہ دونون خاموش ہوئے تو عیاض نے اونسے کہا کہ تم دونون پر واجب و لازم ہے کہ جسطرح حقتعالی
نے تم دونون پر اپنا فضل و کرم کیا ہے تو اس نعمت کی شکرگزاری مین تم خدائے وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ
حق تعالی شکرگزارون کے لیے اپنی نعمت و کرامت زیادہ کرتا ہے اور رحمت اوسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہے
اور عذاب اوسکا مجرمون منکرون سے دور نہین ہے اور آگاہ ہو کہ حقتعالی کے لیے نہ کوئی حد و انتہا ہے اور نہ
اوسکے واسطے قد و بالا ہے اور نہ اوسکے لیے قبل ہے کہ اوس سے کوئی شے پہلے ہو اور نہ اوسکے واسطے بعد ہے
کہ وہ نہو تو اوسکے پیچھے کوئی چیز رہ جاوے وہی اول ہے کہ ہستی عالم کی وسی پر معول و موقوف ہے اور وہی آخر ہے
کہ وہی شایان مفاخر ہے چنانچہ جسوقت عمود نے یہ مقولہ عیاض کا سُنا تو بولا واللہ تیرے قول مین کچھ زور و فریب
نہین ہے وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے مین گواہی
دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اوس خدا کے جو یکتا ہے جسکا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی آلہ لائق پرستش کے نہین ہے
و بتحقیق کہ محمد صلعم بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا ہے **راوی** کہتا ہے جب ماریہ نے عمود اپنے پسر کو دیکھا کہ مشرف
باسلام ہوا تو اوسنے بھی اوسی وقت اوسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز رہی و بالآخر وحدانیت حقتعالی کی
شہادت ادا کی اور رسالت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین حاضرین
مجلس نے کہا حقتعالی اسلام تم دونونکا قبول کرے اور حقتعالی تم دونونکو توفیق علم و عمل کی دیوے اور بیشک حقتعالی
نے اب تمہارے دلونکو قوی کیا اور تمہارے گناہونکو بخشدیا پس چاہیے کہ تم سرنوسے اعمال کرو و لیکن یہ تو بتاؤ کہ اس

بیٹے

قلعۂ نبیعہ پر ظفر پائی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہے ماریہ نے کہا تمکو مژدہ ہو کہ جب تمہارے اصحاب قریب حران اسیر ہوئے تو
ملک شہرایض نے اون اسیرونکو میرے پاس روانہ کیا تاکہ مین تمسے اون لوگونکے فدا وسربہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون
چنانچہ مینے اونکو اپنے قلعہ کیطرف روانہ کردیا تھا اور اب مین اون لوگونکے پاس جاتی ہون اور اونکو اپنے باپ کے قلعے مین
بھیجتی ہون پھر اونکو قید سے رہا کرکے قلعے کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سُنکے عیاض نے اوس سے کہا حق تعالی نے
تجھی ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجپر صعب اور اس
صدمہ سے مجکو سخت تعب ہے اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دلکو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزندکو
ہمارے پاس چھوڑکر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھسے ملاقات ہو تو اوس سے ظاہر کر کہ مینے اپنے سارے مکر وحیلے
عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر دربارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نگئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جسوقت تو ہمارے
اصحاب کے پاس جائیو تو اوسوقت جو بصلاح وصوابدید تیرے بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اوسنے کہا سمعًا وطاعةً یعنے
بگوش دل مینے سُنا بسر وچشم بجا لاؤنگی بعد ازان ماریہ نے اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانونکے پاس چھوڑکر اوسی شب کو
طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اوسکا خدمت ملک مین بمقام مرج زعبان
گیا ہے مگر اوس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اُساراے اہل اسلام تھے اور اوسنے اون اسیرونکو قلعۂ ارسوس مین
پہونچادیا اور اوسکے قبضے مین سپرد کردیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہے کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت وانجیل
وزبور پڑھا ہوا تھا اور بمقام میدی امرأة کا راہب تھا اور اوسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ لنبے لنبے پتھر کے
ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اوسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اوس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان
ریشم سے بنایا تھا اور اوس قبے مین لٹکا دیا تھا اور اوس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبے پر چڑھتا تھا
تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اوسکی مشہور تھی اور چرچا اوسکی عبادت ورہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر تھا کو
پھر جب لشکر اسلام طرف اون بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اوسوقت گرد اوس قبے کے
اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ
ہر آئینہ عرب نے ہماری جانب رخ کیا ہے وحال یہ ہے کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری
سرحد وسرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سُنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے
گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین وبرکات خدا کی ظاہر وباطن تمپر نازل ہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان تمام متمکن ہو اور گردنین
خلائق کی تمہارے آگے جھکی ہین یعنے تمہارے مطیع ہین اور مسیح نے تمکو سائر امم پر نصرت بخشی ہے اور بیماری استون کا مُنہ
تمسے پھیر دیا ہے اور تمہارے لیے زمین کو طول وعرض مین وسیع کیا ہے یعنے تمہارے ملک کو بڑی وسعت دی ہے
جبتک تم اچھے کامونکا حکم کرتے تھے اور بُرے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمونکو سزا اور مظلمونکی داد دیتے تھے

اور حکم حق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرامخواری و زناکاری سے بزجر و منع باز رکھتے
تھے پھر جبکہ تمنے ان سب باتونکو بدل ڈالا تو خدا نے اپنی برکتون کو بھی تمسے بدل دیا چنانچہ انجیل یحییٰ و انجیل مرقس مین
لکھا ہے کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہے اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہے اور اپنے پروردگار کے
حکمون پر عمل کرتا ہے اور ان اعمال کی اعانت اور اوسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہے اور کسی کی امانت مین
خیانت نہین کرتا ہے اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہے اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہے
اور اپنی خواہش و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہے تب زہد اوسکا اوسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہے اور جسنے
جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل
ہوگا اور وہ خانہ خراب ہوگا اور انکار باعث اوسکی خواری کا ہوگا اور خوف اوسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف
و خطر مین رہے گا اور جسم اوسکا و ثار یعنے اوسکی ردا ہے کہ اوسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہے کہ ظلم نکر و خدا ظالم کو
دوست نہین رکھتا یعنے اوسپر مہربانی نہین کرتا اور مینے سنا ہے کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالیٰ مفسدونکے کامونکی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے
کامونکو بصلاحیت بجالاؤ انتہیٰ اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل و خاندان کی حمایت کے لیے قتال کرو اور اپنے
نبی کی شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنونسے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہے جمیع عبادات مامور بہا سے
یعنے جن عبادات کی بجا آوری کے تم مامور ہو تو جہاد اون سب سے بہتر ہے اور جو کوئی اعدائے دین سے جہاد کریگا
تو جائیگاہ اوسکی بہشت ہے اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اوترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی تم مین سے میری ہمراہی
سے پیچھے نرہجاوے یہ کہکے اوسنے وہ زینۂ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اوترآیا جب لوگون نے اوسکو نیچے اوترے ہوئے دیکھا تو
بآداب سلام پیش آئے اور اوسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اون سبکو طرف کنیسۂ دائر و کنیسہ باذلکے لیگیا
اور اونکو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اونکو جہاد کا حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا اور وہ دیر قبلہ تھا باشندگان وادی
روم کا اوسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اوس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اوسکا نام لیکر پکارا
اور کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہے یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول
جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اوسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس
استقبال کو نکلا اور وقت ملاقات اوسکے سامنے پیدل ہو گیا اور مصافحہ کیا اور اوسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاریٰ تک
گیا وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اوسکے پاس مجتمع ہوئے اوسوقت اوسنے اونکو وعظ
و پند سنایا اور رسم سجدہ ادا کیا و بعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس ارسوس بن حارس کے پہونچی چنانچہ
جسوقت عبداللہ بن غسان اور اصحاب اونکے اسیر ہوئے تو وہ سپاہ اوسی راہب کے ہمراہ کہ اوسکا نام یوحنا بن عبدالمسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اوس سے اثنائے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیسا کہ بالا مذکور ہوا اور وہی کو ماریہ نے حکم کیا تھا کہ
ان قیدیونکو ہمارے قلعے مین لیجا اور جب میتا بن عبدالمسیح اون قیدیونکو لیکر ماریہ سے جدا ہوا اور دو روز پہونچا اتفاقاً
یدرماریہ بھی کہ اوس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ تھا اوس راہب سے ملاقات کو آیا تو اوس سے استفسار حال کیا
کہ کہانسے آتا ہے اور کسلیے جاتا ہے اوسنے بیان کیا کہ ملک شہریاض نے ان اسیرونکو میرے ساتھ بھیجا ہے تب
ارسوس نے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین میتا بن عبدالمسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سُنین تو بہت مسرور
ہوا اور کہا قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ مین ایک زمانہ دراز سے تمہارا منتظر و مشتاق تھا اور تمہاری رائے اور صلاح کا
متمنی تھا بالفعل تم ان لوگونکو میرے قلعہ مین لیجاکر پہونچاؤ اور تمہین بذات خود ان قیدیونکی حفاظت پر مستولی ہو
یہانتک کہ کوئی حکم ہمارا تمہارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ نام تم لوجنانچہ میتا راہب نے بندیونکو لیجاکر قلعے مین پہونچایا اور
محبس مین قید رکھا اور خود انکی حراست مین مستعد ہوا اور اکثر اوقات اونکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا اور اونکی تجوید تلاوت
یعنے خوشخوانی و لہجۂ لسانی سُنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز اونکی طرف متوجہ و مخاطب ہوکر پوچھا کہ تم لوگونکے یہان روز و شب مین
کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبداللہ بن غسان نے جواب دیا نماز پنجگانہ ہمپر واجب ہے پھر جو شخص اوسکو بجا لاوے اور
اوسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نجائیگا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰةِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازونکی ضائع و قضا ہونے سے
خصوص حفاظت نماز درمیان والی یعنے عصر کی کہ وہ مابین صبح و ظہر کے ہے اور بعض روایت مین مراد ہے نماز صبح سے
کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہے اور بعض روایت مین مراد ظہر سے ہے جو مابین صبح و عصر کے ہے اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصّلوٰۃ صلۃ ما بین العبد و ربہ فیہا اجابۃ الدّعاء و قبول الاعمال
و برکۃ فی الرّزق و راحۃ فی الابدان و ستر بینہ و بین النّار و ثقل فی المیزان و جواز علی الصّراط
و مفتاح الجنۃ یعنے نماز ایک علاقہ ہے درمیان بندگان اور یزدان کے اوسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہے اور
اعمال مقبول ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہے اور بدنونکو راحت و صحت حاصل ہوتی ہے اور وہی نماز
درمیان نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہے اور وزن میزان مین بہت بھاری ہے اور صراط پر تیزی سے لے گذرنیوالی
ہے اور کنجی جنت کی ہے پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری امتون پر مگر اون لوگون نے اوس فرض کو ادا نکیا بلکہ اوسمین
تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالیٰ نے ہمپر فرض کیا سو ہمنے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ جمیع طاعات و عبادات کی
منجملہ اون عبادات کے ایک جہاد ہے تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہے ساتھ دو دشمن کے ایک نفس امارہ دوسرا
شیطان مرید اور نماز ہی سے متعلق ہے روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور روزے پر زیادہ یعنے سوائے
روزے کے اوسی نماز مین تمسک بمناجات پروردگار ہے یعنے نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سے دست بدامان ہوتا ہے

اور اوس نماز سے حج کو بھی علاوہ توسیطہ اور حج کیا ہے کہ قصد و عزم کرنا ہے طرف … [illegible]
طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ ہے یعنے علاوہ حج کے نماز میں سجدہ پروردگار سے قرب پاتا ہے چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنے سجدہ کرکے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمام مفروضات کو حق تعالی نے زمین میں واجب کیا ہے سوائے نماز کے کہ اوسکو آسمان میں بھی فرض کیا ہے
اور ہمین جسوقت خدا کے قرب حضور میں حاضر تھا یعنے معراج میں تو فرمایا اے محمدؐ اس نماز کو ہمنے جمیع انبیاء پہ فرض کیا تھا
سو ہمنے اسکو تیری امت کے سپرد کیا اور اوس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور مجھسے کہا اے محمدؐ کھڑے ہو اور جسطرح میں کرون آپ بھی ویسا ہی
کیجیے سو جبرئیلؑ نے آگے بڑہ کے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھسے کہا یہ نماز صبح ہے پس یہ اول نماز ہے کہ حضرتؐ نے
اوسکو ادا کی اسی وجہ سے اسکا نام صلوۃ الاولی ہوا بعد ازان جبرئیلؑ نے دوسری بار نماز پڑھی جسوقت کہ ہر شئے کا
سایہ اوسکے مثل و برابر آیا اور مجھسے بیان کیا یہ نماز ظہر ہے بعد ازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہے
بعد ازان پھر وہی نماز پڑھی یعنے مکرر جسوقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہو گئی بعد ازان پھر
جسوقت آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہے بعد ازان وقت ذہاب حمرۃ غربیہ یعنے جسوقت
شفق مغربی غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشا رتانی ہے بعد ازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اوسوقت
فجر نمودار ہوئی تھی تو کہا یہ نماز صبح ہے و بعد ازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئین تھین دو دو
رکعت پھر زیادہ ہوئین حضر مین پھر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر
کی گئی یہ سنکے میانے عبد اللہ بن غسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے
ساتھ رفع یدین کرتے ہو یعنے ہر تکبیر پر دونون ہاتھ اوٹھاتے ہو اسکا باعث کیا ہے اور اسکے کیا معنی ہین عبد اللہ نے
کہا تو نہین دیکھتا ہے کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہے تو اپنے ہاتھونکو اوسطرف بڑھاتا ہے اور اوٹھاتا ہے تا کہ
اوس سے لٹک جاوے اور ڈوبنے سے نجات پاوے اور اسیطرح بندہ نماز مین اپنے تئین غریق دریاے خطاء
گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھونکو اوٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور
گناہون کے دریا مین ڈوبتا ہون اور تجھسے بھاگ کر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون و اما معنی قرأت و تلاوت
نماز مین یہ ہے کہ وہ خطاب یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہے درمیان بندہ اور اوسکے پروردگار کے و اما معنی
رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہون مینے اپنے پہلوونکو تیری طرف جھکایا ہے و اما سر اوٹھانا رکوع سے اور کہنا
بندے کا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزاوار ہین اس سے مراد یہ ہے
کہ مین تیرا حمد کرتا ہون اپنی نکو خلاصی پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالی گویا کہ فرماتا ہے اَذْنَبْتَ کیا تو نے گناہ کیا

تو بندہ کہتا ہے اَنَا عَبْدُکَ یعنی میں تیرا بندہ ہوں پس حق تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَعْتَقْتُکَ مِنَ الذُّنُوْبِ کہ میں نے تیری گلو خلاصی کی گناہوں سے۔ دو ان سجدہ دلی کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مراد بندے کی یہ ہے کہ اسی زمین سے تو نے مجکو پیدا کیا اور زمین سے سر اوٹھانے کے معنی یہ ہیں کہ تو نے مجکو اس سے نکالا ہے اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہے کہ پھر تو مجکو اسی زمین میں پھیریگا یعنے پھر اسی خاک میں ملاویگا اور سر اوٹھانا دوسری بار غایت اوس سے یہ کہ پھر تو دوسری بار مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مراد یہ ہے کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھہ میں دے اور میرے بائین ہاتھہ میں نہ دے (یہ اسلیے کہ اہل جہنم کا اعمال نامہ بائین ہاتھہ میں دیا جائیگا) اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوتی ہے تو فرماتے ہین جو شخص محافظت نماز پنجگانہ کی کرتا ہے اوسکی مثال یہ ہے کہ ایک نہر شیرین ہے تو جو کوئی تم میں سے اوسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے کیا پھر اوسکی کثافت سے کچھہ باقی رہ جاتا ہے پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہے کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہے غرض کہ جب مینا راہب نے کلام عبداللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین کہ دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا صدق ہے وبعدازان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصے کے ماریہ بھی پہنچی کیونکہ اوسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اوسکے باپ کے قلعے مین محبوس ہین پھر جبکہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکان مین اوتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو مینا اوسکے پاس آیا اور دوا ب سلام بجالایا ماریہ نے اوس سے کہا اے مینا عرب کے ساتھہ تو نے کیا معاملہ کیا اوسنے کہا مینے اونکو حراست استوار مین رکھا ہے جبتک کہ اونکے بارہ مین جو راے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تو نے کچھہ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اونکو ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین ہمارے ساتھہ کردے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو کیا عجب ہے کہ وہ ہمارے دین مین داخل ہون مینا نے کہا سمعًا وطاعۃً یعنے مینے حکم آپکا بگوش جان سُنا و بدل بجالایا یعنے بسر و چشم بجالاتا ہون بعدازان وہ اون صحابہ کو بیعہ مین لے گیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور اصحاب نبی صلعم کو دیکھا کہ وہ سب پابزنجیر ہین اور اوس جگہہ سوائے مینا کے اور کوئی غیر نہین ہے تب ماریہ نے کہا اے مینا تو ہمارے علماے دین مین ہے اور تجھسے امر حق پوشیدہ نہین ہے اور تو ان لوگونکے دین پر بھی مطلع ہوا ہے پس تو بیان کر کہ حق ہمارے ساتھہ ہے یا انکے ساتھہ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین مینا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھہ پردہ نہین ہے یعنے حق پوشیدہ نہین ہے البتہ حق انہین عرب کے ساتھہ ہے اور جس مقدمہ مین تو آئی ہے اور جو عہد تو نا ئی ہے اوسکو وفا کر پیش ازانکہ تو اوسکو طلب کرے اور اوسپر تجکو دسترس نہو یعنے پیش از فوت وقت اوس کام کو کرلے اور حال یہ ہے کہ تو اس قوم کا صدق بیان اور صدق دین دیکھہ چکی ہے کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمود کے جمع کردیا یعنے تجکو اوس سے ملا دیا پھر جسوقت ماریہ نے یہ باتین راز کی مینا سے سنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اوس سے کہنے لگی کہ تجکو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوئے بیتانے کہا مینے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہے اور اوس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ وہ خود وہان اوسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جسوقت اوسنے سجدے سے سر اوٹھایا تو برجستہ اوٹھکر اصحاب کے زنجیرون سے کھول دیا اور اونکے تئین ہتیار دیا اور بیتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگونکا اکرام کر اور مین اس امر کی فکر و تدبیر کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کرلیوین اور قلعے پر کسطرح متسلط ہوجاوین بعد ازان ماریہ اپنے قلعے کو گئی اور اوس قلعے کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اوسکو طمانیت تھی فکر و اندیشے سے اور قلعے سے اون لوگونکو جنسے خوف و اندیشہ رکھتی تھی نکال دیا اور اوس قلعے کو بندوبست سے مستحکم کیا اور ادہر بیتانے صحابہ کو بیعہ بیت المذبح مین متمکن کیا اور اونسے کہدیا کہ کل جسوقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کے لیئے آوے تو اون حاضران بیعہ پر دفعتہً نکل پڑو حق تعالی تمکو اونپر نصرت دیگا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھہ نماز کے لیے بیعہ کی طرف نکلا اور اجتماع مردم کے واسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنے قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ دروازہ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اوسنے دروازہ مذبح کا کھولا یکبیک عبداللہ بن غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سب نے پکارکر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگونمین جو وہان تھے زلزلہ پڑگیا اور مسلمانون نے اونمین خوب تیغ زنی کی کہ اون سبکو قتل کیا اور قلعے پر اور جو کچھہ اوسمین تھا سب پر قبضہ کیا چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ اہل اسلام قلعے پر مسلط ہوگئے تو وہ سب اپنے سامنے بھاگے آور راوی کہتا ہے جب ماریہ نے شور تکبیر اور غلغلہ آدمیونکا سنا تو یقین کیا کہ قلعہ اوسکے باپ کا مسلمانونکے قبضے مین آگیا تب اپنے قلعے کا دروازہ بندکرلیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اونکو آگاہ کیا اونھون نے حق تعالی کی نعمتونکا شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہر یانس کے پہونچے اور اوسکو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعہ ماردین پر مسلمانونے عمل کرلیا اوسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا اور اوسکے دلمین رعب سماگیا اور اوسکے لشکر پر ہیبت طاری ہوگئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اوسکا قلعہ چھن گیا اور خزانہ اوسکا لٹ گیا چنانچہ اوسنے اس امر کو تا شب مخفی رکھا اور جن لوگون پر اوسکو وثوق و اعتماد تھا اونکو ہمراہ لیکر بطلب و تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اوسکے روکنے کو نگہبانون نے سامنا کیا اوسوقت اصحاب ارسوس نے اون لوگون پر شور کیا اور کہا دروازہ کھول دو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہے اور غرض اس سے یہ تھی کہ یہ اونکا پہلا بطریق تہے یعنے رودس قید عرب سے چھوٹکر آیا ہے تب نگہبانون دربانون نے دروازہ کھول دیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا اور مالک شہر ہوگیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہوگئی کہ ارسوس صاحب ماردین اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے حران کا مالک ہوگیا پھر اوسکے پاس وہ سائر مردم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنے طالب ایسے شخص کے تھے جو لوگونکو جمع کرے پس اون سبکے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہوگیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اوسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اوس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اوسکا نام ارغوک تھا پس اوسکو گرفتار کرکے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و پرغضب رہتی تھی پھر جبکہ اوسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہے تو اوسپر سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اوسکو خبردی کہ ارسوس حران پر مسلط ہوگیا ہے پھر اوسکو حبس سے نکال کر اموال کثیر اوسکی حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسواروں اور مبارزوں سے اتفاق اور لشکر کو جمع کر اور اس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہے یعنے حران پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اوسکے پاس حاضر ہوئے کہ ایک جیش عظیم ہوگیا پھر اوسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اوسکے مقابلے کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک مرد ارمنی تھا اوسکا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اوسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی

روایت ہے عبداللہ بن اُسید سے اوسنے کہا مجھسے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تیمی سے اور اون دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبرین عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہے تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اونکو پہونچے تھے اوس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ ارسوس کا کیا ہے اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن اگر تو ہماری دین مین داخل ہوجاوے تو قتل سے تجھے امان ہے رودس نے کہا اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کردون اور کیا عجب ہے کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہانکے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اونکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اوس بلد کو میرے سپرد کرینگے اور مین تمھارے تئین حوالہ کردونگا اس شرط پر کہ تم مقام سوید خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تمکو اوسکا جزیہ یعنے محصول ہرسال دیا کرونگا چنانچہ ابن غنم نے ان باتونکو اور شرطونکو منظور کیا اور عبداللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اوس سے حلف لیوین اونھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اوسکو رہا کیا اور اوسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اونکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اوسکا پھیر دیا اور اوسکی جماعت کو بھی اوسکے ساتھ کر دیا پھر وہ سب آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوئے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسونکو بھیجا اون لوگون نے

واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہے اور لشکر ارغوک لیسر رودس کا اوسکے مقابلے پر ہے
اور سوائے اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہوگیا ہے کہ اوسکو ارسوس نے گرفتار کرلیا ہے باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر
ہے مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہے اور اونکو اپنی طرف طلب کیا ہے کہ تم ہمارے شریک ہوجاؤ
ہم تمپر انعام کرینگے اور یہ اسلیے تا اونکو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑھائی کرے اور اوسپر بھی متسلط ہووے کہ وہ بھی
اوسکے تحت تصرف مین آجاوے اور اون لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم پیش خود رہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین
راوی نے کہا جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہے
تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہے شک نہین کہ میرے لیسر کے لشکر کی آگ ہے پس ایک
شخص کو وہان بھیجا تا کہ خبر لاوے پتہ اوس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے جیش
ارمن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اونسے عہد و حلف کرے تو وہ اوسکے لشکر ہوجاوین یعنے شامل اوسکے لشکر کے
ہوجاوین اور یہ بات مقرر ہوئی ہے کہ کل جب صبح ہووے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوار اونکو ہمراہ لیکر طرف دیر
فرجا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہے واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے لیسر سے پچاس مردم اکابر
بھی اوس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہوگیا اور رودس سے
کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضے مین آئی بعد ازان وہان سے اوس دیر کو چلے اور قریب اوس دیر کے کمین گاہ
کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اوسکو اونھون نے پالا تھا وہ اونکے ہمراہ حاضر تھا اوسکا نام شامس تھا
اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اوسکو بھیجا اور اوس سے کہا اے شامس تو پاس صاحب رہا کے جسکا نام کیلوک ہے
جاکر اوس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اونھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اسلیے کہ وہ تیرے
لوگون سے ہوجاوین کیونکہ تو بھی اونھین مین سے اور اونکا طرفدار ہے اور ارسوس اہل روم سے ہے اور وہ ہمارے
لوگ دیر فرجا مین آتے ہین اور ارسوس اونکے ساتھ ہے اسواسطے کہ اونسے حلف و عہد کرے اور اونسے بھی حلف و عہد
لیوے مگر ارسوس تجھسے ارادہ و درخواست رکھتا ہے کہ تو دو سو آدمیون سے نکل کر قرب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین
بیٹھے تا کہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اوس وقت تو نکلکر ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شامس روانہ ہوا اور پاس
صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اوسکے صاحب یوقنا نے اوس سے کہدیا تھا اوس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر
الٰہی سے وہ حیلہ جسکی فکر و تدبیر یوقنا نے کرکے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام
بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شامس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اوس سے وہ باتین جو ابھی مذکور
ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اوس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و ساز
حرب سے مضبوط ہوکر نکلا و بقصد دیر فرجا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے اونسے قریب قریب کمین گاہ مین مستعد بیٹھے

کہ شامس بھی اونسے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا فلان مقام مین تمسے قریب کمین نشین ہے اور او دہر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اوسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر ارجوک کے بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور اونکو فہمائش کی کہ ارسوس تمسے حلف وعہد کرے اور تم اوس سے حلف کرو اس بات کا کہ تم اوسپر جبرہ نکرو یعنے دوسرے گروہ کے ساتھ آمیزش نکرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر فرہا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوئے اس خوف سے کہ کسی کی جانب سے غدر و عہد شکنی واقع نہو اور صاحب رہا سے جو کچھہ قرار داد ہوا تھا تو اوسکی طرف سے ان لوگونکی خاطر مطمئن تھی وبعدازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو بلباس اہل رہا کے آراستہ کیا اور اونکو فہمائش کردی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی کرکے لشکر رہا مین جاملین اوسطور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھہ کلام نکیجیو جب تک دیکھو کہ صاحب رہا اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جسوقت وہ برآمد ہوئے اور تم اوسکے سامنے سے آؤ تو بآواز بلند باخود اظہار خوشی خوشخبری کا کیجیو گویا کہ تم اوسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ وہ تمسے مطمئن خاطر رہین در نیصورت شاید کہ تم اوسپر قدرت و دسترس پاؤ اور اوسکو گرفتار کرلو یہانتک کہ ہمارا امیر ارجوک بھی آپھونچے غرضکہ یہ کتیبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب ہی روانہ ہوچکا تھا اور کسیکو انکی روانگی کی خبر نتھی راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پھونچا تو دفعۃً دوسو شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمین گاہ سے نکلکر اوسپر آپڑے اور اونکا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جسوقت عیاض بن غنم نے رودس کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اوسکے اوسکے ساتھہ کردیا تھا تو رودس کیطرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا کہ تینے بہت جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھہ کردیا ہے تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کیطرف سے مشغول نکر اسلیئے کہ لوگ روم جو قول کرتے ہین اوسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ اونمین سے کوئی کچھہ قول کرے اور اوسکو وفا نکرے عیاض نے کہا اے ابوسلیمان بہرحال ہمکو لازم نہین ہے کہ ہم اپنے اصحاب اور اونکے ساتھہ والون سے غافل رہین بعدازان اونھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دوسو سوارون سے روانہ کیا تھا اور یہ لوگ حیران جاتے تھے کہ اثنائے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرہا کو جاتا تھا آخر الامر اوسکو اور اوسکے ہمراہیونکو ان لوگون نے گرفتار کرلیا آورادہر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو طرف رہا کے متوجہ ہوئے جب قریب رہا کے پھونچے تو یوقنا نے اوسطرح کا لباس پہنا جسطرح کا لباس صاحب رہا پہنے تھا اور اصحاب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوئے اور مشعلین روشن کیے ہوئے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھول دیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور جب اندر داخل ہوگئے تو ان لوگون نے بعد ادائے تہلیل و تکبیر و ثنائے رب قدیر کے اپنی آوازونکو بلند کیا

پس عوام الناس مین سے کسیکو جرأت نہوئی کہ کچھہ کلام کر سکے پھر رہا مین جسقدر ذخیرہ اور تہیلے تحفہ اور خزانہ مال
کیلوک کا تھا اوس سب کو یوقنا نے قبضے مین کیا اور رؤسا رہا مین جنسے کچھہ اندیشہ و خطرہ تھا اونکو بھی گرفتار کرلیا
و من بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق و اعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر
عمزاد نے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اوسکو امان دی تب اوسنے تمام اون اشیا و خزائن پر جسقدر کیلوک کا
تھا رہبری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوئے جب وہان
پھونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدی کرب زبیدی نے
ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیۂ لشکر مسلمین وہانسے روانہ ہوا تا آنکہ حران مین پھونچا اور جو لوگ
شہر پناہ کی دیوارون پر حارس و نگہبان تھے اونکو ندا دی جب اونھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھول دیا
اور اوسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور رودس دار الامارۃ مین وسلوے گئے پھر جب رودس حران کا مالک ہوا اور رئیسان
بلد اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے اور اوسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس اوس مجمع مین خطبہ بیان کرنیکو
کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو بتحقیق کہ حقتعالی نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا میرا ایسا
گذرا اور مینے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہے کہ اس شہر کو مین اونکے سپرد کرون اور وہ مجھکو والی [illegible]
اور مینے امیر سے اس عہد پر حلف کیا ہے بے شبہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمھارے سامنے گواہی دیتا [illegible]
کہ جو جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی
مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئنہ محمد رسول و فرستادۂ خدا ہے
جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حق تعالی نے آپ کے ساتھہ ارادۂ خیر کیا پس ہم بھی آپ کے ساتھہ
آپ کے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لائے مگر کچھہ لوگ ونمین سے اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعہ راس العین

روایت ہے ربیعہ بن ہاشم سے اوسنے روایت کی ہے عبد اللہ تنوخی سے اوسنے عبدان بن علیہ سے اوسنے کہا
کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنے بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان
لائے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوئے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰی
دِیْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بِلَادِهِمْ عَدُوًّا یعنے اے پروردگار ان لوگونکو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھہ اور انکے بلد سے
کسی شے پر انکے دشمنونکو مکنت و قدرت نہ دے پھر اون لوگون نے اون شہرونکے کنیسون اور دیرونکو مسجدین اور
جامع مسجد کر ڈالین اور جو کچھہ حوالی و نواحی حران و رہا کے مضافات سے تھا وہ سب اونھون نے تفویض اصحاب کردیا

وبعدازان عبداللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے دربارۂ رہا مشورہ کیا کہ اوسکا حکم کیونکر
ہے تب سعید بن زید نے کہا کہ تمھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنی تدبیرون سے لیا ہے و ہر آئینہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہے اور البتہ یہ حیلہ پورا ہوگیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان وکنیزان مسلمین ہین اور اونکا سارا مال بھی مال مسلمین ہے تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضے مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعے مانع مدافعت
ہین پس صوابدید یہ ہے کہ ایسے خیر وخوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ ہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہے اور یہ ارادہ ہے جیسا تمنے ذکر کیا تو یہانکے لوگونکو انکے حال پر چھوڑ دو یہانتک کہ
ہم چلکر دیکھین کہ انکے بارہ مین امیر عیاض بن غنم کی کیا رائے ہے چنانچہ یہی امر قرار پایا وبعدازان یہ خبرین شاہ شہر یاض کو
متصل پہونچین کہ بلاد حران ورہا وسروج وسخن والکساس وعمق ان سب پر دخل عرب کا ہوگیا پس اوسکو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اوسکے معتمدین موثقین مقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہے اونھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہر یاض ملک نے کہا اے معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہر آئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہوگئے ہین اور یہ سارے بلاد اونکے معاقل ومامن ہین اونھین
وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان اونکے یار ومعاون ہین اون لوگون سے انکو رسد غلہ وعلوفہ پہونچتا ہے اور شہر و
اونکے پاس مالعاسے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اونکا ہے اور اونھین کے حکم مین ہے اور اب درمیان ہمارے
اور اونکے سواے جنگ اس مرتبہ کے جو درپیش ہے اور کچھہ باقی نہین ہے اگر ہماری فتح ہوئی تو مقام وقیام عرب کا
ہمارے درمیان نرہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اونکے ہین چنانچہ میری رائے مین ایک بات
آئی ہے کہ وہ صائب وباصواب ہے لوگون نے پوچھا وہ کونسی رائے ہے ملک نے کہا میری رائے یہ ہے کہ جنگ سے
اونکو دیر و درنگ مین رکھین یعنے جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصے مین دونون شاہان بزرگ ںفر وزعفرہ کو
نامہ لکھین کیا عجب ہے کہ یہ دونون اپنے اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن خارس کو اور ملک انطاق
کو جو نینوی وبلاد نینوی کا مالک ہے نامے لکھین اور جبر بن صالح الشکاریہ کو بھی لکھین کہ یہ سب ہمکو مدد دیوین پھر جسوقت
یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکر ونکو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون سے مقابلہ کرین کہ حقتعالی نصرت اپنی
جسکو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یکزبان ہوکر بولے یہ رائے بہت خوب ہے پس وہ نامے لکھے گئے اور
ایلچیونکے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے وبعدازان شہر یاض اپنے لشکر مین واپس آیا واقدی علیہ الرحمہ
نے کہا کہ عیاض بن غنم جو کہ اوسوقت جنگ قوم سے بازرہے تو اسلیے کہ اونکی رائے مین فتح بلاد اونکے اصحاب کے
ہاتھہ سے بدون قتال متصور تھی اسوجہ سے اونھون نے جنگ کرنے مین تعجیل کی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے

باعث اون بلاد کے جنکی فتح ہوگئی تھی ونیز عیاض بن غنم نے عبیدۃ بن الجراح کو بطلب خبر نامہ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمہارے پاس
آوے اوس سے ہمکو مطلع کرو اور راوی نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو اونہون نے
اوسکی نصرت کے لیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اوسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن و
جمال اور وہ از روی قوت کے منجملۂ مردان شجاع کے تھی اوسکا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اوسکا ایک جبل تھا
جو ہمنام اوس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اوس سے خطبہ و خواستگاری کرتا تھا وہ راضی ہوتی
تھی مگر بشرطیکہ میدان میں اوسکا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اوس دختر پر غالب آوے تو وہ اوسکا شوہر ہو چنانچہ
وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی و منجملہ خواستگارونکے ایک لڑکا تھا سوسی نام پسر ملک سلنطو والی جبل السناسنۃ کا اور وہ
اپنے پدر کیطرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اوس دختر نے کہا
میری وہی شرط ہے جو معروف ہے پس اوسنے میدان مین اوس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اوس پر غالب آئی اور اوسکی
پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز و شب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنا بر استمداد نامے
لکھے اور والی اخلاط کو بھی بطلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت پر
اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اوس سے کہا اے میری دختر ہر آئنہ مینے تجہہ لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہے اور مین یہ چاہتا
ہون کہ تو عرب پر ایسا غلبہ و حملہ کرے جیسا کہ تو شہسوارون پر حملہ و غلبہ کرتی ہے یہانتک کہ تو نزدیک مت نیچ کے شکوہ
اور راوی نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی اپنی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اوس
جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت و ہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی کمال
شاندار و طرحدار اور جمال مین بغایت وجیہ و حسن دار تھا ہلال ابرو اوسکا بدر نما تھا اور وصف خوبروئی مین وہ خوبان زمان
سے یکتا و بیہمتا تھا آخر جب نظر طاریون کی اوسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اوسکو بچشم محبت و رغبت دیکھنے لگی اور دل اوسکا
اوسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اوسنے اپنے لوگونکو حکم کیا کہ اوسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین واقدی رح نے کہا
اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہے کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اوسکا نام برغون تھا
وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اوسکو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نرکھتا تھا کہ اوسکو اپنا احوال سنا وے
اور برغون بھی مرد شجاع و سخت گیر تھا اور اوسکے قبضے مین معاقل وہان بہت سے تھے مثل حران و معدن و ابرون
و قیف و انظر و یدلیس و ارزن اور وہ بھی واسطے نصرت شہریاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جب وقت
لشکر اوسکی عمزادی طاریون کا یدلیس مین پہونچا تو اوسنے اوس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اوسکا بڑا اعزاز و اکرام کیا
اور تحف و ہدایے وافر اوسکے پیشکش کیے اور اوسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعہ کیفا مین پہونچین
پھر وہان سے طرف مہ نزدیک اپنا راستہ لیا اور ایک قلعے پر جو معروف با لہتاخ اور براہ شہر یہ واقع ہے جا اوترے

اور یرغون برادر عزاد طاریون نے اپنے جاسوس وہرکارے مقرر کیے تھے کہ وہ اوسکو احوال دختر سے مطلع کرتے
رہتے تھے پھر جب طاریون بمقام نہر براوتری تو اوس جوان سوبیٰ کے پاس ایک آدمی بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت
صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہو جاتی ہے تو پھر محبت صادقہ ہو جاتی
ہے اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ واز دست رفتہ پر کہ مجھسے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے ردّ خطبہ بعد غلبۂ میدان کے
اور مجکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعدا سے مراجعت کرینگے اوسوقت تو اپنا ایلچی میری خواستگاری مین
میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون سے چھپ کر میری ملاقات کر
تا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہو جاوے کہ تو مجھسے حلف کرے میری خواستگاری کا میرے باپ سے
اور مین تجھسے حلف کرون کہ سوائے تیرے اور کسیکو مین قبول نکرون اور جب یہ پیغام اپنے ایک خادم کی زبانی کہلا بھیجا
تو اوسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے ابن عم یرغون کے لیے
اور اسیطرح سارے امرائے ندمار کے لیے بھی بھیجا تا کوئی اوسکے راز کو نجانے یعنے اسواسطے کہ بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیۂ سوبیٰ
کی خصوصیت پہچانی نجاوے راوی نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لیگیا اور اس کیفیت سے آگاہ ہو گیا وہ پروردہ
اوسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اوسنے اوسکو اپنی گود مین پالا تھا اور اوس سے محبت شدید رکھتا تھا چنانچہ اوس خادم نے
وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوبیٰ بن سلنطور کے واقع ہوئین تھین یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون
آج کی شب ارادہ اوسکی ملاقات کا رکھتی ہے تا اوس سے قول و قسم اس بات مین محکم کرے کہ مین تیرے سوائے کسی غیر کو
قبول نکرونگی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دلمین مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی
تو اوسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرونکو طلب کیا اور اونسے کہنے لگا تم لوگ آگاہ ہو مین تمپر والی و حاکم اس وجہ سے
ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل و دانشمندی تمھارے عقول سے بہت زیادہ ہے اون لوگون نے کہا اے صاحب
ہمارے آپکا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپکا فرمانا بجالاوین اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا اے قوم تم جانتے
اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہے کہ تم تھوڑے عرصے مین دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہمکو پا لینگے
اور روند ڈالینگے اور نیزے ہمکو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب اون لوگون نے کہا یہ بات کیونکر ہے یرغون نے
کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین در البتہ نصرت اونکی جانب عائد ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ
ملک شہریاض از روئے وفور ہمت اور از روئے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روئے زمین سے بزرگتر
و زیادہ تر نہین ہے اور حال یہ ہے کہ عرب اونکی دولت و سلطنت پر متسلط ہو گئے اور اونکے معاقل و مامن کو لیلیا
اور وہانکے ملوک کو گرفتار کرلیا یا دور کر دیا اور مجکو یقین ہے کہ ملک شہریاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے مین
ثبات و قرار نہوگا کیونکہ اوسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہو گئے ہین کہ شہرہاے حران و رہا و سروج وغیرہ و غنابور و ماردین

وقلعۂ ماردین یعنے قلعۂ لمراۃ کو تسخیر کرلیا اور ارسوس کو اسیر کرلیا اور اوسکی دختر ماریہ کو بھی لے لیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے
امکان مین ہو کہ وہ مالک دیار شہر یافس کے ہو کر تمھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تمھارے
حریم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت اونکی یہ ہے کہ جب وہ جو
بات کہتے ہین تو اوسکو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول وقرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اونکا مطیع ہوجاتا ہے وہ اپنی
جان کی امان پاتا ہے اور اپنے اہل وعیال ومال سے ایمن ہوجاتا ہے چاہے وہ اونکے دین مین آوے خواہ اپنے
دین پر رہے الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دلمین آگ بھڑکتی ہے اور مینے اوسکو پیغام
بھیجا تھا کہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اوسکا شوہر ہوؤن مگر اوسنے اس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک
سناسنہ کو چاہتی ہے پس اگر اس لڑکی نے عقد تزوّج اپنا اوس سے کیا تو یہ سب یکدست ویکدل ہو کر ہمارے معاقل
ومامن کو لے لیوینگے اور ہمارے قلعونکے مالک ہوجاوینگے پھر ہمکو انکے ساتھ یارا ے مقاومت نرہیگا فلہذا میری راے
یہ ہے کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرلون بعدازان یرغون سے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین اون
ندیمون سے بیان کین تب اون لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اوسکو گرفتار کرلینگے تو کونسی زمین آپکی جاے پناہ
ہوگی اور کونسا قلعہ آپکا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اونسے امان حاصل کرینگے اونھون نے
کہا ہر گاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد ہو پس اونھون نے
یون ہی کیا **واقدی** رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش ازانکہ سوسنی پوشیدہ ہو کر آوے یرغون خود بجاے
سوسنی چھپ کر گیا اور سراپردۂ طاریون مین پھونچا جب دخترنے اوسکو دیکھا تو سوسنی سمجھکر برجستہ اوسکے سامنے اوٹھہ کھڑی
ہوئی اور اوسپر سلام کیا اور تعظیم کے لیے اوسکے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون اور دربانو
اپنے پاس سے دور کردیا تھا تاکوئی اسکے اسرار سے مطلع نہو بعدازان که طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اوسکا برادر عم زاد یرغون ہے
تو شرمندہ وترسندہ ہوئی اور اوس سے سوا ے اسکے اور کچھہ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح والتجا سے اوسکی مدارات کرنے لگی
یرغون نے کہا اے طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز درپردہ پر واقف نہونگا اور تیرے امر کا تفحص نکرونگا
واے تجھپر بھلا کیا مناسبت ہے درمیان روم وارمن کے تا آنکہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل وراغب ہوئی
اور مجھہ ایسے کو ترک کیا بعدازان یرغون اوسپر بغضب متوجہ ہوا اور اوسکو گرفتار کرلیا اور اوسکے منھہ کو کسی گندی چیز سے
بند کردیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھہ مین بھر دیا اور اوسکے دونون بازو باندہ کر اپنے لشکر مین لے گیا اور اپنے اصحاب کو
دیکھا کہ وہ اپنا رخت وسلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اوکھڑوا چکے اور اسباب لدوا چکے ہین
پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو اشتر پر سوار کرلیا اور فورًا وہانسے کوچ کردیا اور اصحاب سوسنی کوچ کرنا
یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرلے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہوجاوے اسلیے کہ

راستہ تنگ ہے اسمین گھوڑون و اشترونکا ازدحام و ہجوم ہوجاویگا چنانچہ اون لوگون نے ویسا ہی کیا کہ ٹھہرے رہے اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہانتک کہ اوسکو صبح نہوئی مگر مقام سوریہ پہونچکر پس وہان وہ اترا اور وہ لڑکا یعنے سوسی پس وس شب کو طاریون کے پاس نگیا اور نہ اوس سے کچھہ سوال کیا اور اس خوف سے اوسکے پاس نگیا کہ ایسا نہو اوسنے کچھہ مکر و فریب اوسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اوسنے اپنے خادمون اور ملازمون کو حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہوکر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اوسکے لوگونکو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون اپنے سراپردے سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمے کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے خیمے مین نہین ہے امر اوسکا کچھہ معلوم نہین ہوتا اور نہ اوسکے غائب ہوجانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہے یہ سنکے اوسکے سب اصحاب مضطرب و حیران ہوئے اور ارادہ بازگشت کا کیا اوسوقت ملکہ کے ایک مصاحب و رفیق نے کہا اگر ہم پھر چلین گے تو ہم ملک سانطور سے ایمن نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین ماریگا اور کہیگا تم لوگون نے یہ کیسی غفلت کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہے اور ملکہ کو سوائے یرغون اوسکے ابن عم کے اور کوئی نہین لیگیا ہے اسلیے کہ اوسکے دلمین اوسکی طرف سے بہت کچھہ خیال تھا بعد ازان وہ سب سوار ہوئے اور اوسکی طلب و تلاش مین کوشش کرنے لگے راوی کہتا ہے کہ یرغون جب مرج سوریہ مین وترا تھا تو وہان آرام کیا اور آمادۂ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون اوسکے سرون پر جا پہونچے اور شور و غوغا کرنے لگے کہ اے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنی قید سے چھوڑ دے اور قبل از حصول اپنی خواہش و پیش از وقوع اپنی مرگ کے اوسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اوس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادونکو اور اوسکے اعزہ و اقربا کو جو ہمراہ اوس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اوس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کرکے کہنے لگا تم خوب جان لو اس بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اسوجہ سے کہ قتال کرنا اونکا واسطے دین خدا کے ہوتا ہے اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جنکی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون خصوص جبکہ اونکو معلوم ہوجاوے کہ ہم لوگ ونیز قصد رکھتے ہین اور اونکا ارادہ کرتے ہین اور وہ قابو مین آوینگے مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور ہر آئینہ دین اونکا ہمارے دین سے برتر ہے اسلیے کہ وہ خدائے یکتا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب و صورتونکو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے زوجہ اور پسر ہے و حال آنکہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہے اور مجکو قول اونکا معلوم ہے جس بات کے وہ قائل ہین کہ مقتول اونمین کا جنتی ہے اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہے کیونکہ ہم لوگ اونکے نزدیک کافر و نمین ہین غرضکہ اگر تم لوگ اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو آخر اوسنے کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اونکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون

اور تپھر و نمین غلغلہ پڑگیا پھر جب دشمنان خدا نے اونکی آوازین سنین اور اونکے کلمات سے آگاہ ہوئے تو معلوم کیا کہ جماعت
یرغون دین اسلام مین داخل ہو گئی بعد ازان سوسی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون
تجھپر ویل و بلا کی ہو کیا تجھکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگونکے درمیان عاجز اور دین نصرانی مین کافر ہو گیا کیا تجھکو یہ
گمان ہے کہ تو نے جو اونکے دین مین رجوع کی ہے تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدائے
استغاثہ اون تک پھونچے گی اور عنقریب ہم تجھسے فراغ کرتے ہین اور برے حال سے تم سبکو قتل کرتے ہین اب تم
محمد کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین و بعد ازان ان لوگون نے یرغون اور اوسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے
بھی آگے بڑھ کے بصدق نیت و بتوفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمۂ حق کا اور اعلان درود کا سید خلق پر کیا اور اپنی
تلوارونکو خون اعدا سے رنگین کیا اور اونکو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اونسے جہاد کرنے مین منازل جنت کے
طالب ہوئے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن دیا تا آنکہ اونکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جل گئی
اور اوسکو ہوا اوڑا لے گئی پھر جب شعاعین اونکے افکار کی پرتو فگن اور مشعلین اونکے انوار کی روشن ہوئین تو اونھون نے
سوائے اوس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شئے کو ایسا نپایا کہ اوسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اوسکی الوہیت
یا نسبت اوسکی بازیبت کرین پس اونھون نے توسن عبودیت کو میدان عذرخواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار
پکارنے لگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے ہم ایمان لائے ساتھ اوس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہے
اور کہنے لگے اوسکے سوا ہمنے غیر کی عبادت کیونکر کی وحال آنکہ بجز اوسکے کوئی ہمارا معبود نہین ہے پس واے برخجلت
و ندامت جب ہم روبرو اوسکے کھڑے ہونگے اوس روز سامنے اوسکے جب سب پیش کیے جاینگے و رنیصورت ہم کس بضاعت
اور سرمایہ سے اوسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اونھین کی طرف اشارہ کرتا ہے وَاٰخَرُوْنَ
اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے
گناہونکا اعتراف و اقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مختلط کر ڈالا قریب ہے اور کچھ
بعید نہین کہ حقتعالی اونکی توبہ قبول کرے پھر جب ونکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو اونھون نے لشکر طاعات آراستہ
کیا اور پایہ اے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز و جلال کے ساتھ جولان گر ہوئے اور آفتاب اونکے اسلام کا
فلک طاعت و انقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد اونکو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکوکار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے
صبر و استقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہے راوی کہتا ہے کہ آخر اون ناکسون نے یرغون اور اوسکی
جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اونپر چڑھ آئے یہانتک کہ یرغون اور اصحاب اوسکے جسوقت معرض ہلاکت مین
پھونچ گئے یکبارگی دروازہ مورکا کھلا اور اوسمین سے سو سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے اور آواز بلند تہلیل و تکبیر
کرتے ہوئے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت و تائید بہت نزدیک ہے خوشدل ہو دیکھو ہم آپھونچے اور

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوئے اور تمھاری مدد کو ہم نکلے ہین عنقریب تمکو امر ہولناک سے ہم چھوڑاتے ہین ہم لوگ اصحاب نبی ہین صلے اللہ علیہ وسلم **واقدی** رح نے کہا اور یہ سور جسکے اندر سے یہ تئو سوار نکلے تھے قلعون مین سے وہ قلعہ تھا جسکو میتانی سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن رض بن ابی بکر صدیق رض کو وہ سو سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور اونمین مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و سعد بن غنیم الاسدی و معمر بن ماجد السلمی و باری بن مرة الغنوی و ہلال بن عامر الانصاری و عیینة بن رافع الجہنی و حضر بن العشیر الفزاری اور مثل انھین بزرگوار ونکے تھے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعۂ سور مین پھونچے تھے تو طالوت والی حصن سور نے اونسے ملاقات کی اور اونکو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور اونکی ضیافتین کین چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے کہ یرغون اوس نواحی مین وارد ہوا اور اوسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جسوقت ان اصحاب نے صدائے تکبیر اونسے سُنی تو باخود کہنے لگے یہ لوگ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوئے ہین پس ہمپر انکی نصرت واجب ہے تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے جیساکہ ذکر کیا گیا اور اون دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اوسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشرار شکست پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہر یاض کے پھونچے اور جو کچھہ اونپر گذرا تھا ملک سے بیان کیا یہ سنکے اوسکو زوال ملک اپنے کا یقین ہو گیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیا اور اونکے روبرو شکر و سپاس خدائے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حقتعالی نے اوسکو اور اوسکے ہمراہیون کو دشمنونکے ہاتھہ سے اون اصحاب مستطاب کے ہاتھہ پر نجات دی اور یرغون اور اوسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اونکے ساتھہ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا پھر جب یہ سب ماردین مین پھونچے تو ان لوگونکے پاس میتا بھی حاضر ہوا اور وہ سارا ماجرا ان لوگونکا سُن چکا تھا پس اوسنے آکر انپر سلام کیا اور اونکی سلامتی کی مبارکبادی دی اور اوسوقت میتا نے یرغون اور اوسکے اصحاب سے یہ بات کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پھونچاؤ اوس [illegible] مین تمہیر حالی کرون یرغون نے کہا وہ کونسا کام ہے میتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جب شام تو بعنایات و برکات خدائے عزوجل کفر توتا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پھونچو تو وہانکے باشندون سے ظاہر کرو کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس ازبرائے حفاظت شہر کے بھیجا ہے پھر جسوقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو بنام خدا و برکت رسول خدا اوسمین دخل و عمل کرلو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب [illegible] رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوئے اور یرغون جب کفر توتا مین پھونچا اوسوقت شب تمام ہو گئی تھی اور فجر کا ظہور تھا

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہانکی بول چال مین اپنی آوازونکو بلند کرین یعنے اونکی شناخت و شعار کی بولیان
بولین تا وہ قوم ناآشنا و ناشناسا سمجھکر وحشت نکرین اور انکا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچ گیا پھر جب اہل کفر تو تا
نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھ کر اونپر مشرف ہوے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو ان لوگو
نے کہا ہم ملک شہریاض کے لشکر سے بھیجے ہوئے تمھاری مدد کو آئے ہین اور **واقدی** رح نے کہا اس قصے مین عجیب
و طرفہ تر یہ امر ہے کہ پیش ازین ملک شہریاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا کہ ہم تمھارے لیے ایک
لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جسوقت وہ پہونچین تو تم اونکے لیے دروازہ کھول دینا کیونکہ عرب اونکے آثار و تعاقب
آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اوسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر ملک سے آئے ہین تو اون لوگون نے
بے تامل دروازہ کھول دیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہو گئے اور یرغون نے کچھ کلام نکیا یہانتک کہ دارالامارۃ یعنے
مکان حاکم نشین مین جا اوترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور جو جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروا لیے
اور اپنے لوگونکو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھا دیا اوسوقت اہل بلد کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرونمین جاکر آرام کرو
کیونکہ ملک نے ہمکو واسطے نگہبانی بلد کے تعنات کیا ہے تب اون لوگون نے بھی کہا اے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا
ہمارے پاس آیا تھا اوسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو ہم متولی حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے
اونکا کلام سُنا تو معلوم کیا کہ بے شبہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے کا ہے تب یرغون نے اونسے کہا تم اپنے گھرون کو
پھر جاؤ اور خبردار ہرگز کوئی تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑ جاویگا تو مارا جاویگا
آخر وہ سب اپنے اپنے مکانونکو چلے گئے یہانتک کہ سواے والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سواے اوسکے غلامان
و خدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نرہا پھر جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اوسکے غلمان کو
گرفتار کر لیا اور اونکو قتل کرکے اون برجون مین جو خالی پڑے تھے ڈلوا دیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار
اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہریاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا ہے پھر جسوقت تم اونکو دیکھو کہ وہ آپہونچے
تو فی الفور اوترکر دروازہ کھول دو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اوسکو دروازے کے
باہر رکھو تا آنکہ وہ گھوڑے سے اوتر پڑے تب اوسکے ہتیار لے لو اور اوسکو باندھ کر برج مین ڈال دو **راوی** کہتا ہے
اوسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر اونپر
ایک بڑا ندیم و مصاحب بادشاہ کا تھا تب اونھون نے پکار کر کہا دروازہ واسطے لشکر بادشاہ کے کھول دو وقت
اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھول دیا اور دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم
آنے دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہمکو خوف یوقنا اور اوسکے اصحاب کا ہے ایسا نہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس
آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اوسکو بیرون دروازے سے گھوڑے سے اوتار لیتے تھے اور جب وہ اندر پہونچتا تھا تو ۱۰۱

اوسکا ہتیار لے لیتے تھے اور اوسکو باندھ لیتے تھے یہانتک کہ دو ہزار سوار اور پیادے کو وہ ہماہ ... سب ... باندھ
چوکے اور باندھ لیے گئے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو آواز بلند اللہ اکبر پکارنے لگے اور ... تعالیٰ
نے ہمکو فتح و نصرت عطا کی اور ہمکو فیروزمند کیا چنانچہ اس صدا سے کفر توتا مین زلزلہ پڑ گیا اوسکے باشندونکے دلون میں
اضطراب و رعب سما گیا اور اونکو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنے اہل اسلام اونکے شہر پر مسلط ہوگئے پھر کسی کو اونمین سے جرأت
نہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و مشائخ شہر کو اور بطارقہ
بلد یعنے راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اونکو گرفتار کرکے پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور
جو کچھ کیا تھا اور جیسا گذرا تھا لکھہ بھیجا پھر جسوقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات شکر بجا لایا اور شہر
ایسا ہوا تھا کہ جب عبد الرحمٰن بن ابی بکرؓ اور اونکے ہمراہی سعد علیہ لیکے اپنے لشکر مین پہونچے تھے تو اونھون نے عیاض بن
غنم اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اوسکا طرف کفر توتا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین منتظر تھے کہ اوسکے
پاس سے کیا خبر آتی ہے آخر جب اونکو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خداے عز و جل بجا لائے اور فتح و نصرت کی فال
مبارک سے شادمان ہوئے اور **واقدی** رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو سوار ہو
اور قوم کو ہمراہ لو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنے توانائی و قوۃ حاصل نہین ہوتی مگر باعانت
و عنایت خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد بن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنۂ قوم پر رہے اور عمرو بن سالم سے
فرمایا کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھہ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نکیجیو جبتک کہ آتش جنگ مشتعل نہووے
اور برق سنان و شمشیر نہ چمکے اوسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ قریب تر مرگ ہے اور چاہیے کہ شعار تمہارا
یعنے علامت شناخت درمیان تمہارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع
سمجھیو اور حیات ابدی باقی سے رغبت رکھیو اور دور رہا کو اس دار ناپایدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث ہلاکت
ہے پس تم فریب دنیا مین نپڑو کہ وہ تمکو خدا سے غفلت و بےپروائی مین ڈالیگی پس ہمت کرو استقامت اور
ثابت قدمی پر مثل وقوف و ثبات اون لوگون کے جو حلاوت وصال الٰہی مین مبتلائے بلا ہوئے مگر مصئون و محفوظ رہے
اور یہ کہ حق تعالیٰ نے اونکو امر کیا کہ ہماری طاعت پر قائم رہو پس اون لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علائق سے
مجرد ہوکر راتونکو اوسکی عبادت مین قیام کیا اور ہرگاہ وہ لوگ محبت الٰہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہوگئے
تو حق سبحانہ تعالیٰ نے اونکی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے یہ وہ لوگ ہین جنھون نے
اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ ہمارا پروردگار ہے پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے **راوی** کہتا ہے پھر وہ اصحاب
مستطاب اون جہات مقررہ پر جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ و میسرہ پر جاکر مستعد ہوئے اور موحدون نے
صفین جنگ کی مرتب و آراستہ کین اور پھریرے نشانون کے اوڑنے لگے اور شگوفے علمون کے کھل گئے

اور باہم وعدے ملاقات روز موعود کے کرنے لگے اور کہتے تھے الٰہنا ما لنا سواک من نصیر فانت نعم المولیٰ
و نعم النصیر یعنے اے خداوند ہمارے تیرے سواے کوئی ہمارا یاور نہین ہے اور تو ہی کیا خوب مولیٰ ہے اور کیا ہی
اچھا مددگار ہے راوی کہتا ہے اور لشکر روم مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑھ آئے ہین
آخر وہ بھی مستعد بجنگ ہوئے اور زرہ وغیرہ لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کر کے طرف
صلیب کے تفرع و زاری کرنے لگے اور جب نشانونکو اوٹھایا تو اونکے قسیسین و رہبان اونپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور
باعث اونکے شرک کے دروازے دوزخ کے اونپر کھل گئے اور اونکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی
چھا گئی اور پیشرو اونکے لشکر کا شیطان تھا اور اون لوگونمین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جس وقت
اہل اسلام نے اونکی کثرت جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم اونکی مجتمع تھی تو اونھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے
ہم راضی بقضا و قدر ہین اوسوقت غیب سے اونکو ندا پہونچی یعنے الہام ہوا کہ ہمنے تمھاری جانونکو مول لیا اور تمسے
قبول کیا تمکو چاہیے کہ حکم خداوند عزوجل پر صبر و استقامت کرو اور منھہ نہ پھیرو اور پیٹھہ ندو کیونکہ حکم سابق ہو چکا
اور قلم لوح پر جاری ہو گیا اور اوسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا
پس وہ بولے جسکے لیے منت شایان ہے اور سراسر اوسکا احسان ہے وہ ہمسے کیا چیز ہے جو مول لیگا تب ہاتف
غیب نے جواب دیا کہ تمھاری جانونکو مول لیا اور تمھارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمھارے لیے
بدلا ہے جنت سے اونھون نے کہا بہر حال ہمنے تسلیم و رضا اختیار کی تاکہ ہم عشرتکدۂ بہشت مین فائز ہون پھر
اونپر القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہمنے غرفہ ہاے بہار مہیا کیے ہین
اور تمھاری قبض ارواح کے واسطے خداوند عزوجل جلوہ گر ہے پس یہ مژدہ پاکر اون سب مشتاقون نے خداوند عالم کی
تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھہ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب اونکو یقین وصال ہوا تو سہیل وصال
یعنے کوکب نیر وصال طالع ہوا اور اشجار اونکے احوال کے شگوفہ آور ہوئے اور رقیبان ملاء اعلیٰ سپہر برین پر
اونکو من جانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون
پھر اونھون نے جب سنا کہ منادی خاطر اونکو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہے تو اونھون نے اپنی جانون کو نثار کیا
اور اپنے پروردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہو کر
سیراب ہوئے اور جنگ دشمن سے پس پا نہوئے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہانتک کہ جبکہ دن تمام ہوا اور
شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ نہ ہوتا راوی نے
کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب کے
اور مہلت ندی بعض نے بعض کو پیش از انکہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس اونکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی پھر

اونکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب رسول اونمین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب ہوئی
تو از ہمدیگر جدا جدا ہوگئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن ولید متولی و مہتمم جنگ ہوا اور اوسنے
لشکر کو بترتیب شائستہ آراستہ کیا کہ میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طی کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی و نمیر و فزارہ کو قرار دیا
اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ وجزہ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصار کو جو صاحبان
کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن سراقہ و لوائے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور
نشان لشکر اپنے ایمن و ایسر کا عبدالرحمن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے
کیا پھر جب اس اسلوب سے ترتیب لشکر ہوچکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اوس خدا سے جسکی
طرف تمھاری بازگشت ہے اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل ہے
اور تم خبردار رہو اس بات سے کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی اون لوگونکی
کرو جنھون نے تمسے پہلے ملک شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیریگا اور پیٹھ دیگا اوسکا ٹھکانا جہنم ہے اور اوسپر غضب خدا
متوجہ ہوگا اور خوب جان لو اس بات کو کہ حقتعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اس بات کا
کہ محبوب تر پیش خداوندعزوجل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرۂ اشک جو خوف خدا مین
بہے اور آج وہ روز ہے جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین آو اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوندعزوجل کے
اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامون مین برجا رہے ہو اور دور رہو بودے ہوجانے سے
کہ تمھاری ہیبت جاتی رہیگی اور اپنے نبیؐ کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالی صابرونکے ساتھ ہے
اور وہ اونکو ضائع نہین کرتا ہے اور اب مین تمھارے بھائی مومنین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف
صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب سے ساتھ شکست دینے کے کافرون اور
مشرکونکو چنانچہ خداوندجل ذکرہ نے فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی
ہمپر لازم ہے پھر جسوقت تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہوا تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نکرنا اور نہ مہلت دینے
دینا پھر جب خالد اونکو وعظ کرچکا تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام
مین سے جسکو انتخاب کرنا تھا منتخب کرلیا اور پھر لوگونسے تاکید کی کہ جسوقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور حملہ کیجیو
حق تعالی تمکو نصرت دیگا یہ کہکے خالد اور اوسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لوائے ملک شہر یا قص کے اوسکے صلیب زرنگار
قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکر ونکی اونکو حملہ کرنے سے روک نسکی واقدی رحمۃ اللہ نے کہا مجھے روایت
پہونچی ہے اوس شخص سے جسپر مجکو وثوق حاصل ہے کہ جب خالد اور اوسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار کے لشکر ونکو
پراگندہ کردیا اور اونکے مبارزونکو ہلا دیا اور اونکے دلیرونکو اونکے مقامونسے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ کو اونکے قریب سے

اوتار دیا اور اونکو سوائے اپنی تلوارونکے اور کسی پر اعتماد و تکیہ نتھا اور اونصرون نے صفوف اعدا کو اپنی تلوارونکے آگے دھر لیا
تھا جب ملک شہریاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینکدیا اور
درمیان نصاری و خواتین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوئے اور کہنے لگا اے معشر روم تم اے صفر خوب یقین کرو
اس امر کو کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہے پس چاہیے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کے
لیے اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منھ پھیریگا اوپر
غضب مسیح کا ہوگا کہ مسیح اوسکو داخل جہنم کریگا اور راوی کہتا ہے مجھکو روایت پھونچی ہے کہ اوسی روز متبرک
بزرگ ذیسکا جس سے اونکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آپھونچا اور اوسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس
درمیان ارض جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اس متبرک کا نام روم مین دین الدیر تھا
اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اوس دیر کو دیر قرقوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پھونچے تھے اور
وہ دین الدیر درمیان صفوف لشکرونکے کھڑا ہوکر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حرمت کو شکست دیگا یعنے
اپنے خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کریگا تو اوسکو مسیح کبھی قبول نکریگا بعد ازان کہ وہ وعظ کر چکا تو اوس قوم سے مع اپنے
ہمراہیونکے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندہی اور قوم مین بلند کیا اور صلیبونکو اونچا اور
انجیلونکو وا کیا اور خدائے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوئے **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے روایت
بیان کی عبداللہ بن مالک نے اونسے موسی بن ابی انعام سے اونسے اشعث سے اونسے یحیی سے اونسے کہا مجھسے روایت
بیان کی بشیر بن عامر نے کہ وہ اون لوگونمین سے تھا جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ عنقریب جو بیان مذکور ہوا ہے
جنگ روز شنبہ تیسری شہر صفر ۱۷ھ سنہ سترہ ہجری کو تھا اور میدان لگیا ہوا کہ ملک شہریاض نے شہر راس العین اور اپنے
تمام شہرونمین سوارونکو بھیجکر وہانکے اہل و اولاد اور لشکریونکے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاری اور
اونکے زنان و فرزندان کو بلوالیا اور روز جنگ اون سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور اونکو حکم کیا کہ ہر ایک ایک عورت
اپنے بچے کو ہاتھون پر اوٹھاوے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچاوے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ
قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صدائے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم
نے بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنے دین الدیر کے بہ ثبات عظیم ثابت رہے اور اونکے مقابلے مین مرد
مین کھڑے ہوئے اور ریکان پہناورسے اونکو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے جمعیت
حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اوسوقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے **اشعار**

وَنَنْصُرُ دِيْنَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ　　وَنَفْرِيْ رُؤُسًا مِنْهُمْ بِالْقَوَاضِبِ　　سَنَحْمِلُ فِيْ جَمْعِ اللِّئَامِ الْكَوَاذِبِ
وَكُرُّوْا عَلٰى خَيْلٍ كِرَامِ الْمَنَاسِبِ　　فَيَا مَعْشَرَ الْاَصْحَابِ جِدُّوْا اَجْهِدُوْا　　بِقُضْبَانِ صِدْقٍ مِنْ كِرَامِ الْاَعَارِبِ

فلد ونکموا قصد الصلیب و بادروا + لترضی اله الخلق معطی المواهب یعنے قریب ہے کہ ہم حملہ کرین اوس جماعت
مین جو لئیم و کاذب ہین اور کاٹین ہم سر اونکے تلوارونسے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونے کی
ہے یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق اون جوانونکے جو صادق الوفا ہین بزرگان عرب سے
پس اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہوکر اسپان بزرگ نژاد پر اور
باز نرہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا مواہب
و عطایا کا ہے راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال یہ تھا
کہ ملک شہریاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش
کھڑے کیے تھے اور اونکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دیے تھے تا کوئی اون تک نہ پہونچے پھر جب خالد اور اوسکے
اصحاب نے حملہ کیا اور صلیب کے قریب پہونچے اور اونکے گھوڑونکی ٹاپین اون لوہے کے گوکھروؤن پر پڑین تو
وہ گھوڑے منہ کے بل گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی اپنے شدت غیظ و خشم سے اون پر ٹوٹ
پڑے اور یہ شدائد تمام اونکو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو
رومیون نے یکبارگی جمع ہوکر اونکو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور وار تلوارونکا
کرنے لگے پھر جسوقت امیر عیاض بن غنم نے سنا کہ خالد اور اصحاب اوسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اس مصیبت مین پڑ گئے
تو اوسپر یہ بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل مین کہنے لگا اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے
ان بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور دیر نکرو اور اپنی ہمتونکو بلند کرو
اور تعجیل کرو کہ ان سرداران سربازونکو دشمنونکی قید سے مخلصی دو اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو راوی کہتا ہے جسوقت
عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اودہر رومیون نے خالد اور اوسکے اصحاب کو اپنی صفونکے سامنے کھڑا کیا تھا
اوسوقت مقناع بن مجید بن غافور بن عمرو بن سالم بن النابغة الدیانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین
مردم تھا از روے کلام کے اور جوانمرد ترین از روے اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور
وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اوسی روز مرج رغبان سے آیا تھا چنانچہ اوسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا
اے گروہ مومنین بتحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو لشکر ہین تو ایسا نہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات
ہو جاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہے کیا ہوا وہ تمہارا فخر اور کیا ہوئی تمہاری مروت اور کہان ہے وہ دین تمہارا
کہ تم اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنونکے ہاتھ مین چھوڑتے ہو پس تمکو لازم ہے کہ انکو اس آفت و بلا سے
نکالو اور ڈرو اوس خدا سے کہ اوسی کی طرف تمہاری بازگشت ہے اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور
اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہے کیا تمکو تحقیق نہین ہوا کہ دنیا مائل بزوال و فنا ہے اور آخرت عشرتکدہ بقا ہے

اور کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ اولوالعزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب اسراب دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال
کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابد ہے اسواسطے کہ بقاء دنیا کی بہت قلیل ہے پس زاد واسطے لوٹنے معاشر ارواح کیونکہ
رواح قریب ہے یعنے وقت مراجعت آخر روز کا نزدیک ہے اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین
سمجھتا ہون اور حال یہ ہے کہ یہ سفر تمھارا سفر شاق ہے مین احتیاج زاد ور احلہ کی ہے لوگون نے کہا وہ کونسی زاد ہے
جو ہم لیوین اور اوس سے کوتاہی نکرین تو کہا زاد وافی وہ ہے جسکو حقتعالی فرماتا ہے وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی
یعنے زاد سفر لے لو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہے تب اون لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہے کہ ہم مین سے بعضے اوسپر
قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اوسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دور رہو اس بات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے
پس چاہیے کہ عمل اوس روز کا کرو کہ جسمین نہ بیع ہے نہ دوستی جسوقت اون لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردار
دنیا سے کنارے ہوگئے تو اونکو خلعت فضل و انعام کا پنہایا گیا اور تاج عزو اکرام کا اونکے سر پر رکہا گیا اور فردوس کا
مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حقتعالی اونکے حق مین فرماتا ہے کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اونکے لیے باغہاے
فردوس مہمانخانہ ہے اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حقتعالی نے اونکے بارہ مین فرمایا ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّنْتَظِرُ یعنے بعضے اونمین وہ ہین جنہون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے ونمین سے منتظر ہین راوی کہتا ہے کہ جب
کلام وضاح کا نکلے مسلمانون نے اپنی خاطر صافی اور ہمت وافی سے رومیون پر حملہ کیا اور اونکے [illegible]
سرون پر طائر اجل پر مارنے لگا اور اونکے لشکر مین گہسکر ایسی تیغ زنی کی کہ انپر وہ دن شامت کا ہوگیا راوی کہتا ہے
کہ درمیان اونکے بقیۂ روز سے تا شب ہنگامۂ کارزار گرم رہا شب آگئی لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوئے اور اہل اسلام
حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اونکی اسیری پر غمگین پہرے پہر جسوقت خالد اور اوسکے اصحاب اسیر ہوگئے اور شام کو دونون
لشکر ایکدیگر سے جدا ہوئے تو ملک شہر بعلبک نے اون قیدیونکو ہمراہ اپنے حاجب نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر
بیت المقدس کے روانہ کیا اور اوسکے ہمراہ ہزار سوار کر دیے اور حکم دیا کہ انکو شبا شب لیجاؤ اور جلد روانے کرنے مین ہمت
[illegible] کرو اور انکو لیجاکر والی بیت المقدس کے سپرد کر دو چنانچہ وہ لوگ اون قیدیونکو لیکر روانہ ہوئے اور انہون نے
[illegible] کیا تھا کہ بیت المقدس مین پہونچ گئے اور ملک شہر [illegible] نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی بیت المقدس کو
[illegible] قصے سے آگاہ کرے [illegible] اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر [illegible] لوگونکی ملاقات کی خاطر باہر نکل گیا اور شہر
بیت المقدس مین [illegible] لوگون کی [illegible] کا شور و غل برپا ہوگیا اور [illegible] ایسا تھا کہ [illegible]
[illegible] شہر [illegible] بیت المقدس [illegible] سب قیدیونکو [illegible]
[illegible] اور [illegible] راوی کہتا ہے مجھسے روایت [illegible]
[illegible] عامر بن [illegible]

ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا وحران وسروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رؤسا اور اوسکے اصحاب کو مجتمع کیا اور اونسے
کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آینہ حق سبحانہ وتعالی نے ان بلاد یعنے رہا وحران وسروج وغیرہ کو تو ہمیر فتح کر دیا باقی
رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہے اور حال یہ ہے کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات حصار وسامان پیکار مہیا کیے
ہین یہانتک کہ امر اوسکا صعب وسخت تر ہو گیا اور فتح اوسکی مسلمانونکی ہاتھہ سے دشوار ومتعسر ہو گئی اور مین بے شبہ آمادہ ہون اس
بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہے کہ اندرون راس العین کے
داخل ہون اور امید ہے کہ حق تعالی میرے ہاتھہ پر اوسکو فتح کر دیوے یہ سنکے سعد بن زید نے اوس سے کہا حقتعالی
تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو پایدار کرے راوی نے کہا کہ یوقنا اوسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً
جاسوسان ومخبران مسلمین حران کی طرف سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی
ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم کے ابا ذو الشمطا کی جانب سے لیکر آیا ہے کیونکہ ابا ذو الشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ
کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور اس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا
پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اوسکو اپنے ملک سے نکال دو چنانچہ بادشاہ نے اوسکو
نکال دیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اونھین مین سے عاصم بن واصہ پانسو سوارونسے
ملک شہریاض کے پاس آیا تھا اور ملک اوسکو بہت دوست رکھتا تھا پھر جب عاصم مقام بیرہ مین پہونچا تو
وہانسے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اوسمین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپکی خدمتگذاری
کے لیے حاضر ہوا ہون اور اس نامہ کو بدست ایک شخص کے اپنے عمزادونمین سے بھیجا اور نام اوس شخص کا رفاعہ بن ملجد
تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور
اوس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم کو حاضر لاوے اور ملک نے کسیکو طرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا
کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم اور اوسکے ہمراہیونکے خالی کر دو کہ جسوقت وہ پہونچین تو اوسی مکان مین اوترین
پھر جسوقت یوقنا نے جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سُنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو
اونھون نے کہا راہ سروج سے ہم آتے ہین اور درمیان تمھارے اور اونکے ایک رات کی راہ باقی ہے یہ سنکے یوقنا کو نہایت
خوشی حاصل ہوئی اور اوسکے ہمراہی اور مصاحب اوسکے مثل عمر بن معدیکرب وسعید بن زید اور جو لوگ اونکے ساتھہ تھے
بہت خوش ہوئے پھر سب ایک مقام مین کمین اور گھات مین بیٹھے اسلیے کہ اونکو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے ہمراہیونکے
اسی طرفسے گذر کریگا پھر جسوقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور خافقین مین اپنے اعلام سیاہ قایم کیے
ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپونکی آہٹ سُنی اور ہجہ گھوڑونکا سنکر متوقف رہے
یہانتک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اونھون نے اونکو بیچ مین کر لیا تو ہر ایک اپنی کمینگاہ

لیبار کی نکل پڑا اور مجموع سب نے اون سوار ونکو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا اور اونمین سے ایک بھی بھاگنے نپایا اور
اونکے اسباب وشتران پربار کو قبضے مین کر لیا اور اپنے کمینگاہ کی طرف پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اوترے تب
سعید بن زید نے اون اسیرونسے کہا تم مین امیر کون ہے کہ جس سے ہم کلام وخطاب کرین اونھون نے بطرف
عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور روم مین کیا مناسبت ہے کہ تونے
اونسے آمیزش کی اور اونکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ تو ہم مین سے ہے اور
ہماری طرف کا ہے اور حسب ونسب تیرا وہی حسب ونسب ہمارا ہے اسواسطے کہ قبیلہ انمار وایاذ وربیعہ ومضران سبکی
رجوع ونسبت اور علاقہ وسلسلہ سبکا طرف انذار بن معد بن عدنان کے ہے اور حقتعالی نے ان سبکی سکونت کیواسطے
اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا ہے اور اپنے خانہ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہے اور حال یہ ہے کہ ہم سب بت پرستی
کرتے تھے اور عمل لقسمت ازلام کرتے تھے اور حرام راہونکی پیروی کرتے تھے یہانتک کہ حقسبحانہ وتعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اوسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یعنے اے
محمدؐ تو اپنے عزیز واقربا کو خدا سے ڈرا اور اوس نبیؐ کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران اقامت کر پھر اوس نبیؐ نے لوگونکو
طرف خدا پرستی وخداشناسی کے طلب کیا اور اوسنے سبکو فہمایش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے ہو
وتحقیق کہ خداوند عزوجل نے تمکو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تمکو اپنے بلد حرام محترم اور بیت معظم اور مقام اور زمزم
مین آباد کیا اور پھر مین تمکو دیکھتا ہون کہ بتونکی پرستش پر متوجہ ہوا ور عمل بالازلام کے قائل ہو اور ثبات کفر پر ان ہو
کیا تمہارے تئین عقل نہین ہے کہ تمکو باز رکھے اور کیا تمہارے تئین بینائی نہین ہے کہ تمکو روک لیوے کیا تم
صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل راے بلند نہین ہو کیا اسیواسطے تمکو خدا نے پیدا کیا ہے کیا اسی کام کا تمکو
خدا نے حکم کیا ہے کہ تم پتھرون سے بتونکو تراشتے ہو اور فسق وفجور کی راہون پر چلتے ہو اوپر ایسے واحد جلیل جبار
کے ساتھ کفر کرتے ہو جسنے نہرون اور چشمونکو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل ونہار کو خلق کیا کیا تم
اوس صانع کارساز کی شکر گزاری نہین کرتے جسنے نجوم وکواکب کو طلوع کیا اور اوسی کیطرف کل عالم کی رجوع ہے
اور جب بت پرستون نے کہا تھا اے محمد تجکو کسنے حکم کیا ہے کہ تو ہمارے خدا معبودونکو بد کہتا ہے اور ہمارے علما
وعقلا کو احمق سمجھتا ہے تو اوسنے جواب دیا تھا کہ علم الہی نے مجکو معلم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سمجھایا ہے کیا تم
نہین جانتے ہو کہ جو شخص مصنوعات مین نظر وفکر کرتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مصنوعات کے لیے کوئی صانع فرد ہے کہ
اوسکو کسیطرح کا تغیر وزوال نہین ہے پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہے اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہے
اور ہر امر کو وحدانیت خدا الفت ہے اور ایمان بخدا رحمت ہے تب اون لوگون نے کہا کہ آخر تو کسکی پرستش کرتا ہے فرمایا مین
اوسکی عبادت کرتا ہون جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا

اور میری انکھونکو بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی ظاہر کی اور ساتھہ
قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کے لیے روزی مناسب اوقات تاری اوسکی مشیت مین چون و چرا کو گنجائش نہین ہے
اور اوسکی قضا و رضا مین مجال دخل نہین ہے وہ کلام کرتا ہے مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور وہ ارادہ رکھتا ہے پر ارادہ اوسکا
ظاہر نہین ہوتا اور وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے بغیر گوش و چشم سر اور وہ برتر ہے احاطہ مکان و قید زمان سے اور منزہ ہے
مشابہت و مباینت سے اور اوسنے فرمایا ہے لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ یعنے دو خدا کا اعتقاد نکرو کیونکہ خدا واحد ہے ولیس
اے ابن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہے کہ جو کچھ مینے بیان کیا وہی حق ہے اور قول میرا صدق ہے اور حق تعالی نے کسی نبی کو مبعوث
نہین کیا مگر یہ کہ اوسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہے کہ مَا كَانَ اِبْرَاهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا
وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا
اور نتھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِیْنًا یعنے آج مینے تمہارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کی اور تمہارے اسلام سے جو دین تمہارا ہے مین راضی ہوا اور فرمایا
وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمہارے
دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہے سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ براہیم کا اختیار کرو کہ اوسنے تمہارا نام مسلم رکھا ہے پہلے سے
پس اے عاصم تو خوب جانتا ہے کہ اسوقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ تم سب ہماری بندی ہو اگر تم ساتھہ
خداے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہے وہی
تمہارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب کو قتل کرینگے راوی
کہتا ہے کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمہارے قول کیطرف رجوع اور تمہارے
دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جو کچھ ہمنے حقتعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک کیا ہے اور غیر خدا کو
سجدہ کیا ہے اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کریگا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کریگا اسلیے کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام
عمل مین آیا اوسکو واگذار کرتا ہے اور قبل اسلام جو کچھ تمسے فروگذاشت ہوا حقتعالی اوسکا مطالبہ نہین کرتا ہے اور تم اپنے
گناہون سے ایسے صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح مان کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان وضاح نے یہ آیت پڑھی
قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنے حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ تو میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے
بندو وہ بندے جنھون نے اپنی جان پر اسراف و ظلم کیا یعنے گناہگاری و نافرمانی کی ہے تو وہ رحمت خدا سے ناامید نہون
بتحقیق کہ حق تعالی سارے گناہونکو بخش دیتا ہے کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہے پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا
تو کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ

سواے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ محمد رسول و فرستادہ خدا ہے پھر جسوقت ہزار نے
عاصم نے یہ دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے سب اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت مسرور ہوے
اور کہنے لگے الحمد للہ اب ہمپر واجب ہے کہ ہم ان لوگونکے دلونکو محفوظ کرین بعد ازان وہ سب وہانسے کوچ کرکے حران کو
گئے اور عاصم وغیرہ نو مسلمانونکو وہان اوتارا اور حران کو اونپر چھوڑدیا یعنے حران کو اونکے حوالہ کیا اوسوقت یوقنانے
کہا قسم ہے رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبد اللہ تو کیونکر فتح کریگا یوقنانے کہا کہ عنقریب
اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجکو دکھلاونگا بعد ازان یوقنانے عاصم بن رواحہ سے درمیان اپنے اور اوسکے
تخلیہ کرکے راز در پردہ بیان کیا اور کہا مین تجھسے یہ چاہتا ہون کہ تو مجکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندہ کو بھی
شتران بار بردار کے شبا شب راس العین مین لیجا اور والی راس العین سے ظاہر کر کہ جب ہمنے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ ہمپر بطریق
تاخت آپڑے مگر ہمکو مسیح نے ان پر غالب کیا اور فتح دی سو ہمنے بعضونکو قتل کیا اور باقی ان سبکو اسیر کرلیا ہے اور انکو
تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اوسکو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ دیجیو کہ وہ ہم مین سے کسیکو قتل کرسکے اور اگر وہ
ارادہ قتل کا کرے تو اوس سے کہیو کہ درمیان ملک شہر یا مض اور عرب کے جنگ برپا ہے تو کیا جانتا ہے کہ کون ہمارے
لوگونمین سے اونکے یہان گرفتار ہوجاوے تو ہمارے پاس اوسکا یہی فدیہ ہوگا یعنے انھین مین سے عوض سر بہا کا دیکر اپنا
قیدی چھوڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نلیجاوین یوقنانے کہا ابھی اسلام قوم کے دلونمین
جاگزین نہین ہوا ہے ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی انمین سے اشارہ و غمازی کرے تو حال ہمارا زبون و فاسد کردیوے
اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہے تب عاصم نے کہا واللہ تحقیق قول تیرا درست ہے پھر عاصم نے
حران مین اون پانچسو سواروںکو اپنے بنی عم کے یہان اوتار دیا اور یہ بات جو یوقنانے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب بطریق
رہاین مینے بطور اول کے رہین راوی کہتا ہے آخر عاصم اور اوسکے رازدارون نے بازو یوقنا اور اوسکے چالیسون اصحاب کا
باندہ کر اور اونکو ابو الشمطا کی حراست و قبضے مین کرکے حران سے راتکو لیچلا اور راہی بطرف راس العین ہوئے پھر جب
ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صداے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اونسے اپنا امر مخفی رکھا یہانتک
کہ جب اونکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چارسو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور بعضے اونمین
تسبیح کرتے تھے تعجب اونکو دیکھ کر سعید بن زید اور ہمراہی اوسکے آگے بڑھے اور مثل اونکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور اونسے قریب
ہوئے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر اونپر داس ابو الہول ہے اور سبب انکے
اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابو عبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار سے
اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جسوقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو داس کو واسطے نصرت اسلام
کے کمکنامہ بھیجا اور یہ داس وڈو پہلے اصحاب ملک سمیاط اور اوسکے شہرونمین رہتے تھے اور جب سے سمیاط فتح ہوا تھا

یہ سب اوسی دیار مین بود و باش رکھتے تھے چنانچہ جسوقت نوشتہ ابو عبیدہؓ کا اوس کو پہونچا تو اوسنے عسیاط مین کسی اپنے
معتمد کو جسپر وثوق رکھتا تھا مقرر کرکے اوس جمعیت غلامان حبشی کو جسکا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف آیا تھا غرض جب
سعید بن زید نے اونسے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی جماعت کے خوش ہوے
اور دامس نے شتران باردار کو دیکھا کہ اوسپر یوقنا اور اوسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تمنے ان اونٹونکو مع
اسباب کے لوٹا ہے تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبد اللہ ہے اور باقی سب اوسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون نے خدا کے
واسطے جان نثاری کی ہے اور احوال سے اوسکو مطلع کیا پھر جب ابو الہول نے کلام سعیدؓ کا سنا تو اپنے گھوڑے کے
قربوس پہ سجدہ شکر کیا اور عبد اللہ یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہے اوس قوم کے لیے
جنھون نے دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالی کو طلب کیا بعد ازان ابو الہول نے سعید سے
کہا اے صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہمکو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعیدؓ نے کہا ہان تم بھی شریک ہو
مگر ان شتران باردار کو بطور ساربانونکے کھینچے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپا لو اور اوسپر کمربند کس لو اور آگے آگے اونٹونکو
ہانکتے چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تمکو دیکھینگے تو نہ پہچانینگے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی
کیا جسطرح سعیدؓ نے فہمائش کر دی تھی کہ اونھون نے اپنے ہتیارونکو جھالونکے بیچ مین چھپا دیا اور اونٹونکو کھینچتے چلے جب
نیرب تک پہونچے تو وہان اوتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانونکے اور اون مغلیون کے
جو اباذ الشمطا کے ہمراہ تھے کھول دیے اور یوقنا اور اوسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرونکے اونکو بیچ مین کر لیا اور پیچھے چلے یہانتک
کہ جب راس العین سے قریب ہوئے تو سعیدؓ نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور وہ شخص عاصم بن رواحہ کے
ہمراہیون مین سے تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اوسکو بشیر اسلیے بھیجا تا کہ وہ والی راس العین کو
آمد عاصمؓ بن رواحہ اور اباذ الشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ
لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اوس فرستادہ نے اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اوسکے چالیس ہمراہی
بھی بندی ہو کر آتے ہین چنانچہ اس خبر کو منادی نے راس العین مین پکار دیا تھا تو کوئی باقی نہ رہا مگر یہ کہ وہ ہمراہ والی راس العین
کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اون صحابہ کی کی جو قبضے مین اباذ الشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے
آگئے اور والی راس العین عاصمؓ کو دوست رکھتا تھا اور اوسکو پہچانتا تھا جب اوسنے عاصمؓ کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے
اوتر پڑا اور عاصمؓ بھی اپنے گھوڑے سے اوترا اور دونون نے آگے بڑھ کر باہم معانقہ کیا اور دونون طرف کی جماعتو مین
بھی باہم صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصمؓ سے پوچھا کہ تونے ان لوگونکو اور اس بطریق یعنی یوقنا کو
کیونکر گرفتار کر لیا ہے عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور دریا نسے عبور کیا تو یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمارا پیچھا
کیے اوس سے مقاتلہ کیا آخر ہمکو مسیح نے اوسپر فیروزمند کیا کہ ہمنے انھین سے پچاس آدمیونکو قتل کیا اور ان لوگونکو گرفتار کر لیا

اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا وبعد ازان طرف یوقنا کے متوجہ و مخاطب ہوکر زجر و درشتی کلام
کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب ندیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر یوقنا اونکی طرف نظر نکرتا تھا اور نہ اونسے
کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوئے پس حاکم نے اونکو حکم کیا کہ ان اسیرونکو پاس اون اسیرونکے کہ وہ بیعہ ملوبا میں نظربند ہین اور انکی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو لکھتے ہین کہ ان لوگونکے باب مین اوسکی کیا راے ہے
آخر ان سبکو نزدیک خالد اور اوسکے اصحاب کے پہونچا دیا وبعد ازان عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہے کہ درمیان
ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہے اور یہ عرب یعنی قیدی بمقدار جمعیت مین مثل ہمارے ہین اور تو جو کسیکو روم یا ارمن سے
اونکی حفاظت کے لیے مقرر کرتا ہے اور یہ لوگ ونسے باتین کرینگے تو مین اون عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے
اندیشہ کرتا ہون ایسا نہو کہ وہ انکو ہموار اور رسازگار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچاوین لہذا صوابدید یہ ہے کہ ہم مین سے
بعضونکو اندر بیعہ کے مقرر کرو اور بعضونکو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد کرتا ہے وہ مائل براحت
نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اوٹھاتا ہے وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا ہے چنانچہ والی
راس العین نے عاصم کی راے صائب کو پسند و قبول کیا اور اوسکو مع اون اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ تبدیل
ہیئت اوسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اوتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کر دیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ اب
اس صورت مین جمعیت مسلمانونکی چھ سو سوار ونسے ہو گئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہو گئے اور رات
تاریک ہوئی اوسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے
ابن زید مجکو یہ خوشخبری اوسی وقت سے معلوم ہوئی ہے جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اوسکے چالیس
اصحاب بندی مین آئے ہین تب مینے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے
ملک شہریاض کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اوسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اوسکے ہمراہیون پانسو
اصحاب کی لکھی ہے **راوی** کہتا ہے کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اوسنے حکم کیا کہ بوقات یعنی نرسنگے اور قرنے
پھونکے جاوین پھر اس بات کو مسلمانون نے سُنا تو آپسمین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب
امر مہم کے اور جب عباد بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہے تو عیاض اوسکے لیے کھڑے ہو گئے اور اوسپر سلام کیا اور کہا
اے ابن بشیر کس بات کی بشارت تو لایا ہے خدا تیری آنکھونکو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب ندیا یہانتک کہ اوسکے
ساتھ تخلیہ کیا اور سارا ماجرا اوس سے بیان کیا پھر جسوقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا
پھر عباد نے کہا اے امیر سعید بن زید اور اوسکے اصحاب نے آپکو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہے اور کہدیا ہے کہ تیاری
جنگ کی کرو امید ہے کہ حقتعالی تمھارے ہاتھون پر فتح کر دیوے اسلیے کہ درمیان تمھارے اور فتح راس العین کے
کچھ باقی نہین مگر اسیقدر کہ وہ قوم شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کر لو عیاض نے کہا مجھے توکل ہے خدا ے عز و جل پر

پھر جسوقت رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے علمداران نشان کو جمع کیا اور اونسے باتین کین اور اونکو تاکید کی کہ
کسی سے کسی امر کو بیان نکرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہے اور ایسا نہو نے پاوے کہ صبح نمایان ہو جاوے مگر یہ کہ تم
ساز و سامان حرب سے درست رہو راوی کہتا ہے کہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے
آراستہ ہوگئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بارگیر اپنے اپنے گھوڑون پر سوار
ہوئے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اوسکے اوڑنے لگے اور قبائل ازیکدیگر متفرق ہوگئے اور آتش جنگ
مشتعل ہونے لگی اور شیرون دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارون کو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور
اپنی شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتی تھی اور مدتہای عمر آخر ہوچکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین غازی
اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنونکے لشکر سے قریب ہوجاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے
اور گرد نبردکے بگولے بلند تھے اور دخان جنگ تمام جنگاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور
ہر سمت خون کے فوارے تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جابجا لوٹ کے لیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے
واسطے طائرون اور درندونکے رزق و خوراک تھی خروش اسپے کانونکو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور
جانونکو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگونکی مدتہاے عمر قطع کردی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر
کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم و فروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری و روان تھے صفین ہل
گئی تھین یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جیش اوسکا بیخبر اور عیش صافی اوسکا
مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارونسے خود و سپر چوغان ہوتے تھے اور دم
شدت غیظ مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنون پر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غبار زمین سطح
اوڑ اوڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرونکا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ
اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزونکی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوئے
اور اہل روم کہ اونھون نے اپنی جانونکو خواری مین ڈالا تو اونپر غضب و عقاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے
واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرطیہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے
اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کرچکا تھا کیونکہ اوسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل
تھے اور ملک کے پاس سواے اوسکے دس غلامونکے کوئی نرہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض نے
ملک کو گھیر لیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اون دونون مین سے پہلے کسنے بھالا مارنے مین سبقت
کی آخر اوسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اوسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اوسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ
دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اوتر کر شہریاض کا سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے

ع علمداران نشان یعنی جھنڈے والے جابجا یعنی جگہ جگہ ۱۲

سوار ہوکر باواز بلند پکارنے لگا کہ اے مسلمانو اور اے رومیو دیکھو تحقیق کرینے بابک کو قتل کیا ہے پھر اب جسکو تم مین سے قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے و بعد ازان مسلمانون نے اعداء اللہ پر حملہ کیا اور اونکے درمیان تیغ زنی کرنے لگے یہانتک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اونمین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئی اور سارا اسباب و مال و خیمے وغیرہ سب بجنسہا چھوڑ گئے تاآنکہ اوسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدید بن تاشب الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا کہ جسوقت ہنگامۂ جنگ موقوف ہو جاوے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تاآنکہ مینے ایک توبڑہ یعنے تھیلا اپنی دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر جسوقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اوس تھیلے مین ڈال دیتا تھا بعد ازان مینے اون سنگریزونکا شمار جو کیا تو وہ اسّی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیونکا شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامۂ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر تو تامین روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ مہلب بن مازن کے بھیجا گیا اور اوسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور اونکو حکم کیا و ہانسے تجاوز نکرین تاوقتیکہ راس العین فتح ہو و بعد ازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبح کو اس جنگ سے پیچھے لگے ہوئے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کر دیا اور وہ رومی جو جنگاہ سے شکست پاکر بھاگے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار پڑ گئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہرپناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیونکو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی بادشاہ اونکا مارا جاتا تھا تو بالعوض اوسکے اپنے دشمنونکے اسیرونمین سے سو آدمی کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیونکا کیا اور وہ قیدی خالد وغیرہ اور جو خالد کے ہمراہی تھے تاکہ ان سبکو قتل کرے ناگاہ جب اوسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرونکو حاضر کرین تو دفعۃً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان پہونچے پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہو گئے اور قیدیونکے امر سے ذہول ہو گیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب اسطاحون پر جاکر اوترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اوس باب پر ایک خیمہ کھڑا کیا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق بزرگ بپا تھا اوسکی رسن کشی اور اوسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور مالک و مہتمم اوسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جسکا نام ہترقیس بن اشفکیاض تھا کہ اوسی کا باپ قبل شہریاض کے بادشاہ تھا اور یہی ہترقیس صاحب و مالک دینار رائے اشفکیا فیتہ کا تھا چنانچہ جسوقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعداء اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مصروف بقتال ہوئے پس فلاخن سے سنگ اندازی اور کمانونسے تیراندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جسکا نام جمیل بن سعد الدری تھا عیاض سے آملا اور وہ تیراندازی مین فائق ترین مردم تھا اور یون ہوا کہ اوسکی مادر ضعیفہ بھی

اوس سے اگر ملی تو جمیل نے کہا اے مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا حق جہاد کرنیکا ہے تو مجکو
امید ہے کہ مین اون بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے ہین کہکے
جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اوسکی مان نے کہا اے میرے فرزند سدھار حقتعالی تیری نصرت و تائید کرے
غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑ کر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اوسکا درمیان عرب کے مشہور و شایع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا مین
دیکھتا ہے تو کہتا تھا مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو حالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون
چنانچہ وہ اوسی حالت مین وسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اوسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا
پھر جب قتال شروع ہوئی تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاری کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے
لگا تو کوئی تیر اوسکا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینے مین لگتا تھا یا آنکھہ پر پڑتا تھا یہانتک کہ اونمین سے تیس بطریق
قتل کیا اون مقتولونمین سے اور اوس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین
گر پڑتا تھا یہانتک وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہوگیا راوی کہتا ہے کہ وہ عدو اللہ مرسیوس الی الابن
صاحب منجنیق جسکا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہے وہ بھی فلاخن اندازونمین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے
لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہوتا کہ اوسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہمکو اوس سے
تیرے لیے بڑا اندیشہ ہے تب جمیل نے جوابدیا اے قوم مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کتاب خدا مین
بیان کرتے تھے اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے
موت تمکو لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجونمین متمکن ہوگے پس ضرور ہے کہ مین اونکے سبب فائز بثواب ہون بعد ازان
جمیل نے اون لوگونمین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر
وہ سب بطارقہ رسن کش وہانسے بھاگے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہمکو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہے
تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اونھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر
مستعد ہوئے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا
کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اوسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اوسنے مسلمانون مین سے چھہ آدمیونکو
قتل کیا اور راوی کہتا ہے کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نکرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوۡقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ
یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہے اور مجکو بڑی آرزو ہے اس بات کی کہ مین دار العلم اور مقام شہادت کو پہونچون
پس اوسکے باطن سے ندائی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہے تو اس امر کیطرف مستعد و آمادہ ہوجا اور دلمین کچھہ
خوف نلا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھہ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروازے سے تخلف
کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہے ہم بھی اوسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہمکو

دوست رکھتا ہے ہم بھی اوسکو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اس امر مین اقدام کرتا ہون کیونکہ درحقیقت میرے دلکو کسیطرحکا کچھ تالم و توہم نہین ہے و تحقیق کہ مینے اپنی جان تیرے ہاتھہ فروخت کی تو اوسکی خریدی کے لیے متوجہ ہو پس قریب ہے کہ مین جنت مین داخل ہون اور اوس شئے نفیسہ کو وہان دیکھون چنانچہ اوسکے قلب پر القا ہوا کہ ہمنے تیری جان کو قبول کیا پس شاد و کام و شادمان ہو اور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی اپنی جان ہمارے ہاتھہ بیچیگا اوسکو نقصان نہوگا اور سن اوس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنے جو لوگ راہ خدا مین قتل ہوئے اونکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین **راوی** نے کہا اور اسی کیفیت مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اوس عدو اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اوسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ اوسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینے پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلے سے تیر جوڑ چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مر چکا اوسوقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جسکا نام رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اوسکے سامنے یہ اشعار پڑھکر سنائیو چنانچہ جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجۂ شہادت و داخل جنت ہوا

اشعار ایا راغبا الا حملت رسالتی

مخبر انی لقیت حمامی	وان جئت امی و اخوتی و عترتی	فخصہم عنی بکل سلامی
وان سالت عن العجوز فقل لها	قتیل حجار لا قتیل سہامی	طریحا بباب الحصن لما طائرت
من الحجر الصلد الاصم عظامی	ولست ابالی ان قتلت لانی	ارجو بقتلی فی الجنان مقامی

یعنے اے رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہے کہ خبر پہنچانے والا ہو اس امر کا کہ ہر آئنہ مینے مرگ سے ملاقات کی اور اگر تو میری بہنون عزیزون کے پاس جاوے تو میری جانب سے اونمین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر تجھسے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اوس سے کہیو جمیل کشتۂ سنگ ہے نہ کشتۂ تیر اور دروازۂ قلعہ پر اس حال سے پڑا ہے کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اوڑ گئے ہین **راوی** نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو اوسکی مادر کے احوال پر رحم کرکے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اوسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی تو اوسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام و عظام صبر کرتے ہین پھر اوس پیر ضعیفہ نے کہا یَا بُنَیَّ عِشْتَ سَعِيْدًا وَمِتَّ شَهِيْدًا وَسَلَكْتَ سَبِيْلَ اٰبَائِكَ فَرَحِمَكَ اللّٰهُ وَاٰنَسَ غُرْبَتَكَ وَنَفَعَنِيْ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے اے میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حق تعالی تجھپر رحم کرے اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہو اور مجکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع بخشے پھر اوس ضعیفہ نے یہ آیت پڑھی اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یعنے وہ لوگ جو صابر ہین

جب اونپر مصیبت پڑتی ہے تو وہ کلمہ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنے ہم خدا ہی کے ہین اور اوسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین **راوی** نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی ہے سمر بن الجون النبہانی نے جسکا جد سراقہ اون لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اوسنے بیان کیا جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم بہت خوش ہوئے اور اوس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر یاض مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعے پر قصد کرنے والے ہین تو رات کو بیعہ نسطوریا مین گیا اور وہان نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا وہر گاہ بغض و کینہ اوسکا مسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اوسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھنچوائی تھی اور اوسپر لکھا تھا ھٰذَا نَبِیُّ الْعَرَبِ کہ یہ شخص عربونکا نبی ہے چنانچہ جو کوئی اوس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اوس تصویر پر تھوکتا جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت و میزان و صراط و جنت و نار کی بنوائی تھی اور اوسی مرقعہ مین پیکر عیسیٰ ع بھی کھینچی تھی اس ہیئت سے کہ اونکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر پا اونکی مادر مریم صدیقہ تھین **راوی** کہتا ہے کہ جب وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اوسنے عاصم بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہے کہ ان قیدیان عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کرکے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سنکے عاصم نے اوسکو جواب دیا اے ملک یہ میری راے نہین ہے کیونکہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپ کے قبضۂ اختیار مین ہے یہ سنکے وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون سے کسیکو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سبکو وہانسے باہر نکال دیا اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کر دیا پھر جسوقت اوس بیعہ مین کوئی رومی باقی نرہا اور دروازہ اوسکا مستحکم ہوگیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اوس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوئے کیونکہ مذبح متصل و ملحق تھا بیعہ سے تو وہان دیکھا کہ بہت ہتیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اوس بیعہ و مذبح مین لاتے تھے اور چڑھا جاتے تھے وہ سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ اون صحابہ نے وہ اسلحہ اوٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبح کو جسوقت اہل شہر مشتغل بقتال ہونگے تو ہم لوگ اندرون شہر نعرہ کر دیوین **راوی** نے کہا پھر جسوقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اوٹھے اور نماز اور قیام اللیل یعنے نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوئے اور اون تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت اور صراط و میزان اور نار و جنت کو دیکھتے تھے اوسوقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہے تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا اور رسول کی موجب مزید یقین ہے کیونکہ جب روز قیامت آویگا اور دن حسرت و ندامت کا ہوگا اور ہواے تند و باد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا محشور ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اوس شخص کے جو اوسکا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہونگی پرہیزگار رونگی اور بیڑیان گنہگار زندہ کیجاوینگی متقین و نمازگزار رونگی اور جب رایات اہل حق کے گرنے لگینگے اور پھر یرے نشانون اہل صدق سے بجنے اور مڑنے لگینگے اور جب منبر ہاے انبیا و مرسلین نصب کیے جاینگے اور وسادہ ہاے ابرار و صدیقین جب بچھائے جائینگے

اور جب روحین موحدین کی شادمان ہونگی اور کافرونکی جانین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی و خواری پڑیگی اوپر
مشرکین کے اور دھتکار و لعنت ہوگی واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہونگے ملوک و حکام جور و ستم اور
سرنگون و رسوا ہونگے شاہان روم و عجم اور جب مسرور و مستبشر ہونگے ابرار و دیندار اور محزون و متحسر ہونگے تجار و
بدکار اور جب ندا دیگا ملک جبار یعنے بادشاہ غالب کردگار لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جسکے لیے آج بادشاہت
ہے وہ یکتا و زبردست ہے یعنے پروردگار اور اوسکے ساتھ یہ فرمائے گا کیا تمنے تمکو عذاب دوزخ سے نہین ڈرایا
تھا کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا نہین آیا تھا کیا تمنے نہین سنا ہے کہ پروردگار نے سید مختار صلی اللہ علیہ
و آلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہے قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنے اے سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے
تبلیغ حکم کردے کہ بہرہ مند ہولو دنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ
یعنے وہ روز فیصل ہے کہ تمکو اور پہلے والونکو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرضہ ہے کہ اعمال سبکے پیش کیے جاینگے
وہ روز وفا ہے کہ حق تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کریگا اور لوگ بدلا اپنا پورا پاوینگے وہ دن جزا کا ہے حسنات سے
اور دن سزا کا ہے سیئات سے وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلے مین لانے والا ہے وہ روز قریب آنیوالا ہے
وہ دن فصل و داوری کا ہے وہ دن عدل و دادگری کا ہے اوسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والونکو
پراگندہ کریگا اور ہر جاہل بقدر لاعلمی سرافگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھونکو دانتون سے کاٹینگے اور دل
اونکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف پکاریگا کہ کنارے ہو جاؤ اے قوم بدکار تحقیق کہ فرمان سے دا
رستگار ہوگئے کیا تمنے کتاب مکنون مین نہین سنا ہے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ یعنے اے منکرو آج جدا اور دور ہو جاؤ
مومنونکے نزدیک سے چنانچہ اوس حالت مین تشنگی اونکو بیتاب کریگی اور دہشت اونکو اضطراب مین لاویگی بڑی تنگی مین
پھنسینگے سخت خستگی مین پڑینگے اپنے عرق مین غرق ہونگے منادی ملائک ندا دوینگے اور یہ سب سنینگے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ
مَسْئُوْلُوْنَ یعنے انکو ٹھہرا رکھو کہ انسے بازپرس ہے اور کہیگا انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو
دیکھین انکو ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین انکو ٹھہرا رکھو یہانتک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین
انکو کھڑا رہنے دو یہانتک کہ انسے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین وہ
جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم ہون مگر بیرحمون پر
رحم نہین کرتا کہان ہین امت نوح جو صبح و شام مرتکب تھے باموری قبوح کدھر ہین قوم ہود کہان گئے آل ثمود کہان ہین
امت شعیب کہان گئے اہل شک و ریب کہان ہین اہل توحید کہان ہین اہل صلوٰۃ و تحمید کہان ہین امت قرآن
کہان ہین امت سوار براق کہان کہ یہ سب واسطے جائزہ کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہے اسلیے کہ حق سبحانہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور اوسوقت

مصطفیٰ

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم با جماعت خدم وخیل حشم وبا دبدبہ حشمت وفر وزینت ہونگے اور اونکے سر پر تاج رضاے
خدا ہوگا اور سپر بعلم اصفیا لکھا ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے قریب ہے کہ پروردگار تیرا ایسا تجھے
دیگا کہ تو رضامند ہوگا اور اونکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے اونکے انبیا اور بائین اولیا ہونگے اور ملائکہ
سامنے کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور امت اونکی اونپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے
ان لوگونکے فرح وسرور سے درخشان ہونگے جامہ اسلام انکا زیب تن اور ہاتھونمین انکے اوسکا دامن ہوگا پکارتے
ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اونکا تابان ہوگا اور
جائزہ اونکا پیش خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم انکو ساری امتون پر اور قبول کرینگے ہم انکی شہادت تو انکو اون پر
تارے رنج وبلا کے انسے غائب ہوجاوینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک انکو ندا کریگا كُنْتُمْ خَيْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم بہترین امت ہو کہ واسطے ہدایت اور امتونکے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف انکے
جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور انکے فر وجلال پر متحیر ہونگے اور کہینگے کہ رستگار وہی ہین جنھون نے انکی ملت کی پیروی کی
اور انکی شریعت کی تصدیق مین پیشیروی کی چنانچہ فرمایا ہے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ
یعنے سائر کفار بیشتر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھونکو پھیلاوینگے اور نیازمندی
سے طلب وسوال مین بلبلاوینگے اور عرض کرینگے اے میرے پروردگار مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ میری امت
گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کرنا تو بارگاہ الہ سے ندا آویگی کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت وجلالت کی مین تجھسے
خلف وعدہ نکرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھسے کیا ہے نہ توڑونگا یہانتک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ
شایان دکھلاونگا اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے قریب ہے
کہ پروردگار تیرا وہ نعمت وکرامت تجکو عطا کریگا یہانتک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہے کہ جب ان کلمات
ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اوسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جسوقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب کو
مستعد ہوکر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کرکے کہنے لگے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا كَنَصْرِ نَبِيِّكَ يَوْمَ
الْاَحْزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ بدر
وغیرہ کے اوسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ ازیکدیگر متفرق نہونا کہ تمہاری ہیبت جاتی رہیگی اور خوف رکھو
اوس پروردگار سے جسکی طرف تمہاری بازگشت ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تم پر ہجوم
کرینگے اسطرح کہ مرد اونکے تمسے مقاتلہ کرینگے اور عورتین اونکی تم پر پتھر مارینگی اوسوقت تم دور رہو اس بات سے کہ
درمیان جنگ کے کسی مرد وعورت کی طمع وپروا کرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم وبایکدیگر ہمقدم ہو کیونکہ

پھر مردونکا ظاہر نہین ہوتا مگر ہنگام ملاقات ہول و ضطر کے اور ہم لوگ گھبرانے والو نمین نہین مین بسبب توہم و لیا
وضرر کے اسلیے کہ ہمپر خوب ثابت و تحقیق ہے کہ ہمارے ہر ایک کے لیے مدت اجل معین ہے کہ اوس سے تجاوز
نہین کرتا در نیصورت جو کوئی اپنے تئین خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہے کہ اس شہر کا بڑا نام
ہے اور یہان کثرت و جمعیت مردم بہت ہے اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر و پایگاہ ہے اور ہم لوگ اس قوم کے بیچ مین
اور اس شہر کے وسط مین ہوگئے ہین در نیصورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نکرو اسلیے کہ
صبر قرین حصول مرام ہے اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہے اور استقامت نصرت انجام ہے اور خوب جان لو کہ یہ بیعہ
اونکا بہت بڑا بیعۂ معظمہ ہے اور ضرور ہے کہ وہ لوگ نماز کے لیے وہان آتے ہین پھر جسوقت سالار اونکے لشکر کا مع ہمراہیان
وہان داخل ہو تو دفعۃً ہر طرف سے ہم اونپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جسوقت ملوک اونکے
اور امراے نصاریٰ مارے جاوینگے تو پھر کسیکو جرات و جسارت ہاتھ اوٹھانے کی ہمپر نہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار
نہین ہے یہ سنکے عاصم بن رومی نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجکو خبر و
آگاہی ہے کلام تیرا باصواب ہے اور خطاب تیرا مستحسن و لاجواب ہے پھر سعید نے کہا تمکو لازم ہے کہ ہر ایک تم مین سے
اپنے اپنے مقام پر ٹھہرا رہے اور ہتیار اپنے اپنی عباؤن مین چھپائے رکھے پھر جسوقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہون تو یکبارگی ہم
اونپر حملہ کرین اور اونپر خوب فراخ دستی کرین پس سب نے اس راے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین
جو متعلق بیعہ سے تھا مقیم تھے اور اوس مکان مین مال و متاع نذر اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزون تھا
راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی عبد اللہ بن یاسر نے اپنی جد عیاض بن زبیر کہ وہ منجملہ اون صحابہ کے تھا جو فتح راس العین
مین حاضر تھے اونے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلی جو تدبیر کی تھی پھر اوس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر الٰہی
یہی تھا وہی تدبیر کی تھی کہ ہم ہتیار عباؤن مین چھپائین اور جسوقت کہ وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تو ہملوگ یکبارگی اونپر جا پڑین تو فتح
اوس وقت لشکر راس العین پر کسی نے اقبال نکی اور اوسکا سبب یہی ہے جو ہم ذکر کرتے ہین راوی نے کہا چنانچہ قضاے الٰہی سے یون ہوا کہ والی
راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند تھا اور تدبیر و راے اوسکی صائب تھی اور وہ عارف
اوس حکمت کا تھا جسکی وصیت فہرابس نے اوسکو کی تھی اور فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ
واقف رازہاے شہر یاض کا تھا کہ شہر یاض بے مشورہ اوسکے کچھ نکرتا تھا چنانچہ اوسنے برادر حاکم راس العین کو قتال عرب
سے منع کیا تھا اور اوسکو فہمائش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس
امر کو اپنے لیے اپنے نفس پر لازم کر پھر جبکہ ملک شہر یاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اوسکا مارا گیا اور بھاگا اور بعد
شہر یاض کے ورسیوس مالک امر ہوا تو اوس سے اوسکے بھائی نے فہمائش کی اور نام اوسکا ارسطالوس تھا
اور معنی ارسطالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا ہیں وہ کہنے لگا اے برادر معلوم کر کہ مرد عاقل مرد کامل کی

سزاوار نہین ہے کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور زمام خواہش نفسی کا رام ہو جاوے یعنے نفس امارہ کے
اختیار مین ہو جاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہے وہ ذلت مین پڑتا ہے اور منسوب بجہالت ہوتا ہے اسلیے کہ
خواہش دنیا خواری ہے اور پیروی نفس کی بیماری ہے اور طلب لذات بسبب مہلکات ہے کیونکہ اوس لذت مین کیا
مزہ ہے جو منجر بفنا ہے اور صاحب لذت کے حق مین مورث برنج و عنا ہے شہوات نفسانی ہلاکت و شماتت ہے اور آرزو
و نیاز عیب و سفاہت ہے تمتع دام ہے اور حب دنیا دام ہے عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد باز
کو تامل نہین اور مضطر کی رائے مستقل نہین خائن نیکوکار نہین ہوتا اور دروغ گو راست گفتار نہین ہوتا مرد حقیر شریف
نہین ہوتا اور شریف خفیف نہین ہوتا جس کسی کو فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ عبودیت کو نہ پہونچا اور جو کوئی
تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور نادم ہوا
مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کے لیے خوف نہین ہے اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہے جسنے پیروی
کی راہ صواب کی اوسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا ہے
اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہے تقوی خیر ہے واسطے اصحاب اخیار کے اور ہوا و ہوس شر ہے حق مین برادران
دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اوسکو ذلت نہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو بھول جاویگا
اوسکی کچھہ رفعت نہوگی تعلق رکھنا آمال و تمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہے حسن اخلاق کیا خوب سبب
وفاق ہے اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہے ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب عصیان کا
نشان ہے خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہے طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہے وہ ہلاکت سے امن پاتا ہے
جسنے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اوسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہو اے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے
سامنے مذکور ہوا ہے ایک یہ ہے کہ عیسی بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے
کامل زینت تھی تب مسیح نے اوس طائر سے پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہے اور باطن
میرا قبیح ہے حضرت مسیح نے کہا مجکو عجب آتا ہے اوس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شئے کی رکھتا ہے وحالانکہ
مرگ اوسکو بلاتا ہے پس مینے اس بات کو تجھسے بطریق تمثیل بیان کیا ہے تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس
زوال کو جو ملک شہریامن پر واقع ہوا کہ کل بساط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہے کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر
فخر و ناز کرتا تھا آج قبر مین باسوز و گداز پڑا ہے کثرت لشکر کام نہ آئی وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھہ منفعت
نہوئی واللہ وہ ذلیل ہوگیا و باوجود کثرت کے قلیل ہوگیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہے وہ اپنے اعمال مین تہمن
و پشیمان ہے تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہے وحالانکہ تو پیروی اون لوگونکی کرتا ہے جنکو خدا نے ہلاک کیا ہے
پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہے اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہے تجکو لازم ہے کہ اپنی جان کے لیے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھہ بینے تجھسے
از راہ نصیحت کے کہا ہے وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتون پر رحم کر لوگونکو بچا کہ تو بھی بچا رہیگا اور یہ قوم
جو باتین کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق اونکا دین ہے اور ایمان اونکا یقین ہے وہ لوگ طالبان ملک مین سے
نہین ہین کہ ملک پر نزاع کرین اور اوسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور جو کچھہ اونکے لیے پیش خدا
مہیا ہے اوسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو کل رودس صاحب حران کے ساتھہ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین سے
نکل کر اونکے دین مین داخل ہوا اور اسیطرح ملکۂ ماریہ بنت ارسوس اور بڑے بڑے ملوک روم مثل یوقنا و یرغون
و عمود و میناجو کہ ہمارے دین مین وہ سب سے بڑا عالم تھا یہ سب اونکے دین ہین داخل ہوگئے وحالانکہ یہ لوگ مالک
ایسے ایسے بڑے ملکونکے تھے جو طول و عرض مین بہت وسیع و فراخ تھے اور حال یہ ہے کہ محاصرہ و حصار داری
وہی شخص کر سکتا ہے جسکے پاس غلہ رسد وافر و کثرت لشکر و سامان و سلاح بتوافر ہوا اور حفاظت بلد پر قادر ہو
وحالانکہ یہ شہر عظیم ہے اور جو کچھہ سامان اسمین موجود ہے وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کے لیے بھی مردمان شہر کو
وفا نہین کر سکتا پس اگر تو اسلام نلاویگا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لاوینگے اور تیری گردن باندہ کر مسلمانون کے
حوالے کر دینگے اور تو اونکے عظم شان پر خیال کر کہ اونکے قبضے مین حران ہے اور کفر توتا و رہا و سروج و سجستان
و ماردین و صور و خابور اور فرات سے تا بشام اور زمین مصر تک یہ سب اونکا ہے اور اونکے لشکر ونسے سارا ملک
عراق گھرا ہوا ہے اور تمام آفاق پر ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ ملک کسری نے طرف مقام محاق کے چڑھائی
کی ہے تو چاہیے کہ امیران عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کر تا کہ تجھکو کسری پر فیروزمندی حاصل ہو
اور وہ تیری ایسی امداد کرینگے کہ تو اپنی جان اور اپنے مال و عیال سے خوش رہیگا اور اس قوم کے ظل حمایت مین
تو خوشی سے زندگانی بسر کر خواہ تو اونکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر رہ وہ کسی حال مین تجھسے بغض و عداوت
نرکھینگے **راوی** نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سنا تو اوسپر غضب ہوا اور اوسوقت
اوسکے ہاتھہ مین کوڑا تھا تو اوسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہے کہ مسیح نے تجھکو پیدا نہین کیا مگر
ذلیل و خوار تجھکو کیا ہوا ہے جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہے کہ مین اپنا ملک عربونکے حوالے کر دون لامحالہ تو میری ہلاکت کا
باعث ہوتا ہے تو ہلاک ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑیگی تو مین تجھکو قتل کرونگا **راوی** کہتا ہے
کہ آخر ارسالوس وہانسے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ نسطوریہ
مین جمع ہون تاکہ اون سب سے حلف لیوے چنانچہ چاؤش و نقیب اوسکے گئے اور اہل شہر و مشائخ بلد اور وہانکے
جمیع اکابر و رؤسا کو جمع کیا اور علما و عباد نصاری کو اوس کنیسہ مین حاضر لائے اور پادریون اور دیر کے مجاورون کو
بھی بلا لائے تاکہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوئے تو اوسکا پھاٹک بند کر دیا تا کوئی

عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور بلک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے ہوئے لوگونسے حلف و عہد لیتے تھے
اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن و ایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے
و باواز بلند تہلیل و تکبیر پکارتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم حاملان قرآن اور
صاحبان صیام رمضان ہین حقتعالی نے تمھاری گناہ گاری کے سبب تمھاری جاے امن کو تمسے لے لیا اور تمھارا
پردہ فاش کیا اور غم و الم کو تمپر مسلط کیا اب وہ تمھاری صلیب و صلیب پرست کہان ہین اور وہ صور و پیکر جنکی
تم پرستش کرتے ہو کدہر ہین اور تقرب تمھارا قربان گاہ سے کیا ہوا اور تدبیرین تمھاری شبانگاہ کی کیا ہوئین اب
تم اپنے ارباب و خداؤنکو بلاؤ کہ تمھاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے
ہلاک ہوا تمھاری ایام سست و مضمحل ہوگئے دولت تمھاری زائل ہوگئی یہ کہکے اصحاب نے اونکو تلوارونکے آگے دھر لیا اور مرگ
نے اونکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جسوقت روم نے اونکی خرابیونکو دیکھا
تو باخود باشور و فریاد کرنے لگے اوسوقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا اے اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو
اعداء اللہ کو اور شرکونکا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کر و فر تہ تیغ ہوگئے
تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر پناہ کی دیوارون پر بھاگ گئے اور آگاہ ہوگئے کہ اونکی قوم جہنم واصل
ہوئی اور بلا اونپر نازل ہوئی اوسوقت داس نے جاکر پھاٹک شہر کھول دیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے
داخل ہوئے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہانتک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ
ہوگئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانونکی موید ہوئی راوی نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول سنہ ستره مین
ہوئی تھی چنانچہ تمام مال و متاع جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گئے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور
انمین سے دس ہزار مرد محارب و کارزار تھے غرض کہ اوس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع
اپنے ہمراہیونکے ایمان لایا واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سواے راس العین کے اور کوئی بلد
تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اوس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح و تدبیر ہاتھہ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضے مین آیا اوسکے بعد
امیر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکالکر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کیجانب سے بخدمت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہے کہ مین حمد کرتا ہون اوس خدا کا جسکے سواے کوئی
معبود بحق نہین ہے اور مین درود پڑھتا ہون اوسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو جوامر دشوار تھا حق تعالی نے
اوسکی فتح بآسانی کرا دی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھونمین اونکی چکاچوند ڈالدی
پھر جسوقت اوس قوم نے ہمپر عرصۂ مقابل تنگ کر دیا اور ہمپر ازدحام کیا اوسوقت ہمنے ایک لشکر عظیم کو دیکھا

گروہ ہا سے سامنے سدّ باندہ ہوگئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج ہیم اُمڈے ہر جانب سے نصرت اونکی
عیان ہوئی اور وہر قسم کے ساز حرب مین نمایان ہوئے اور تابش آہن کی مانند شعلہ کے تھی تلوارونکی کرچین اوڑتی تھین
اور بہ چھیونکے پرخچے ہوتے تھے چنانچہ خصومت او سوقت ہر طرف ہوئی اور آتش جنگ جبہی بجھی اور رخت حرب تنون سے
جبہا او ترے کہ مسلمانون نے طاغیون و رفاسقونکو قتل کرلیا اور حقتعالی نے نصرت کافی بخشی اور سرکشونکو ذلت و خواری
دی دشمنون نے پیٹھہ پھیری اونکی مضرت سے نجات ملی سارے شہر اونکے کفر سے پاک ہوئی رئیس اونکے اندوہناک ہوے
پادشاہ اونکا اول مخذول ہوا اور بدترین حال سے مقتول ہوا وبعد ازان حقتعالی نے ہمکو فتح راس العین کی عنایت
کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوئے ہین حقتعالی مُعین ہے اور اوسی سے استعانت کرتے ہین بس اور سلام
ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیۃ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین
بعد ازان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کرکے مع مال خمس حوالے عبد اللہؓ بن جعفرؓ الطیار کے کیا اور
اونکے ہمراہ سو سوار مہاجرین و انصار مین سے کر دیے چنانچہ عبد اللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہوگئے اور مسلمانون
نے راس العین مین ایک مہینا مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اوسمین نماز ادا کی اور ساری کنیسونکو
مسجدین بناڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہانکا والی مقرر کردیا اور اوسکے ہمراہ تین سو سوار تعنات
کردیے و بعد ازان مال رہا و کفر توتا سے بھی خمس نکال کر بعد عبد اللہؓ بن جعفرؓ کے سلامۃؓ بن الاحوص کے ساتھہ
روانہ کیا اور اوسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرجا و یاعما

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کرکے کفر توتا مین وارد ہوئے تو وہان اونکی خدمت
مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اوسکو مرحبا کہا اور کفر توتا کا اوسکو والی کیا اور اوس لڑکی طاریون سے روبرو
اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اوسکا عقد تزویج یرغون و سکے عمر اوسے کردیا اور بیعہ کو جامع بنایا پھر و تانسے
طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوئے اور صلح کی درخواست کی اور
جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے
درم اور اپنے ہتیار دے دیوین آخر اونھون نے یہ سب کچھہ منظور کرلیا بعد ازان اونکے کنیسونکو جامع بنایا
اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد ازان عیاضؓ
نے دارا سے کوچ کرکے بیرجا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرجا کا مقدار محصول
اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہر گاہ بنی اسرائیل بیرجا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے

اوہانی بیرحا کا خرقیا بن تورخ بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تو لوگ وہانکے پاس عیاض بن غنم کے پھر حاضر ہوئے اور مصالحہ اوسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ اونکے مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہانتک کہ مرگ سے ملاقات کرون پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کریگا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اوسکو کوئی مانع نہوگا یہ سنکے عیاض نے کہا تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا میرا نام طریاطس ہے تب عیاض نے کہا اے طریاطس ہم تمکو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے کہ خدا نے ہمکو فتح جو دی ہے تو محض بسبب پیروی امر حق اور رہروی طریق صدق اور باعث عدل و داوری درمیان خلق کے اور ہم جور و ظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم جسنے وہ معاملہ کرتے ہین جسطور سے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہے پھر طریاطس نے کہا کہ اہل مغربین سے اسیطرح مصالحہ کرو جیسا اہل بیرحا کے ساتھ کیا ہے چنانچہ عیاض رضی نے اوسکو بھی منظور کیا و بعد ازان یاعما اور جیر پر وارد ہوئے وہان بھی حسب درخواہ طریاطس و موافق اوسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے ہر ایک امر مین طریاطس کا کہنا مانا تو اسلیے کہ تا اوسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تاکہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبر حسن اہل دیار بکر کو پہونچین تو وہ لوگ جوق جوق بطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنے لگے و حالانکہ عیاض کو معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اونکے بہت مستحکم ہین اور قلعے اونکے نہایت استوار و دشوار گذار ہین راوی کہتا ہے کہ پھر طریاطس نے مال کثیر و زر خطیر اپنے خزانے سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کر دیا اور عیاض نے قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سنی اور جودت و خوبی احکام اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اونمین سے اسلام لائے و منجملہ اونکے جو مشرف باسلام ہوئے اصحاب دیر المندور تھے کہ اونھون نے دیر مندور کو مٹا کر اوسکا جامع بنایا اور عیاض رضی نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جب وہانسے ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ ہماری نگاہ مین عظیم تر نظر آئے اسلیے کہ تمھاری صلوۃ و عبادات کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اوسکا بہت خوب درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک کا مالک اوس دیار کا رہا یہانتک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوسنے وفات پائی اور اوسی عرصے مین اسامۃ رضی بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزاد سے مسجد کندہ مین اوترے تھے اور عیاض نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہوکر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المراۃ کے جا اوترے اوس قلعے مین ماریہ تھی اور اوسکا بیٹا محمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان عیاض نے وہانسے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاولی کو شہر آمد پر داخل ہوئے ٭

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہے کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب صولت و فر ایک کا نام بطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور بطرس بیچ اوس بلد کے جانب شرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اوسکا نام زغورہ تھا اور بطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون بطرس و یوحنا اوس بلد مین مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاوس صاحب دارا کے پیغام بھیجکر اوسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اوسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلا لیا اور یہ عورت بڑی پر مکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اوس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہے اور باغات اوسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ اے دایہ مینے اس شہر سے بہتر کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہے کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پابندی ہے اور گرد اوسکی پہاڑ سے دیوار پناہ شہر پناہ کی تھی پھر اوسنے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد عموریہ تک وہ بادشاہ تھا جسکا نام طیماوس تھا وہ بیٹا ارساوس بن میطاط بن کلا اوکرن بن الاصغر بن العیص بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہے جسنے ہیئت حکمت اپنے بلد رومیہ کبری مین بنا کیا کہ اوس سے اوسکے بہت سے مطالب حاصل ہوتے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اوسپر منکشف ہوتے تھے اور اوسنے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اوس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا اور اوسکی منفعت سے متمتع ہوا اور اوسکا ایک بیٹا تھا اصطنبول نام سو اوس لڑکے نے اپنے باپ طیماوس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شغل بہتر ہے تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اوسکا مال و زر و مردمان مہتم و کاریگر سے مہیا کر دیا چنانچہ اصطنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ مین کھنچوا کر شہر آباد کیا اور اوسکا نام اپنے نام سے اصطنبول رکھا اور بعد اسکے وہ چار برس زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مر گیا اوسکا نام قسطنطین تھا تب اوس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا اصطنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطنیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اوسکا یعنے طیماوس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہانتک پہونچا تو یہان کے چشمہ سار اور دجلہ کو دیکھکر اس زمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت و ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ اونسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر ایسا ہو کہ روے زمین پر

مثل اوسکا محکم تر و بلند تر نہو ولیکن وہ اس طور پر بنے کہ ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک
برج تیار کرے کہ مجموعًا ایک شہر عجیب و عظیم آبادان ہو جاوے یہ سُنکے اون سب نے قبول کیا اور کہا اے بادشاہ
ہم حکم آپکا بجا لاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوئے اور اپنے اپنے حدود شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف
بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگر و نکو بلوا کر ہر ایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ
تیار کرایا جب بنا اون شہرونکی تمام ہو چکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مر گیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب
مدت بنانے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ
وہانکے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف ان دونون برادر بطرس و یوحنا کے یہ سُنکے مریم کو دایہ کے
بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور بطرس کا ایک بیٹا تھا لاون نام چنانچہ بطرس نے اپنے بیٹے کے
لیے اپنے بھائی یوحنا سے اوسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اوس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج
میرے بیٹے سے کر دے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کر دون مگر یوحنا نے منظور نکیا اسلیے درمیان اون
دونونکے شر و فتنۂ عظیم برپا ہوا اور اوس شہر کے وسط مین دیوار حد کھنچی ہوئی تھی اور اوسمین دو دروازے تھے
سو وہ سب دروازے بند کیے گئے اور ہر ایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکار خود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا
تو درمیان اونکے بنا بر صلح و اصلاح کے در آئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونونکے لیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون
بھائی ہو اگر باہم ایسی تنازع برپا رکھوگے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمپر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان
اون دونون بھائیونکے صلح کرا دی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوا دیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم
تیار کرا کے بطرس اور اوسکے بیٹے لاون اور اوسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ اون سب نے طعام
ضیافت تناول کیا بعد ازان اونکے لیے شراب منگوائی اوسمین زہر ملا ہوا تھا جب اونکو وہ شراب پلائی تو وہ سبکے
سب مر گئے اور اسیطرح اوسنے یوحنا اپنے شوہر اور اوسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز پلا کر مار ڈالا پھر خود مالک
و ملکہ اوس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین پایا نگیا اوسکے اندر و باہر
صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کرائے اور اوسکی دیوارونکو لاجوری کار سے مرصع نگار
کر دیا اور اوسمین پردے دیباج زر تار لٹکوا دیے اور شہر شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ
اونپر حیف و قلق تھا دور کر دیا اور اونمین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اوس سے راضی ہوئے اور اوسکے
حسن سیرت کی شکر گزاری کرنے لگے اور اون لوگونکو اعلی خدمات پر مامور کیا اور اونکو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا
پھر شہرہ اوسکی داوری و دادگری کا سنکر ہر طرف و ہر جگہ سے خلائق آ کر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو
بلدۂ آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اوسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اونکے اصحاب کا ہوا ان سے

اگر مدینہ آمد کو گھیر لیا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ **روایت** پہونچی ہے کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید
باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعنات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا
اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہین تو خود سوار ہوکر اپنے کنیسے مین آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع
کرکے اونسے کہنے لگی کہ تم سب اس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمہارے شہر مین آپہونچے اور تمہارے شہر مین
داخل ہوگئے ہین اور اونکے دلو نمین اس شہر کے لے لینے کی طمع ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہے
جب اسکو اونہون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضے سے چھین لینگے اسصورت مین دین مسیح
بالکل مضمحل و سست ہوجاویگا پھر ان شہرو نمین مطلق ذکر اوسکا باقی نرہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک
دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ بھی خوب جانتے ہو
کہ یہ شہر تمہارا ایسا متحصن و مستحکم ہے کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو بے ثمر و قادر نہونگے اور قابو نپاوینگے
لاجرم لازم ہے کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کے لیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربونسے
مقاتلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاریٰ کو طلب کرکے اونکو حکم کیا کہ اہل بلد اور
مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہوجاوین روپوشی نکرین اور گھرونمین
چھپ نرہین چنانچہ اونسے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور ہتیار
لگائے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیئے اور صلیب و رایات بلند کیئے اور الگ الگ گروہ کو واسطے
حفاظت برجونکے متولی کیا **راوی** نے کہا جب عیاض بن غنم نے یہ دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ پہ
ارادہ قتال ہوگئے تو اپنے لشکر کے سردارونکو جمع کرکے اونسے فرمایا کہ یہ مدینہ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہے جسوقت
حقتعالی نے اسکو ہمپر فتح کیا کردیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہوجاوینگے پھر تم لوگونکی کیا راے اور کیا صلاح
ہے اسلوب جنگ کسطور پر کیا جاویگا اور حال یہ ہے کہ ان اعداء اللہ نے اس قلعہ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہے
تب خالد نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوئے ہین تو محض بعنایت خدا نہ بقوت و کثرت خود یا اور نہ
بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حقتعالی نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہین کہ حق تعالی برکت اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکو بھی فتح کر دیگا کیونکہ اوسنے اپنے نبی سے وعدہ فتح اسلام کیا ہے اگر یہ قوم اپنے شہر کے
ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہمکو امید ہے کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہے اور اگر وہ اجتماع پر
اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہے اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو
مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنے اوسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہے کہ
حق تعالی اوسکے دلکو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ ملک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض

قلم دوات و کاغذ منگوا کر اوس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلوٰتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ مِنْ عَيَاضِ بْنِ غَنْمٍ اَمِيْرِ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ بِاَرْضِ رَبِيْعَةَ وَدِيَارِ بَكْرٍ اِلٰى مَرْيَمَ الدَّارِيَّةِ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بنام خداوند رحمن و رحیم اور بعد صلوٰۃ اوپر ہمارے سید و آقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر اونکی ال کے یہ نامہ ہے منجانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر اون لشکرون مسلمین کا ہیں جو حدود ربیعہ و دیار بکر ہین وارد ہین لکھا جاتا ہے طرف مریم داریہ کے واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو نصرت امداد کی ہے اور تمام قوم کفار پر ہمکو فیروزمندی بخشی ہے اور ملوک کفار پر قابض و قادر ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہے ہم جس جس بلد پر نازل ہوئے اوسکے مالک ہوئے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اوسکو ہمنے شکست دی کیونکہ غلبہ و تسلط مخصوص واسطے حق تعالیٰ کے ہے اور واسطے اوسکے رسول اور واسطے مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعہ تدمر سے نہین ہے کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا ہے اوسپر اہل اسلام نازل ہوئے اور اوسکو فتح کرلیا اور اسیطرح قلعہ بعلبک و حلب و انطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہے متسلط ہوگئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حقتعالیٰ نے ہمپر آسان کردی اور اسی امر کا حقتعالیٰ نے اپنی کتاب مین ہمسے وعدہ کیا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے نصرت مومنین کی ہمپر واجب و لازم ہے پس جسوقت ہمارا یہ نامہ تجھکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اسصورت مین تو بسلامت رہیگی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اوٹھاویگی اور جسوقت ہمنے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہے اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجھکو عنقریب معلوم ہوگا جیساکہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہے کہ تم جانوگے کون عاجز تر ہے اس بات مین کہ اوسکا کوئی ناصر ویاور نہین ہے اور کون کمتر ہے کثرت انصار و سامان کارزار مین اور سلام ہے اوپر بندگان خاصگان خدا کے و بعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ سر مہر کرکے ایک شخص کے حوالہ کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اوسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہانکے لوگونکو نامہ حوالہ کرکے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور اونکو اونکی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکادی اس شخص نے وہ نامہ اوس رسن مین باندھدیا اونھون نے کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اوسکا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کرکے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہمکو لکھا ہے اس باب مین تم کیا کہتے ہو اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپکی ہو وہی بہتر ہے اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجیے ہم وہ بجا لاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ تار گوارا ہے نہ عار اور جبکہ ہم ان عربون کا امر

تسلیم کرینگے تو اہل روم ہمیں ننگ و عار رکھینگے اور کہینگے کہ تمنے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کردیا کہ محاصرۂ تمھارا نہ سال بھر کا ہوا نہ ایک مہینا نہ دس دن کا وحالانکہ یہ بلد تمھارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہے اور جب تمکو حاجت ہوتی تو تمھارے لیے اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمھارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جنکی تمکو احتیاج ہوتی وہ سب قلعہ مین مہیا تھین اور علاوہ میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھسے وعدے کیے ہین کہ وہ اپنے یہانسے لشکر میری نصرت کو بھیجینگے یہ سنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپکی بہترین رائے ہے چاہیے کہ آپ اوس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تاوہ ہمسے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اوسمین یہ درج کیا کہ تمھارا نامہ پہونچا مطلب تمھارا معلوم ہوا تمنے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا کیا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے تمکو مہلت دی ہے اور تمکو مہمل و مطلق العنان نہین چھوڑا ہے اور بالفعل تمسے درگذر نہین کیا ہے مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ تمسے مواخذہ کریگا اور گویا کہ تمنے سر دست ملوک اور ملوک زادون پر قبضہ و تسلط کیا ہے تو ہر آینہ مین تمپر اون لوگون کو بھیجتی ہون جو نہایت سخت بازو ہین اور تلوارین اونکی تیز ہین اور روانہ کرتی ہون لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تمسے بدلا لیوینگے اور بندگان مسیح سے عقدۂ عار وا کرینگے یعنے اونکو جو تمسے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہے تو وہ اوسکا تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمھارے حوالے کرون پس تم چاہو یہان مقام رکھو چاہو کوچ کر جاؤ والسلام پھر اوس نامے کو ایک ڈور مین باندھ کر اوس معاہدی نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اوسنے کھول لیا اور اوسکو خدمت مین عیاض رضی اللہ عنہ بن غنم کی پہونچا دیا پھر اونھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اوسکا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہمنے توکل کیا خداوند عزوجل پر اور اپنے امر کو اوسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیہ پڑھا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ کرتا ہے تو حقتعالی اوسکے لیے کافی ہے یعنے اوسکے قضاے حوائج کے واسطے بس ہے کیونکہ حقتعالی بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے و ہر آینہ اللہ نے ہر شئے کے لیے ایک مقدار معین کی ہے **راوی** کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوئے کہ شہر آمد پر اقامت کرین اور دستہ سوارونکا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہرہاے ہتاج و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے **راوی** نے کہا اوسی عرصے مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض رضی اللہ عنہ نے لوگونسے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض رضی اللہ عنہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے برادر عمزاد علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا اور ایک جماعت مسلمین کو اونکے ہمراہ کردیا تھا تاکہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت و تاراج کرین اوسوقت گذر اونکا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے اون لوگون نے جواب دیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہین اور یا علی رضی اللہ عنہ یا تم جانتے ہو علی رضی اللہ عنہ نے کہا ناقوس یہ کہتا ہے کہ مَهْلًا مَهْلًا يَا بَنِي الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَغْوَتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا

استغاثہ

وَاستَغلَنَا غَداً نَریٰ مَا نَریٰ مَا مِن یَومٍ یَمضِی عَنَّا اِلَّا لَنَا اَو عَلَینَا یَا بَنِی الدُّنیَا جَمعاً جَمعاً یَا بَنِی الدُّنیَا
شَرطاً شَرطاً مَا مِن یَومٍ یَمضِی عَنَّا اِلَّا اَثقَلَ ظَهراً مِنَّا مَا مِن یَومٍ یَمضِی عَنَّا اِلَّا اَصَارَ مِنَّا جَهلاً قَد
ضَیَّعنَا دَارَ اَبقیٰ وَاستَوطَنَّا دَارَ اَفنیٰ یعنے اے دنیا زادو اے دنیا دارو جلدی نکرو سمجھ بوجھ کے بتامل کام کرو
کیونکہ دنیا ہمکو اغوا کرتی ہے اور فریب مین ڈالتی ہے اور ہمکو اپنے امور مین مشغول کرتی ہے کل ہم دیکھینگے جو کچھ
دیکھینگے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہے دیکھینگے کوئی دن ہمسے یعنے ہمپر سے نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری
بھلائی کا ہوتا ہے یا ہماری برائی کا اے دنیا کے بچو اپنے امور کو جمع رکھو اے دنیا والو اپنے کامون مین مستعد
و آمادہ رہو جو جو روز ہمپر گذرتا ہے وہ ہماری پیٹھ کو بار گناہونسے بوجھل کرتا جاتا ہے اور کوئی زمانہ ہمپر
نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہے یہانتک کہ ہم دار بقا کو ضائع کرتے ہین اور دار فنا کو
اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سُنکے اصحاب علیؓ نے کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ باتین نصرانی جانتے ہین اور سمجھتے ہین
علیؓ نے کہا ان باتونکو سوائے نبی اور صدیق کے اور کوئی نہین جانتا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان
کی ربیع ابو سلیمانؓ نے موسیٰؓ بن عامر سے اوسنے اپنے جد سے کہ اوسکے جد نے اوسپر یہ روایت پڑھی تھی بمقام
حضار مین جو مضافات عسقلان سے ہے کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر آمد پر چار مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام
نے لشکر کے ڈیرے سے باہر نکلکر عیاضؓ سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش کرے اور دوڑ مارے چنانچہ
عیاض نے اوسکو اجازت دی تو اوسنے مہاجرین و انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز
ظہر کے روانہ ہوئے تا آنکہ دجلہ کے پار اوترے اور چلے تو اونکے لیے طی الارض ہوا یعنے زمین سمٹتی جاتی تھی یہانتک
کہ وہ لوگ تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوڑی دور نچلے تھے کہ میافارقین مین پہونچ گئے اور اوسکو گھیر لیا بجائیکہ
اوس برج تک پہونچے جو معروف بہ برج شاۃ تھا اوسوقت حکم بن ہشام نے کہا مین حقتعالیٰ سے آرزو رکھتا ہون
کاش یہ شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہو جاوے راوی نے کہا ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہوا تھا کہ
دفعتہً ایک برج کے حائط کا ایک دروازہ اونکے لیے خود بخود کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھس پڑے اور اوسوقت
اہل شہر وسط شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف بہ بیعہ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اوس شب کو
نصاریٰ کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز کے واسطے متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین
تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے اونکا غلغلہ سُنا تا آنکہ صاحب بلد جسکا نام اسلاحورس تھا وہ یہ غل سنکر
آیا اور عربونکو دیکھکر بولا تم لوگ کون ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسنے کہا تم کہانسے
آئے ہو حکم نے کہا ہم اپنے لشکر سے آئے ہین اوسنے کہا تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا بعد نماز ظہر کے اوسنے کہا ہمارے شہر کا
پھاٹک کسنے تمہارے لیے کھول دیا حکم نے کہا ہمارے واسطے اوس شخص نے دروازہ کھول دیا ہے جسکے ہاتھ مین جمیع امور کی

پنجیان ہین لوسنے کہا تمنے ہمارا کچھہ باک نکیا حکم نے کہا ہمکو کیا خوف ہے مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر پہونچا سکتے ہین نہ نفع بلا وہ
زیر قہرمان حکم الٰہی کے ہین وہو آیۂ حقتعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ
یعنے اے ایمان والو تم کافرونسے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو پس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تمھارا دین
حادث وجدید ہے اور ہمارا دین قدیم و مدید ہے اور حال یہ ہے کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہے حکم نے کہا اگر تیرا یہ قول حق
ہے تو تفضیل ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہے اسلیے کہ وہ بہت مقدم تر ہے آدم سے کیا تجکو معلوم نہیں ہی کہ طینت آدم یعنے مادہ
آدم کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
یعنے حق تعالی جسکا قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہے وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہے چنانچہ
اندر اوس مشکوۃ کے وقت جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اوسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبۂ ارتقا و استعلا
و عروج کیا جب ابلیس نے اوسکو دیکھا تو وہ چونکہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضوء توحید سے سفید جانتا تھا
ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ اوسکو شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی و قدیمی اوسکی بصفت وقت و بصورت حال
نمودار ہوئی بقول تعالی وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے در
حقیقت وہ سالک طریق شرک اور زیر سایہ جہل نا عاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادات بعجب و ریا
کرتا تھا اور واقع مین وہ مشاہدۂ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جو وقت وہ نور الٰہی مشکوۃ آدمیت سے نمودار ہوا
تو اوسنے اپنا مونھہ آگ سے بھڑکایا یعنے اوسنے اوس نور سے طلب نار کی اور اوس سے اخذ آتش کیا اوسکا مفاد یہ
مفہوم ہوا وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہے اور اصل
آدم کی یہ ہے کہ جب اوسنے عقاب جو طلب مین آشیانہ و پایہ گاہ بشریت سے باز و سے ہمت و قصد کے پرواز کرکے
حیطۂ انسانیت سے تجاوز کیا یہانتک کہ نار محن و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الٰہیہ نے اوس سے مفارقت
کی اور باز و اوسکی اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اوسکی بلند پروازی و ترقی کا شکستہ پر ہو گیا تو دام
مین وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محنت مین سرگردان
ہوا اور لہرہاے محنت و اندوہ نے پے در پے اوسپر ہجوم کیا اور برق اِهْبِطَا کا تازیانہ لگا اِهْبِطَا یعنے اے
آدم اور اے حوا تم دونوں باغ جنت سے اوتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آ نکلے
تو یکایک آیت بشارت نتیجے والی اوس کی برگزیدگی کی اوسکے آگے لیگئی یعنے آئی کہ پھر پروردگار نے اوسکو برگزیدہ
کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حقتعالی اوسپر متوجہ ہوا اور توبہ و انابت اوسکی قبول کی غرض کہ اسلاعورس نے اون صحابہ کو
حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہوں اوس وقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمہاری بیعہ مین جا کر کیا کرین اوسنے کہا اوسکے
اندر جا کر تم لوگ اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نماز پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہیں ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار

بلانے جاوین توپھر اوس سے تاخیر کرین آخر صحابہ ؓ نے اپنے گھوڑے باندھ دئے اور اندرون بیعہ داخل ہوئے
اور اسلاعورس کا ارادہ صحابہ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ آرائش بیعہ کی نمایش کراوے اسلیے کہ اوسکے اندر
ملمع و زرنگاری کی بڑی تیاری کی تھی اور اوسمین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اوسمین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا
بطور تبرک کے رکھا تھا اور اوسمین محراب داود اور گہوارہ عیسیٰ کا بنایا تھا اور اوسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام
کی لکھی تھی پھر جسوقت اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوئے اور اوسمین یہ تماشا دیکھا
تو ہشام بن ہشام اس آیت کی تلاوت کرنے لگے وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یَا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِی
وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنے حقتعالی نے فرمایا اے عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تونے کہدیا ہے کہ تم لوگ مجھکو
اور میری مادر کو سوائے خدائے واحد کے دوسرے اور دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا واللہ
یہ سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا سوائے اسکے نہین ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **راوی** کہتا ہے اونکی اس صدا سے بیعہ لرزہ مین آیا اور اوس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک
دوسرے سے ٹکرا گئین اور اوسکا مجاور ایک شیخ تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتونکا عالم تھا اور اوسکا نام عبد المسیح تھا جب
اوسنے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلونکی دیکھین تو اوسکے چہرے پر حسرت اور اوس ساری قوم پر جو اوسکے اندر تھے ہیبت
غالب ہوئی تو اون سبنے اپنے ملک و مالک سے کہا کہ تونے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا ہے اسوجہ سے کہ تونے
عرب کو اندرون بیعہ کے ہمیر داخل کیا ہے آیا تو نہین دیکھتا ہے کہ ان لوگونکا یہان آنا گویا غضب مسیح کا ہمپر ہوا ہے
تب اوس بطریق یعنے اوس رئیس نصاری نے کہا قسم ہے مسیح کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہے بلکہ انکا توحید
خدا اور ذکر اپنے نبی کا ہے چنانچہ معجزہ اونکے نبی کا ہمپر خوب ظاہر ہوا اور ہمنے اوسکو دیکھ لیا واسے ہمپر ہرگاہ یہ
شہر خود بخود اونکے لیے کھل گیا اور وہ ہمپر آپہونچے پھر جبکہ وہ داخل بیعہ ہوئے تو کیونکر بیعہ جنبش و لغزش مین نہ آوے
اور قندیلین آپس مین کیون نہ ٹکراجاوین اور جو کچھ مینے باتین کین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ دیتا ہون
اوس شخص کو جو اونکے دین پر ہو **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جس روز
بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہے تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اوس نے
اون تبرکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ جو ان و عرض
مین فتح کریگا اور محمد صلعم وہ شخص ہے جسکی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہے اور اوسی زمانے مین ایک شخص نے اوس
خادم سے سوال کیا تھا کہ مینے مسلمانونکو دیکھا ہے وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسپر جو عیسیٰ کا
قدم بنا ہے تو اوسکو بوسے دیتے ہین پس ہم مسلمانونکو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اوس خادم نے کہا
اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح ہے وحال آنکہ وہ قدم اونہین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہے جبکہ اونسے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون نے کہا کیا ایسا ہوا تھا اور وہ اس عروج کو پہونچا ہے اونسے
کہا ہان سچ ہے مکہ سے بیت المقدس تلک اوسکو سیر کرائی گئی اور وہان اوسنے سب نبیونکو نماز پڑھائی پھر وہان سے
اوسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا اور کیفیت اس سیر کی حکمت نے اسطرح سنائی
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دہی سے نفوس مردم مستبشر ہوئے اور تخم رسالت مشتہر ہوئے
اور کمالات اونکے مشہور آفاق ہوئے اور انوار جمال نے عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالی یہ ہوا کہ آنحضرت
صلعم کو قربت تاب قوسین تمام اہل کونین پر اشرف و افضل کرے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب
تم درستی اپنے احوال و اعمال کی کرلو اور تہذیب آداب سے آراستہ ہوجاؤ کیونکہ یہ شب قرب و حضوری کی ہے
یہ شب آزادی کی ہے جہنم سے یہ شب شادمانی و سرور کی ہے یہ شب ابتہاج ہے یہ شب معراج ہے اے فرشتو
نردبان پیغامبری کا لگاؤ اور کرہ ہا و کریوہ ہاے ہالہ کو ہموار کردو اور پایگاہ آداب پر با ادب کھڑے ہو جاؤ
اے جبرئیل جنتونکو آراستہ کر حورونکو اور غلمانونکو زیب و زینت جلوہ دے اے جبرئیل اتر وہان کے گھر مین
نازل ہو ہمارے حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کر تاکہ ہم اپنی آیات و نشانیان اوسکو مشاہدہ کراوین چنانچہ
جبرئیل نے وہ مرکب اپنے ہمراہ لیا جسکی خلقت عجیب اور صفت اوسکی غریب تھی اور اوسکی لگام جوالہ تقرب سے
تھی اور زین اوسکا ساز حب سے تھا کہ جبرئیل نے اوس براق کو میدان کون و مکان مین نکالا اور تلاوت
اس آیہ کے ندا دیتے تھے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہے جو اپنے بندے کو سیر و مشاہدہ
اپنی آیات کا کراتا ہے چنانچہ جبرئیل اوس مرکب کو لیکر دروازے پر اوس شہسوار عرصہ رسالت کے کھڑے ہوئے و بعد
رفع حجاب اسرار کے جبرئیل نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادات و تذلل مین بسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین
اپنے وسادہ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف و زار کر دیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبرئیل انوار
سعادات سے اونپر نور افشان ہوئے اور وفاے وعدہ سے مژدہ رسان ہوئے اور کہا یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ یعنے اے
چادر پیچیدہ شدہ گلیم پوش اپنے قدم ہمت پر کھڑا ہو اور کمر بند عزم کو چست کر اور سوار ہو اور طرف آسمان کے متوجہ ہو
اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم بشتابی تمام اوٹھہ کھڑے ہوئے اور مرکب تحیت و سلام پر
سوار ہوئے اور جبرئیل نے بالاے ابر چڑھا لیا اور خانہ کعبہ سے چلے اوسوقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس
تھی اور شوق اوسکا راہبر تھا اور جبرئیل خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوئے اور زیر مسجد اقصی پہونچے
تو وہان ارواح انبیا بلباس انوار حاضر ہوئے اور بسلام و تحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوئے اور بصلوۃ و درود
ثنا خوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت و ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم
علیہ السلام نے بیان کیا کہ حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھہ مین روح امر اپنا

دمیدہ کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدے کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریسؑ نے کہا حمد کرتا ہون مین
اوس خداوند کا جسنے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین مجھے جگہ دی اور نوحؑ نے کہا مین شکر گزار
ہون اوس پروردگار کا جسنے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنونکا باپ اور مجکو اونکا امن مقرر
کیا اور ابراہیمؑ نے کہا مین حمد کرتا ہون اوس کردگار کا جسنے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور اوسنے مجھپر نار کو خنک گوارا کیا
یعنے کہ آتش کو گلزار کر دیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اوسکی اصلاح کی اور موسیٰؑ نے کہا سپاس ہے اوس خالق کا
جسنے مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور
ہر شے کو بتفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اوسکے ہاتھہ سے بچایا اور میرے
لیے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھسے بطور تکلم کلام کیا اور سلیمانؑ بن داؤدؑ نے کہا مین شکر کرتا ہون اوس خداوند کا
جسنے تمام انس و جن کو میرا مطیع اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طائرونکی گویائی اور اونکی بات سکھلائی
اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہوئی اور عیسیٰؑ نے کہا ستایش ہے
اوس خداوند کی جسنے مجھے گندگی نطفے سے پیدا نہین کیا اور اوسنے میرے لیے مردے کو زندہ کیا یعنے مجھسے مردے کو زندہ کرایا اور میرے
واسطے کور مادرزاد اور سفید بدن کو اچھا کیا یعنے ان عوارض و امراض کو میرے ہاتھہ سے اچھا کرایا پھر جسوقت ان
جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتونکا فخر کیا اوسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہے خدا ے عزوجل کا
کہ اوسنے مجکو اپنے لب لباب نور سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اپنے
ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم و مقام قدس مین مصطفیٰ
کیا اور میرے سینے کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجھپر آسان کر دیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ و آیندہ
کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو مؤید کیا اور مجھے ساتھہ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا
اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری طاعت تمام عرب و عجم پر فرض کی اور تمام
روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر پاک کرنے والی کر دیا اور مجکو روز قیامت
میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائع سابقہ کو منسوخ کر ڈالا اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت
مین داخل کیا اور کعبے کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اونکی صلوۃ کو
سنا کرونگا تاکہ روز قیامت مین اونکی شہادت ادا کرون اور حقتعالی نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو
شاہد اوپر منکرین و ظالمین کے کیا ہے میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہے اور حق جل و علا نے فرمایا ہے
اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا یعنے ہمنے تجکو تمام خلق پر شاہد مبعوث کیا ہے اور مژدہ دینے والا
اور ڈرانے والا بھیجا ہے واقدی رح نے کہا پھر جسوقت بطریق میا فارقین یعنے اسلاعور سن حاکم میافارقین نے

حکم بن ہشام سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمہارے دین مین کچھ شک نہین ہے بے شبہ تم حق پر ہو اور آگے
مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا و بعد ازان مین اس شہر مین آیا اور اسکا
جو والی تھا وہ مر گیا تو بعد اوسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مینے رجوع کی اور اب
مینے توبہ کی اور تمہارے دین مین آیا تو آیا ہو سکتا ہے کہ حق تعالی مجھے قبول کریگا باوجودیکہ مینے ارتکاب گناہ عظیم کا
کیا تب حکم نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ آدمی
کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہے لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اندکے
خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدم زاد اس بات سے بہت
شادمان نہین ہوتا بلکہ جسوقت وہ کسی رہگذر مین ہو اور اوسکے پاس اوسکا شتر سواری کا بھی ہو اور اوسپر اوسکا زاد اور
اور پانی اور اوسکے نفع و آرام کی چیزین بار ہون پھر جسوقت کسی ایسی راہ پر اوسکا گذر ہو کہ اوسوقت اوسپر شدت
تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جا کر اپنے ناقے سے اوتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگا کر سو رہے
و بعد ازان وہ بیدار ہو اور دیکھے کہ ناقہ اوسکا جاتا رہا اور گم ہو گیا اور اوسپر اوسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور
اوسکے کھانے کی چیزین تھین آخر اوسکی طلب و تلاش مین نکلا اور چپ و راست ڈھونڈھتا پھرا مگر دستیاب
نہوا تب وہ اوسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھر آیا اور اپنی موت کا اوسکو یقین ہو گیا پھر وہان
جب سو رہا و بعد ازان جب بیدار ہوا ناگاہ اوسنے وہین اپنے ناقے کو مع مال کے بجنسہ پایا اور اوسکی مہار تھام لی
و بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس شخص کو اپنا زاد و راحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اوس سے
زیادہ حق تعالی خوش ہوتا ہے بندۂ مومن کے توبہ کرنے سے راوی کہتا ہے جب اسلاعورس نے یہ
کلام حکم بن ہشام کا سنا تو اوسکی آنکھون سے اشک جاری ہوئے پھر اون سب صحابہ کو اپنے دار الامارۃ مین لے گیا
اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہو گیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اوسکا بہت خوب و پسندیدہ
ہوا پھر اوسنے اپنی جماعت کو طلب کیا آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان اوسنے اکابر و صنادید بلد کو
طلب کیا اور اپنے اسلام سے اونکو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کے لیے پسند کرتا ہون وہی تمہارے
لیے بھی چاہتا ہون و ہر آئینہ دین ان لوگونکا برتر ہے اوسپر کوئی دین غالب نہین ہے پس جو جو تم مین سے
اسلام لاویگا وہ دنیا و آخرت دونون جگہ امن و امان پاویگا اور یہ لوگ ہرگاہ بلد آمد مین نازل ہوئے تو کچھ
شک نہین کہ تمام دیار بکر اونھین کا ہے درینصورت جو کوئی اونکی مخالفت و نافرمانی کریگا بالضرورۃ اوسکا
شہر لوٹ لینگے اور اوسکے اہل و اطفال کو بندی کر لیوینگے اور بندگی مین لینگے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو
تم اپنی جان و مال و بلاد سے ایمن رہوگے تب اون سبنے جواب دیا اے صاحب و مالک ہمارے

انکو تین دن کی مہلت دیجیے تاہم انکو مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب و مصلحت ہے چنانچہ اسلاعورس نے
اونکو رخصت کیا وہ سب اوسکے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوئے اور آپسمین وہ
حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نکرین اگرچہ وہ ہم سبکو مار ڈالین پس چاہیے کہ قتال پر صبر و استقامت کرو
پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلاعورس نے اونکو طلب کیا تو اونمین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین
آئے اور خبرداروں نے اسلاعورس کو اوس قوم کے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہوکر اوس سے
لڑنے کو آئے تب اسلاعورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اونسے لڑنے نکلا اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اوسکے ساتھ تھے تا آنکہ جنگ شدید واقع ہوا جب رات ہوئی تو اسلاعورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر
کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگونکے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اون صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ
ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ ناگاہ صداے سم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب اونکا تفحص کیا تو وہ سب
لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر اونپر قُبَثة بن عدی تھے اور سبب ان سوارونکے آنے کا یہ تھا
کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قصہ میافارقین اور ماجرا
اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوئے تو قُبَثة بن عدی کو پانسو
سوار کے ساتھ روانہ کیا اور حکم خداوند عزوجل سے طی الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اوسی رات کو
میافارقین مین پھونچ گئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا ان سب سوارونکو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اوس
دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعنات تھے تب اوس صحابی نے اون محافظونکو آواز دی تو اونھون نے دروازہ
کھول دیا اور سب سوارونکو اندر داخل کر لیا پھر سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنے کی تمکو کسنے خبر دی تب صاحب بلد
اسلاعورس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ ہر گاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ
ہوا اور مین سویا تو مینے حضرت کے وجود باجود کو خواب مین دیکھا وہ تمھارے آنے کی خوشخبری مجھسے فرماتے تھے
غرضکہ جب یہ سب پھونچ گئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوئے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا
اے دشمنان خدا بتحقیق کہ بلا کی تیر اوتر چکی ہے کہ تمکو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا ہے اور تمکو تلوارونکے آگے دم
لیا ہے یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرونکو بھاگے اور اپنے مکانونمین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے ایسے
کہ اونکو یقین ہو گیا نزول اوس بلا کا جسکی تاب و تحمل اونمین نتھی یہانتک کہ الغیاث و فریاد پکارنے لگے اور امان
مانگنے لگے اوسوقت اسلاعورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آویگا وہ امان پاویگا آخر وہ سب حاضر ہوئے
تب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا بتحقیق کہ ہمنے تمکو امان دی تمھاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے
ہتیار حوالہ کر دیں اونھون نے اپنے سارے ہتیار جو جو اونکے پاس تھے حوالہ کر دیے پھر جبکہ اوس قوم نے صدق قول صحابہ کا

دیکھہ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھہ لوگ اونمین سے محروم رہے و بعد ازان وس بیعہ کیہ جا مع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے
تین روز مقام کیا اور اوس قوم مین حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اونکے ساتھہ دس صحابی مقرر کر دیے تاکہ وہان لوگونکو
شرائع دین تعلیم کرین اور عتبہ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اونسے سارا ماجرا بیان کیا
یہ سنکے عیاض بہت خوش ہوے

بقیہ ذکر بلد آمد

جبکہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقاتلہ کیا تو اس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوئے
واقدی رح نے کہا کہ صحابہ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا کہ مذکور ہوا باب الماء پر
مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد شہر آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھر
آتے تھے اور ہمام اونکا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھدیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اوسی روٹی کو کھایا
کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن و رات برابر گذر رہے کچھہ نملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے
کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھہ نہین ہے کہ تو مجھے افطار کراوے یہ تیسری رات ہے کہ تو نے میرے لیے کچھہ نہین نکالا
اوسنے کہا اے میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپکے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین
کہ وہ کیا ہو جاتا ہے بلکہ مجکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق
عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام
نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کی جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان نکال لیچلا تب ہمام اوسکے
پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہے تا آنکہ وہ کتا اوس تالاب سے جسپر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا
آخر ہمام اوسکو چھوڑ کر پھر آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوئے تو افطار طلب کیا اوسوقت ہمام نے کہا اے میرے
آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہے دکھادے تب ہمام
خالد کے آگے آگے ہو لیا اور لیجا کر وہ مقام جسمین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر
ہر آیینہ حقتعالی نے اب ہمکو فتح و نصرت بخشی پھر وہانسے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلاکر یہ قصہ اونسے بیان کیا اور
اونسے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہے مین اوسمین سے اندرون شہر کے داخل ہونگا
اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانونکو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مقام صدق
ہے اوسکے لیے جو اوسکو بصدق بسر کرے اور دنیا مقام وفا ہے یعنے پورا پانے کی جگہہ ہے جو چاہے اوس سے
اخذ کرے اور دنیا امید گاہ ہے جو کچھہ چاہے اوس سے زاد آخرت لے لیوے اور دنیا دار نجات ہی جو چاہے

اوس سے حاصل کرے اور دنیا جاے نزول وحی خدا ہے اور مصلی پیغمبر جاے نماز ملائکہ کی ہے اور مسجد یعنے سجدہ گاہ
ہے احبا و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو حقتعالی ہمپر اور تمپر رحم کریگا چنانچہ ہمارے اور تمہارے
لیے یہ بات ہے کہ جو کوئی اس دنیاے فانی سے زاد آخرت کا چاہتا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سود مند کو اختیار
کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے یہانتک کہ تقصیر عمل مین مطمئن و بے پروا ہو جاوے آگاہ ہو لینے
تو اپنی جان کو خدا کے لیے بیچا اور اوسنے مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حقتعالی نے مومنون سے اونکی جانونکو مول لیا ہے اور
اونکے مالونکو قبول کیا ہے بعوض اس بہا کے کہ اونکے لیے جنت ہے پس جو کوئی اپنے تئین بیچا ہو وہ چاہیے
کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس چیز سے وہ ڈرایا جاوے اوس سے ہرگز نہ گھبراوے کیونکہ ہمارے تمہارے درمیان
مین وعدہ گاہ عرصۂ قیامت ہے اور وہ موقف حسرت و ندامت ہے لہذا تمکو لازم ہے کہ اپنے اسلاف کرام
اور دین اسلام کی پیروی کرو اور خدا کی برکت اور اوسکی اعانت پر تکیہ کر کے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے
اپنے اصحاب مین سے سو جوانونکو انتخاب کر لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتیار لگا لیوین بعد ازان سوار ہوکے
پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اونکو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون
اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار اور گوش بر آواز رہو صداے تکبیر و تہلیل پر اونھون نے کہا مجھے معلوم ہوا اوسجگہ
مین تیار رہونگا تم جاؤ حق تعالی تمہاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ عون و برکت خدا پر توکل کر کے روانہ ہو
چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اونکو مستعد و تیار پایا تب اونکے آگے آگے راہی ہوئے
اور سب پیادہ پا تھے تا آنکہ در چشمہ پر پہونچے اور اوسوقت آدھی رات تھی پس حق تعالی نے حارسان و دیدبانان برج
شہر پناہ پر نیند غالب و مستولی کر دی کیونکہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہے
اور اوسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے راوی نے کہا اول جو شخص اوس چشمے کے اندر سے داخل ہوا وہ خالد تھے
اور اونکے پیچھے لگے ہوئے عامر بن الاحوص اور حذیفہ بن ثابت و عمران بن بشیر تھے اور اسیطرح وہ سب ایک ایک شخص
اوس سوراخ مین جو اندر چشمے کے ہو گیا تھا داخل ہو گئے مگر جو جوان اونمین سے جسیم و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے
اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوئے واپس آئے چنانچہ جتنے لوگ اندر شہر کے اوس منفذ سے پہونچ گئے
وہ اسی آدمی تھے اور سواے اون لوگونکے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوئے اور کوئی اونکی معیت مین نہ پہونچ سکا
اور لیکن بعد جانے اون لوگونکے ایک شخص اون لوگون مین سے جو باعث جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا
اوسنے بھی اوس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اوسکو کھود کر کشادہ کیا آخر وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے
اور اپنے یارونکو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچ چکے تھے تا آنکہ اونکے پاؤنکی آہٹ سے سوتے ہوئے

جاگی اوٹھے اور بیچے ہوئے او ٹھہ کھڑے ہوئے تب خالدؓ نے قصد اون لوگونکا کیا جو دیوار شہر پناہ پر دیدبان تھے تا آنکہ اونکو تیرونکی مارسے نیچے اوترنے ندیا پھر خالدؓ نے اپنے اصحاب مین سے دس آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ اونھون نے قفلونکو توڑکر دروازے کھول دیے اور ادہر عیاضؓ بن غنم سوار ہوکر لوگونکو بیدار و ہوشیار و آمادۂ کارزار کررہے تھے تا آنکہ جسوقت خالدؓ اور اونکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کہی تو فوراً عیاضؓ مع لشکر باب شہر پر جا پہونچے اوسکو کھلا ہوا پاکر اندرون شہر دھنس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و برج شہر پناہ کے بھاگے تاکہ اوسپر پناہ لیوین اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اونکو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا تھا جو اپنی خوابگاہ سے اوٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اوسکے سر کو اوسکے تن سے اوتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اوسکا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالدؓ باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب قطع ہوگیا تھا اور اونکو عذاب نے گھیر لیا تھا **راوی نے کہا** پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلونکو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاغل اونکے منقطع ہوگئے تھے اور شجاعان عرب سرہاے کفار عجم کمراتے تھے اور تلوارون پر تلوارین پڑتی تھین اور نا کین اشرار کی کٹتی تھین اور نابکارونکے دل دہلتے تھے اور نامردونکے بدن تھرتھراتے تھے آنکھونسے اشک بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہین سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہین کرتا تھا کوئی منع کرنے والا نتھا جو کسیکو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہین کرتا تھا اور کسی کا دل او نپر ترس نہین کھاتا تھا یہانتک کہ رات نے پیٹھہ پھیری اور گریز کر گئی اور صبح آمادۂ طلوع ہوئی اور خالدؓ بعد اسے بس بس شور کرتے تھے تا آنکہ رات نے اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوئے اوسوقت اہل بلد نے اپنی خواریون و خرابیونکو دیکھکر طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اوسکو نپایا اور نہ اوسکا کچھہ پتا لگا اور سبب اسکا یعنے اوسکے غائب ہوجانے کا یہ ہوا کہ جسوقت اوسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سُنا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ اونکے ہاتھہ سے مخلصی نہ ملیگی تب اوسنے اپنے تئین اور اپنے رفیقونکو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر نقد و جواہر سے سکی لے لیا اور اوسکے دار الامارۃ مین ایک نقب تھی چنانچہ اوس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ مین اوتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی **واقدیؒ** نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اونکی بھاگ گئی تو الغیاث والامان پکارنے لگے اوسوقت صحابہ نے تلوارونکو روک لیا اور ہاتھونکو کھینچ لیا اور اون سب کو میدان شہر مین روبروے عیاضؓ بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاضؓ نے اونسے خطاب کیا اور بعد حمد خداوند عز و جل و نعت سیدؐ رسل کے یہ بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تمپر فتح و نصرت دی اور ظفریاب و کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نکرتا اور مومنونکے دلونمین رحم نڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم مین سے کسیکو نچھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہمکو واسطے ضبط غصہ اور عفو کرنے کے حکم کیا ہے چنانچہ فرمایا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ گھونٹ جانے والے غصے کے ہین یعنے جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو درگذرتے ہین تو حقتعالی ایسے نیکو کارونکو دوستدار رکھتا ہے بعد ازان عیاض رض نے اونکے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی اونمین سے اسلام لایا اوسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اوسپر جزیہ یعنے محصول سالیانہ اوسی سال سے مقرر کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اوس جماعت کے زید بن حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ دین یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنابر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیے بنی اسرائیل اوسکی شانمین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اوسکے لیے ہدیے اور تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض رض بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوئے اور اہل آمد سید انمین جمع کیے گئے اور بموافق گفتار اوس قوم کے اونکے شیخ نے کلام کیا اوسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اوٹھہ کھڑا ہوا اور نام اوسکا ملیا بن حنینا تھا اور اہل اسلام بھی اوسکے رتبے سے آگاہ تھے کہ وہ شیخ بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہے پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو و تحقیق کہ حقتعالی نے رحمت کو پیدا کیا اور اوسکو تمہارے دلونمین جگہ دی وہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سائر امم پر تمکو افضل کیا اور صحف ابراہیم و موسیٰ مین اسطرح نازل کیا ہے کہ آخر زمانے مین ایک نبی امی صلعم مبعوث کرونگا اور اوسکی امت کو ساری امتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اونکے دلونمین متمکن کرونگا اور اونکے سبب سے اپنے ملائکہ پرمین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے اونکو غرا محجلین اوٹھاؤنگا یعنے پرتو برکات وضو سے اونکے چہرے درخشان اور دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلای گناہ ہوئے اور روخشیان صحرا اونسے بھاگنے لگے تو وہ اوس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے کہ الٰہی بحق اوس نبی عربی کے جسکو تو آخر زمانے مین مبعوث کریگا میرے گناہونکو بخش دے چنانچہ حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی یہ سنکے عیاض رض نے کہا ہر آئینہ حق تعالی عفو کو دوست رکھتا ہے تو تحقیق کہ ہمنے تمسے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ ہرگاہ تمنے ہمسے عفو کیا تو اب ہم تمہارے دین کیطرف رجوع کرتے ہین آخر اونمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو اونمین اسلام نہین لائے تو اونپر سال آیندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اونکے ہتیار لے لیے اور اونکے اموال مین سے کچھ مال بھی اونکو حوالہ کر دیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع ہے پھر وہان پانچ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اوسی کے بنی اعمام سے اوسکے پاس تعنات کر دیے

ذکر فتوح یمانیہ و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح آمد کے عیاض رض بن غنم نے پھر طرف اون قلعونکے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سرکشونکے تھے

چنانچہ وہانکے باشندونکی طرف جو متوجہ ہوئے تو وہ سب اسلام لائے وبعدازان نعمان بن معرّن کو طرف اہل آنحل کے بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انحل کا یانیہ رکھا گیا اسلیے کہ فتح اوسکی ہاتھہ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی وبعدازان عیاض رضؓ نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعدازان رخ کیا طرف کوہ جودی و بطرف سیوزن و ذوالعرض کے آخران مقامات کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اوسپر عہد لیا بعدازان مسلمانون نے ہتاج پہ عزم کیا مگر اہل ہتاج نے اقبال اسلام و قبول طاعت سے رد و انکار کیا اور آمادۂ قتال ہوکر ساز و سامان جنگ مرتب و فلاخن بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض رضؓ بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہے اگر اسکو ہم چھوڑ دینگے اور اسسے درگذر کرکے چلے جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگونکو آزار پہونچاوینگے اور اونپر تاخت و تاراج کرینگے جو حال انکا جو لوگ اسلام لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو اونسے تعلق ہے پس بصورت ہم اس قلعہ سے درگذر نکرینگے یہانتک کہ اوسکو فتح کرین انشاء اللہ تعالی تب خالد نے کہا اس قلعہ پر ہمارے ساتھہ حیلہ کیا عجب ہے کہ کار دشوار آسان ہوجاوے **واقدی** رحمۃ اللہ نے **کہا** کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان و سخت سرکش تھا اوسکا نام یانس بن کلیوس تھا اور اوسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت بیریونہ سے جو دختر بیریال بن کالوس کی تھی اور بیریال صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہکر اپنے باپ ماںکی ملاقات کو گئی تھی اور ایک مہینا اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ ماں سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے اپنے شوہر پاس چلی تو نیمہ راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعہ ہتاج پر وارد و نازل ہین یہ سنکے اوسنے وہین وہی منزل پہ مقام کر دیا اور وہانسے کسیطرف تجاوز نکیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اوسکا اوسکو بہت چاہتا تھا اور بغیر اوسکے اوسکو صبر و قرار نتھا پھر جب اوسنے دیکھا کہ اہل اسلام اوسپر نازل و وارد ہین تو اوسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ ادہر آسکتی ہے نہ یہ اودہر جاسکتا ہے تب اوسکی لیے تدبیر و فکر کی اور ایسا مکر اندیشہ کیا کہ بحیلہ و خدع مسلمانون سے پیغام صلح کرے تا زوجہ اوسکی پاس اوسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرکے اطاعت سے انحراف و سرتابی کرے چنانچہ یانس بن کلیوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض رضؓ بن غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیۂ عمر یہان آکے تمام کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہمپر قادر نہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہمسے مصالحہ رکھو اگر اس مدت مین تمنے فتح کر لی تو دیار بکر مین سے پھر کچھہ باقی نرہجاویگا اور اوسوقت ہم تمہاری اطاعت پذیر اکرینگے اور اگر تم فتح بلاد پر قادر نہوئے تو اطاعت تمہاری ہمپر لازم نہوگی زیادہ والسلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض رضؓ بن غنم کے ایک مرد عرب متنصر کے ہاتھہ روانہ کیا یعنے اصل اوس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک مدت سے نصرانی ہوگیا اور وہ ملک بیعۃ الغرس کے باشندونمین سے تھا اور یہ شخص مدبر و منتظم شہر ہتاج کا تھا اور اوسکے برادران عم او انتظام بلد مین اوسکے شریک اور اعوان تھے اور نام اوسکا مرہب بن واقد تھا اور میل و رغبت اوسکی جانب عرب کی روم سے بہت زیادہ تھی جس

اوسنے نامہ خدمت مین عیاض کی پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اوس مقام کی طول نہو تو مرہف نے قصد
مراجعت کا کیا مگر وقت روانگی کے اوسنے عیاض سے کہا آگاہ ہو اے امیر مین وہ نہین ہون کہ خیر خواہی عرب سے باز رہون اور
خیر خواہی میدین کی کرون حال یہ ہے کہ اس گمراہ نے ایسی ایسی فکر کی ہے اس صورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کرکے
کہین کمین گاہ مین اوسکی زوجہ کی گھات مین رہو اور اوسکو مع اوسکے ہمراہیون کے گرفتار کر لو تو جسطرح اور جو اطاعت یا لینی
چاہو گے وہ فی الفور بے تامل تسلیم کریگا اور اپنا شہر بھی حوالہ کر دیگا بس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ سنکے عیاض رض نے
جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کرکے دغا کرین اور امید ہے کہ حق تعالی ہماری صدق نیت پر نظر کرکے ہمکو فتحیاب و مظفر و منصور
کرے **راوی** کہتا ہے مجھسے **روایت** کی مالک بن بشر بن عامر نے اور وہ اون لوگون مین تھا جو فتوح شام و دیار
بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھا چنانچہ اوسنے کہا جسوقت مرہف وہ باتین عیاض رض سے کہ رہا تھا ناگاہ سامنے سے
گرد اوڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہوکر جاؤ دیکھو تو یہ کیسی گرد ہے
تب میسرہ اور ایک جماعت صحابہ مین سے سوار ہوکر گئے تا آنکہ میسرہ فوراً پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپکو مژدہ اور
فتح مبارک ہو عیاض نے پوچھا اے ابن بشر وہ کیا خبر ہے اوسنے کہا یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہے کہ بہت سے
بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا آیا ہے اور مال کثیر اور آدمیونکو اسیر کر لایا ہے یہ خوشخبری سنکے چہرہ عیاض رض کا روشن ہو گیا
اور واسطے پیشوائی ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہانتک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض رض و جماعت مسلمین پر سلام
کیا و متاع و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اوسوقت مرہف بن واقد تامل دیکھ رہا تھا یہانتک کہ ایک لڑکی روبرو بھی پیش
کی گئی کہ اوسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اوسپر نشان شاہان عجم کی عیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین
کے اپنی نگاہین پست کین اور آداب الہی موافق اوسکے ارشاد کے بجالائے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے
اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جسوقت مرہف نے اوس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو چیختا
کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وہر آئینہ اے مسلمانو دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا
صدق ہے تب عیاض رض نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہے اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا
اوسنے کہا یہی لڑکی زوجہ یانس مالک بتاج کی ہے جسکا ذکر ابھی مین تمسے کرتا تھا حقتعالی نے اوسکو تمہارے ہاتھ
لگا دیا یہ سنکے عیاض نے سجدہ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اوٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہے اور خدا سے
ڈرتا ہے حقتعالی اوسکو رستگار کرتا ہے اور اوسے روزی دیتا ہے جدہر سے اوسکا گمان ہے اور اودہر سے جو اوسکے
گمان سے باہر ہے **واقدی** رح نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اوسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان
نصاری کی تہین اتفاقاً اوسی سرزمین پر جس رستے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا
تو مازنی نے میرونہ اور اوسکے ہمراہیونکو گرفتار کر لیا اور عیاض بن غنم کے حضور مین حاضر لایا اوسوقت عیاض رض نے

مرہف سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھہ اور جو کچھہ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہے اوس سے بیان
اور اہل اسلام کی خیر خواہی کر اور اوس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اوسکو اپنی زوجہ کی خواہش و
طلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کرے اور جو امر ہم اوس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہف نے
یہانسے مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اوسپر بہت شاق و صدمۂ عظیم ہوا تب مرہف سے
مشورہ کیا کہ اب تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اوسکو وفا کرتے ہین اور
اسی سبب سے یہ لوگ ہمپر ظفر یاب ہوئے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہے کہ آپ قلعہ انکو تسلیم کر دیجیے
تو وہ آپکو زوجہ آپکی اور جملہ جو کچھہ آپکا ہے دیدیوینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا اے مرہف تو انکے
پاس جا اور انمین سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف کرین پس اگر وہ اس
بات مین عہد و فا کرینگے تو اونکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لا کہ جسکا قول مقبول عند الجمہور
اور فعل اوسکا مشکور ہو تا کہ میری خاطر کو اوس سے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا ہو جسکا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح
کرنے مین بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اوسکی بطلب خالدؓ بن الولید تھی اور یہ تجویز اوس
ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اون لوگونکو اس حیلے و مکر سے طلب کرکے گرفتار کر لیوے اور اونکے بدلے مین اپنی زوجہ
کی مخلصی کراوے چنانچہ مرہف پاس عیاضؓ کے آیا اور جو کچھہ یانس نے کہدیا تھا وہ بیان کیا تب عیاضؓ نے کہا
اے مرہف اوس مرد ود کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمسے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہین کہ مکر اوسکا
اوسی کیطرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ یعنے خدا تعالی مفسدونکے کام درست نہین کرتا
اور انجام کار اونکا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالدؓ نے عیاضؓ سے کہا اے امیر مجھے جانے دو مین اس قلعہ پر چڑہ جاؤنگا
حق تعالی راہ راست کا موفق ہے عیاض نے کہا بہتر ہے برکات و عنایات خدا پر تکیہ کرکے عزم کرو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ یعنے قدرت و قوت خدا داد ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمرو بن معدیکرب و مسیب
بن نجیبہ و قیس بن ہبیرہ و ضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ ہوئے اور
انکے آگے آگے مرہف تھا یہانتک کہ باب قلعہ پر پہونچے اور اوس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ غلامون خادمونکو
درکات و درۂ قلعہ مین بٹھاکر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اونکے ہتیار رکھوا لیوین چنانچہ اون غلامون نے
ایسا ہی کیا کہ سبکے ہتیار لے لیے مگر خالدؓ و عبد الرحمنؓ و ضرارؓ ان تینون نے ہتیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم وہ نہین ہین
جو اپنے ہتیار غیر و نکے حوالے کرین اگر اوسکو منظور ہو تو ہم اوسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر سے آئے ہین اودھر کو
پھر جاتے ہین تب مرہف پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتیار حوالے کیے مگر تین آدمی نے ہتیار نہین کھولے پر وہ
کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین اونکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض اگر وہ آگ بھی ہونگے

تو بھی ہمکو کچھہ گزند نہین پھونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جزع و ہراس کو اونپر ثابت ہونے نہ دے تا اونکو طمع و حوصلہ ہو غلام
سنکر یانس نے کہا قسم ہے حق مسیح کی بے شبہ تو سچ کہتا ہے کہدے اونسے کہ وہ سب ہتیار باندھے ہوئے آوین تا اون
سب پر ثابت ہو کہ ہم اونسے کچھہ خوف نہین کرتے ہین اور سوا اسکے اس صورت مین اونکے دلونمین ہمسے وحشت بھی
نرہیگی غرض کہ مرسف گیا اور غلامونکو حکم کیا کہ جس جس کا ہتیار لیا گیا ہے واپس کر دو پھر اونکو ہتیار دیکر ہمراہ لے چلا
جب وسط قلعہ مین پھونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جسوقت اوسکی آنکھین صحابہؓ سے
دوچار ہوئین تو اوسکے دلمین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اسوجہ سے کہ جو کوئی خدا سے خوف رکھتا ہے اوس سے ہر شے
ڈرتی ہے چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا و حال آنکہ اوسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب کو فہمائش اس بات کی کردی تھی
کہ جب مجکو دیکھو مین اونسے قریب ہوا ہون اور اونسے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم اونکو گرفتار کیجیو پھر جب خالدؓ نے اون لوگو
بشرے کیطرف نگاہ کی تو اونکے مافی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے خطاب کیا کہ اے بطریق برجاے خود باش
تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین و ہر آئنہ ہمنے بہت سے ملوک کو مقہور و ہلاک کیا اور اونکے بلاد لے لیے
یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگا اور یانس کو خوف مین لایا اور اوسکو دہشت مین ڈالا یہانتک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا
کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب اونہین مین سے اوسکو نظر آنے لگے آخر خالدؓ آگے بڑہا اور یانس کی رگ گردن پر ایسی ضربت شمشیر
لگائی کہ اوسکے سینے تک اوتر گئی اور دیگر صحابہ نے یکبارگی اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے تلوارین مارنے لگے اور کشتونکے پشتے
کر دیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان فسطاس (نام مقام) و فرساط (نام مقام) کو واسطے قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا
چنانچہ جسوقت یانس کو خالدؓ نے قتل کیا اور اہل فسطاس مع فرساط نے صحابہ کی استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس
شد و مد سے دیکھی تو وہ لوگ آپسمین کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب و ہمراہیون سے غافل و بے پروا
نہین رہتے ہین بلکہ اونکے معاون و مددگار رہتے ہین و بتحقیق کہ اونھون نے ہر گاہ بلد آمد اور دیگر بلاد کو فتح کر لیا ہے تو شہر ہتاج
وغیرہ کب اونکو مانع ہو سکتے ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین اور اونکے ہمراہ ہوکر
اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اونھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھہ ہوکر قلعہ والونکو قتل کرنا
شروع کیا اور ادہر لشکر اسلام مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جسوقت عیاضؓ بن غنم نے اندرون قلعہ سے شور و
غوغا سنا تو کہنے لگے آگاہ ہو اے مسلمانو کہ ہر آئنہ یانس نے ساتھہ خالد اور اوسکے ہمراہیونکے غدر و عہد شکنی کی پس اے
مجاہدین لازم ہے کہ اپنے تئین اون تک بہت جلد پھونچاؤ یہ سنتے ہی ابو الہول مع چار سو اپنے اصحاب کے فوراً نکل پڑا
اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر چڑہ کر قلعے کیطرف اوتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے تھے
اونکو تہ تیغ کیا یہانتک کہ اونمین سے کوئی بھاگ نہ سکا اور ہنوز ابو الہول اور اصحاب اوسکے داخل قلعہ نہوئے تھے کہ خالدؓ
نے قلعہ فتح کر لیا تھا اور اوسپر تسلط بخوبی کر چکا تھا اور بعد ازان عیاضؓ اور سائر مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھہ اوس

قلعہ مین تحاسب پر قبضہ کیا اور عیاض نے سالم اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اوس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اوسکے ہمراہ
سو آدمی تعنات کیے اور اہل قسطاس و قرساط کے لیے اور واسطے بقیۂ مردم قلعہ کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ
لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نکرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالدؓ و مقدادؓ و عمارؓ و معاذؓ و شرحبیلؓ و عبدالرحمٰنؓ
بن ابی بکرؓ و ضرارؓ اور عیاضؓ نے اون اسیرونکو بھی رہا کیا جنکو قیس بن ہبیرہ گرفتار کر لایا تھا و بعد ازان عیاضؓ نے
بطلب میافارقین کوچ کیا تا آنکہ اثنائے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین و اہل الجزیرہ اور مردمان تغلب و اثنان
و حزب الکلاب نے پیشروی کر کے ہیم پاس عیاضؓ بن غنم کے حاضر ہوگئے سو عیاضؓ نے اونکو امان دی اور اون پر جزیہ
مقرر کر لیا اور اون سبھونکو اونکے شہرونکو رخصت کر دیا اور اکابر میافارقین کے عیاض کی ملاقات کو آئے اور اونکے
حسن سیرت اور طیب عدالت پر شکرگزاری کی اور واسطے عیاض اور مسلمین کے سامان ضیافات مہیا کیا اور عیاضؓ نے دامن
کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعد ازان سائر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
جمع کر کے اونسے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ربیعۃ اور طرف ارض قوم کے ہے تو چاہیے کہ تم
لوگ رحمکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدہر سے ہم اودہر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھونسے
زیادہ اون بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاض نے کہا جسکے پاس کوئی
رائے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اوسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمینیہ کا کرینگے
تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذریگا لہذا بالفعل بہتر یہ ہے کہ یہانسے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہے اور اوسکا نام
حصن لغوب ہے اور نام والی قلعہ کا بطالقون بن کنعان بن حمید یونس ہے اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر
اعظم ہے اوسپر عزم کیجیے شاید اللہ فتح کرے

ذکر فتح حصن لغوب

بعد ازان اوس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑہیان اور اکثر قلعے بطالقون کے تحت حکومت اور
زیر دست ہین اور بار ہا وہ یہانسے سوار ہو کر بطمع تاراج باشندگان ان شہرونکے جاتا ہے اور غارتگری کرتا ہے لہذا
رائے یہ ہے کہ اگر آپ اوسپر لشکرکشی کیجیے تو امید ہے کہ حقتعالی آپکی فتح کرے کیونکہ اگر آپ اس قلعہ کو فتح کر لیوینگے تو
جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانیت قلبی اوس شخص کی ہوگی جسکو آپ
اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہانکا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاضؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو
کچھ اس شخص نے کلام کیا تمنے سنا ہمین تمہاری کیا رائے ہے تب خالد نے کہا کہ کلام اس شخص کا حق اور نطق اسکا
صدق ہے آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل کیجیے بعد ازان وہ لوگ عیاضؓ کے پاس سے اپنے اپنے

مقامون پر آئے اور تمام شب اس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اس قلعے کے بھیجنا چاہیے آخر بر اے یہ بالاتفاق یوقنا کو
اختیار کیا اور یوقنا کو پاس عیاض رض کے بلوایا تب عیاض رض نے یوقنا سے کہا اے عبد اللہ یوقنا جمیع اصحاب کی راے نے
تجھپر اتفاق کیا ہے کہ تو ہی اس قلعے مین جا اس امر مین تیری کیا راے ہے یوقنا نے کہا مقتضائی امیر کے امور کی اصلاح
کرنے مینے سنا ہے کہ یہ قلعہ سخت و شوار گذار ہے اور جب وہان مین پہونچون تو احتمال طول امر ہے مبادا کہ یہ وقت فوت
ہو جاوے اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہرحال اپنی جان خدا و رسول کے واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین
اپنے برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی گوشے مین فلاحین کے بطور کمین اوتار دیتا ہون اور اپنی عورتون اور اولاد کو
مقام بقر مین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر بشمول اون باشندون کے اوس قلعے
مین میرا گذر ہوگیا تو انشاء اللہ تعالی تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاض رض نے کہا اے عبد اللہ تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے زمانے مین
مشتہر ہے مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جا کر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیونکو مہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو گرفتار
کر لیوینگے اور حق تعالی نے فرمایا ہے لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ یعنے اپنے تئین از خود ہلاکت مین نہ ڈالو
تب یوقنا رض نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہے تو مجکو اذن دیجیے کہ انکے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج کے جاؤن عیاض رض نے
کہا ہان اجازت ہے اوسوقت یوقنا رض اپنے ہمراہیونکو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اوسکی قوم سے تھے اور اون لوگون نے
شہرہاے آرزن و سعرد و تمرد و یاسا و حران و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدی رح نے کہا ناگاہ قضا و قدر
الہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حران و معدن و تمہر و طراجر و سلواس کو جسکا نام حرسلوا تھا ساتھ
بطالقون کے عناد تھی اور درمیان ان دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے درپے تخریب تھا
پھر جب خبر آمد صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے اوسوقت باشندگان
بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بحرب دینے لگے مگر اوسنے اپنے مین طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نپائی
تو اوسنے ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تا اوس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت
کرے کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاوین چنانچہ اوس عرصے مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوئے جاتا تھا ایک
قریہ مین جسکا نام آرغبر تھا جا اوترا اور گھوڑونکو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور اس انتظار مین روانگی پر
آمادہ بیٹھا تھا اور اتفاقاً اوسی حوالی مین یوقنا بھی گھات و تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ اونھون نے اوس قریہ کو گھیر لیا اور
جو لوگ وہین موجود تھے اونکو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول اون لوگونکے وہ بطریق یعنے حرسلوا والی سعرد بھی مع ہمراہیان
اپنے اسیر ہوگیا پس وہ شب تو دار و گیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے اوسنے خطاب کیا کہ
دیکھو حق تعالی نے کیسا مجکو تمپر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی ملوک روم سے ہون کہ مالک بلاد تھا اور لشکر کشی
اور فرمان روائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربانگاہ سے تقرب رکھتا تھا پھر جب حق تعالی نے اس قوم کو یہان بھیجا

تو مینے انکے حالات کی پژوہش و آزمایش کی اور انکے کامون پر نظر کی تو مجھکو خوب ثابت ہوا کہ حق بجانب انکے ہے تب مینے انکے قول و فعل کی پیروی کی وحال آنکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص کسری بن ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہمسے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین ہمارے لیے تھی اور ہم کچھہ پروا ے عرب نکرتے تھے یہانتک کہ باانیہمہ مکنت و قدرت کے جب عرب نے ہمپر خروج کیا تو اونکے رعب و صولت سے ذائقہ ہمارا تلخ ہوگیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تاآنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور حصنونکے مالک ہوگئے اور ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوئے اور پروردگار نے اونکو ہمپر نصرت و فیروزمندی بخشی اسلیے کہ وحدانیت و توحید خداوند مجید کا اشارہ انہین کیطرف کیا جاتا ہے یعنے خلق اللہ مین انہین لوگونکیطرف اشارہ ہے کہ یہی لوگ موحدین خاص ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا و آخرت مین تمھارے لیے آسائش و فراغی حاصل ہو اور مین تمکو مطلق امان کردون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تمکو آخرتک یعنے تم سب کو قتل کرونگا یہ سنکے اون لوگون نے کہا آج کے روز و شب ہمکو مہلت دو کہ ہم بجاے خود ہا فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے اون سبکو مہلت دی اور حرسلوبطریق کے تئین تخلیہ مین بلاکر پوشیدہ اوس سے باتین کین اور اوس سے کہا تو اوس بات پر عمل کر جسکے سبب جہنم سے تیری گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئین موّدی و آمادہ کر یہانتک کہ جو باتین ہمنے سنی ہین کہ وہ درمیان تیرے اور صاحب اس قلعہ یعنے بطالقونکے واقع ہے تجکو اوسپر دسترس ہو جاوے تب اوس بطریق یعنے حرسلو نے کہا تم سچ کہتے ہو مگر تمکو اس راز درپردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر کہ باعث عداوت درمیان تیرے اور اوسکے کیا ہے ہرسلو نے کہا سبب عداوت یہ ہے کہ بطالقون نے اپنے عقد تزویج کے لیے خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہدایا اور پیام بھیجا تھا مینے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ میرے اور اوسکے عداوت کی ہوئی ہے یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہے اور مین اوسکے شہرون پر غارتگری کرتا ہون اور اب مین اوسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا تاکہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہوجاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار کیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر و زبردستی بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھسے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہمسے خلاف و انحراف نکرے اور مین تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جاکر اوسکے سامنے انکساری اور فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت و پشیمانی کا کر کہ مین دربارۂ تزویج اپنی دختر سے تمھارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہون آخر اب مینے اوسکو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرائش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اوسکے ساتھہ کیا اس ارادے سے کہ مین اوسکو تمھارے لیے ہدیہ پیشکش کرون پھر جب مین اوسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہانتک کہ جسوقت فلان قریہ مین پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑے اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیونکو گرفتار کرلیا

اور مین اوسسے اپنے تئین بچاکر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑاؤ غرض کہ جب وہ یہ بیان سنیگا تو طمع اوسکو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑیگا او سوقت امید ہے کہ حق تعالی ہمکو فیروزمند و فتحیاب کریگا پھر انشاء اللہ جب ہم اس قلعے پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کریگا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا وہی فعل عرب ہے جو کچھہ مین کرونگا اوسکو تمام عرب پذیرا و امضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب وس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرونگا لیکن مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرتا ہون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے زعم مین یہ گناہ ہے تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمے ہے تو مجھپر چھوڑ دے کہ عیسیٰ بن مریم روز قیامت مجھسے اسکا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہے ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہے کہ جو کچھہ تم کہتے ہو ہرگاہ مین اوسکو بجا لایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعے سے نہ نکلا بلکہ اوسنے اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کے لیے میرے ساتھہ کر دیا تو تمھارے دشمن سے تمکو کچھہ فائدہ حاصل نہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا بطریق نے کہا میری راے مین اسکے سواے دوسری صورت ہے یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہے اوسنے کہا تم اپنے اصحاب کو یہان سوار ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمھارے ہمرکاب ہون اور صبح نہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف و زیر نظر ہو جاوے تو میرا گھوڑا اور میرا ہتیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان جا پہونچون اور جسوقت یطالقون کو ہمراہ اوسکے ارباب دولت کے دیکھون اور میری اوسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر شور و فریاد کرون کہ لے ملک عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامونکو پکڑ لیا اور جو کچھہ آپ کے لیے ہدیہ و تحفہ میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہونگا کہ قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جسوقت وہ یہ بات سنیگا تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سواے اسکے اوسکو کچھہ چارہ نہوگا کہ فوراً تمھاری طرف عزم کرے اور حال یہ ہے کہ اکثر لشکر اوسکا متفرق ہے کہ جابجا اونکو قلعون پر تعنات کر دیا ہے اور اوسکے پاس ہمگی ہزار سوار یا کچھہ کم ہونگے پھر جبکہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سُنا تو اوسکی باتون پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرونکو پاس عیاض رض بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض رض کے پاس پہونچے تو اون قیدیون سے فرمایا ہم تمکو رہا کرتے ہین اس شرط پر کہ تم لوگونمین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو اونھون نے کہا ہان البتہ ہم آپکا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور کیونکر نکرینگے کہ آپ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض رض نے اون بندیونکو چھوڑ دیا جب وہ لوگ ہر طرف منتشر ہوئے اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت و طیب عدالت امیر اسلام کی سُنی تو اطاعت و فرمانبرداری مین سب حاضر ہوئے اور ادھر یوقنا اوسی رات کو اپنی جمعیت لیکر طرف قلعہ یطالقون کے روانہ ہوئے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہوا تھا کہ سامنے

قلعے کے جا پہونچے اوسوقت یوقنا نے حرسلوا بطریق کو رخصت کیا اور اوس سے عہد واثق لیا اور اوسکا گھوڑا اور ہتھیار دیدیا اور وہ اونکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھوڑا کر بھاگتا ہے اور وہ چند قدم جانب قلعہ گیا تھا کہ اوسنے ملک بطالقون کو سامنے طرف قلعہ شعرحہ کے جاتے دیکھا اور اوسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اوسوقت سبب اوسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ کچھ لوگ اوسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اونھون نے اگرچہ کچھ ہراسیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق بطالقون سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا پس یہ اسی ارادے سے چلا تھا کہ اون ستمدیدونکو دست یوقنا سے نجات دے تا آنکہ اوسی ہنگام مین جسوقت بطریق حرسلوا روبرو بطالقون کے پہونچا تو پیدل ہوکر بالحاح وزاری پیش آیا اور حال اپنا بیان کرکے اوسکو نرم دل کیا اوسنے پوچھا آخر تونے کیونکر مخلصی پائی اوسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑا کر اس گھوڑے پر سوار ہو بھاگا پھر جب اونھون نے مجھے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آگئے ہین جب بطالقون نے یہ احوال سنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اوسیوقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہے جسکا ارادہ کرکے مین چلا تھا سو خدا نے خود اوسیکو ہم تک پہونچا دیا تو چاہیے کہ اوسپر یورش کرو اور کوئی اونمین سے بچنے نپاوے یہانتک کہ اونکو نیزون سے چھید لو اور یوقنا نے بحلم و تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچا اور رنج و بلا نے ہاتھ پھیلایا اوسوقت یوقنا اور اوسکے اصحاب خداوند عزوجل سے طلب اعانت و امداد کرتے تھے چنانچہ اوسوقت کہ یہ لوگ قریب بہ ہلاکت تھے ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھوڑونکی دور سے نظر آنے لگین اور گویا کہ وہ بطریق تساقط ٹوٹے پڑتے ہین آخر جب وہ قریب ہوئے اور یوقنا نے اونکو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب رسول خدا تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سب تین ہزار سوار تھے اور افسر اونکا خالد رضہ بن الولید تھا اور باعث اوس لشکر کے آنے کا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے بنی اعمام کو ہمراہ لیکر عیاض سے رخصت ہوکر بقصد قلعہ لعوب روانہ ہوا تھا تو عیاض رض نے اوسکے حق مین اندیشہ کرکے لشکر سوارونکا بسرکردگی خالد رض کے روانہ کردیا تھا چنانچہ خالد کو جسوقت اوس نواحی مین احوال قتال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑونکی باگین چھوڑ دین اور بگٹٹ آپہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان اے حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستونکو اور ذکر اللہ مین اپنی آوازونکو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آپہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اوسکی شان عظمت سے اوسکو پہچانا اور اوس سے تیغ زنی و نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا نے نیزہ مار کر زمین پر اوسکو گرا دیا اور خالد رض نے اور اوسکے اصحاب نے لشکر بطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے کرتی ہے آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنے بطالقون کو قتل کیا تو اوسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اوسکے لشکر سے پکار کر کہا کہ تم کسکے لیے قتال کرتے ہو یہ تو تمہارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اونھون نے سر بطالقون بالاے سنان دیکھا تو منھ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اونمین سے اکثر مر کھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اون قلعونمین جو بطالقون سے متعلق تھے گھس پڑے یا کہ بطالقون مارا گیا آخر وہانکے لوگ نکل بھاگے واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ بطالقون کی ایک زوجہ بڑی عاقل

زیرک اور بیدار مغز و تدبیر تھی جب اوسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلد اکثر مارے گئے اور باقی منتشر و
متفرق ہو گئے تو اوسکو یقین ہو گیا کہ اب اوسکے ملک کو زوال آیا اور اوسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہو گیا تب اوسنے اپنے ارکان
دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمہارا مارا گیا اور جو جمعیت اوسکے ہمراہ تھی پریشان
ہو گئی اور عربونکے ہاتھونسے تمپر ایسی واردات گذریں اور ملوک دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتیں پڑیں اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک
ملک شام ہو گئے اور سرزمین ربیعہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر متسلط ہو گئے صالح امور اونسے قریب ہیں شریعت اونکی جاری
ہے اور ذکر اونکا ہر جا ساری ہے اکثر ملوک و بطارقہ اونکے دین میں داخل ہو گئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہیں فتح
کرتے ہیں اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہیں اوسکو شکست دیتے ہیں یہانتک کہ وہ تمہاری سرزمین میں وارد ہوئے اور تمہارے
گھر و زمین نازل ہو گئے اب تم اپنی رائے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو کچھ آپنے کلام
کیا ہم خوب جانتے ہیں مگر یہ امر آپکے امر پر موقوف اور آپکی رائے عالی سے متعلق ہے ملکہ نے کہا صواب دید یہ ہے کہ تم سب اپنا خون
بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح اہل بلاد نے معاملہ کیا ہے وہی تم بھی کرو کہ اگر اونسے مصالحہ
کر لوگے تو مال و عیال و ننگ و ناموس سے امین و مطمئن رہوگے اور اونکے سایہ پناہ میں زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سنکے اون لوگون نے
جواب دیا کہ تجویز آپکی عین صواب ہے ملکہ نے کہا پھر تم میں سے کچھ لوگ ان عربونکے پاس جاویں اور ہمارے لیے اونسے
التماس صلح کریں راوی کہتا ہے پھر بعد مشورے کے وہ سب ملکہ پاس سے رخصت ہوئے پھر اونمیں سے تیس آدمی جو
بڑے اخیار و ابرار قوم تھے نہر قلعہ سے عبور کرکے جانب لشکر خالدؓ روانہ ہوئے جسدم خالدؓ اور جملہ مسلمانون نے اونکو اپنی طرف
آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہیں تو مسلمانون نے اونکا استقبال کیا اور اونپر سلام کیا اور اونکو مرحبا کہا اور
اونکے ہمراہ ہو کر خیمۂ خالد پر لیگئے اوسوقت خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خواص اصحاب اونکے گرد تھے
اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ میں مشغول تھے اور اونکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ ان لوگون نے
جاکر خالدؓ اور اصحاب خالدؓ پر سلام کیا تب خالدؓ نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت مؤدی کرو اور یہ آیت
پڑھی وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا یعنے جب کوئی تمہارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی
عطیہ بذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اوس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہو یا مثل اوسکے
ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب علیکم السلام دو پس اوس قوم میں جو اکابر تھے اور اونکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھ کر کہنے لگے تم میں
کون امیر ہے جس سے ہم کچھ خطاب و کلام کریں اون مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم میں نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہے کہ اپنے
برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے ہم سب کو برابر و یکسان کر لیا اور دین نے ہمارے وضیع و شریف کو ایک طرح
جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہیں پھر جب اوس قوم نے یہ باتیں سنیں تو وہ سب کہنے لگے کہ واللہ تم لوگونکو حق تعالیٰ نے ہمپر نصرت
نہیں دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبیؐ کی اتباع و پیروی میں صادق ہو اور قول تمہارا اپنے دین میں بحق ناطق ہے درینصورت ہم تمسے

یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے ایک قول پر ہمارا بھی تحمل و قرار داد کرو اور جسطور پر تمنے ساتھ اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہے ہمکو بھی اوسمین
شریک کرو تب خالدؓ نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بذل مال کروگے یعنے کتنا جزیہ و محصول دوگے اونھون نے کہا جسقدر
تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے ہین مگر اوسیقدر جسپر مردم ذمی شہر والے راضی ہون تاکہ وہ خوشدل
رہین اور حال یہ ہے کہ جو شخص رحم نہین رکھتا ہے اوسپر بھی کوئی رحم نہین کرتا ہے و بتحقیق کہ ہمنے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لیجاتی ہے **راوی** نے کہا پھر جسوقت اوس قوم نے یہ کلمات سُنے تو چہرے
اونکے فرط شادمانی سے روشن ہوگئے اور کہنے لگے بتحقیق کہ حق تعالیٰ نے تمکو بسبب حق کے نصرت دی ہے (یعنے تمکو نصرت
دینی حق ہے کیونکہ تم مستحق نصرت ہو) اور ہم تمہارے دین مین سواے حق کے اور کچھہ نہین دیکھتے ہین بالآخر وہ سب کے سب
اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اون سب کو اونکے کنیسو مین جابجا مجتمع کیکے جو جو حسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھہ اونکے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان کیا یہ سنکے اہل شہر نے جواب دیا ہم
ایسے نہین ہین کہ تمسے بذات خود کنارہ کشی کرین اور تمہارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل تابش و دین ہو پس لابد ہے کہ
جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہوا اوسی مین ہماری بھی رضا ہے چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اونمین محروم رہے و آنا ملکہ نے
جسوقت یہ باتین سنین تو دل اوسکا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت و ہدایا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جانب
سے نہر اوترکر ہمارے قلعے مین آؤ پھر اونکے لیے نہر پر پُل بندھوا دیا کہ خالدؓ نے مع اپنے ہمراہیونکے اوس پل سے عبور کرکے بقیعہ مین
آ اوترے اور اوس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور اونکی طرف نظر رکھتی تھی آخر اوسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ لوگ
محض تارک دنیا و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اوسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارتگر و نہین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بے عقل
نہین ہین اور انمین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہے اور یہ سب مشتغل بذکر او مستقل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ اونکے محاسن عبادت کو
خوب دیکھہ چکی تو اپنے قصر سے اوترکر ان لوگونکے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اوسوقت خالدؓ نے کہا حق تعالیٰ تیرے اسلام کو
تجھسے قبول کرے اور تجھسے راضی ہو اب تو اپنے قلعے مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل و دست برد نہین ہے و بعد ازان
نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اونکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اوسکی منظور ہوئی تو خالد کو براے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا
اوسنے قبول کیا تب خالدؓ نے اس بات کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اوسنے استشارہ و استجازہ کیا اونھون نے جواب
بھیجا کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کر دو اور جتنے بلاد اوس قلعے سے متعلق ہین جمیع بلاد و جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

ذکر فتح طنز و بہمرد و سعرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالدؓ نے عزم جانب سعرد و بہمرد کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعۂ طنز پاس خالدؓ کے
حاضر آئے اور صلح کی درخواست کی بطوریکہ مطیع اسلام رہین تب خالدؓ نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا

تو اسلام اوسکا ہم قبول کرینگے و در نصورت جو ہمارے لیے حلال ہے اوسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہے اوسپر بھی حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ سے اوسپر جزیہ یعنے محصول مقرر ہوگا چنانچہ اس حکم کو اہل ظفر نے قبول کیا پھر اونکے لیے ایک عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف مہرو سعود و معدن وارزن کے کوچ ہوا بالآخر وہان والون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اوسی حکم پر راضی ہوئے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اوسکا حال اہل اسلام سے ہے اور جو چاہے اپنے دین پر رہے تو اوسپر جزیہ ہے و بعد ازان جبکہ ایام عدۃ ملکۂ قلعہ کے تمام ہوئے جو زوجہ ملک بطالقون کی تھی اور نام اوسکا جانوسہ تھا اوسوقت یوقنا نے اوس سے عقد تزویج کیا و بعد ازان خالد نے وہانسے کوچ کرکے بمقام سُوقار یا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوقاریا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالدؓ مع اصحاب عیاض سے جاملے اور فیمابین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام شوق تمام مؤدی ہوئے تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف بدلیس و اخلاط کے کیا ناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملکہ زادی زوجہ یرغون کی وہ یرغون جسنے فتح کفر توتا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہو چکا ہے سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی **واقدی** رحمہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی محمد بن یونس نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی ہے اسمعیل نے قیس سے اونھون نے کہا تحقیق کہ طاریونؓ ہرگز نصرانیت اختیار نہین کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اوسپر کوئی حیلہ تدبر کرے اور بلد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانونکو دلوا دیوے سو واسطے اوسنے یہ ارادہ کیا کہ جسطرح یرغون اوسکے شوہر نے کفر توتا مین کیا تھا اوسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعے سے کرے اور اس باب مین رائے اوسکی اور رائے اوسکی شوہر کی متفق ہوئی مگر یرغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نجاؤنگا کیونکہ البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے گرفتار کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہے تو اپنی جا پر تو استقامت رکھ بعد ازان طاریون نے ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی و چلنے پر تیار ہوئی اور اوسوقت اپنے غلمان و خدام کو مجلس اپنے خلوت مین طلب کرکے اونسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مینے ایک امر پر عزم کیا ہے چاہتی ہون کہ اوسکو بجا لاؤن اور اوس بات کو تمسے بھی ظاہر کرون اون لوگون نے جواب دیا اے ملکہ غلامونکو سوائے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہے ہم تیرے ہر امر کی پیروی کرینگے تب طاریون نے اونسے بیان کیا کہ یقین کر و بے شبہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربونکے بہت ناگوار ہے اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بھی بہت ہے چنانچہ مینے تجویز کیا ہے کہ از روے حیلے کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کیطرف شکار کو نکلون پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اوسکا سنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ رائے بہت خوب و مناسب ہے پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہو کہ وہ یہان رہجاوے اور وہ اس دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اوسکی نسبت کچھ ملامت نہین ہے اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالضرور مین آج کی شب جانے والی ہون اور قسم ہے مجکو اس سر کی جو مینے ظاہر کیا ہے اگر مجھے خبر پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یرغون میرے شوہر خواہ اور لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اوسکی گردن مارونگی غرض کہ جس کسیکو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اون لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب

شب تاریک ہوئی تو طاریون یرغون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اوسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام سے ارادت رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر تو تابین ایسے تھے جنکے دلونمین اعتقاد اسلام راسخ تھا اور وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رخ کیا اور جاتے جاتے اوس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن کو اپنے پس پشت چھوڑکر شہر بدلیس پر مشرف ہوئی اوسوقت صاحب و مالک بدلیس اوسکی پیشوائی کو آیا اور اوسکے لیے مہمانی و ضیافت بھجوائی اور طاریون اوسدن بقیۂ روز وہین مقیم رہی

ذکر فتوح بدلیس و ارزن و مضافات

راوی نے کہا کہ باقتضاے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض رضؓ بن غنم سوقاریا پر نازل ہوئے اور خالد مع اپنے اصحاب کے اونکے شریک ہے لاحق ہوئے اور یوقنا بھی وہین آملے اوسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت پر بہت شادمان ہوئے اور یوقنا اور خالد نے اپنی اپنی سرگذشت اور فیروزمندی بیان کی اور عیاض رضؓ سجدات شکر نعمت پروردگار بجالائے بعد ازان عیاض رضؓ نے یوقنا کو پاس والی بدلیس کے ایلچی بھیجا اور بدلیس و ارزن اور قف اور انظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک بطریق کے تھے جسکا نام سرَوند بن بولص تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین وتری تھی اور اوسوقت سروند ملکہ طاریون ہی کی پاس موجود تھا ناگاہ جسوقت سروند کو خبر ورود و آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اونکی پیشوائی کے لیے سوار ہوا اور اونکو اپنا مہمان کیا و بعد ازان طاریون نے یوقنا کے ساتھہ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نکرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی طالب ہون بلکہ مینے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھہ تو خیرخواہی رسول خدا اور مسلمانونکی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ کو بطریق حیلہ و غدر کے قتل کرکے اوسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کرون ولیکن اے میرے عم تم مجکو مشورہ دو اور تدبیر بتاؤ کہ کس طور پر اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلد بدلیس اور اخلاط جسپر قلعۂ قف و انظر واقع ہین اوس قسم کے مقامات مشکلہ ہین کہ جب عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہوسکینگے اس باب مین جو راے تمھاری ہو اور مجکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی تو پھر مجکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہوگی یوقنا نے کہا تو خوب یقین کرکہ ہرگاہ تو اس نیت خالص سے عزم کریگی تو حق تعالی بالضرور تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اوسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی لامحالہ رسالت امیر عیاض کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح کو کوچ کرونگا پھر جسوقت وہان پہونچونگا تو جو کچھہ مشیت و تقدیر الہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آویگی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اوس تک پہونچیگی بعد ازان جو جو اوسکو کرنا چاہیے وہ سب اوسے تعلیم کردیا پھر طاریون نے یوقنا کو وداع کرکے اوسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بے عقل مجھپر بڑی کد کریگا تاکہ جس امر پر میرا اعتقاد ثابت ہے اوس سے مجکو طرف دین مسیح کے پھیرے کاش مجکو یہ اندیشہ نہوتا کہ اوسکے اصحاب اور صاحب اس قلعہ کا اوسکی اعانت مین ہمپر یورش کرینگے تو ضرور مین اوسکو

گرفتار کر لیتی بعد ازان وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثناے راہ سے اوسنے اپنے غلامان مین سے بعضونکو اپنے باپ پاس روانہ کیا اور مژدہ اپنے آنے کا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ بشیر پیشگاہ ملک جا پہونچا اوسوقت اوسنے شہر کو آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے سوار ہوا اور امراوند ماکو اور اکابر شہر و سار شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب خضر یا کے پہونچکر ماریون سے ملاقات ہوئی پھر جسوقت ملکہ نے اپنے باپ کو دیکھا تو سواری سے اوتر پڑی اور پاپیادہ باپ کی طرف دوڑی اور ملک بھی پیدل ہوا اور سارے لشکری گھوڑونسے اوتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سرنگون ہوئے اور ملک نے ماریون کو اپنے سینے سے لگا لیا اور استفسار حال کیا کہ اے بیٹی تیرا امر کیونکر ہوا اور تعجب کیا واقعہ گذرا اوسنے کہا یرغون نے مجھکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کیطرف لیگیا اور وہ مسلمان ہوا اور مجھکو بھی اوسکی اطاعت و پیروی سے بخوف مسلمانونکے کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ اب جو وہ لوگ داخل دیار بکر ہوئے تو مین اونسے چھپکر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدہان ہوا و بعد ازان اوسکی سلامتی کی تہنیت و مبارکبادی دی پھر ملک و ملکہ سوار ہوکر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارہ مین داخل ہوئی اوسوقت تمام خدم و حشم و زنان ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان ملک باشتیاق دیدار حاضر ہوئے اور بڑے ذوق و شوق اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کے نذرین گذرانین اور صدقے اوتارے اور بیعہ مین نذر و نیازین چڑھائین و بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور ذکر ملک شہریار کا اور کیفیت سلب قلعہ راس العین بیان کرنے لگی تب اوسکے باپ نے پوچھا اے میری بیٹی تونے اونکے دین مین اونکی کیا سیرت دیکھی اوسنے کہا اے ملک حال اوس قوم کا یہ ہے کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہانتک کہ خلایق اونکی جانب رجوع کرتے ہین مگر با اینہمہ واللہ کوئی دین افضل دین مسیح سے نہین ہے اور مینے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے مخلصی پاؤنگی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل عبادت کرونگی اور جب تک یہ دونون مہینے پورے نہونگے تو اوس مدت مین نکسی قربانگاہ کے قریب جاؤنگی اور نہ شراب پیونگی اور نہ گوشت خوک کھاؤنگی بلکہ ترک لذات کرونگی اور نہ آپ شمعون دیہ سے التماس کرونگی لیکن اوس مدت عبادت تک طریقہ تنصر کو بھی ملتوی رکھونگی پھر جبکہ مین اونکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہولونگی اوسوقت قربانگاہ کے قریب ہونگی اور صلیب صلبان کو مس کرونگی یہ بات سنکر اوسکا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ ماریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اوسکے اندر ایک کوٹھے مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی اور فقرا و مساکین پر تصدق جاری کیا اور اپنا شعار دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور یہ دونون مہینے جو اوس سے وعدہ لیے گئے اور پیام جیا من کا امر کے باپ پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اوسکے انتظار مین اقامت پذیر تھی واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھے روایت بیان کی ابو محمد نے اوسنے کہا مجھے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسنے مجھکو وثوق ہے اور اوسنے نقل کی ہے قیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوحنا بہم رسالت طرف بلد بدلیس کے گئے تھے اور ماریون سے باتین ہوئین تھین اور صاحب بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوحنا کے بھیجا تھا اور وہ خود خبر ورود یوقنا سے کل اپنے حصن پر

چہیہ گیا تہا اور وہین یوقنا کو بہی طلب کیا اوسوقت مین بہی یوقنا کے ہمراہ تہا پہر جب ہم لوگ داخل قلعہ ہوئے اور بیت الامارۃ مین پہونچے تو صاحب حصن یعنے سرونداپنے تخت مملکت پر جلوہ سن کہتا تہا ہم لوگون نے اوسکو سلام کیا اور یوقنا نے پیام دیا کہ امیر جیوش مسلمین یعنے افسر اوس لشکر اسلام کا جو سرزمین ربیعہ مین نازل ہے وہ عیاض بن غنم ہے اونسے میرے تئین تمہاری طرف اسلیے بہیجا ہیکہ تا مین تمکو بطرف توحید خداے یکتا اور رسوے نبوت سرور انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرون یعنے تم خدا کو واحد جانو کسیکو اوسکی ذات و صفات مین شریک نسمجہو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق و برحق یقین کرو اور جو کچہہ ہمارے لیے حلال ہے تم بہی اپنے لیے حلال جانو اور جو چیزین ہمپر حرام ہین تم بہی اوسکو حرام سمجہو و بملاحظۂ احوال ملوک گذشتگان نامدار و مالکان معاقل و دیار کے عبرت پذیر ہوکہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہوگئے اور تم مجکو اس پیام کا جواب دو تا مین پیش امیر جاکر عرض کرون سرونے نے جواب دیا اے میرے سردار مین خود ارادہ رکہتا تہا کہ اپنا ایلچی تمہارے امیر کی خدمت مین بالتماس صلح روانہ کرون اور کچہہ خراج اونکو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندونمین سے جو کوئی تمہارے دین کیطرف رجوع کرے تو مین اوسکا مانع و مزاحم نہونگا یوقنا نے کہا آخر تمنے کیا مقدار خراج کی اپنے دلمین تجویز کی ہے کہ بعد صلح کے بابت ہر ایک یدلیس و ارزن وغیرہ بلاد محروسہ و مقبوضہ اپنے کے کسقدر دینا منظور ہے تا کہ مین جب پیغام صلح پاس امیر لشکر کے لیجاون تو اوسپر اونکو و عرب کو راضی کرون تب سروند نے کہا اے سردار مین اونکو سو ہزار دینار یعنے ایک لاکہہ تو دینا دونگا اور پانسو زرہین اور ہزار کمانین پیشکش کرونگا مگر باین شروط کہ تا حین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی و حاکم مقرر نکیا جاوے اور تمہاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود و باش نکرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا بہی محض اس غرض سے ہوتا اونکو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہے و منجملہ شرائط کے یہ بہی شرط ہے کہ میری مملکت مین میرا ہی امر نافذ رہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اوسکا اوس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمہاری جانب سے ہمارے یہان مقیم رہیگا اور ہم اون مسلمانون پر کچہہ حکم نکرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہمنے ان شروط پر تمہاری صلح کو پذیرا اور امضا کیا اور ہمنے تمہارا عہد پورا کیا کہ جو شرطین تمنے ذکر کین ہم اوسپر منجانب خدا و رسول خدا عہد کرتے ہین **راوی نے کہا** پہر یوقنا نے اوسکو عہد و ضمان خدا و رسول کا دیا اور مراسم ہدایا فیمابین اپنے اور اوسکے اوس طور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فیمابین ہرقل سلطان روم کے کیا تہا چنانچہ یوقنا نے بہی اوسیطرح سروند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بہی اوسکو عطا کیا اور جمیع مسلمین کیطرف سے اوسکے ساتہہ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تا کہ جو کچہہ فیمابین یوقنا و سروند کے قرار پایا تہا اوس سے اونکو مطلع کرین پہر جبکہ نامۂ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اوس مقام سے کوچ کرکے یدلیس مین آئے اوسوقت سروند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش کیا پہر جب عیاض اوسکی ملاقات کو گئے تو اونسے بہترین ہدایا اور مال کثیر پیشکش کیا اور اپنے یہان مہمان لیا اور عیاض نے بہی ایک عہد نامہ لکہدیا **راوی نے کہا** کہ ناگاہ مسلمانان اہل یمن و بدویان عرب نے وہانکی لڑکیونکا حسن و جمال جو دیکہا تو اونکے دل اونکی طرف بشدت مائل و فریفتہ ہوئے یہانتک کہ اون لوگون نے اون جاریات سے

مباشرت کی جب عیاضؓ کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اونپر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھون نے ایسا فعل کیا ہے وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ اون لوگون پر اقامہ حد کی گئی اور اونسے حق اللہ یعنے دیت لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاضؓ نے اونسے خطاب کیا کہ تمنے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہوا ور کیا ایسے ہی کامونکے لیے تم خلق ہوئے ہوا ور کیا تمنے نہین سنا ہے کہ حق تعالی نے اپنے امر کن سے جسمین حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہے چنانچہ یہ کلمات سنکے سارے مسلمانونکو ہیبت اور عبرت ہوئی **راوی** نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقناؓ پاس عیاضؓ کے حاضر ہوئے اور تخلیہ مین باتین اکابطاریونکی بیان کین اور کہا تحقیق کہ اونسے [illegible] کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہے اور وہ اس فکر و تدبیر مین گئی ہے کہ کسی حکمت عملی سے وہ ملک بلند سلمین کے ہاتھہ لگے اور مینے اوس سے وعدہ کیا ہے کہ مین بھی اوسکے پاس پھونچکر اس امر مین اوسکی اعانت کرون مینےکہ عیاضؓ نے فرمایا ہرگاہ اوسکو ایسا امر درپیش ہے تو ہمپر واجب ہے کہ اوسکی مدد کے لیے خالدؓ بن الولید کو باجمعیت اوسکے اصحاب کے روانہ کرین یوقناؓ نے کہا اس باب مین جو کچھہ آپ کے نزدیک صوابدید ہو وہ کرنا چاہیے تب عیاضؓ نے کسی کو پاس خالدؓ اور معاذؓ و قیسؓ و مسیبؓ بن نجیبہ و عمروؓ بن معدیکرب و عبدالرحمنؓ بن ابی بکرؓ کے بھیجا اور ان سبکو بلوا کر وہ باتین جو یوقناؓ نے کہی تھین اونسے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا رائے ہے

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قیف و انظر یہ

چنانچہ کلام عیاضؓ سنکے خالدؓ نے جواب دیا حقتعالی امیر کے امور کو صالح و بخیر انجام کرے ہر گاہ اسطرح کا امر پیش نہاد ہے تو آپ یوقناؓ کو بہم رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اونکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پھونچینگے تو جو کچھہ ارادہ و مشیت الہی مین ہے وہی ہوگا مثل معروف ہے والحاضر یری مالا یری الغائب یعنے حاضر وقت جو کچھہ دیکھتا ہے غائب وہ نہین دیکھتا ہے پس حقتعالی جو ہر جا حاضر و ناظر ہے تو وہی ہر شے پر قادر ہے ہم غائب اوسپر باہر نہین ہوسکتے پس جب ہم وہان جاوینگے تو جو کچھہ واقع ہوگا مشاہدہ کرینگے عیاضؓ نے کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالدؓ اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوئے چنانچہ ہمراہ یوقناؓ کے صحابہ مین سے پینتیس ۳۵ آدمی تھے اور بیس ۲۰ آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب اخلاط پر وارد ہوئے اور اہل روم وارمن نے سطح قلعہ سے مسلمانونکو دیکھا تو اونکو یقین ہوا کہ یہ سب رسول و ایلچی ہین تب اون لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سنکے ملک نے حکم اونکے احضار کا کیا تا آنکہ ایساول جانب سے ہمی دروازہ جدیدلیس سے مسلمانونکے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑون پر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تمکو ملک نے طلب کیا ہے پھر وہ اونکو ہمراہ لیکر دارالامارۃ تک پھونچا اوسوقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اوس ملک کا بوسطیوس تھا اوسنے سبکو اپنے حضور مین طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈھوڑی مین داخل ہوئے تو غلمان و خدام نے اونسے ہتیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالدؓ نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیرونکے حوالے نہین کرتے ہین کیونکہ حقتعالی نے ہمارے نبیؐ کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا

اور ہم لوگ اوسی کے مقلد اور پیرو ہین در نیصورت جو چیز خدا و رسول نے ہمارے لیے مخصوص کی ہے ہم وہ اپنے سے جدا
نکرینگے آخر خادم نے کلمات خالد سے ملک کو مطلع کیا یہ سنکر ملک نے حکم کیا کہ اونسے کچھ تعرض نکرو جسطرح وہ یہاں
آنے دو تا اونکو یہ گمان نہو کہ ہم اونسے خوف رکھتے ہین اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہے چنانچہ خادم اوسیطرح
اونکو اندر لے گئے جب ملک نے اونکی طرف نگاہ کی تو اون سبنے سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح
شیر و درندے بیٹھتے ہین اور وہ سب دست بقبضۂ شمشیر ہوکر جو کچھ دعوت دین و ترک دنیا سے اونپر واجب تھا ملک تک
تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگونکو مامور اس امر کا نکرو یعنے اونسے طالب اس بات کے
نہو کہ وہ ہمارے لیے سرنگون ہون ورنہ تم اونکے آگے گردنین جھکاو کیونکہ صحابہ اس فعل کو پسند نہین کرتے تھے غرضکہ
جب اوس جلسے مین صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ جانبین کا مبین تھا صحابہ سے خطاب
کیا کہ اے عرب والو کس باب مین تم لوگ ہمارے یہان آئے ہو یوقنا نے جواب دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین
بدلیس مین نازل ہے ہمکو تمہارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہے تا ہم تمکو دعوت و طلب کرین
اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لاشریک کا اعتقاد اور رسالت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اوس
حکم مین داخل ہو جسمین اور لوگ داخل ہوئے ہین کہ تم لوگ مانند ذلیلونکے اپنے ہاتھونسے جزیہ نذر گذرانو پس ترجمان نے
کلام یوقنا کا ملک سے بیان کیا **راوی** نے قدامہ سے **روایت** کی ہے کہ درمیان صحابہ اور ملک بوسطیوس کے
کوئی ترجمان نتھا بلکہ یوقنا زبان و بیہ مین جو اوس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی اوس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اوسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لامحالہ ایک ترجمان تھا
کیونکہ ملک ارمنی تھا وہ سوا زبان ارمن کے نہین سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہین جانتے تھے الغرض جب
ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہوکر کہنے لگا قسم ہے مجھکو حق مسیح کی اور کتاب انجیل کی مین ہرگز
انکو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین مین داخل ہونگا یہانتک کہ ہم سب مرجاوین اور یہ لوگ زنہار اپنے دلمین یہ گمان نکرین
کہ ہم بھی مثل لشکر رومیونکے ہین جنکو انھون نے شکست دی ہے وحالانکہ ہم صاحب شدت و صولت و خداوند فر و قوت
ہین اور ہم اپنی کمانونسے وہ تیر چلاتے ہین جو نامزد بہ نشاب ہین اور عرب اوسکو قاطع اسباب کہتے ہین اور مین اپنے
ایلچیونکو طرف والی خوی و سلواس کے بطلب کمک بھیجتا ہون اور اسر اغوس والی مرج سے بھی التماس نصرت
کرتا ہون اور اونکو پس پشت اونکے بھگاتا ہون کہ وہ اولٹے پاؤن پھرتے ہین اور اونسے جملہ بلاد کو چھوڑوا تا ہون اور سوا
اسکے ہمارے پاس اور کچھ جواب نہین ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام بوسطیوس کا مسلمانونسے بیان کیا یوقنا نے کہا
ہمکو اذن واپسی دو اور رخصت کرو تا ہم لوگ جاکر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچاوین تب ملک بوسطیوس نے کہا آج
کی شب ہمارے یہان مقام کرکے کل صبح کو کوچ کرنا بعد ازان اپنے ملازمونکو حکم کیا کہ ان لوگونکو فلان مکانمین اوتار دو تب

یہ لوگ اوس مکان مین جسکا علم ہوا تھا جا اوترے اور منتظر ہوئے کہ دیکھیے کہ طاریون کی جانب سے کیا ظہور مین آتا ہے راوی نے
کہا جب صحابہ نے وہان سے برخاست کی اوسیوقت ملک سوار ہو کر بیعہ یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کر کے
ذکر عربونکا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور انکے ساتھ ایک جماعت ہے یعنے یہ لوگ
ایک جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مینے انکو یہ یہ جواب دیے ہین آخر اس امر مین تیری کیا راے ہے طاریون
نے کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اوسنے کہا اشب مینے اونکو روک رکھا ہے تاکہ تجھسے اونکے باب مین مشورہ
کرون طاریون نے کہا مین چاہتی ہون اونکو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اونکا مجھسے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر
وعمائد عرب سے ہونگے تو البتہ اونکے امور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین ان لوگونسے گفتگو کرون
اور آپکے مژدہ مصالحہ سے انکے دلونکو شادمان کرون اور اس بات کی اونکو طمع دون پھر جب وہ اس امر مین مطمئن ہو جاوین
تو برطبق میرے اشارے کے آپ ان لوگونکو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اونکو مخلصی نہ دیجیے اور جسوقت اونکو
گرفتار کیجیے تو اونکے صاحب و امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھوگے تو ہم ان لوگونکا سر
تمہارے پاس بھیجینگے دریصورت جب امیر اونکا اس بات سے مطلع ہوگا تو ہرگز ادہر نہ بڑھیگا آخر اوسوقت صلح اس
بات پر ٹھہریگی کہ اونکے اصحاب کی رہائی کیجائیگی غرض کہ اس صورت مین مسیح آپکی نصرت اور طول عمر کریگا اور آپکی قدر
و منزلت کو بلند کریگا بالآخر لشکر مسلمانونکا آپکے ملک و دیار سے چلا جائیگا پس میرے نزدیک اس راے سے کوئی راے
فائق تر نہین ہے یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی مسیح تیری عمر دراز اور تجکو از روے قدر کے سرفراز کرے
تو ہمارے لیے اونکی طرف جا کر اقامت اس امر کا کر اور اس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان
اقامت کریگی تو مجکو خوف ہے یعنے یہانکے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہے وہر گاہ مقصود تیرا عبادت ہے تو جس
مکان مین تو رہیگی وہی عبادتگاہ ہے جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سنا تو کہنے لگی مین یہانسے حرکت نکرونگی
جب تک ویرانی یادری یہانکا رخصت نہ ہوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلوا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اوسکی تعظیم کو اوٹھا
اور بہت سا اوسکا اکرام کیا اور اوسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اوس سے بیان کیا تب پادری
نے طاریون سے کہا مین تجکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مینے مسیح سے تیرے
گناہونکے لیے طلب آمرزش کی اور مینے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا
کیا اور پادری کی شان مین دعا کی اور اپنے والد کی سواریونمین سے ایک سواری پر سوار ہو کر اوس مکان مین گئی
جسمین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقیم تھے اور اوس مکان مین سواے طاریون اور اوسکے باپ کے کوئی اندر
نہین گیا چنانچہ یوقنا نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا
کہ اے سردار قوم ہر آینہ والد ہمارے تم لوگونکے حالات سے ناواقف ہین اور تمہاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین

انکو تمھارے احوال سے آگاہ کرتی ہون و قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ اسمین شک نہین تم لوگ بہت سوائے خیر و احسان کے مین دیکھا او
ر امید ہے کہ مین تمکو اسکی جزا دونگی اگر مجکو جوش محبت اپنے اہل و اہل وطن کی نہوتی تو قسم ہے دین مسیح کی مین تمھارے دیار کا تمھارے
پاس سے ہرگز مفارقت نکرتی یہ باتین کرکے طاریون اور پدر اوسکا دونون وہانسے نکلکر اپنے قصر مین آئے اوسوقت طاریون اپنے
باپ سے کہنے لگی کہ آپ اپنے آسانی امور پر مسرور ہوجیے یہ لوگ جو آئے ہین مین انکو پہچانتی ہون کہ یہ سب اکابر و عمائد قوم مین
اور وہ شخص جسکی شان و حیثیت کدائی رومیونکی سی ہے وہی یوقنا ہے جو بطریق و رئیس حلب کا اور رانندۂ درگاہ مسیح ہے
میرے نزدیک مصلحت یہ ہے کہ ہم ان لوگونکو اپنے نزدیک اس محلسرا مین طلب کرین اور فورا انکو گرفتار کرلیوین ورنہ کوئی ہمارے
اس راز و اسرار پر مطلع نہوگا غرض کہ یہ باتین طاریون کی سنکر اوسکا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی اپنا اون صحابہ کے پاس بھیجکر
بلوایا تب وہ اون جملہ صحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور ایک گوشہ قصر مین انکو ٹھہرایا اور **واقدی** رح نے کہا کہ اوسوقت اہل خدمات
اوس سرکار کے جو رئیسان بلد و افسران فوج تھے اور جا بجا قلعون پر مامور و تعینات تھے حضور مین ملک کے بتقریب تہنیت آئے
اور طاریون کے آنے کی اور دین مسیح مین پھر اوسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے کہا میری
رائے مین مصلحت یہ ہے کہ ہم اور آپ ان عربونکے پاس چلین اور پاس انکے نشست کرین اور انکے ساتھ کھانا کھاوین تا کہ یہ لوگ
ہمسے مطمئن و امین ہوجاوین اور ہم انسے ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل ایاد اور اپنے ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین و بعد
مشورہ اگر ہم تمسے مصالحہ کرینگے تو لامحالہ جزیہ دیوینگے یا مقاتلہ کرینگے و بعد ازان ان لوگونکو کھانا جو بھیجین تو وہ بنگ ملا ہوا ہو
اور جب وہ کھاوین اور بنگ ونمین اپنا عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہوجاوین اوسوقت ان سبکو قید کرلیوین پھر جو چاہین
انکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملکہ طاریون اور ملک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت اونسے باتین کرکے
پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور مین مشتغل ہے اوسوقت
صحابہ کے پاس پھونچی اور اونسے کہا کہ جسوقت رات کو مین اور میرا باپ دونون تمھارے پاس آوین تو فورا اوسکو پکڑ لو اور ایکدم
کی تاخیر نکرو کیونکہ رائے ملک کی ایسی ایسی باتون پر متفق ہوئی ہے یعنے تم لوگونکی گرفتاری پر وہ آمادہ ہے یہ سنکے صحابہ نے
طاریون کی بڑی شکر گزاری کی اور اوسکی فطانت سے مشکور ہوئے اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فورا واپس گئی پھر جسوقت
شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ پاس آئی اور اپنے باپ سے آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی تھی اوسوقت طاریون
نے صحابہ کیطرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نکرو اور چندے توقف رکھو تب وہ صحابہ قصد مقررہ سے باز رہے چند ساعت فیما بین باتین
رہین پھر ملک اونسے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے محلسرا مین آیا اور تخلیہ مین اپنی دختر سے کہنے لگا کہ در بارۂ اہل عرب کے جو تیرا
ارادہ گرفتاری کا ہے تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یون ہے کہ مین اپنے رئیسان بلد اور والیان قلعجات کو طلب کرکے
تیرے لیے اونسے عہد لیتا ہون کہ تجھسے کبھی بے ادبی نکرین اور تیرے مطیع رہین اور خزانہ و ذخیرہ اپنا اور جن چیزونکا اندیشہ ہے وہ
سب قلعۂ برقوس مین بھیجے دیتے ہین کیونکہ وہ اس سرزمین کے تمام قلعونمین محکم و بلند تر ہے **واقدی** رح نے کہا یہ وہ قلعہ ہے

جسکا ذکر ہمنے کیا ہے کہ وہ وسط بحیرہ احبیس مین ہے وہان کسیکو مجال گذار نہین ہے چنانچہ ملک نے طاریون سے کہا کہ جسوقت
مین تجکو والی قلعۂ یرقبوس کا کرون تو اوسوقت تو ان عربونکو رخصت کردے کیونکہ مجھسے آگے کبھی کسی نے افراد ملوک سے ایلچیونکو
گرفتار نہین کیا ہے ونیز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربونسے ڈر گئے کہ اونکے ایلچیونکو فریب سے پکڑ لیا ہے وحالآنکہ
مین اونسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی تو نعم المراد اور اگر وہ ہمپر غالب آئے تو تجکو تقلید و پیروی ہوگی اپنے امثال کی
ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال اونکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہے کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک درفشیل صاحب زن الروم
کے روانہ کیا ہے کہ ملک موصوف اپنی فوج و جمعیت لیکر ہماری اعانت کو خود یہان آوے اور ہمنے اوسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہے کہ
عقد تزویج اوسکا تیری خواہر فارونہ سے کردون ہمین تیری رائے کیا ہے یہ سنکے طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپ نے ایسا
قصد کیا ہے تو جب تک آپ کے پاس اجتماع لشکر و نکا نہو جاوے اور ملک درفشیل بھی اپنی فوج لیکر آجائے اور کوئی آپ سے جدا
نہو جائے اوسوقت تک ان عربونکو چھوڑنا چاہیے اور جب یہ لوگ اپنی صاحب کی جماعت کیطرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر
انکے پیچھے پیچھے چلے جائیے اور انکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اوسنے کہا اے بیٹی یہ بات خلاف رائے ہے کہ ہم انکو اپنے قبضے سے نکال
دیوین بلکہ مصلحت یہ ہے کہ انکے صاحب پاس ہم اپنا ایلچی بھیجکر کہلا بھیجین کہ صحابہ تمہارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام
مقیم ہین اور ہماری رائے یہ ہے کہ ہم اپنی عید کے روز باتفاق عقلا کے اپنے امر مین فکر کرینگے بعدازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ
کرینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اوسوقت حق تعالی جسکو چاہیگا نصرت بخشیگا اور ہم اونکے لشکر کو میدان بطان مین اوتارینگے
کہ وہ میدان وسیع لائق مقابلہ لشکر و نکے ہے اوسی میدان مین ہمارا اونکا مقابلہ واقع ہوگا اور ہم اونسے سارے بلاد چھین لیوینگے اور دروب
یعنے دروے و ناکے اونپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی اونمین سے ہمسے نہ بچیگا و بعدازان ہم دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ
سر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہوگا یہ سنکے طاریون نے جواب دیا جو آپ کے نزدیک مناسب ہے وہی
کیجیے ہم آپ کے تابع فرمان ہین بعدازان طاریون اپنے باپ کے پاس سے اپنے محل مین داخل ہوئی پھر جسوقت طاریون کو معلوم
ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہوگئے تو وہ خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اونسے ساری کیفیت گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اوسکے
باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہے وہ ظاہر کیا یہ سنکے خالدؓ نے دعا کی اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ یعنے اے میرے
پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی و دشواری کے بعدازان کہنے لگے جب حقتعالی کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکے
اسباب کو مہیا کر دیتا ہے تب یوقنا نے کہا اے صاحب رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہے خالد نے کہا بحمد اللہ ہمارے امور
منوط بنصر و مقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے جمع کرنے ملوک و جیوش کے روانہ کیے ہین اور اونکو ہمسے قتال کرنے
آمادہ و اغوا کرتا ہے بہرکیف بہتر یہ ہے کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ ملوک و جیوش مجتمع ہون طاریون نے کہا اے صاحب رسول اللہ
یہ قول آپکا باصواب ہے حقتعالی آپکو توفیق بخشیگا اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی وہ جمہور ملوک و جیوش تمہارے قابو مین
آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہوگا کہ ہنگام در پیش ہونے کارزار کے وہ مجکو بیعہ کا والی کریگا اور والیان

قلعجات کو میرے پاس تعینات کریگا اور اونسے میری حفاظت و حمایت پر عہد و پیمان لیگا اور جب وہ ایسا کریگین تو وقت
تم اوسپر حملہ و غلبہ کرسکتے ہو انشاء اللہ تعالی و نیز یقین ہے کہ اوس عرصے مین صاحب ازن بھی موجود ہوگا تو اوس حالت
مین عبد صالح یوقنا کو بحیثیت و ہیئت کذائی صاحب ازن کے ازن مین بھیجیو اور وہاں پہونچکر مین مالک و قابض
ازن کے ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالی اور اوس صورت مین ہم اپنے مقصود پر فائز ہونگے یہ باتین کیکے صحابہ کے پاس سے رخصت
ہوئی **واقدی رحمہ نے کہا مجھسے روایت کی ہے** صالح بن عمران نے عبد الرحمن بن حسن سے اونھون نے اوس شخص سے
جسنے اونسے بیان کیا غرض ان سب نے روایت کی ہے کہ جب رائے ملک صاحب زنار اطہ کی متفق ہوئی اوس امر پر
جسکا ذکر ہمنے ابھی کیا ہے آخر بادشاہ نے جمیع کو اپنے ایلچیون کے تئین اپنی عملداری کے عمال اور والیان قلعجات کے پاس
روانہ کیا تا اونکو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اون سب کو حاضر لائے اور کوئی اونمین سے باقی نرہا یہانتک
کہ دو فیل صاحب ازن بھی آیا اور اوسکے ہمراہ اوسکا لشکر تھا اور اجتماع ان سبھونکا اوس شب کو ہوا جسکی صبح کو اونکی بڑی عید
تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا تھا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان یعنے پادریان نصاری موجود ہر دیر و دیار سے
آئے تھے اور اوس بیعہ مین داخل ہوکر نمازین پڑھین اور قربانیان کین تھین پھر جب وہ سب اپنی نمازون اور
قربانیون سے فراغت پاچکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور دختر اوسکی طاریون اوسکے سمت راست قائم تھی اوسوقت
ملک نے سائر ملوک و رؤسا سے خطاب کیا کہ آگاہ ہو مینے تم سب کو اسلیے جمع کیا ہے کہ ایک امر عظیم درپیش تمہاری کرتا ہون
جسمین درستی تمہارے جملہ امور کی اور پائداری تمہارے ملک و دین کی ہے وہ یہ ہے جو مینے ارادہ کیا ہے کہ ولایت و تصرف
تمہارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کردون یعنے مین اپنا ولیعہد اوسکو مقرر کردون کیونکہ تم لوگ خوب جانتے ہو
کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہے اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہے اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے
آخر ہوجاوین تو یہ ملکہ مالک تمہارے امر کی ہوگی تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق مؤدب
کھڑے ہوکر اور سر تسلیم خم کرکے عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ یہ بات جو کہ آپنے تجویز کی ہے کیا خوب رائے ہے آپ
اسکو جاری و امضا کیجیے یہ کلام اون لوگونکا بمجرد سننے کے ملک برجستہ اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اوتار کر ملکہ
طاریون کے سر پر رکھدیا اور اوسکا ہاتھ پکڑکر اپنے تخت پر بٹھادیا اور خود مثل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور
صاحب ازن ملکہ کے بائین طرف کھڑا تھا اور سارے ملوک از روے داب آداب کے سر نیچے تھے اور ملکہ سے بیعت کی
اور پادریون نے پیش ہوکر اون ملوک و امرا سے واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور اون لوگون نے بگوش جان سنا و بسر و
چشم قبول کیا و بعد ازان خواہر طاریون کا عقد تزویج صاحب ازن کے بیٹے سے منعقد کردیا اور وہ سب بیعہ سے نکلکر
ہمرکاب طاریون کے قصر ملک تک آئے پھر اون سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اونکو خلعت
عطا کیے اور حکم تیاری و آرائش شہر کا دیا اور خیمے اون ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلمین پر اونکو

مامور کیا **واقدی** رح نے کہا مجھسے روایت بیان کی اسرائیل بن اسحق نے ابی الاخوص سے کہ جب عیاض بن غنم رض نے خالد کو ہمراہ جماعت کے طرف ملک ارمینیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصے تک ان لوگونکی کچھ خبر معلوم نہوئی تو عیاض کو اونکے حق مین بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے بدلیس سے طرف سرزمین ارزن کے کوچ کیا اور اوسکے نواح مین بسبیل مجاورہ جا اوترے اور جاسوسونکو بلد اخلاط میں روانہ کیا چنانچہ وہ جاسوس بمجرد غائب و مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس حاضر آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ نے طاریون اپنی دختر کو اپنی سلطنت مین بحین حیات اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اوسکے سرپر رکھا اور سائر ملوک و والیان قلعجات نے ملکہ کی بیعت کی اور اسی خوشی مین شہر کو زیب و زینت تمام آراستہ کیا ہے اور والی ارزن بھی آیا ہے اور اپنے بیٹے کا عقد تزویج ملکہ کی خواہر سے کر دیا ہے اور ساری وہ قوم تمہارے قتال پر مستعد و آمادہ ہین جب عیاض رض نے یہ خبر سُنی تو بولے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہے ہمارے صحاب بے شبہ مبتلاے آفات و بلا ہوئے یہ کلام عیاض سُنکے مسلمانون نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ آپ نے کیا کہا عیاض رض نے کہا ہر آئینہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا خدا سے امید واثق رکھیے اور اوسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اوس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا اور اون صحابہ کے رنج و فکر مین بیمار ہوگئے تو لوگ اونکی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حقتعالی اپنے بندے کے حق مین کسی امر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو نشانی اوسکی یہ ہے کہ لوگ اوسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین **واقدی** رح نے کہا کہ جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی تو اوس عرصے مین ایک روز اکابر صحاب کے ہمراہ تفریحاً سوار ہوئے تو اور سب تو مشغول بسیر و مشی تھے اور عیاض رض رنج و قلق مین خالد رض اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن زید دوڑتا اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد چلو جلد چلو یہ سُنکے عیاض فوراً اوسکے پاس گئے اور کہا اے ابن زید کیا خبر ہے خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا خالد و صحاب خالد کی مدد کو جلد پہنچو کہ وہ سب دریاے مصیبت مین پڑ گئے ہین اور اونکے بیچ مین خالد بھی قریب بہلاکت ہے عیاض رض نے پوچھا آخر یہ ماجرا کیا ہے سعید نے کہا کہ طاریون کو اوسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا جانشین کیا اور اوسکے لیے سائر ملوک و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو وقت پاکر اوسکو قتل کیا اور اپنے باپ کی زبانی اور اوسی کی طرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ لوگ ملکہ کے پاس حاضر ہوئے تو اوسنے اون سب کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس امر پر مطلع ہوکر باعث بعضے رئیسان نصاریٰ و والیان قلعجات کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا یہ سُنکے اون لوگون نے اپنے ہتیار لگائے اور قتال پر مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر مین طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اوسکے ہمرکاب سوار ہوئے چنانچہ ہمکو کچھ خبر نہوئی کہ دفعتہً وہ ساری قوم ہمپر ٹوٹ پڑی

اور گھیر لیا اور ہمسے خطاب کرکے کہنے لگے کیا تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمھارے امر سے غافل ہے اور کیا وہ تمھارے گناہونکا تمسے مواخذہ نکریگا
وحال آنکہ اب تم صلیب کے قابو مین آئے ہو کیونکہ اونھون نے قصد کیا کہ ہمکو پکڑ لیوین اوسوقت ہمارے اور اونکے درمیان مین ایسی
قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اوسکے نہ دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور ہمنے بھی اونکے لاشونسے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو
جنگ ملتوی رہی اور ساز حرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب ارزن الروم کے ہوگیا اور ملکہ کے ساتھ ہم کئی چند نفر اوسکے
خدام اور اوسکے باپ کے غلامان مین سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون اور غلامونکو بعطاے خلعت وانعام خوشدل
کرکے طرف قوم ارزن کے بھیجا اور اونسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مینے کیا ہے محض از روے خوف واندیشہ کے تمھارے حق مین بنابر
حفاظت تمھارے خانمان کے کیا ہے اسلیے کہ یہ سب رؤساے نصرانیہ اور والیان قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کرلینے اور
قتل کرنے ان عربونکا رکھتے تھے وحال آنکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو صحاب ان عربونکے ہرگز تم مین سے کسی کو روے زمین پر
باقی نچھوڑتے آخر جب یہ خبر ارزن کو پہونچی تو اونکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے حق مین سراسر خیر واحسان کیا
پھر قوم ارزن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑکر آپکے پاس بسرعت تمام دوڑا ہوا آیا ہون غرضکہ
جب عیاض نے کلام سعید کا سنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوئے اور قطع مسافت مین نہایت شتابی کی
یہانتک کہ محاذی اوس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہے تب عیاضؓ نے اور سب اصحاب نے بصداے بلند تکبیر کہی کہ
انکی آوازین اوس سرزمین اور پہاڑون مین گونج گئین اور اوس وقت حال قتال خالدؓ واصحاب خالد کا یہ تھا کہ اونھون نے اپنی کمال
جانفشانی وجان نثاری سے جناب اقدس الٰہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید اونسے سرزد ہوئی کہ روے زمین پر مثل اوسکے
کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہانتک کہ معلوم نہوتا تھا کہ کون کون قتل ہوا بعد ازان کہ غبار صاف ہوا اور
گرد ہر طرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیو مین سے ایک سو بتیس آدمی قتل ہوئے اور معاذ بن جبل کا بیٹا اسی ہنگامے
مین گم ہوگیا ہر چند تلاش ہوئی پر نملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ باچند اشخاص طرف مقام سمعہ کے گئے وہان اپنے لڑکے کو
پایا اوس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئنہ اوسکے زخم بہت کاری لگے تھے تب اوسکو اپنے مقام پر اوٹھا لائے اور اوسکی
بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبدالرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مینے اوس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا تو مین نے لگا
یہانتک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ ہو یہ غزوہ مجکو بہت محبوب ہے اور مجھے زیادہ تر خوش آیا
اون غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مینے غزوہ کیا تھا اوسوقت معاذ نے کہا اے فرزند اس صلہ مین
تو ملاقات اپنے پروردگار کی کریگا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو وہ مرگیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہوئے تھے
کہ معاذ اوسکو اوسکے پیرہن مین کفنا چکے اور دوسرا اپنے خون مین تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پاکر آئے تو اوسکو مدفون
پایا تب سبھون نے معاذ سے کہا حقتعالی تجھپر رحم کرے تو نے انتظار کیون نکیا کہ ہم بھی اوسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے
جواب دیا یہ بات خلاف سنت ہے بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہے کیونکہ ہم لوگ اوس زمانے مین بخواہش تمام اپنے اموات کے

دفن مین تاخیر کرتے تھے تا آنکہ ہم دربارۂ دفن موتا کے ماموربتعجیل ہوئے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت پائی تو اپنے
مقام پر پھر آئے اور اپنا سر اور ریش اپنی دہوکر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمے مین حاضر ہوئے اور لبون پر اظہار
تبسم اور زبان پر کلمۂ تکبیر تھا اور یہ اسلیئے کہ اس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے هَنِيئًا لَكَ يَا وَلَدِي
یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت تجکو مبارک ہو یہ سنکے عبدالرحمن نے کہا یہ تمہاری کیا باتین ہین معاذ نے کہا مینے رسول خدا
صلے اللہ علیہ سلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے جس شخص کا فرزند مرجاوے اوس حالت مین کہ والد اوسپر حریص ہو اور وہ اوسکو
نہایت عزیز ہو اور مرنا اوسکا اوسپر شاق عظیم ہو تو درنیصورت غزوہ اوسکا بہترین غزوات ہوگا اور اجر و صلہ اوسکا قضاے
الہی مین واسطے اوسکے اور میت کے کوئی شے خوبتر مغفرت سے نہین ہے اور بدلا اوسکے دار دنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا
اور اوسکے اہل سے نیکوترین اہل ملینگے اور حقتعالی اوسکی زوجیت مین حور العین عطا کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی القصہ
جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار ہوا و ناگاہ ایک پرا گھوڑونکا نمودار ہوا اور اوسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب
بے ہتیار تھے پھر جب جانبین سے باہم دوچار ہوئے تو وہ سب سوار پیادہ ہوکر بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑہے
مگر یوقنا نے پیش قدمی کرکے اونکو للکارا کہ تم لوگ کون ہو کہانسے آتے ہو اونھون نے کہا ہم اہل رزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا
مقدم و پیشوا ہے اور یہ اشارا اپنی جماعت مین سے طرف ایک شیخ کے کیا کہ وہ نیک پیر مرد تھا تب یوقنا نے اوس سے درشت کلامی
کی پس اوسنے کہا حقتعالی نے تمہاری طرف میری رہبری کی اسطرح پر کہ مین جو شب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا
مین مینے مسیح ع کو دیکھا اونھون نے براے اتباع شریعت محمد ؐ کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ نبی ؐ ان عربونکا وہی ہے جسکی بشارت
خدا نے مجکو دی ہے پھر جو شخص اوس سے روگردانی کریگا وہ ہم مین سے نہین ہے جب یوقنا نے اوسکا یہ کلام سنا تو وہ خود بھی
مع اصحاب اپنے گھوڑونسے اوترکر پیادہ اون لوگونکے ہمراہ ہوکر پاس عیاض رض کے گئے اور سارا ماجرا اونسے بیان کیا یہ سنکے عیاض رض
بتعظیم شیخ درفشیل اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اوس سے مصافحہ کیا پھر سب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمراہان شیخ سے مصافحہ کیا
پھر شیخ یعنے درفشیل نے جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہین تھین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعد ازان شیخ
اور اوسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام ہوئے اس بات سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اور اپنی خواہر فارونہ کو سپرد شیخ کردیا
کہ وہ اوسکو لیکر رزن الروم کو گیا اور عیاض امیر نے اوسکے ہمراہ دس مسلمانونکو کردیا تا کہ اہل رزن کو واسطے اسلام کے دعوت و طلب
کرین اور اونکو شرائع دین سکھلاوین واقدی رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفشیل کے ہمراہ بھیجے گئے اونکے نام یہ ہین
رواحہ بن عبداللہ و سلامۃ بن عدی و مرقال بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن صاعد و عبداللہ بن صُبرۃ و سہل بن سعد و مصعب
ابن ثابت و حازم بن عمرو و ابو نمیر بن بشار راوی نے کہا کہ درفشیل نے بعد قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
وداع کیا اور اونسے رخصت ہوکر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی اوسکے ساتھ تھے تا آنکہ رزن الروم مین پہونچا
اہل شہر نے خیریت درفشیل اور اوسکے اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے و بعد ازان جب ملکت درفشیل نے

اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد مردم کو طلب کیا اور اونسے تمام سرگذشت چشمدید اپنی بیان کی اور اونپر سلام کو عرض کیا آخر اونمین سے اکثر مشرف باسلام ہوئے اور اون دسون اصحاب نے نومسلمونکو احکام اسلام بتائے اور قرآن مجید پڑھایا وبعد ازان وزشیل نے تمام اون قلعون اور گڑھیونکو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانونکے حوالہ کر دیا پھر وہانکے باشندونمین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ اداے جزیہ پر سال آیندہ سے مقرر ہوئے وبعد ازان عیاض نے اصحاب کو طرف خوی و سلماس وسجانب نیز مضافات اوس سرزمین کے براے دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ اصحاب مین سے اون نومسلمانون کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے کہ اونھون نے اونکو احکام شرع بتائے اور قرآن سکھلایا وبعد ازان عیاض نے ملکہ طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا ❊

ذکر فتح ارزن وسعرد وجبل بارون ❊

واقدی رح نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر وارمینیہ کے تئین جسکو اخلاط بھی کہتے ہین حقتعالی نے واسطے مسلمین کے ہاتھ پر عیاض رض بن غنم کے فتح کر دیا تو عیاض نے ایلچی پاس یرغون کے کفرتوتا مین بھیجا کہ اوسنے وہان جاکر حسب الحکم ولایت ارمینیہ یعنے ممالک اخلاط کی حکومت پر یرغون اور اوسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور ان دونونسے عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلائق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی رکھین اور رسول خدا کے حکم جاری کیا کرین چنانچہ اون دونون نے اس عہد کو قبول کیا وبعد ازان عیاض رض نے فلیح مولی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بسرکردگی جمعیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت اسلام کرین اور وعدہ کیا کہ ہم بھی پیچھے آلتے ہین چنانچہ اوسطرف تو روانگی فلیح کی برسم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ سے کوچ کرکے اوس رستے پر چلے جدہر سے وارد ارزن ہوئے تھے پھر ارزن سے نکل کر بطرف سعرد وجبل بارون کے گئے اور واقدی رح نے کہا جس شخص نے بنیاد بلدہ سعرد کی ڈالی تھی وہ سمول بن ماریا تھا اور پہلے یہ شخص زمین ابلق مین تھا جو حدود دیلم سے ہے پھر جسوقت وزیر کسری کا وہان اوسکی گرفتاری کی ارادہ سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے لیے یہان یہ شہر سعرد آباد کیا غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگونکو دعوت اسلام طلب کیا تو اونمین جو عاقل تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور جنھون نے انکار کیا اونپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اونکے لیے عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہانسے کوچ کیا اور شہر شمطار اور اساوج مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اوس زمانے تک شہر جزیرہ حدبت نہوا تھا بلکہ بنا اوسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل تہقید سے اوسکا نام عبدالعزیز بن عمرو تھا اور نہر دجلہ اوسکے پشت سے ہے چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین وارد ہوئے اور اونھون نے باتفاق اپنے ہمراہیونکے زیارت کوہ جودی ومقام سفینہ کی کی اور گرد اوس مقام کے دلدل بہت رہتی تھی تو مردم اون بلاد اوسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اوس جزیرے کا ایک شخص جزیری تھا اوسکا نام صالح تھا سو اونسے عیاض سے صلح کی اور

قبول اسلام مین اطاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اوسکے تحت حکومت کراس و زعفران و قفیز و دربیس اور اوسکے سوا اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اوسکو پہونچا تو بے تامل اوسنے اسلام قبول کیا اور صلح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور اوسکے اہل بلد کے حق مین عہدنامہ لکھا گیا کہ جو شخص اونکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ اون عہود مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکر فتوح اسماعیلیات

راوی نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک غربی کے کوچ کیا اور وارد ہوئے اوس بلد مین جسمین ملیح قبطی رہتا تھا آخر اوسنے بھی مصالحہ کیا اور جو کچھ اوسپر جزیہ مقرر کیا گیا وہ اوسنے قبول کیا بعدازان عیاض نے وہانسے کوچ کرکے اسماعیلیات کا قصد کیا وہان پہونچکر عمرو بن جندب کے تئین سرگروہی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اوپر موصل اور اوسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضے مین لائے اس بات پر بعضون نے صدائے شور و فریاد بلند کی یہ غل سنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کردیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوئے اوسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ آور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اونکو شکستہ بال و خستہ حال کردیا اور اوسوقت اوس شہر مین شہرپناہ نتھا جو مانع تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شامل ہے زمین و پہاڑ سے تب خالد نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے لوگون نے کہا یہ نینوی ہے خالد نے کہا عجب نہین ہے کہ یہی شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ اوس عرصے مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اوسکو نامہ لکھا اوسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری کو اوسکے پاس بھیجا صالح نے اوسکو فہمایش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنے اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو اونکی اطاعت سے سرتابی کریگا تو مین تجکو ضرر پہونچاؤنگا اور تجکو زندہ نچھوڑونگا آخر اوسنے درجواب نامۂ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیئے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسری کا اگر اہل اسلام اوسکے بلاد کو فتح کرلینگے تو مین بھی اونکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اوسکا اسوجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسری کا تھا چنانچہ اس بات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اوسی شرط پر اوس سے مصالحہ کرلیا و بعدازان عیاض نے خدمت مین امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضے اللہ تعالی عنہ کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا اون اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالی نے اونکو فیروزی بخشی تھی نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عیاض ابن غنم الاشعری الی عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اما بعد سلام اللہ علیک و رحمتہ و برکاتہ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فالحمد لله الذی ایّد الاسلام بنصره ومحّص الشرك بقهره فلله الحمد علی ما اولی ومنح فازال وکشف ورفع وصرف من عظائم ولخذ من غنائم حمدًا یزید الامال انفساحًا والصدور انشراحًا وقد لانت الشدّة بعد صلابتها ورقّت الایّام بعد قساوتها ویسّر الله تعالی امرنا وقد اوردت الاعداء موارد المهالك وضیّقت علیهم المسالك فارتبکوا فی رقاقهم واشترکوا فی وثاقهم ولم یجدوا فی الارض ولا فی السماء مرتقًا واشتدّ بهم الفرق فازعجهم القلق وانّهم احالوا وخایلوا وداهنوا وراسلوا واظهروا القصد من الایّام والدخول فی الاسلام والتردّد به من الظلم والجنوح الی السلم فاقررناهم علی ذلك بعد ان اشرفوا علی المهالك فمنهم من اسلم وبایع ومنهم من اقام تحت الذمّة وتابع وقد نشر الله اعلامنا واعزّ دیننا وقهر عدوّنا وشدّ سیوفنا واعلا کلمتنا واظهر شریعتنا وقد صرف الله صورتهم واخمد نورهم وازال نصرتهم وکفی البلاد والعباد مؤنتهم والحمد لله وحده وصلّی الله علی سیّدنا محمّد وعلی اٰله وصحبه وسلّم والسلام علیك وعلی جمیع المسلمین ورحمة الله وبرکاته یعنے بنام خداوندیہ نامہ ہے عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ بعد حمد خدا وصلوۃ مصطفےٰ کے سلام خدا اور رحمت وبرکات اوسکی آپ پر نازل ہوین حمد وشکر کرتا ہون اوس خدا کا کہ اوسکے سواے کوئی معبود نہین ہے اور مین درود وسلام بھیجتا ہون اوسکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ستائش ہے اوس خدا کے لیے جسنے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک وکفر کو ذلت دی اور منت وسپاس ہے خدا کے لیے اس بات پر کہ اوسنے ہمین بخشین اور احسان کیا یس اوسنے اپنی عطایاے عظیمہ سے ہمارے دشمنونکو ہمسے دور کر دیا اور اوسنے ہمسے کشف اندوہ وملال وصرف احوال کیا اور غنائم وافرہ سے جو اوسنے ہمارے تئین عنایت کین اوسکے بدلے ہمسے محض حمد وشکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ حمد وشکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشائش کار وباعث واشبد خاطر بیقرار کا ہے اور حال یہ ہے کہ اوقات شدائد بعد صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہوگئے اور ایام نافرجام بعد سختیونکے ہمپر نرم ہوئے یعنے دن سختیونکے نکل گئے اب حق تعالےٰ ہمارے امور کو آسان کریگا اور بتحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑ گئے اور راہین اونپر تنگ وبند ہوگئین اور اپنی تنگی وخواری مین شامل اور باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوئے اور نہ اونکو زمین مین کہین ٹکا سی ملی نہ آسمان پر چڑھنے کا اونھونے رستہ وزینہ پایا اور اونمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے اونکو از جا واز خود رفتہ کر دیا اور اونھون نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم نگہداری وپاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے رہے اور آپسمین مکاتبات ومراسلات بکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی سے وعدہ واقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول اسلام مین متردد رہے اور بشتیر میل بصلح رکھتے تھے آخر ہمنے اسی مصالحہ پر اونسے اقرار لیا چنانچہ بعد ازان کہ وہ مشرف وقریب بہلاکت ہوئے تو بعضے اونمین سے اسلام لائے اور بیعت کی

اور بعضے اونمین زیر قدم ہے یعنے زخمی ہوئے اور متابعت کی وجہ تحقیق کہ حق تعالی نے ہمارے علمونکو سربلند کیا اور ہر طرف اونکے پھریرونکو کھلا رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنونکو مغلوب کیا اور ہر کمین ہماری تلوار کو تیز و حملہ آور اور ہمیشہ ہمارے کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اونکی صورتونکو بدل ڈالا اور اونکے چہرے کی روشنی کو پژمردہ کر دیا اور نصرت کو اونسے دور کیا اور اونکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت و کفالت کے لیے کافی ہے اور حمد ہے واسطے خدائے واحد و یکتا کے اور صلوۃ و سلام خدا نازل ہو اوپر سید و پیشوا ہمارے محمد مصطفےٰ کے اور اونکی آل اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا اوپر آپ سب کے اور اس نامے کے ساتھ خمس محاصل دیار بکر کا بھی بتفویض شرحبیل بن حسنہ کے جو کاتب وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور اونکے ہمراہ دو سو سوار بھی کر دیے اور نامہ اونکے سپرد کرکے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور بعد چند روز اونکے جانے کے عامر بن فزینہ فرستادہ سعدؓ بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاضؓ بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد و کمک اوپر کسری کے کی سو عیاض نے اوسکی امداد کے لیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجدی پس حق تعالی نے ملک عراق کو سعد کے ہاتھ پر فتح کر دیا اور ماجرا اوسکے حرب کا اور واقعات وہانکے جو کچھ امور سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین واللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی اوس شخص نے جسکے وثوق و اعتماد پر مجھے بڑا اعتماد ہے وہ کہتا ہے جب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسر کردگی لشکر کافی طرف عراق کے بھیجا تو وہ روانہ ہو کر برابر چلے گئے یہانتک کہ سرزمین حمہ مین پہونچے اور خبر اس لشکر کی یعمور بن میسرۃ العبسی کو علی الاتصال پہونچین اور وہ اوس زمانے مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسری بن یزدشیر سے اوسی نواحی مین والی ملک تھا (یعنے جزائر عرب) چنانچہ اون دونون نے کسری کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانونکا مدینے سے بھیجا ہوا عمرؓ بن الخطاب کا بقصد سرکرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح امور دولت و سلطنت مین فکر و تدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہے جسکو ہم سنا کرتے تھے اور اوسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کرکے اوسکو درست نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا نرکھتے تھے کہ کوئی ہمپر جسارت و جرأت کریگا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت معین آگیا کہ والی مدینے کا عمرؓ ہوا ہے اور وہ صاحب فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شراب شر پلا کر ہلاک کر چکا ہے پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے دشمنونکے مقابلے کے لیے روانہ ہو کر پیش قدمی کرو اور ہمنے آپکو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار و خبردار ہو رہو اور اپنے دل سے دور رکھو کہ اس بات کو مہمل سمجھکر طرح دو کیونکہ اکثر امر خفیف ثقیل ہو جاتے ہین اور بیشتر کار آسان دشوار ہو جاتے ہین

اور حال یہ ہے کہ شروع جنگ ایک چنگاری معلوم ہوتی ہے و بالآخر اوس سے بہت سی آگ بھڑک جاتی ہے زیادہ والسلام
راوی نے کہا پھر وہ نامہ جب لپیٹے ہاتھ پاس کسری کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اوسکے بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ
و لرزہ پڑ گیا اور اپنے تخت پر غیظ و غلیان سے ہلنے اور کانپنے لگا اور قبائل اساورہ و مرازبہ کو اور اقوام دیلم و سہارجہ کو طلب
کر کے اوس نامے کو اونکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اونسے کہا کہ یہ امر جو ہمپر واقع ہوا اور ہم اپنے زمانے مین اوسپر مشرف مطلع ہوئے
یعنے اوسکو بچشم خود دیکھا تو اوسمین تم لوگونکی کیا رائے ہے اور تمہارا کیا مشورہ ہے اور تم خوب جان لو کہ یہ عرب اس کوشش
مین ہین اور نظر و فکر اس باب مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع سکونت ٹھہرا کر اوسمین مقام و منزل کرین اور حال یہ ہے
کہ ان لوگون نے روم کے ساتھہ بڑا شر کیا اور اونکو بہت ضرر پہونچایا اور اونکے شہرون پر متسلط ہوگئے اور اونکے خزانون پر
قبضہ کر لیا و حال آنکہ روم جمعیت عظیم مجتمع ہوئے تھے اور اونمین سے کوئی باقی تھا جو شام مین نہ پہونچا ہو اور ایسا کوئی تھا
جو مقام یرموک شریک حساب نہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمہارے بلاد مین در آئے ہین اور عازم و آمادہ ہین
اس بات پر کہ ملک تمہارا تمہارے ہاتھونسے چھین لیوین اور تمہارے لیے اب کچھہ اور سود مند نہین ہے سواے اسکے کہ عزم بالجزم
کرو اور شتاب روی پر بکمال حزم کاربند رہو اور دشمنونکو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے خانمان و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور
خوب سمجھہ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہے اور اونکے دلونمین یہ بات سمائی ہے کہ تمہارے شہرون اور قلعون پر تسلط
کرین اور ہرگاہ وہ تمکو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے باز ماندہ دیکھینگے تو وہ تمپر ایسے جھک پڑینگے جیسے شیر
اپنے شکارون پر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ مؤذن و نقیب اونکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے اور غیرت و غضب
دلایا کیے چنانچہ مروی ہے مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ اَمِنَ غَائِلَةَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہے وہ
ناگہانی مصائب سے امین رہتا ہے القصہ کسری نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسری ترتیب
فوج مین معروف ہوا چنانچہ مہران کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرود کو خلعت دیکر بیس ہزار
جمعیت کا سردار کیا اور فارین بن ہبان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرونکو حکم کیا کہ سرزمین مدائن
مین جا کر مع اپنی اپنی جمعیت کے خیمے کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوئے و بعد ازان کسری نے ایک ایک نامہ طرف والی
خراسان و ممالک ماوراء النہر کے روانہ کیا اور اوسمین بعد ذکر حالات کے مضمون خود طلبی مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے
قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اوسکے اون ملوک کے پاس صادر ہوئے تو بالفور وہ متوجہ
روانگی ہوئے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند ملخہاے پران کے روان ہوئے اور منجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے
شہریار بن کبادہ و فرخان الاہوازی و ہذیل بن جسوم و جابر الہمدانی اور اسکے ساتھہ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے
کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوئین تو کسری نے کوچ کیا اور سبھونکو سرگرم کر کے سرزمین شہر طاق و فراشتہ کیطرف لیگیا
اور اوسکے لشکر خاص کا سالار مہران تھا پھر وہان جائزہ و شمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھہ پچاس ہزار سوار و پیادہ مرد کارزار تھے

سوائے اتباع و بہیر کے اور پیشا پیش جیوش کے قوم دیلم و اہل عجم تھی اور اون سب کے آگے آگے وہ سارے فیل تھے اور اون ہاتھیونکی پشت پر ایک ایک گدی دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور جھانجھ و دہل بجاتے تھے اور ہر ایک ہاتھی کی سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیونکو اوس سے قتل کرین اور اون ہاتھیونمین ایک فیل اعور تھا کہ برابر خود و مانند کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیونسے مقدم تھا یعنے سبکے آگے چلتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو اور سب ہاتھی اوسکے پیچھے پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اون ہاتھیونکے پیچھے گلہ جوان بیلونکا بندھا تھا اونپر ہتیار سلاح و خزانہ لدا تھا غرضکہ جب ساز و سامان سے روانگی پر آمادہ ہوئے اوسوقت اردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے کلام سابق کا کر کے ذکر دو مقدمونکا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمھاری دلونمین اقوام ترک و دیلم اور روم وجز امقدسہ کے متمکن رہی اور سیطرح تم حق مین رعایا کے معادل ہو یعنے اونکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے ہو تو چاہیے کہ اس قوم یعنے عرب کو بزور ہال دفع کرو یعنے اگر یہ لوگ طالب و طامع مال ہون تو انکو مال کافی دیکر یہان سے نکال دو اور اگر اس سے انکار کرین اور خواہان ملک ہون تو انسے جنگ کرو چنانچہ اردشیر بادشاہ نے یہ کہکر سران لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوگئے

ذکر فتوح خورنق و قتل نعمان بن المنذر و فتح حیرہ و قادسیہ

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عامر نے اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تیس ۳۰ ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوئے اور راہ سے بجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے چلے جو داخل عرب ہے اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل و اولاد اوسکے ہمسفر نہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اوسکا کل مال نہو تاکہ بجد و عزم تمام مقاتلہ کرین اور ملک کسریٰ نے اسی امر کی خاطر اونکو وصیت و فہمائش کردی تھی چنانچہ **راوی** کہتا ہے کہ سعد نے منزل رحبہ سے طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے خیام بپا تھے اور اوسی کے میدان مین بجوبے ایستادہ تھے اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسی ہزار تھے شریک لشکر نعمان تھے اور نعمان نے اونکو وفور انعام و خلعت سے مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کیطرف سے اونکو وعدہ بکل جمیل دیتا تھا یعنے اقرار تمام بذل و عطا کا کرتا تھا اور اون سے کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہر شے کی اوسی کے ہم جنس سے ہوتی ہے اور یہ عرب بھی مثل ہمارے ہین کچھ انکو ہمپر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اوس قوم نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سرآمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہے تاکہ ہم اونکے لیے رکن ہین اور اونکے دشمنونپر اونکے مددگار ہین اور اصحاب محمدؐ کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہمپر افتخار کرین بلکہ ہمارے لیے اونپر فخر ہے کیونکہ

ہرگاہ اونکے گمان مین حق تعالی نے اونمین سے نبی مبعوث کیا اور اوسپر اپنی کتاب نازل کی ہے جسکو وہ قرآن کہتے ہین تو ہمارے واسطے انجیل ہے اور ہم مین عیسیٰ بن مریمؑ اور جمیع حواریین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربانگاہ ہے اور ہم مین قسیسین و رہبان و شماسہ ہین اور ہمارے لیے ناقوس ہے و بہر حال دین ہمارا عتیق و قدیم ہے اور اونکا دین نو ایجاد و جدید ہے پس لازم ہے کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسریٰ کو تمھارے ساتھہ حسن ظن ہے چاہیے کہ تم ویسے مطابق ہو راوی کہتا ہے اوسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عمرو اوسکا ایاس صاحب حرس یعنے سردار نگہبانون و پاسبانونکا اوسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اسوقت ہمارے دشمنون نے ہماری طرف ایلچی بھیجا ہے یہ سنکے نعمان نے کہا اوس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اونسے اوسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن ابی عبید القاری تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اوسکو حاضر لایا اور جسوقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اوسوقت حجاب و خدام نے اوسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس خطاب سے غرض اون لوگونکی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نکیا تھا) مگر سعد نے اونکی باتون پر کچھہ التفات نکی بلکہ بطرف نعمان خطاب کرکے یہ کلام کیا کہ حق تعالی نے ہمکو مامور اس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نکرین کیونکہ یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی مگر جبسے حقتعالی نے آنحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اونکے لیے ہدیہ و تحفۂ سلام کا مقرر فرمایا اور اونکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ تھا کیونکہ سلام ایک نام ہے نامہاے خداے عزّ و جلّ سے مگر یہ تحیت جو تمھاری ہے وہ شیوہ جبابرہ و متکبرین ملوک کا ہے یہ سنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ مین سے نہین ہین بلکہ جلالت و عظمت ہماری تمسے عظیمتر ہے اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحّد ہو اور حقتعالی کو واحد جانتے ہو مگر پسر خدا عیسیٰ بن مریمؑ سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسیٰ ابن مریم مین جو قدرت حاصل تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرض کہ درمیان اون دونونکے بیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا یہانتک کہ کلام سعد سے نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیّر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہے تیری قوم پر کیا چیز تجھکو یہان لائی ہے اور توکسلیے آیا ہے سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سعد بن ابی وقاص نے مجھکو تمھارے پاس اسلیے بھیجا ہے کہ تو بھی عرب ہے پس حیف ہے کہ کوئی امر موجب تیرے زیان و منقصت کا ہو اور تجھکو اوسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج و گبر ہین کہ کوئی دین نہین رکھتے ہین انکے لیے کوئی شریعت نہین ہے کہ اوسکو بجا لاوین اور نہ اونکے واسطے کوئی فریضہ ہے کہ اوسکی پیروی کرین اور اوسکو ادا کرین اور ہم تمکو دعوت و طلب کرتے ہین بطرف شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے یعنے تم گواہی دو اور اقرار کرو کہ سواے اللہ کے کوئی الہ لائق بندگی کے نہین ہے اور محمدؐ فرستادہ اوسی خداے یکتا کا ہے اور چاہیے کہ جو کچھہ ہمارے لیے حلال ہے وہی تمھارے لیے بھی حلال ہو اور جو شے ہمپر حرام ہے تمپر بھی حرام ہو اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا و رسول کے لیے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سنا تو اوسکی باتون پر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمھارے نفوس تمسے
بطالت کی باتین کرتے ہین یعنے تمھارے دلونمین یہ خیال خام سمایا ہے کیا بہلا جو تمنے روم پر باندہا ہے اور اونسے جزیہ
مقرر کیا ہے مثل اونکے ہمکو سمجھے ہو اور ویسا ہی ہمسے بھی چاہتے ہو قسم ہے مسیح کی ایسا نہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑی ثابت قدم
اور بہت مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین اور تیغ زنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بہلا کسنے تمھارے
دلونمین یہ باتین ڈالی ہین اور کسنے تمھارے کانونمین پہونکا ہے اور کسنے تمھین اوسکی بو سونگھائی ہے کہ تمھاری خاطر مین
صورت حال اس امید کی پسند آئی ہے یہانتک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہے وہانسے بھاگ آئے ہو
اور قصد ملک قوم اساورہ رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو وحال آنکہ یہان ساز و سامان حرب مہیا ہے
اور حرارت جنگ سے گرم ہے اور آتش نبرد مشتعل ہے اور حال یہ ہے کہ اردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین جو بکثرت
تمام لشکر کشی کی ہے پس گویا کہ تم اونکے نیچے نہین ہو کیونکہ وہ لوگ آپہونچے ہین تو تم سے اپنے مقصود کو چھین لینگے یعنے تمکو قتل و
اسیر کرینگے اور تمھارے دلونمین جو باتین بھری ہین اوسکو تمھارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبید نے کہا اے
نعمان تو تعلی کرتا ہے ساتھ باطل کے اور زبان پر لاتا ہے کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہے کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگارونکے
ہے اور حال یہ ہے کہ حقتعالی نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہمسے اوٹھا لیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور کیا
اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سَتُفْتَحُ عَلٰی اُمَّتِیْ کُنُوْزُ کِسْرٰی وَقَیْصَرَ یعنے قریب ہے کہ خزانے کسری
و قیصر کے میری امت پر کھل جاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسرای عجم و قیصر روم مسلمانونکے ہاتھہ لگے گا چنانچہ گنجہاے قیصر تو
حقتعالی نے ہمپر مفتوح کر دیے اب گنج کسری تیرے صاحب کا باقی ہے سو حقتعالی بموجب وعدہ اپنے نبی صلعم کے وہ بھی ہمکو
عطا کریگا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بہلا کہانسے تیرے صاحب یعنے تیرے نبی صلعم کو اس بات کا علم ہوا اور کہانسے
وہ اس علم کا وارث ہوا وحال آنکہ مینے سنا ہے کہ وہ ان پڑہا لکھا تھا تب سعد نے کہا کہ حقتعالی نے ہمارے نبی علیہ السلام کو
بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھہ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین لکھا ہے وہ سب
اونکو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان مایکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سنا تو کہنے لگا حیف ہے تیری قوم پر
تو یہانسے اپنی قوم کیطرف چلا جا کہ ہمارے پاس سواے سیف کے اور کچھہ تیرا جواب نہین ہے یہ سنکے سعد بن ابی عبید سوار ہوئے
اور اپنے لشکر کی جانب معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آپہونچا ہے چنانچہ سعد بن ابی عبید نے امیر سعد بن ابی وقاص سے
سارا ماجرا نعمان بن المنذر کا اور جو کچھہ اوسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑہے ؎ سَاَحْمِلُ فِیْهِمْ حَمْلَةً عَرَبِیَّةً
وَلَا اَنْثَنِیْ وَاللهِ عَنْهُمْ بِعَسْكَرٍ ✲ فَاِمَّا تَرٰی النُّعْمَانَ فِی الْقَیْدِ مُوْثَقًا ✲ وَاِمَّا طَرِیْحٌ فِی الدِّمَاءِ مُعَفَّرٌ ✲
یعنے قریب ہے کہ مین اونکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اونسے میرے تئین نامرد و بیہودہ انگیگا لشکر
اونکا پھر مین یا تو نعمان کو قید و بند مین بندھا دیکھونگا یا اوسکو خون مین غلطان و بسر افتادہ دیکھونگا بعد ازان ہمراہیان عاشقی

لوگونکو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوئے یہانتک کے لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جسوقت وہ لوگ جیش سعد کے مقابل ہوئے تب نعمان نے اپنے لوگونکو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اوسکے لشکر والے اپنے گھوڑونکیطرف دوڑے اور سوار ہوئے اور کچھ گھوڑونکو کوتل لیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دلاورونکی دلیری زیادہ ہوئی اور نشانونکے پھریرے اوڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اوس قوم سے مقابل ہوئے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان سے چست و درست تھے تو انھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفونکو آراستہ کیا اور باگیدیگر ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجبیہ کو قائم کیا اور ایسر پر سعد بن لاقیس السلامی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور اونکے ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرۃ بن الحویۃ و شرحبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی احمد بن عامر نے اونہنے کہا مجھے خبر دی علی بن سہر نے ابان سے اونہنے حسن سے اونھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہوچکین اور تکمیل تمام مرتب ہوئین اوسوقت امیر سعد درمیان صفونکے گشت کرتے ہوئے جو لوگ اونمین عرب سے تھے مثل قبیلہ بجیلہ و طے و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اونکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اسکے پھر نہ دیکھینگے کیا تمنے نہین سنا ہے کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اونپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اونھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ یہ کلام سعد سنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جاگ اوٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اونپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حقتعالی ہمکو اونپر نصرت و فیروزی بخشے یہ کہکے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اوٹھایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور سوار ہوکے اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم قتال شدید رہے یہانتک کہ آفتاب قبۂ فلک کا کلس ہوا یعنے دوپہر دن آیا اور اوسوقت تک اصحاب نعمان مقابل تلوار دھال و نیزونکے ٹھہرے تھے تا آنکہ قعقاع بن عمرو التیمی یا کہ بشر بن ربیعۃ التیمی ان دونومین سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اوسکے سر پر جا پہونچا اور اوسوقت وہ اپنے سوارونکے غول مین تھا آخر قعقاع خواہ بشر نے اوس غول پر حملہ کرکے اوسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اوسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی و چالاکی سے نعمان کے سینے مین ایسا بھالا مارا کہ اوسکی پشت سے پار ہوکر انی چمکنے لگی پھر جب حیرۃ البیضا والے لشکر نے ملک نعمان کا ایسا حال تباہ دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے و بارادہ قادسیہ رخ طرف جیش فارس کے کیا اور یہان مسلمانون نے اونکے اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اوس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگونکو مسلمین نے گم کیا یعنے جو لوگ شہید ہوئے اونکا شمار کیا تو وہ سب پانسو تیس مرد کام آئے اور وہ اہل نخع سے تھے کہ حق تعالی نے اونکا خاتمہ بشہادت کیا **راوی** نے کہا کہ مسلمانون نے وہانکی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد ابی وقاص نے قصر خورنق اور تخت شاہی پر قدرت پائی پھر جو کچھ کہ مال غنیمت سے وہان دستیاب ہوا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اوسپر سالم بن مسروق کو محافظ کیا اور اوسکے ساتھ سو مرد اولاد مہاجرین و انصار سے تعینات کر دیے **راوی** نے کہا واما وہ لوگ جو لشکر نعمان بن المنذر سے

گریز کرکے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ مین جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے ساتھہ بیشتر امرا و ملوک تھے مثل شہریار بن کنارو و ہریل بن جسوم و جشنسوم الہمدانی و جنابیوس بن قتاک و شماہیر بن جسوسا پھر جب ان لشکریون نے جیش نعمان کے فراریونکو دیکھا تو اونسے اونکا حال پوچھا تو اونھون نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانون نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھہ وہان تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس مین ہل چل پڑ گئی اور اونمین ہیبت سما گئی اور رنگ چہرونکا اوڑ گیا اور بدنون پر لرزہ پڑ گیا مگر یہ کہ رستم زاد نے سائر اساورہ و امرا اور ملوک دیلم کو اپنے خیمے مین طلب کرکے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست سے ہے اور ناموس و ننگ ریاست سے ہے اور اب تم لوگ عرب کے مقابلے پر ہو کہ وہ لوگ تمپر آ پڑے ہین تو لازم ہے کہ تم بھی نکل پڑو اور جلد سوار ہو اور اونکی طرف بڑھ چلو یہ سنکے وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر جاکر ساز و سامان حرب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصے مین کہ وہ سب تیاری و کمربندی مین مصروف تھے دفعۃً لشکر سعد ابی وقاص اونکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑون پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر اور سبک سیر تھے اور اونپر شہسواران اسلامیہ و دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ ملوک پارس و روم کو اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر مین مستقر ہوا اور اوسکے گرد دیگر امرا اور ملوک نے حلقہ و ہالہ باندھا اوسوقت یکایک ابو موسی اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم زاد کے آیا اور قلب لشکر مین جہان رستم تھا قصد جانے کا کیا جب حجاب و خدام نے ابو موسی کو اوسطرف آتے دیکھا تو اوسکے آگے بڑھے اور اونکے ساتھہ ترجمان تھا تب اونھون نے ابو موسی سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہان آیا ہے ابو موسی نے کہا مین رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا ہون چنانچہ اون حجاب نے جو کچھہ ابو موسی نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جاکر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اوس فرستادہ سے جاکر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہے ولیکن جو کچھہ تیرا ارادہ ہے ہمسے بیان کر ہم اوسکا جواب تجکو لا دیتے ہین چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسی کے جاکر جو کچھہ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابو موسی نے اوس ترجمان سے کہا تو جاکے رستم زاد اور اوسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تمکو دعوت اور طلب کرتے ہین طرف شہادت خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر تمکو اسلام کا انکار ہے تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف شاہد صادق ہے یعنے ہمارے تمہارے درمیان مین تلوار ہے کہ وہ صدق شہادت ادا کریگی و بتحقیق کہ حقتعالی نے اپنی کتاب مجید مین فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنونکی ہمپر واجب و لازم ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسی کا رستم زاد اور اوسکے اصحاب پاس پہونچایا اور ابو موسی نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے ایک جماعت نے فرار کرکے لشکر مسلمین مین آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اوسکے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے بھاگ گئے ہین تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ اساورہ و مرازبہ سے جو لوگ تمہاری طرف

بھاگ گئے ہین اونکو ہمارے یہان پھیر بھیجو یہ پیغام سنکے امیر سعد نے اوس ایلچی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہین کہ اپنا دیا نہ توڑتے ہین اور
نہ عہد شکنی کرتے ہین و حال آنکہ وہ لوگ ہمارے پاس بقصد اسلام آئے ہین اور ہماری صحبت سے رغبت رکھتے ہین تو ہم پر واجب ہے
کہ ہم اونسے دفاع ضرر کرین اور اونپر تم مین سے کسیکو قدرت نہ ہووے یہ جواب پاکر ایلچی واپس آیا اور سارا رستم زاد سے جواب بیان
کیا وہ یہ کلام سنکر غضب مین آیا اور لشکر کو حکم مقابلہ و حملہ کر دیا راوی نے کہا ہے جو لوگ لشکر رستم سے عسکر سعد مین بھاگ آئے
تھے وہ شاور بن سلیم و نسلیک بن اکثم و ضرار بن کمال اور انکے ساتھ والے تھے پھر جب لوگون نے افواج رستم زاد کو دیکھا
کہ وہ بقصد مسلمین کے آگے بڑھے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے اچھے پیچھے اور ہاتھیونکا اونکے
آگے آگے ہے جب گھوڑے عرب کے اونکو دیکھینگے تو ہرگز اونکے ملنے ٹھہر نسکینگے اور ہاتھیونکی چنگھاڑ سنکر تاب نہ لا سکینگے
تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص و بیغش رکھو اور رضائے خالق ارض و سما کے واسطے کوشش کرو اور
تیر پھینکا اور پیکان فیلونکے چہرون پر مارو اور تلوارون سے اونکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے کہ اون ہاتھیونکے
آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اوسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا
تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدہر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اوسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرضکہ جب طرفین سے لشکرون نے حملہ
کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش و جالش مین آئے ناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہو گیا اور اونپر
بڑے بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیف بخرطوم تھے یعنے سونڈونمین تلوارین پکڑے تھے آگے بڑھکر
لشکر مسلمین کو قتل کرنے لگے اور گھوڑے سواران مسلمین کے اونکے آگے نٹھہرے اوس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے اپنے دونون
ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع و خضوع تمام درپیش پروردگار ارض و سما مشغول بمناجات و دعا ہوئے اور
کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کہ اے ہمارے پروردگار
ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلونکو ثبات و قرار دے اور ہمارے قدمونکو ثابت و برجا رکھ اور ہمکو قوم کفار پر فتح و فیروزی بخش
اور اونپر ہمکو منصور و مظفر کر زہیرہ بن الحویہ کہتا ہے مین سعد کو دعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیون پر تھی ناگاہ ایک
فیل احول چشم پھر پڑا اور اوسنے مدائن کی راہ لی ہر چند سارے ہاتھی اور تمام آدمی کد کرتے تھے اور زور مارتے تھے کہ اوس
فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھ قابو نچلا آخر وہ فیل یکہ اپنے سامنے چلا گیا اوسکے پیچھے سب ہوئے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ
یعنے مِنَ الْفِيَلَةِ اور حقتعالی نے مومنونکے حق مین قتال کے لیے کفایت کی ہاتھیونسے یعنے حقتعالی دینداروںکے حق مین ایسا کافی
ہوا کہ قتال کفار کو خود اونھین کے ہاتھی کفایت کر گئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم غضب مین آکر آگے بڑھا اور اوسکے
ہاتھ مین جو سونے کی سانگ تھی اوس سے اون ہاتھیونکے منھہ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات زجر و قہر زبان پر
لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر ابھارتا تھا و بجبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اوسکے خوف سے حملہ و مقابلہ کرتے تھے اور وہ خود
اون لوگونکو لڑاتا تھا جو اوسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اوسکے سامنے سے ہزیمت پائے ہوئے گھوڑے بھگائے

جاتے تھے مگر اہل اسلام اون مفروروں بھگوڑونکا پیچھا نکرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاے استقلال قائم تھے اور دل
اونکے معاملہ الہی مین مطمئن تھے اور دشمنونکے سینونمین نیزے مارتے تھے اور امر حق اونکے دلون پر ناظر تھا کہ اونکی خاطر مین سوائے
حق کے کچھہ اور نہ تھا چنانچہ جسدم امیر سعد مسلمانونکو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی نے آکر اونسے ملاقات کی مگر وہ دہشت
بدحواس تھا اور عقل اوسکی زائل تھی سو اوس سے امیر سعد نے پوچھا اے ابو قبیس تیرے پیچھے والونکی کیا خبر ہے اوسنے کہا اے امیر
اس صف سے دور رہو اسکے اندر گذر نکرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہے اور اوسکے اندر ایک شیر زبردست ہے کہ وہ جنود
فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہے اوسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہے اور مینے جو اوس سے مقابلہ کیا
تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آپڑے اگر اوسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرط نہ آجاتا تو اوسنے مجھے مار ہی
ڈالا ہوتا اسلیے کہ اوسمین کمال شجاعت و شہامت ہے تب سعد نے اوس سے کہا اے مرد مسکین امر مقدور سے جو تقدیرات
الہی ہے بشر کو مفر کہان ہے کیا تونے قول ملک الجبار کا نہین سنا اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي
بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے موت تمکو پکڑ لیگی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخر کو جس صف کا
ذکر اسود نے کیا تھا امیر سعد اوسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اونکا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے
ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا یہان ایک اژدہا ہے سیاہ و شیر غران ہے اے امیر اس شہسوار سے کنارے رہو کہ وہ
دشمن دین بخت سرکش ہے اوسکے ہاتھہ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانک ہے کہ اوس سے وہ اپنے خصم کو مورث
ہلاکت کرتا ہے اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعونکو قتل کرچکا ہے پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ
میری امداد کو نہ پہونچتا تو اوسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جسوقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سنا تو اوسپر یہ امر شاق عظیم گذرا
اور جس جگہہ وہ مرد خونخوار تھا وہانکا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے
تا آنکہ امیر سعد صفین چیرتے ہوئے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اوس سے امیر نے پوچھا اے
ابن لوی کیا خبر ہے اوسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہے کہ کوئی اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہے
کہ اوسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر قیس بن ربیعہ میری مدد کو پہونچ نجاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے قدح مرگ ضرور پلاتا پھر
سعد نے اوسکی زبانی بھی یہ خبر سنکے قصد طرف اوس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشیر ملا تو اوسکا رنگ زرد دیکھا اوس سے
پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہے اوسنے کہا اے امیر اوسکے مقابلے مین قعقاع نے کچھہ کوتاہی و کمی نہین کی اگر وہ نہوتا
تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرض کہ جس سمت سے بشیر آیا تھا اوسی راستے پر امیر سعد وہانسے آگے بڑھے اور توکل
خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے بناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اوسوقت وہ پرونکو پریشان و لشکرونکو پراگندہ کر رہا تھا
یہ شجاعت اوسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حقتعالی تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر جزا عطا کرے اے ابن عمرو وہ
رومی سوار کدہر ہے اور تیرے ہاتھہ سے وہ کیونکر بچ گیا اوسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفونکے گھس نجاتا تو مین

اوسکو کاسۂ مرگ پلا چکا ہوتا آخر الامر امیر سعد سوارونکے پرے مین دھنس پڑے مگر اوسکا پتا نپایا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر
برابر درمیان مسلمین وکفار کے معرکۂ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب فارق وحائل ہوئی آخر ہر جماعت نے
اپنے اپنے لشکرگاہ کیطرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اوسنے اپنے خدام کو پاس افسران فوج کے بھیجکر
بلوایا جب وہ سب حاضر آئے تو اونسے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل وخوار ہوئے اور تمپر جہنم سے آگ برسی ہے آخر تمکو کس چیز
نے مخذول ومعذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شے نے تمکو مشغول ومقہور رکھا کہ تم باز رہے اور دیکھو یہ بلای ناگہانی
تمپر نازل ہوئی وحال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر وسخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم انکو خیال مین نلاتے تھے اور
کسی بات سے یہ تمہاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر با اینہمہ ان لوگون نے تمہارے شہسوارون اور یگانہ تازونکو کیا خوار ورسوا کیا
اور مورد ہلاکت مین ڈالا اور تمہارے صنادید ورؤسا کو قتل کیا پس تم کس وجہ سے مدائن کو پھرے جاتے ہو اور روبرو
ملک یزدشیر کے کیا منہہ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت وسلطنت تمہاری منقطع ہوگئی اور
ایام عشرت تمہارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جوابدیا اے آغا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم کے ساتھ
مقابل ومبتلا ہوئے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد وفغان کرتے ہین اور جسوقت ہمنے اونکے سینون مین
سنان ماری تو اونھون نے اپنے سینے پیش کردیے اور جب ہمنے اونکی جمعیت گھٹا دی تو انکو کچھ صدمہ نہوا یعنے اوسکی
بھی کچھ پروا نکی تب رستم نے کہا اب میری رائے مین سوائے اسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب اونپر شبخون مارین
تو کیا عجب ہے کہ ہم اونپر ظفر پاوین اور بادشاہ کے نزدیک ہمارا منہہ روشن ہو اور اوسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس اون سبنے
اس رائے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا اور رخصت ہوکر اپنے صلاح حال اور درستی امور مین مصروف ہوئے **واقدی**
رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال اعدا سے طرف خیمۂ امیر سعد کے پھرے تو ہمنے
سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جبدم اونھون نے ہم لوگونکو دیکھا تو بولے مَنْ حَبَّا لِقَوْمٍ
هَجَرُوا الدُّنْيَا وَطَلَبُوا الْعُقْبٰى یعنے خوشا حال اوس قوم کا جو تارک دنیا وطالب عقبی ہین اور کہا آج کا دن تمہارا
کیونکر گذرا ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلونکو تشفی وتسلی دی قتل اعدا سے اور ہمنے اپنے نبی کی شرع کی نصرت وحمایت
کی و تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھونسے سلسلہ ونشاب کے یعنے اونکے فلکون و تیر اندازونکی جفاکاری سے
ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکے امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح قیصوم جو ایک
قسم کی گھاس ہوتی ہے فراہم کرو کہ اوس سے مجھے ایک کام ہے امید ہے کہ اوسکے سبب تمہارے لیے منجانب اللہ نجات
حاصل ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر سب لوگ تعمیل حکم کرچکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ تم قسم شیح قیصوم سے
خس وخاشاک لائے ہو وہ سب شترونکی پیٹھون پر لادو اور اونکو طرف پرہ تیر اندازونکے ہانک دو پھر جب تم اونسے
قریب ہو تو اوس گھاس مین جو اونٹونکی پیٹھہ پر لدی ہے آگ لگا دو اور نیزونکی نوک سے اونٹونکو کچھ دو تاکہ اونٹ

جب بیتاب ہوکر بھاگینگے تو اونکو کچل اور روند ڈالینگے اور ہم لشکر لیے ہوئے تیغ بکف تمہارے پیچھے پیچھے رہینگے چنانچہ یہ سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹونکو لشکر کے آگے کیا اور ساربانونکو اونٹونکے پیچھے کرکے روانہ ہوئے جب وہ صفوف تیرانداز ونکے قریب پہونچے تو دفعۃً پشت شتران پر اونٹ کٹارون پشتارخار ونمین آگ جلادی اور نوک سنان سے اونکو ہونچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتے ہوئے دیکھی اور بھالونکی انی اونکے بدنونمین چبھین تو وہ گھبرا کے بھاگے اور سلسلہ کے پرونکو ایسا روند ڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اور اونکو خستہ حال وشکستہ بال خاک پر بچھا دیا اوسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑون پر سوار ہوکر اوس سلسلہ کو جو کچلنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے لگے اوسی ہنگامے مین یکبارگی فوجین فارس وروم کی آپہونچین اوسوقت بڑی دھوم پڑگئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی اسی وجہ سے اوس رات کا نام لیلۃ الہریر ہوا اور وہ قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید راوی کہتا ہے کہ مینے اوس ہنگام مین یہ آواز سنی کہ **کَفَینَا لَهُم** یعنے ہم تمہارے لیے ان کافرونکو کافی ہین مینے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم قبیلہ خزیمۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور وبرابر جاری رہا یہانتک کہ واللہ اون لشکریونمین کوئی باقی نہ بچا بلکہ اونکی نسل وبنیاد مین کوئی باقی نہ رہا **راوی** کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار ہوا اور اوسکا سارا لشکر اوسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھ کر اونکا مقابلہ کیا اور اونکو روکا اور امیر سعد درمیان صفوف انکے پھرتے ہوئے لوگونکو وعظ وپند اور افسرونکو وصیت ونصیحت کرتے تھے اور جب رات ہوئی تو تو لشکر مین گشت کرنے لگے اوسوقت ابو محجن الثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اوس سے کہا اے دشمن خویشتن تحقیق کہ تو نے اپنے جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھسے حق اللہ یعنے واجب خدا لونگا آخر اوسکو مقید کیا اور اوسپر حد شرب خمر جاری کی کہ اوسکے اوپر کوڑونکی مار پڑی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر سے اوسنے طلحہ و محمد سے کہ اون دونون نے یون کہا کہ پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اوسی کی جانب سے پہلے مبارزطلبی ہوئی تو ابن جبیر اوسکے مقابلے مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اوسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن حویہ نے نکلکر اوس سے مقاتلہ کیا آخر رستم نے اوسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہوکر اوس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً ایک شخص سوار یکہ تاز میدان پیکار مانند تندباد رستم پر آپڑا اور اوسکو اوس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اوسکے پہلو مین ایک بھالا ایسا مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہ وہی ابو محجن ہے جسپر حد شرب خمر جاری ہوئی تھی اور وہ مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابو محجن کو دیکھا کہ اوسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجود اسکے اوسکے محافظے سے جسکی وہ قید مین تھا یہ کہا کہ مین تجکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اوسکو قید سے نچھوڑیے پھر بدستور محبوس رکھ **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی یوسف بن الاعلی نے اوسنے کہا مجھسے روایت کی عمر بن ابراہیم عبد اللہ بن المبارک نے اوسنے بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس وروم سے مقاتلہ کیا تھا اور حلقہ ہاتھیونکا

[illegible]

مدائن کیطرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیئت یعنے بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے چنانچہ ایک رات طرف حرم بنی ثقیف کے گذر ہو گیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار مدح خمر گاتے ہوئے پایا یہ دیکھکر غیظ و غضب مین آئے اور اوس سے کہنے لگے ہر آئینہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب رب العباد کا ہوا آیا تو اس بات پر راضی نہین ہے کہ تجھپر حد جاری کیجاوے بعد ازان وہ پھر حد شرب خمر جاری کرکے اوسکو محبوس رکھا اور کسی کی حراست مین اوسکے تئین سپرد کیا پھر جب وہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر باینہمہ سعد نے پھر اوسکو محبوس رکھا اور **راوی** کہتا ہے جب محجن نے رستم کو بمشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اسکے سعد نے پھر بھی اوسکو مقید کر دیا تو ایک روز سعد خود محجن کے پاس آئے تا اوسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اوسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے اے ابو محجن البتہ تو صاحب فضیلت ہے اوسنے کہا ہر آئینہ فضل مخصوص خدا و رسول کے لیے ہے آخر سعد نے اوس سے قسم دیکر استفسار حال کیا تب اوسنے اپنی کیفیت بیان کی اوسوقت سعد نے کہا ہرگاہ تجھسے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کہ مینے تجھے عفو کیا اور جو کوئی پھر ایسا فعل کریگا حق تعالی اوس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مینے کبھی اعادہ مینخوری کا نکیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی زاہدہ نے اپنے جد مروان بن اوس سے اوسنے کہا جب مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اوسکی دشوار ہوگئی آخر جسوقت رستم اور عجر شیر بیٹا اوسکا دونون قتل ہوئے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز اونمین سے کوئی اپنے پیچھے پھر کر نہ اپنے مال و اسباب کیطرف دیکھتا تھا نہ اپنے بیگانہ و اصحاب کیطرف التفات کرتا تھا اور اوسوقت سوا اسکے مقصود اونکا نتھا کہ اپنی جان بسلامت لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل مین آئین اونکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولون اور مجروحونکے پھرنے لگین پس مسلمین مین جسکو اونھون نے دیکھا کہ اوسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہے تو اوسکو پانی پلاتی تھین اور اوسکے منہ پر چھڑکتی تھین اور عربون مین سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین وہ اوٹھوا لیجاتی تھین اور فارسیونکو پڑا رہنے دیتی تھین اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے نقل **روایت** کی سلیمان بن بشر نے ام کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے اوسنے کہا مین ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جسوقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو اپنے بدنون سے چست باندھکر مشکیزے اور شربے پانی بھرے ہوئے اوٹھا لیے اور بطلب و تلاش اپنے یہان کے مقتولونکے پھرنا شروع کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اوٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اونکو پانی پلاتے تھے اور کافرونمین سے جسکا لاشہ دیکھتے تھے اوسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارث **راوی** کہتا ہے کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان قبائل بجیلہ و نخع سے زیادہ نتھین بلکہ ان دونون قبیلون کی عورتین شمار مین سترہ سو تھین اور **راوی** نے کہا و نانکی غنیمت مین مسلمانونکو وہ وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اوسکے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے جو کام آئے

وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید و سفیان بن سلیم و مہلب بن غزوان و قادح بن عنبسہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مرد مہاجرین
و انصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے تھے
تو اونکی آوازین باہم ملکر رات کو مانند صداے مجموع نحل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جسطرح چڑیان وقت بسیرہ لینے کے
بولتی ہین اور راوی نے کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین اور
راوی نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت لشکری فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہونچی تھی اور اونمین
وہ لوگ آے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھہ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے وہ سب
سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کے لیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑ کر ستر سوار سے
آگے بڑہ آیا تھا اور باقی سب اوسکے بعد پہونچے اور اوسکے ہمراہ جو بیشتر آگئے تھے قیس بن یغوث و قیس بن ابی عازم و سعید
ابن منذر و مالک اشتر النخعی تھے اور ان ستر مین بنی ہاشم و قیس کو تقدم یعنے پیش قدمی تھی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
بواسطۂ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار اون قتیلون کا جو قادسیہ مین شہید ہوئے
نو اسّی مرد تھے اور اونمین مشہور قیس و عطار و ہشام و مدعور و مقرب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور **واقدی**
رحمہ اللہ نے بواسطۂ ایک مرد تمیمی کے ایک زن تمیمیہ سے روایت کی اوسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو
حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی وسہ مثقال عنبر اور اسیقدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسیکو اوسکے
دینے کی پروا کرتے تھے مگر اوس شخص کو جو اوسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ پہلے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تمکو حاجت
ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اوسکو قدر شناس سمجھکر ایک پیمانہ اوس کافور کا برابر وعوض یک پیمانۂ ملح
دیتے تھے چنانچہ لشکریون مین سے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اوسمین بجاے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی پکا کر
کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھہ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اوس ملح کے حال سے
واقف تھا اوس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلہ نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دیگا اوسنے اور اوسکے یارون نے
اس شخص سے ایک تھیلہ نمک کا لیا اور اوسکو اوسی کافور سے بھر دیا اور **راوی** کہتا ہے جب حق تعالی نے امیر سعد کے
دشمنونکو شکست دی اور وہ پسپا ہوگئے اور تمام مال و اسباب دیار عجم کا امیر کے قبضے مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے عراق پر
قابض و متمکن تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہو چکا اوسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا تھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَامِلِهٖ بِالْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
اَمَّا بَعْدُ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاِنَّا وَصَلْنَا اِلَى الْعِرَاقِ وَالتَّوْفِيْقُ يَقْدُمُنَا وَالنَّصْرُ يُؤَيِّدُنَا وَقَدِ اطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِنَا وَامْتَحَنَ خَفِيَّ اَسْرَارِنَا
فَمَا وَجَدَنَا فِيْهَا سِوَاهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ فَوَفٰى لَنَا بِوَعْدِهٖ اِذْ وَفَيْنَا بِصَادِقِ عُهُوْدِهٖ فَلَقِيْنَا الْعَدُوَّ وَهُمْ

شَائِكٌ فِي السِّلَاحِ وَغَيْرُ رَاجِعٍ عَنِ الطِّمَاحِ وَقَدْ شَمَّرَ لَنَا عَلَيْنَا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ فَدَارَتْ لَنَا عَلَيْهِمُ الدَّوَائِرُ فَهَزَمْنَا كَتَائِبَهُمْ وَاسْتَأْصَلْنَا سَاقَتَهُمْ وَقَتَلْنَا مُقَدَّمَهُمْ تَجْرِي بِذَلِكَ سَابِقُ الْقَدَرِ وَاَخَذْنَاهُمْ اَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ وَمَلَكْنَا الْحِيرَةَ وَالْقَادِسِيَّةَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ بِاَعْدَائِنَا الرَّزِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْفَتْحِ بِيَوْمٍ قَدِمَ اِلَيْنَا قَالَ وَهِشَامٌ وَسَبْعُونَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَبَعْدَهُ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَدِمَ سَبْعُمِائَةٍ مِنَ الشَّامِ مِنْ جُنْدِ اَبِي عُبَيْدَةَ وَلَمْ اُسَلِّمْ لِاَحَدٍ شَيْئًا مِنَ الْغَنِيمَةِ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ اَمْرَكَ فِي ذَلِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

یعنے یہ نامہ ہے آپکے عامل عراق سعد بن ابی وقاص کا بخدمت امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے کہ بعد حمد خدائے عز وجل وصلوٰۃ اوپر ختم رسل کے سلام ورحمت خدا آپ پر اور مین حمد وثنا کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سوائے کوئی معبود بحق نہین ہے اور مین درود بھیجتا ہون اوسکے نبی پر جو محمد مصطفے علیہ السلام ہین اور حال یہ ہے کہ ہم ملک عراق مین جو پہونچے تو توفیق الٰہی ہمارے پیش بین تھی اور نصرت اوسکی ہماری موید تھی وتحقیق کہ حق تعالی ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع وآگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی وراز درونی کو آزما لیا تھا کہ ہم اپنے دلو نمین سوائے اوسکے یعنے بجز معرفت اوسکے اور کچھ نہین پاتے اور غیر اوسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ اوسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدے کا کیا اسواسطے کہ ہمنے اپنا صدق عہد ازلی وفا کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ اپنے ساز وسلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستعد اور باز آنے والے نتھے اور ہم پیرو اسن گردان ور بکمال جد وجہد آمادہ وخرامان تھے تو ہمارے لیے منجانب اللہ فتح ونصرت اور ہزیمت وبلا کی وارد ونازل ہوئی تو ہمنے اونکی جماعت کو شکست دی اور بھگا دیا اور بہتونکی اصل وبنیاد کا استیصال کیا اور اونکے بڑے بڑے مقدم اور سردار ونکو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا وقدر الٰہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوا اور ہمنے اونکو گرفت سخت گیری کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوئے بلاد حیرہ وقادسیہ کے اور حقتعالی نے ہمارے اعدا پر رزیت اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو ہمارے پاس ہشام یا دیگر ستر آدمی صحابہ ہمارے پاس آئے اور اونکے تین دن بعد سات سو نفر لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور ہمنے ابھی کسیکو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت وبرکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو کے مدینے کو روانہ ہوا راوی نے مجھے خبر دی احمد بن عمرؓ نے اور اونے نقل کی سابق بن مسلم کہ عمر بن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عراق کے راستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر کے بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار ہو ہوئے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی کہ وہ فوق قوم تھا پھر جب لوگون نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اونے نزدیک آ کر سلام کرکے یہ مژدہ سنایا کہ آپ کو جمیع خیر وبرکات کی بشارت ہو تحقیق کہ حقتعالی نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد حیرہ وقادسیہ کے مالک ہوئے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمرؓ نے سجدہ شکر ادا کیا اور اوسکے ہمراہ روانہ ہوئے اور جب مدینہ منورہ

بیان کرتا جاتا تھا یہانتک کہ داخل مسجد ہوئے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سبکو سنایا اور کہا تمھارے بھائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہے وتحقیق کہ اون لوگون نے کتاب وسنت کی اتباع کی اور طریق بدعت سے باز رہے اور شرایع ہدایت پر قائم ہوئے اور دریاب اون لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین طلب مشورہ کیا ہے پس جواب اس بات کا یہ ہے کہ غنیمت اوس شخص کے لیے ہے جو حاضر جنگ رہا ہو اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اونسے لاحق ہوا اوسکے واسطے مواساۃ ومدارات ہے یہ بیان کرکے منبر سے اوتر آئے اور سعد ابن ابی وقاص کے نامے کا جواب لکھا نامہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَصَلَنِيْ كِتَابُكَ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى اَيْدِيْكُمْ وَاِنِّيْ قَدْ اُبْلِيْتُ بِكُمْ وَابْتُلِيْتُمْ بِيْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُحْصِيْ شَيْئًا مِنْ اُمُوْرِكُمْ كُلِّهٖ وَاَمَّا اِذَا اُجْتُمِعَ صُلِحَ وَاِذَا اُشْفِقَ الْوَالِيْ وَنُصِحَتِ الرَّعِيَّةُ فَعَلَى الْوَالِيْ الْعَدْلُ وَالْاِحْسَانُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَاَمَّا الْغَنِيْمَةُ فَلِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَالْمُوَاسَاةُ لِمَنْ لَحِقَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ شَهِدَ حَرْبَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكٍ وَعَتِيْقٍ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فَاَشْرِكُوْهُ فَهُوَ الْاِحْسَانُ فِيْمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ یعنے بعد حمد وصلوۃ کے تجہ پر سلام وتحقیق کہ مین ستائش کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سواے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین درود بھیجتا ہون اوسکے نبی علیہ السلام پر تمھارا نامہ مجھے پہونچا مینے خدا کا بہت شکر کیا اس بات پر کہ اوسنے تمھارے ہاتھون پر فتح بخشی اور حال یہ ہے کہ مین تمھارے لیے مبتلاے رنج وقلق رہا اور تم میرے لیے مبتلاے رنج وقلق رہے اور مین تمھارے جمیع امور خیر سے ایک شمہ بھی شمار نہین کرسکتا غرض کہ جب لوگ مجتمع ہون تو اونکے ساتھہ نیکی کیجاوے اور جب نسبت کسی والی ولایت کے شفقت وعطوفت کیجاوے تو اوسکی شکرگزاری مین اوسپر عدل واحسان لازم ہے اور جب حق مین رعیت کے نصیحت ورفاہت کیجاوے تو بالعوض اوسکے اونپر صبر وشکر واجب ہے واما حصہ غنیمت مخصوص اوسکے لیے ہے جو شریک جنگ رہا ہو اور جو لوگ بعد تین روز کے حاضر وشامل ہوئے تو اونکی خاطر مواساۃ ومدارات ہے اور جو کہ جنس بندگان وآزاد کردگان مین سے تمھاری حرب مین بعد تین دن کے بھی حاضر ہوئے ہون تو اونکو اپنے شریک کرلو کیونکہ یہ احسان ہے اوس احسان کے شکر مین کہ حقتعالی نے تمکو فتحیاب کیا ہے چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سر بمہر ہوکر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر بر سبیل استعجال گرم سیر ہوا تا آنکہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر نامہ پیش کیا پھر جب سعد نے اوسکو پڑہا اور اوسیوقت درجواب اوسکے دوسرا نامہ لکھا اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ ازہ مضمون وجدید مظنون تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین ہر آئنہ مینے مثل قعقاع بن عمرو تمیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اوسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے اور ہر حملے مین ایک سوار قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش وحالش کرکے اونکی جمعیت کو توڑ دیتا تھا غرضکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا اور اوسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم وگریزان ہوکر مدائن مین پہونچی اور ایوان شاہی مین داخل ہوئی

تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اوسکے پسر کا حضور مین کسریٰ کے بیان کیا چنانچہ کسریٰ اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا اور دلمین یقین ہو گیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہو گئی بالآخر کسریٰ تین شبانہ روز گوشہ گیر رہا گھر سے باہر برآمد نہوا اور چوتھے روز مر گیا اسلیے کہ اوسنے اپنے دل پر سخت صدمہ و قلق شدید اوٹھایا اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا یزدجرد تخت نشین ہوا کیونکہ اوسکے سواے اور کوئی اولاد اردشیر کی نتھی اور **راوی** کہتا ہے مجھسے **روایت** کی عبد اللہ بن عون نے اوس سے نقل کی ابو نعیم نے اپنے جد سے کہ جد اوسکا تمام آدمیون ور جملۂ رواۃ مین واقعات جنگ حالات فتوح سے واقف و ماہر تر تھا سو اوسنے بیان کیا قال لما وجّه كسرى بن اردشير رستم الى قتال سعد انفذ معه نصف بيت ماله وهي ستمائة الف الف مرتين الى المصاف فلما صُفّت الصفوف وضعها امام الجيش وقال كل من قتل فارسا كان له كذا وكذا ومن قتل راجلا كان له كذا وكذا یعنے جب کسریٰ بن اردشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن وقاص کے بطرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اوسکے ساتھ کر دیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے (مترجم کہتا ہے کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار مین ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہے اور دس لاکھ کو چھ سو سے ضرب دینے سے شصت کرور ہوتا ہے اور متن مین جو الف الف مرتین مذکور ہے تو مرتین کی قید اسلیے ہے کہ کوئی اوسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر نسمجھے فافہم) پھر جسوقت صفین آراستہ ہوئین تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ جو کوئی سوار کو قتل کریگا اوسکو بقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کریگا اوسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال خزانہ مسلمانونکے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو آپ رو دیے اور فرمانے لگے تف ہے اوس شخص پر جو دنیا سے قرب چاہتا ہے اور اوسکی طرف مائل ہوتا ہے بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہے اور نعماے آخرۃ خیر و بہتر ہین واسطے پرہیزگارونکے **راوی** نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اوس مال کثیر اور زر خطیر مین سے تھوڑا بہت اپنے لیے کچھ نلیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسائش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے روز مرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اب تو حقتعالیٰ نے آپکے لیے فتحین عظیم بخشین اور آپکے پاس زر وافر آیا ہے یہ کلام حفصہ کا سنکر غصے سے چہرہ متغیر ہو گیا اور کہا مین تجکو قسم خدا کی دیتا ہون تو مجھسے بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین مین سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین اونھون نے کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس بس ہی دو کپڑے دو لباس تھے کہ بس وہی دونون روزمرہ پہنتے تھے اور اونھین دونونکو روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور کہا تمہارے یہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے تھے حفصہؓ نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف مسکہ تھا اوسکی تہ مین اگر کچھ روغن لگا رہجاتا تھا اور اوسمین ہم

کھانا پیتے تھے اور اوسکا مزہ کھانے مین کچھہ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کر دیا ہے تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اونکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اوسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اون تین آدمیونکی ہے کہ وہ تینون ایک ہی راستے پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اوسکے ساتھہ زاد راہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اوسکے دوسرا چلا اور اوسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اوسی کے پاس پہونچ گیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ اون دونون کی راہ پر لگ لیا اور اونھین دونونکے توشے پر قناعت کی تو اونکے ساتھہ رہا اور اگر اون دونونکے راستے سے بیراہ ہو گیا تو ہرگز اونکی ساتھہ نہ پہونچیگا

ذکر فتح نہمشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان مع اطفال کو بلد حیرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اونکے پاس تعینات کر جاؤ اور اونکو ہر ایک مال غنیمت مین شریک کرو اور خیال رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو اپنے پہلے سے زہیر ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اوسکے عقب عبد اللہ و شرجبیل بن السمط اور اونکے پیچھے لگے ہوئے ہاشم بن عتبہ اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیاپے روانہ کیا اور اون لوگونکے ساتھہ فوج تقسیم کر دی اور جو کچھہ نقد و جنس مع سلاح افواج فرس سے غنیمت مین ہاتھہ آیا تھا وہ بھی اونکو بانٹ دیا اور کوچ ان لوگونکا قادسیہ سے اوائل شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے نازل کوثی ہوئے تو عبد اللہ اور شرجبیل اور اونکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہانسے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بابل کوچ کیا جب وہان وارد ہوئے تو کچھہ لوگ زمرۂ کلیون مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوئے تب زہیر نے اونکو امان دیکر اونسے استفسار کیا کہ تمکو خبر عدو کی کچھہ معلوم ہے وہ بولے اے امیر چادر حفظ و امن کو اوڑہ لو اور دروازونسے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کر لو کہ ایک شخص قبیلۂ مرازبہ مین سے پیشگاہ کسری تمہارے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہے اور اوسکے ہمراہ لشکر جرار ہے زہیر نے کہا حقتعالی اوسکے شر کو دور کریگا اور اوسکے کید و مکر کو اوسی کے لیے وبال کریگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک انکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اونکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اونکے مقابلے پر سوار ہوئے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حقتعالی تمہاری نصرت کریگا پھر کوئی تمپر غالب نہوگا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا و بسرعت تمام اونکی طرف عزم کیا اور اونکو میدان دیا کہ اونکے مردان دلیر آگے بڑہے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصدائے بلند تکبیر کرتے ہوئے

سینے اور حلقوم و شمنونکے بھالونسے چھیدتے تھے اسی اثنا مین نگاہ زہیرکی وہین اوسی شہسوار سرکش اور دلاور شدید پر جا پڑی تو بدون ارادہ کسی غیر کے خاصۃً اوسی کا قصد کیا پھر دونون نے باہدیگر خوب نیزہ بازی و تیغ زنی کی اور آپس مین تادیر آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے بچستی تمام اوسکے سینے مین بھالا مارکر اوسکی پشت سے انی نکل گئی اور وہ تیورا کر زمین پر گرا پھر جب اوسکی جماعت نے اوسکو کشتہ دیکھا تو اپنے پس پشت بھاگ کر اپنی قرارگاہ مین جاکر پناہ پکڑی اور اونکے درمیان مین اونکے اکابرین سے ایک شخص عقلمند و زیرک تھا جب اوسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے بالحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اوسنے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اوسکو امان دی اور اوس سے خبر لشکر کسریٰ کی دریافت کی اوسنے کہا اے سردار قوم تحقیق کہ اکابر اوس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس بہرجان و مہراق الداری و ہرمزان کے مجتمع ہوئے اوسوقت تیران نے اون لوگونسے کہا تم لوگ بادشاہ کسریٰ سے کدھر پھیرے جاتے ہو و حال آنکہ اوسنے تمکو بہت کچھ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہے کہ تم یہین قیام کرو کیا تو ہم تم سب و برو بادشاہ کے سرخرو ہونگے یا سب کے سب یہین مارے جاوینگے چنانچہ یہ خبر سُنکے زہیر و عبداللہ و شرحبیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوئے جب وہ آئے تو اونسے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہرحال خدا ہی سے استعانت کرو اوسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک و قادر جسر پر ہو ہی چکے تھے تو اوسکے پار اوتر کر آگے بڑھے یہانتک کہ جمعیت اوس قوم کی سامنے ہوئی اوسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑگیا اور اونکے دلونمین خوف سما گیا اور جسوقت ہرمزان و قیران نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر مین بالکل مگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر ہر ایک ہرمزان و قیروان کو یقین ہوگیا کہ اب اونکے درمیان خیر نہین ہے اور اس بات کو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اونکی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہوگئی اور اپنے سامنے رخ کیے ہوئے چلے گئے چنانچہ ہرمزان تو اہواز کیطرف گیا اور بالائے کوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا اور ایک شخص نہاوند نام اوسپر محافظ تھا جب اوسنے خبر ہزیمت لشکر پاکر بھاگنا اونکا سنا تو اوسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور بہرجان و مہراق یہ دونون عازم مداین ہوئے تھے اور نہر شیر کے پار جسکو مدینۃ الذہب کہتے ہین اوتر گئے تھے جب جسر کے اوسطرف منتہا پر پہونچے پل کے کرچکے تو قصد قصر شاہی کا کیا اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوئے اور ماجرا اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سنا تو اوسکو زوال مملکت کا یقین ہوگیا اور جسوقت رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس نہاوند کے بھیج دیا تھا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اوس قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوا سے گذر کر مقام کیا اور بعد اونکے ہشام و مرقال بھی مع ہمراہیان پہونچ گیا زہیر کے پاس آئے اور تب سے یہانتک کہ پورا لشکر ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آپہونچے پھر وہانسے سب کے ایک ساتھ مع فوج کوثاریا کے کوچ کیا جب اوسکے محاذی جا پہونچے اور اہل فرس نے لشکر اسلام دیکھا کہ اونکے مقابل آگیا تب و مہران نے بھی اپنا

ساز و سلاح سنبھالا اور مستعد ہوئے اور مقدم و سالار اونکا شہریاز تھا پھر جسوقت زہیر اوس سے دوچار ہوئے اور نگاہ شہریاز
کی اوپر تیری اور آنکھہ زہیر کی اوس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اوسکے اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدیگر
ایسے مضطرب و ہراسان ہوئے کہ اگر اونکو خوف شہریاز کا نہوتا تو وہ لوگ اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جب اپنے
اصحاب کی ترتیب و صف آرائی کی اور صفین برابر ہو چکین تب شہریاز لڑنے کو پرے سے باہر نکلا اور اوسوقت شان
اوسکی ملوکانہ تھی اور اوسکے بر مین کسرائیونکا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز کہنے لگا مین شہریاز ہون کون مجھسے لڑنے کو
نکلتا ہے آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنے کو نکلیگا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلے مین دس آوینگے یعنے مین اکیلا
تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اوسکی یہ لاف زنی سنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ کے لیے یہ آرزو ہے کہ تجھسے
لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اوسکو قتل بھی کریگا تو ایک غلام کو قتل کریگا اور اگر وہ تجھے قتل کریگا تو یہی ہماری مراد ہے
بعد ازان زہیر نے ابو نباتہ الاعوجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اوس سے کہا کہ تو اس بیدین سے قتال کر اور اوسپر حقتعالی سے
نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اوس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اوسکے مقابل ہوا اور شہریاز نے ابو نباتہ کو دیکھا تو
اوسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہریاز اپنی تنومندی اور قد و بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہریاز تلوار کھینچے ہوئے
اوسپر آپڑا پھر جسوقت ابو نباتہ نے اوسکو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اوسنے بڑھا کے خود پاے صبر و استقلال کو نظر بخدا محکم و
استوار کیا اور مانند شیر کے ہوگیا اوسوقت اون دونونمین تلوارین چلنے لگین یہانتک کہ تلوارین دونونکی ٹوٹ گئین
تو دونون نے پھینک دین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہانتک کہ دونون زمین پر گرے اور شہریاز اوسکے اوپر ہوگیا اور ابو نباتہ
اوس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہریاز کا ابو نباتہ کے منھہ مین پڑگیا تو اوسنے اوس انگشت کو دانتون
سے کاٹ لیا تا آنکہ شہریاز کے اعضا سست پڑگئے تب ابو نباتہ نے اوسکو لوٹ دیا اور اوسپر چڑہ بیٹھا اور بچابکی تمام خنجر اپنا کھینچکر
اوسکے حلقوم مین مارا اور کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے سر سے تاج اوتار لیا اور اوسکے دونون ہاتھہ کا دستیارہ یعنے چوڑی کڑے
جڑاؤ کی لے لی اور اوسکا ساز و سلاح و رخت و خلعت سب کھینچ لیا اور لشکر اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہریاز کا
ایسا کچھہ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوئے اور زہیر نے صبح تک اوسی مقام پر قیام کیا یہانتک کہ بقیۂ لشکر مسلمین بھی وہین آپہونچا
تب زہیر نے سارا ماجرا وہانکا اور احوال شہریاز اور اپنے غلام آزاد کا بیان کیا اور کیفیت ہزیمت جنود فرس کی گزارش کی یہ سنکے
سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوئے اور حکم کیا کہ ابو نباتہ کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اوسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اوسسے
کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون کڑے شہریاز کے اور اوسکی زرہ تو پہن اور اوسکا تاج اپنے سر پر رکھہ اور
اوسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابو نباتہ یہ حکم بجالایا تو سعد نے وہ سب اسباب اوسی کو عطا کیا اور کہا فیروزمندی و رستگاری
تیرے ہی لیے ہے اور مسلمانونمین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن یعنے کڑے پہنایا گیا وہ ابو نباتہ تھا واقدی رح
نے بو حلہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل روایت کی ہے کہ جب سعد نے کو شہریاز کوچ کیا تو

اوس مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوئے تھے مقام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد و ثنا ے پروردگار
بجا لائے اور رسول خدا علیہ السلام پر درود و سلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ الآیہ
یعنے یہی انقلاب ایام ہین کہ انھین کو ہم درمیان آدمیون کے گردش دیتے ہین راوی نے کہا بعد ازان سعد بن ابی وقاص
نے با انبوہ مشہد و مجمع کے مقام کوثا ریا کے چند روز قیام کیا پھر لوگونکو اپنے پاس طلب کر کے اونسے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ ہو
کہ ہر آئنہ حق سبحانہ و تعالی نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی و فیروزمند کیا اور تمکو دکھا دیا اور وفا کیا جو کچھ
تمسے تمھارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا سَتُفْتَحُ عَلٰی اُمَّتِیْ کُنُوْزُ کِسْرٰی وَقَیْصَرَ یعنے قریب ہے
کہ ہو رہا ہے گنج کسری فارس و قیصر روم کے میری امت پر مفتوح ہوجاوینگے سو خزائن کسری سے کچھہ تمھارے قبضے مین آگیا
اب اتمام و اکمال اوسکا حق تعالی پر ہے و بتحقیق کہ مینے عزم عبور کیا ہے طرف مداین کے بجانب غربی جو ممالک مغربی سے
ہے یہ کلام سنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا اے امیر ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو آپکے حکم سے
خلاف و انحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا و رسول سے اپنی جان کو بخل کریگا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجیے
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے ہمکو قوت و توانائی نہین ہے مگر بتوفیق الہی پھر جب سعد سے یہ جواب لوگونکا سنا
تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دیکر با جمعیت جیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طی مراحل مین سریع السیر ہون
چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوئے پھر جب کچھہ دور کئی منزل جا پہنچے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑونکا
نمودار ہوا اور اوپر سوار نظر آئے یہ دیکھکر مسلمانون نے اپنے ہتیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو
جمعیت دو سوار ونکی نمایان ہوئی اور اون لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ
ہم لوگ اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا سرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تمسے صلح و عہد چاہتا ہے یہ خبر سنکے زہیر نے
اوس سے کہا تو اون لوگونکو ہمارے پاس بلا لا پھر جب وہ جاکر اون لوگونکو بلا لایا اور جب وہ قریب آئے تو سب
گھوڑونسے اوتر کر پیدل ہولیے و از راہ انقیاد و فرمان برداری حاضر ہوئے اور بکشادہ پیشانی و شادمانی سے ملاقات
کی اور فتح و فیروزی سے مژدہ و مبارکبادی دی تب زہیر نے اونسے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباط
ہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تمسے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے یہان
آتا ہے ہم اوسکو قبول کرتے ہین اور جو ہمسے صلح چاہتا ہے ہم اوس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین ارادۂ
فساد رکھتے ہون بعد ازان اونسے مصالحہ ہوا جیسا کچھہ درمیان اونکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح کی شادان
و فرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا و بعد ازان زہیر جب بمقام ساباط وارد ہوئے تو وہان لشکر
فرس کا دیکھا کہ اونکا سالار موسوم بفیروز تھا اور وہ اپنی قوم کا بڑا شہسوار بہادر تھا اور اوسکے ہمراہ فوج کسری کی تھی اور وہ
نعمت وہ تھی جسپر کسری کو وقت مشکل و مہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر مسلمین مجتمع ہوگیا

اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچ گئے پھر وہ سب ساز و سلاح سے آراستہ ہوکر آمادہ و مستعد قتال ہوگئے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **کہا** پھر جسوقت صفین طرفین سے مرتب آراستہ ہوگئین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام و نشان و حسب و نسب
ظاہر کیا اور فخر و مباہات کرتا تھا وہ فیروز تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی و بحث گوئی کرنے لگا کہ اے قوم عرب شما خویشتن را
بطمع زدید و بخبر یکہ دسترس شما نباشد عزم آوردید و بدست گمان شما و باطل ست زعم شما کہ شما مالک ملک عراق شوید و آنرا از دست
کسرائیان عجم در گیرید و زنہار ہیچ نتواند شد چہ ما ہمہ جیش کسرائیم کہ صاحبان البطش و شدت و ذوی قوت و ہیبت ایم و ما را پیشگاہ شاہان
پایگاہ و تقرب ملت و بحضور آنہا خوش عزتے داریم و فراتر بار مییابیم یعنے اے عرب والو تمہارا خیال خام ہے کہ تم مالک عراق
ہوگے اور اوس ملک کو ملوک عجم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہوگا کیونکہ ہم لشکر کسریٰ مین ہم بڑے سخت گیر و زور آور ہین
اور ہمارا رعب غالب ہے اور بادشاہونکے سامنے ہماری بڑی عزت و منزلت ہے اور اونسے ہمکو بہت قربت اور خصوصیت
ہے پس چاہیے کہ جو تمہارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے میدان پکڑے اور جیسا مینے کیا ہے کہ اپنی قوم مین سے آگے
نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے **راوی** نے **کہا** ہنوز یہ کلام اوسکا تمام نہوا تھا کہ لشکر اسلام سے ہاشم بن مرقال نے
اوسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوئے اوسپر حملہ کیا پھر درمیان اون دونونکے ایسی جنگ واقع ہوئی کہ اوسکے دیکھنے
سے لڑکا بوڑھا ہوجاتا بعد ازان ہاشم نے اوسکے سینے مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اوسکی پشت سے پار ہوگئی آخر ہاشم نے
اوسکو قتل کرکے مسلمین کی جانب مراجعت کی اوسوقت سعد بن ابی وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا و برسم اکرام و تکریم
گھوڑے سے اوتر پڑے اور یہ آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہے اَوَلَمْ تَكُونُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ
مِّنْ زَوَالٍ یعنے کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نکھائی تھی کہ تمہارے لیے زوال نہین ہے و حال آنکہ کیسا زوال
آیا **راوی** نے **کہا** پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروز کے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت پاکر پسپا ہوگئی تو لشکر اسلام نے
بھی اونکے متعاقب کوچ کیا یہانتک کہ وہ فوج قلعہ بہنشیر مین داخل ہوگئی و بعد ازان جماعت جماعت مسلمین کی بھی
وہان تکبیر کرتے ہوئے جا پہونچے اور وہین جا اوترے یہانتک کہ اوس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم بھی
اپنے سامان و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہوگئے اور دیوار ہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی کی
واقدی رحمہ اللہ نے **کہا** کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ بہنشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارونکو بطریق تاخت
و تاراج طرف شط فرات و دجلہ کے مقرر کرکے منتشر کردیا کہ وہ لوگ جاکر اوپر ایک جماعت مزارعین کے جو بجمعیت
ہزار آدمی ہمراہ سرزاد رئیس بابل کے تھے متسلط ہوگئے چنانچہ اونکے باب مین سعد نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اونکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر
پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد و صلوۃ کے آپکی خدمت مین ہمارا اسلام اور رحمت
و برکات خدا آپ پر نازل ہو و بتحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اوس پروردگار کی جسکے سوا کوئی معبود حقیقی نہین ہے

اور مین درود و سلام بھیجتا ہون اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حال یہ ہے کہ ہم بلد نہشیر پر وارد ہوئے اور قبل اسکے
درمیان قادسیہ اور ناحیہ نہشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھے چنانچہ ہمپر اور اوسکے
لشکر پر حقتعالی نے ہمکو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اوسکے ہمراہی پسپا ہوگئے اور بعد اسکے ہم نہشیر پر
نازل ہوئے اور یہان ہمنے لشکر ہر طرف الطریق تاخت کے ہرسمت مامور کر دیا تو وہ قوم فلاحین یعنے مردم کشاورزپر
متسلط ہوئے اور وہ ایک ہزار نفر ہین پس اونکے بارہ مین آپکی کیا رائے ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے در جواب
اسکے یہ حکم نامہ لکھا کہ جو مردم کشاورز تمھارے پاس آوین اگر وہ تمھارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون اور
تمھارے اوپر تمھارے دشمنونکے مددگار نہون تو اونکو امان دو اور جو لوگ تمھارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد
حرب کے تمسے ہارب ہوئے پھر وہ تمھارے ہاتھ آئے ہون تو اونکے بارہ مین اختیار ہے جو چاہو اونکے حق مین کرو
پھر جب یہ نوشتہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اونھون نے اوس جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے
آئے تھے واگذار کیا اور بعد ازان عوام دہقان کو طلب کرکے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ ادائے
جزیہ پر راضی ہوئے ولیکن اہل شہر نہشیر آمادہ جنگ ہوکر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی
کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال دیکھا تو سرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو ان شہر والون نے صلح کی جگہ ترکش اٹھائی ہے مین
چاہتا ہون کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے جو بہاے
آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب کام اونسے تین روز مین درست و تیار کیے چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر
نہشیر پر ایستادہ کیے گئے آخر وہ لوگ فلاخن کی مار و بوچھار سے عاجز ہوکر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے
پس اس تدبیر سے عرب بہت خوش ہوئے پھر جب محاصرہ بلد کا طول ہوا تو اہل شہر گھبرا کر لڑنے کو باہر نکلے اور
مسلمین سے مقابلہ کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باخود ہا معاہدہ کیا اوسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال مقاومت
و استقلال ہنگامۂ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو کہ نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی نبال
ایکنوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی مین تیزدست تھے
اور اوسوقت زہیر بن الحویریہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضائے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے
سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے
اور دشمنون مین گھس گئے اوسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوئے اوسکا نام شہریار تھا اوسپر حملہ کرکے
ایک ایسا بھالا مارا کہ انی کے ساتھ اوسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اوسکو قتل کیا تب اونپر مجوسون نے ہجوم و نرغہ
کرکے شہید کیا اور بعد قتل اونکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہان ہوگئے اور پھاٹک و دروازے شہر کے
بند کر لیے اور شہر پناہ کی دیوارون پر چڑھ گئے اور اونمین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ پادشاہ

جاراتمسے فرماتاہے کہ آیا تم ہمسے اس بات پر صلح کروگے کہ درمیان دجلہ سے ادہر ہمارا اور ادہر تمہارا یہ سنکے ابو مقرّہ الاسود
ابن قطبنہ آگے بڑھا اور اوسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون
پس درجواب اوس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھ نسمجھا اور نہ اوسکو پسند کیا تب یہ جواب
سنکر وہ پیامبر طرف بادشاہ کے پھر گیا اور راوی نے کہا تب ہم لوگون نے ابو مقرہ سے پوچھا کہ تونے
اوس شخص سے کیا کہا اوسنے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے محمدؐ کو بحق مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون کہ مینے
اوس سے کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالی نے میری زبان کو کسی بات پر کچھ گویائی دی تھی اور امید ہے کہ جو کچھ میری زبان سے
سرزد ہوا وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اوس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین
جانتا کہ مینے کیا کہا یہانتک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اوسنے عرض کی اے امیر واللہ مین اپنے کلام کو آپ
بھی نہین سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون مین سے
کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اوسوقت ہمکو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہے ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب ہمارے
تئین دوسرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہمنے اوسکو امان دی اور اوسکو
پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اوس سے کہا کیا خبر ہے اوسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری
قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اوسنے کہا بادشاہ نے تمہارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ
تمپر عرض صلح کرے سو تمنے اوسکو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمہارے کبھی صلح نہو گی حَتّٰی نَأْکُلَ عَسَلَ اَفْرِیْذِیَا
اُتْرُجَ کُوْثَا یعنے یہانتک کہ ہم شہد افریذیا کا کہاوین جسکو نورح کوثا کہتے ہین (افریذیا نام مقام نوع کوثا قسم شہد ہے)
جسوقت یہ کلمات تمہارے جواب سے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا وَاوَیْلَاہُ لو بڑا غضب ہوا کہ اونکی زبان پر
اور اونکے منہہ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہمپر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کیجانب سے وہ ہمکو جواب دیتے ہین اور
واللہ اگر یہ بات نہین ہے تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اوس کہنے والے کے فہم و دہن مین
ڈالے گئے ہین اور اوسکی زبان پر جاری کیے گئے پس نکل چلو یہانسے طرف شہر قصوی یعنے اوس پار دجلہ کے
بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اونکے پاس گھوڑے نتھے وہ عاجز
رہ گئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچالے گئے راوی نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ مژدہ اوس
مخبر سے سنا تو سجدات شکر الہی بجالائے اور مسلمانونکو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر ساز و سلاح سے چاق و چوبند
رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدونکا غول اپنے سامان جنگ
سے چست و درست روانہ ہو کر داخل شہر ہوئے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر تمام شہر مین سوا اونکے کسی کا
نشان نپایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو جنسہا بجائے خود موجود تھا تا آنکہ اوسپر ضبط و قبضہ کیا و بعد ازان

سعد وہان تین روز مقام کرکے طرف شط فرات و ساحل دجلہ کے کوچ کر گئے اور چاہتے تھے کہ لوگونکو پار اوتار لیجاوین اور سفر
شہر اسبانیر مین پہونچین مگر کوئی کشتی بہم نہ پہونچی ناچار کچہہ دنون وہان رہنا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ اکثر لوگ
سعد کو تیر کر پار اوترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور بار بار تقاضا کرتے تھے مگر وہ مسلمانون پر شفقت کرکے تامل کرتے تھے
اسی عرصے مین ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کی طرف رہبری کرنے لگا جہان پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے انکار کیا

ذکر فتح ایوان کسری اور در آنا مسلمانون کا دریاے دجلہ اور فتح کرنا شہر اسبانیر کا جو اوس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جسوقت اوس گبر نے ایک گذارے کا رستہ بتایا کہ اودہر سے اوترنے کی تھاہ ہے اور سعد نے منظور کیا اور کہا
دریا عمیق ہے مین مسلمانونکو اس فریب اور دھوکے مین نڈالونگا حق تعالی اونکے لیے کچہہ اور ہی سامان کردیگا پس وہ
اسی فکر و اندیشے مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اوسنے کہا کہ سعد تم ترتے اور پانی پیتا تھا تب سعد نے
اوسکا حال پوچھا اوسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہے کہ اہل اسلام گویا دریا
اوتر کر اوسکے پاس جا پہونچے ہین اور اوسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہے تو وہ یہانسے بھی قصد
گریز رکھتا ہے اور اس بندوبست مین ہے کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سنکے سعد نے مسلمانونکو
جمع کرکے بعد حمد و ثناے خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمہارا بے مدد کشتی تمہاری پناہ کی
کشتی مین تمہارے پاس اوتر آیا اور حال یہ ہے کہ کسری قصد فرار رکھتا ہے اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے
خراسان کو جایا چاہتا ہے درینصورت مین تو ارادۂ عبور دریا رکھتا ہون یعنی پیرکر انشاء اللہ تعالی پار جاتا ہون
اور تم خوب جان لو کہ اب تمہارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جسکا تمکو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالی نے تمہارے تئین
تمام قلعون اور شہرونکا مالک کردیا مالا میری راے مین یہ آتا ہے کہ بشناوری دریا اوس پار اوتر جا پہونچون اس
بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سنکے سب اصحاب نے جواب دیا حقتعالی آپکے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ
کیجیے جو کچہہ موافق ارادۂ الہی کے ہے اوسوقت سعد نے کہا حق تعالی تمپر رحم اور تمہاری نصرت کرے تم مین کون پہلے ابتدا
عبور کرتا ہے اور کون متقدم بشناوری ہوتا ہے کہ وہ ہم لوگونکے لیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدہر سے پایاب ہے اور وہ
اوسی نشان پر اوس پار جاکر لب دریا کھڑا ہوتا لوگ اوسی خط پر گذر کر اوس سے جا ملین چنانچہ بمجرد استماع اس کلام کے
عاصم بن عمرو دریا مین در آئے اور اونکے پیچھے پیچھے ایسے چھہ سو آدمی اہل نجدات مین سے ساتھ ہو لیے جو مشاہیر سے
تھے اور نجدا اونکا معروف اور اونکی بہادری کا شہرہ تھا اور اوس قبیلہ کے عوام بھی آکر کنار دریا کھڑے ہوئے اور ایک

گروہ خرسا جو معروف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمرو کے دریا مین گھس پڑے **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا مجھسے
روایت بیان کی یوسف بن عبدالاعلی نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ عاصم اور شرجبیل
وابو مقرن وعجل و مالک بن کعب الہمدانی اور مثل انکے دیگر اکابر قوم تھے اور گھوڑون پر سوار تھے پھر جب ان سب نے دریا مین گھوڑے
ڈال دیے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھس پڑے اور سب سے پہلے جو دریا مین اوترے وہ عاصم بن عمرو
وابو مقرن وشرجبیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا پھر جسوقت عجمیون نے ان لوگونکو دیکھا کہ قریب تر
آپہونچے تو اونھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی جو اونمین مقدم و سربرآوردہ تھے پس اون سوارون نے بھی
اپنے گھوڑے دریا مین ڈال دیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس شخص نے اونسے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسدم
عاصم نے دریا مین اون سوارونکا مواجہ کیا تو اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان گبر بیدینونکو بھالے مارو اور تاک کے انکی
آنکھونمین انی مارو پھر جسوقت عجمیون نے یہ کلام عاصم کا سنا کہ دشمنونکی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور اونکو جام مرگ پلاؤ
اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا کہ لباس عرب کے تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغ زنی کے چست و بیزحمت
ہوتے ہین یعنے ہنگام جنگ اوکچھتے نہین ہین تو یہ حال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور
اپنے آگے دھر لیا یہانتک کہ بہتونکو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اونمین سے بہت تھوڑے بھاگ کے بچے
بالآخر جہات فارس سے بجانب ساحل دریا اہل اسلام مسلط ہوئے اور باقی جماعات مسلمانونکی دریا کے اس پار یکجا جمع
تھی چنانچہ جب سعد کو حال اوس پار کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آگئے اور اعدا مغلوب ہوئے تو مسلمانونکو اذن عام
دیا کہ اب تم بھی دریا میں چلو اور حقتعالی سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اوسوقت دجلہ نہایت
موج زن اور بڑے زورون پر تھا مگر اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ باک و پروا
نکرتے تھے بلکہ گویا وہ زمین پر چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جا کر نازل ہوئے کہ اونکو کچھ شمار مین اور خاطر مین نلاتے تھے
یہانتک کہ بقتال شدید اونسے مقاتلہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **روایت** بیان کی ایسے شخص نے جسپر مجکو بڑا وثوق
واعتماد ہے کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نو
آدمیونکا تھا اور اونمین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور تیسرے غول مین تینتیس ۳۳ نفر تھے
اور عاصم کہتے تھے کہ ہمنے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپاؤن سے ایسا ڈھانپ لیا تھا کہ جب ہم اوترتے تھے تو کثرت
مردم و دواب سے دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دم و یال جھاڑتے تھے اور لب دریا
صہیل کرتے تھے یعنے ہنہناتے تھے اور بولنا اون گھوڑونکا ازروے الہام تھا منجانب ملک العلام **راوی** نے کہا جب
ملک کسری نے دیکھا کہ گروہ مسلمانون کا اس جانب آگیا ہے تب شہریار بن ساور جو بڑا شہسوار اور سردار تھا
حکم کیا کہ مسلمانون سے مبارزطلبی اور اونکا مقابلہ کرے اور اونکو روکے رہے اور خود کسری تدبیر فرار مین مصروف ہوا

کر دیا ہوا مال و اثاث اونکا جواہر یا یاقوت وغیرہ سے جسقدر راہ کھو اسکا ادا والیا راوی کہتا ہے کہ سعد جب دریا میں جاتے تھے تو یہ
آیت پڑھتے تھے ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خدائے غالب بڑے علم والے کا ہے چنانچہ اول و آخر
والوں میں سے کوئی ایک متنفس بھی غرق نہیں ہوا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے نعمان بن عاملہ النفی نے اپنے باپ
عثمان سے سنکر بیان کیا کہ وہ لوگ دریا پار اوترنے والے اول سے آخر تک سب بخیر سالم رہے اور ایک شخص قبیلہ بارق
جسکا نام عرقدہ تھا وہ دریا میں پشت زین سے پھسلکر گھوڑے سے جدا ہو گیا اور وہ گھوڑا اشرفہ تھا اور قشں در دم اوسکی
سرخ تھی اور گویا میں دیکھہ رہا ہوں کہ وہ گھوڑا اور سوار اوسکا دونوں ڈوب رہے ہیں اوسوقت اوسکے پاس قعقاع بن
اپنا گھوڑا پیراتے ہوئے جا پہونچے اور اوسکا ہاتھہ پکڑ کر کھینچ لیا یہانتک کہ وہ پار ہو گیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ قعقاع
عَجَزَتِ الْاَخَوَاتُ اَنْ تَلِدْنَ مِثْلَکَ یہ کلام عرب کا ایک زبانزد ہے یعنے برادران اشباہ و اقران عاجز ہیں کہ اونسے کوئی مولود
مثل تیرے وجود میں آوے اور ایک یہ بھی امر عجیب ہے کہ اوس پانی میں کسی کی کوئی چیز نہیں گری اور نہ تلف ہوئی ہان مگر ایک
شخص کا کاسہ چوبی کہ اوسکا تسمہ یا ڈورا کہنہ و فرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی میں جاتا رہا اور موج اوسکو بہالے گئی تب صاحب کاسہ
نے کہا واللہ میں اسکے ضائع ہونے سے رنج و تکلیف اوٹھاونگا و حال آنکہ ایسا نہو گا کہ حق تعالی تمام لشکر میں سے میرا ہی جام مجھسے چھین
لیوے آخر جب سب پار اوتر گئے تو مسلمانوں میں سے ایک شخص بنا بر حاجت غسل دریا پر آیا ناگاہ موج نے وہی قدح اس شخص
کیطرف اوچھال دیا اوسنے اوٹھا لیا اور اوسکو لشکر میں لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لے لیا اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے
کہا مجھسے **روایت** کی عمرو بن تمیم نے اوسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ جب مسلمانوں نے عبور دریا کیا تو اہل فارس نے
دریا ہی پر برلب آب ہنگامہ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانوں کو تعب و صعوبت میں ڈالا اور آمادہ اس
امر پر ہوئے کہ یہانتک مقاتلہ کریں تا لڑکر مرجاویں اور یہ سب خواص ملک کسری تھے اور اصحاب ایوان کسری تھے اور صاحبان
حصن و قلعہ تھے اور سالار و سرگروہ انکا شہریار بن ساور تھا چنانچہ خالد بن نمیر نے شہریار کی آنکھہ تاک کے نیزہ مارا کہ انکی
اوسکی گُدی توڑکر پار ہو گئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اوسپر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہو گیا و ناگاہ اوسوقت
ایک جماعت سوارونکی جانب ایوان کسری سے وہان آپڑی اونھوں نے اوس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا یہ بیان کیا
کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسری تو فرار کر گیا اور اپنا مال و اہل و عیال اور اپنا خدم و حشم ساتھہ لیگیا آخر اون لوگوں نے
جسدم یہ خبر سنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن میں کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے مسلمین سے
تھی اور مسلمانوں نے دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا (جراثیم جمع جرثومہ) اور جراثیم کیا تھے کہ خرموں کی
شاخوں سے گٹھے بندھے ہوئے بطور حزم یعنی جسطرح گٹھے بندھے تھے کہ منجانب اللہ ظاہر ہوئے اور جدھر پانی پایاب
تھا اوسی طرف وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اوسی کی سیدھ پر ساتھہ ساتھہ چلے جاتے تھے اور وہ جرثومہ
یعنی پشتان جو مانند مورچیان کے تھے زخم تنگ اسپان سے پیدا ہوئی تھے اور **قیس** بن ابی حازم نے اسطرح روایت کی

کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈال دیا ہے تو اوسوقت دجلہ بڑے جوش خروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا پھر
جسوقت ہم بیچ دہارے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاپ فقط گھوڑونکے تنگ مین لگتی تھی (مترجم کہتا ہے کہ بیان [illegible]
قیس اور روایات سابقہ کے جنمین طغیانی دجلہ مذکور ہے کچھہ منافات نہین ہے اسلیے کہ جدہر سے قیس کے گروہ نے عبور کیا [illegible]
پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے) پھر قیس کہتا ہے کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا کہ اہل اسلام بے مشقت و بے تکلیف دریا
اوترتے اور ہلتے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبان مین کہنے لگے ایشان کہ ہمچو بے پرواے آیند مگر جن و آسیب بودہ باشند
یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بے باک و بے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑتے ہو
بلکہ جنون سے ارادہ لڑنے کا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا کہ ایوان کسری مین در آوین مگر سعد نے
اونکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلد بازی موجب ندامت و پریشانی ہے اور مین اندیشہ
کرتا ہون کہ یون فرار کرنا عجمونکا شاید اونکی بعض مکائد و مکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل ایوان نہوا اور راوی کہتا ہے کہ
سلام المحازی ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہوکے کہنے لگا اے امیر واللہ مینے آج خدا و رسول کو رضامند کیا کہ مینے ہی
عجمونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا بعد ازان اون ساٹھہ آدمیون سے جو باقی رہ گئے تھے اونسے اپنی بات پہ یعنے قتل شہریار
پر گواہی چاہی مگر اونمین سے کسی نے اوسکی گواہی نہ دی تب سعد نے اوس جوان محازی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل نہین کیا
یہ سنکے اوس لڑکے نے سر نہوڑا لیا اور ارادہ کیا کہ اوس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اوسی اثنا مین ایک شخص صحابیون مین سے
کہ اوسکا نام ہاشم بن عتبہ تھا بول اوٹھا کہ اے امیر مینے بچشم خود دیکھا کہ مقدم و سردار اہل فرس کو اسینے قتل کیا ہے پس سعد نے قول
صحابی کی تصدیق کی اور اوس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی وسی کو حوالہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ عبداللہ بن
بشر و سلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہے کہ جس روز اہل اسلام دجلہ مین در آئے اور پار اوترتے تھے تو اوسوقت ملک یزدجرد
بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھہ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا ہلتے چلے آتے ہین اور نہ اونکے گھوڑے پیچھے مڑتے ہین نہ سوار کچھہ
گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال ملک اپنے کا
یقین ہوگیا اور اپنی عزت و سلطنت کے جانے کا باور آگیا اوسوقت با دیدہ گریان و با دل بریان بام ایوان سے نیچے اوتر کر
بیت المال سے خزانہ و جواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھونسے ظروف قیمتی اور کچھہ اور چیزین بے بہا ہمراہ
لیکر باقی جو کچھہ اوسکے یہان آلات و سامان حصارسی یا جو کچھہ اسباب رسد غلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا اور جسقدر کہ
گلہ و دواب جنس بقر و غنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑ دیا اور اپنے اہل و خواص اصحاب کو لیکر نکل گیا و بعد ازان
اندرون شہر قصوی اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب الهذلی تھے اور ہمراہ اونکے جماعت خرسا رتھے جو جماعت قعقاع
بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو منتہاے بلاد مدائن وغیرہ کے واقع تھا اوسکو بستانیر کہتے تھے اور وہی تختگاہ
و مسکن بادشاہ کسری کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے ملاقات نہوئی و بعد ازان

سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہوون جیسا کہ سابق مین زہیر بن حویہ کو حکم کیا تھا کہ اپنا لشکر لیکر وہان جاوین تنکہ
... وہ شہر داخل ہوکر شہر مین کو تلاش کرنے لگے اور ایک طرف ایک وہ سوار ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا ناگاہ
ایک شخص مرقال کے تئین ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسری کا تھا تب مرقال ونسکی فارسی زبان مین اوس سے باتین
کرنے لگے تب وہ بولا کہ عرب بعبور دریا ہماری طرف و آئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہے
چنانچہ مرقال نے بھالا مارکر اوسکو قتل کر ڈالا اور اوسکے غلامونکو اسیر کرکے سعد کے پاس حاضر کیا اور بعضی روایات مین
مذکور ہے کہ مرزبانان کسری سے ایک بڑا زمیندار تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے وہ بھی داخل تھا مگر عرب بولنے اوسکو کچھ بیم و
ہراس نتھا اور وہ اوس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر آجاتا تھا ناگاہ اوسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اوسکے گھر والے
بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اوس مرزبان نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے وہ بولے کہ زنابیر
یعنے بھڑون نے ہمارے گھرون پر غلبہ کیا اور ہمکو زبردستی نکال دیا یعنے عربونکے خوف شدائد سے ہم بھاگے جاتے ہین پھر
اوسنے اہل شہر سے شدت شور و بکا اور اونکا نالہ و واویلا سنا اور وہ سب اپنا منہ پیٹتے تھے یہ دیکھکر اوس دہقان نے اپنا
ساز حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اوسپر زین کسا تین بار مضبوط کرکے باندھا تینون دفعہ
رکاب و دوال ٹوٹ ٹوٹ گئی اوسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اوسکو نیزہ مارکر بولا اس وار کو کہ مین ابن المخارق
ہون پھر وہ سوار اوسکو مارکر چلا گیا اور اوسکے رخت و سلاح پر کچھ التفات نکی اور جسوقت سعد داخل شہر ہوئے تو ایوان
کسری کو تلاش کرنے لگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ یعنے بعد
ہلاک قوم کفار کے دربارۂ مکانات و باغات اونکے و دربارۂ تنعمات و ضیاعات کے حقتعالی نے فرمایا کہ اور رہنے اونکی
سب چیزونکا وارث اور قوم کو کیا اور جسوقت سعد داخل ایوان ہوئے تو گھوڑے سے اوترکر پیدل ہوئے اور اوسمین نماز
شکرانۂ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کی فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعت ایک سلام سے پڑھین اور
ایوان کو مسجد قرار دیا اور راوی کہتا ہے کہ اوس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اوسکو اوسی حال پر
چھوڑ دیا یعنے نہ مٹایا نہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوئے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان اتمام
نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کرکے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و
عشا کو ایک ساتھ جمع کرکے پڑھا اور وہ روز داخلۂ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین پڑھی گئی
وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جبسے وارد ملک ہوئے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصری پڑھتے رہے کسی مقام پر
قیام نہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو اتمام نماز و نماز جمعہ دونوںکو
ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کرکے قصر ابیض مین آگئے اور عمرو بن مقرن کو اموال غنائم پر
داروغہ مقرر کرکے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصرہاے کسری مین اور جو کچھ اوسکے محلات و ایوان و دیگر مکانات

یا بازار و نمین ہو سب جمع و فراہم کرو اور اوسکا شمار کر کے فہرست و تعلیقہ کر لو اور جب اہل مدائن نے دیکھا کہ تمام عرب اوس
سرزمین مین یکجا مجتمع ہو گئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال و اسباب اپنا اوٹھا سکے لے بھاگے مگر جو کوئی اونمین سے
جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اونسے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اوس سب کو بشیر عمرو بن مقرن
کیا کہ اونسے شامل اوس مال کے کردیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شئے جو جمع کی گئی وہ یہی مال و اسباب ہے
جو قصر ابیض و منازل کسری و رسائر امکنہ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کہین ہاتھ آتا تھا وہ مسلمانون
مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور جمید بن سبار نے بیان کیا کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک
انبار کیطرف ہمارا گذر ہوا اوسپر سرپوش برنجی ڈھکا تھا ہم لوگون نے جانا کہ کچھ کھانا ہے پھر جب اوس سرپوش کو اوٹھایا
تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہے اوسمین بہت سا کافور تھا سو ہمنے جانا کہ وہ نمک ہے اور راوی
نے کہا کہ اوسی عرصے مین زبیر بتلاش و طلب منہزمین کے برآمد ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ اوس پل پر
بہت سے اہل فارس بتمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرائش مجتمع ہین اور بالا سے جسر ایک اشتر جام ہے اسلیے کہ ایک
بغل اونکا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کر کے اوسکو نکال رہے تھے و بایکدیگر شور و غوغا کرتے تھے اتفاقاً اوسی ہنگامے
مین ایک اور استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا اوسوقت
زبیر نے کہا اس اشتر کے لیے کوئی امر عظیم ہے اسلیے یہ سب اوسکے درپے ہین پس اسوقت اونپر حملہ کرو اور تلوارین مارو تب ہم
لوگون نے اونپر حملہ شدید کیا اور اونمین بہتونکو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اوس استر کو جو نکال لیا تو دیکھا کہ اوسپر
حلۂ کسری و رخلعت پر زر تھا اور اوسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جسمین جواہر جڑے تھے کہ اوسکو پہنکر
بمباہات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہمنے استر لیا اور اوسکو حوالۂ صاحب اقباض
یعنے سپردار و غہ بیت المال کے کیا مگر ہم نجانتے تھے کہ اوسپر کیا ہے اور یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے تھے جو لوگ
بطلب منہزمین نکلے تھے مین بھی اونکے ساتھ تھا ناگاہ ہمنے دو استر دیکھے اور اونکے ساتھ دو ہی آدمی بھی تھے پھر جو کوئی
اونکے قریب جاتا تھا تو اوسکو تیر مارتے تھے چنانچہ کسیکو اونکے نزدیک جانے کی جرات نہوتی تھی مگر ہمنے عزم بالجزم کر کے
اون دونون پر حملہ کیا بالآخر دونونکو قتل کیا اور دونون استر دنکو پاس صاحب اقباض کے لے آئے کیونکہ سائر عراق سے
جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھا جاتا تھا پھر جسوقت وہ اوسکے پاس دونون بغلونکو مین لایا تو اوسنے مجھسے کہا ذرا ٹھہر جا تا مین
دیکھلون تیرے ساتھ کیا چیز ہے پھر ہمنے اوسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خورجی کھولی تو ایک بغل پر تو تاج کسری و اقسام
جواہر تھے اور دوسرے بغل پر خلعت و پوشاک کسری تھی اور وہ سب پر زر اور اوسمین لعل و گہر لگے تھے اور محمد بن طلحہ و
مہلب سے روایت ہے کہ قعقاع جسوقت بطلب و تلاش منفروران کے روانہ ہوئے تو ایک سوار سواران فارس سے
ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانون پر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اوس سے پریشان ہوئے اور بہت گھبرا گئے اور کوئی ایسا تھا جو

اوسکے نزدیک جاسکتا اوسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے اوسپر قصد کیا اور اوس سے کہا ہوشیار
ہوجا اے سگ پلید قتال سے مرد ذی باس شدید کے یہ کہکر اوسکو بہالا مارا پھر قتل کیا اور اوسکے اسباب ہمراہی مین دو صندوق
مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھولا تو اوسمین پانچ تلوارین تھین مُطلا بذہب و زر کوفت اور زرہین کسری کی اور مغفر و منطقہ
اوسکا یعنے خود و کمرپٹکا اور دوسرے کو جو کھولا تو اوسمین زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی اور زرہ ملک مایان ترک اور زرہین
طائفہ ملوک کی تھین جو ہنگام ستیز قبل از گریز ہمراہ کسری موجود تھے اور اون تلوارونمین ایک تلوار تو کسری کی کمر کی تھی دوسری
ایک ہرقل کی اور ایک ایک محمود و خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ جسدم سعد بن ابی وقاص نے ان سب اشیاء کا
ملاحظہ کیا اور بولے اے قعقاع ان تلوارونمین جونسی تجھے پسند ہو تو اوٹھالے اور اوس سے اعدائے دین کے ساتھ
جہاد کر تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اوٹھالی پھر سعد نے اوسکو بہرام گور کی زرہ بھی دی اور باقی اسباب کتیبۃ الخرساء
یعنے جماعت قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسری و تیغ نعمان دونونکو برائے نذر امیر المومنین رکھہ لیا اسلیے کہ شامل
خمس کے مع تاج مرصع کار و پوشاک زرتار بھیجینگے اور صحابہ مین سے ایک شخص ناقل تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان
لشکر کسری کے مین بھی غازیونکے ہمراہ تھا اوسی ہنگامۂ دار و گیر مین کہ مین ایک راستے پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثنائے
راہ مین ایک شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اوتر کر پیدل ہوگیا اور اوسکو جلد جلد
ہنکالیچلا یہانتک کہ نہر پر پہونچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنے لگا لیکن اوسکو پایاب اوترنا ممکن نہوا تب مین اوسکے نزدیک گیا
اور وہ مجھپر تیر چھوڑنے لگا اوسوقت مین اوسکے تیر سے اندیشہ ناک ہوا بالآخر مین بھی اوسکا تیر کاٹ کر اور زد بچا کر اوسپر
حملہ آور ہوا اور پہلے وار مین اوسکو قتل کیا اور اوسکا خچر لے لیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ اوسکا ساتھی ایک آدمی اور بھی ہے
اور اوسکے پاس بھی ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خر چھوڑکر بھاگ گیا اور مین ان دونون خچرونکو لایا
اور صاحب اقباض یعنے مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کر دیا اوسوقت اون دونون خر کی پشت زین سے پالمرد و پوشش جو
اوٹھا کر دیکھا تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اوسپر دُر و جواہر قسم قسم کے جڑے ہوئے
تھے اور اسیطرح کی اوسکی لگام تھی اور ایسا ہی اوسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی سونے چاندی کی بنی ہوئی
اور اوسپر پالان سونے کا جڑا ہوا اور اوسکی مہار بھی سونے کی اوسمین تمام نگینہ ہاے یاقوت بٹھائے ہوئے اور اوسپر ایک مرد
ناقہ سوار بھی سیمتن تزئین پیراہن مُحلّی بجواہر فرد و مرصع بلاجورد تھا چنانچہ کسری کبھی وہ فرس معرکہ اور کبھی وہ ناقہ معہ اپنے تاج مین
لگاتا تھا اور اوس سے سائر ملوک روے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور ابو عبیدۃ البصری نے بیان کیا کہ
جب ہبوط و نزول مسلمانونکا مدائن مین ہوا اور مہتمم بیت المال کا مال غنیمت جمع کرتا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ
لاتے جاتے تھے وہ سب اوسی داروغہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جسوقت یہ دونون حمار اوسکے حوالہ ہوئے
تو اوسنے کہا واللہ مینے کبھی ایسی چیزین نہین دیکھین بعد ازان اوسنے اوس شخص سے جو دونون حمار کو لایا تھا

قسم خدا کی دیکر پوچھا کہ اسکے سوا ے تو نے کچھہ اور بھی رکب حمار سے لیا ہے یا ان چیزونمین سے کچھہ تو نے بھی نکال لیا ہے وہ بولا واللہ اگر خدا نہوتا یعنے اگر مین خدا کو حاضر و ناظر نجانتا تو یہ دونون حمار تمھارے پاس نہ لاتا تب اوس مستہم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا واللہ مین تجھکو اپنا نام و نشان نہ بتاؤنگا اسلیے کہ تو میری مدح و ستائش کریے ولیکن مین حمد خداوند عزوجل کرتا ہون اور اوسکے عطاے ثواب بیحساب پر راضی ہون اوسکے جزاے خیر کا امیدوار رہون یہ کلام کرکے وہانسے روان ہوا مگر ایک آدمی داروغہ کے خدام مین سے اوس شخص کے پیچھے ہو لیا اور کچھہ آگے جاکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبدالقیس ہے **راوی** کہتا ہے کہ پھر خبر اس گفت و شنود کی جو درمیان عامر و مستہم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو پہونچی تو اونھون نے کہا مین قسم کرتا ہون اوس خدا کی جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین سے یعنے ہمارے اس لشکر مین سے مین کسیکو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ و مال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص متہم ہوئے تھے تو ہمنے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے اونکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم اونکے اوصاف امانت و زہد و دیانت سے عاجز رہے اور وہ تینون ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا دوسرا عمرو بن معدیکرب اور تیسرا قیس بن ہبیرہ اور **راوی** نے کہا مجھسے **روایت** کی ہے اون اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ جب ہمنے بعد فتح قصر ابیض کے وہانسے کوچ کیا تو کچھہ مرزبان مرزبان وہان آکر داخل ہوئے اور اوسکو قلعہ پکڑا اور وہ سب اہل فارس مین اشد رزم و قوی عزم تھے اور اونھون نے آپسمین عہد و حلف کیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نکرینگے پھر جو لوگ مسلمانونمین سے وہان پھر آئے اور متوقی و متعہد اونکے محاصرے کے ہوئے وہ جماعت قعقاع کی تھی اور ہم بھی اونکے ہمراہ تھے پھر جب ہمنے اون زمینداروںکو دیکھا کہ وہ آمادۂ مرگ و جان بکف ہین تو ہم لوگ اونکے تیر پرتاب اور فلاخن کی زد سے ہٹے ہوئے محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہمکو اونپر موقع ملا اور نہ وہ وہانسے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت کرنے لگے کہ ہم لوگ ان گبر بیدینونکا محاصرہ کرتے ہین اور کہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے کہا کہ تم ان لوگونکیطرف جاؤ اور براے مصالح امور مسلمین کے کوئی تدبیر و کچھہ فکر کرو یہ سنکے سلمان فارسی اونکی جانب آگے بڑھے اور فارسی زبان مین اونسے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رک رہے اور ٹھہر گئے اور سلمان سے بولے تو کون ہے اونھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جان لو اس بات کو کہ جو شخص اپنی جان یا مال نحواہ اولاد کے لیے مقاتلہ کرتا ہے تو اوسوقت ایسا کرتا ہے جب امید مخلصی و رستگاری کی رکھتا ہے و حال آنکہ مین تمھارے واسطے کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہمنے اوسکا ملک و خزانہ لے لیا اب مدائن مین تمھارے سواے اور کوئی مخالف باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو مفت اپنی جانونکو ہلاک نکرو اور اس قلعے کو خالی کردو اور ہمارے سپرد کردو کہ اسی مین تمھارے لیے خیر ہے اور تمکو امان ہے جدھر چاہو چلے جاؤ کوئی ہم مین کا تمسے تعرض نکریگا

غرض جب اون لوگون نے کلام سلمان سنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑکر نہ مرجاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی کر دیوینگے بعد ازان اون لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اوسوقت سلمان نے اونکے اوپر اپنے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو حقتعالی نے بسبب اونکے غیظ و بغض کے اونکو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ امور خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالی مومنونکے حق مین قتال کے لیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالی شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا کہ سلمان رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر داہنے بائین نکل جاتے تھے یہانتک کہ اون تیرون مین سے ایک بھی اونکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زنہار زنہار تجکو قسم ہے اپنے اوس شخص کی جو تیر اشارہ اپنے اور جسکی طرف تو مائل ہے سچ بتا تو کون ہے سلمان نے جواب دیا کہ مین روزبہ یعنے مین وہ دیرینہ سال ہون کہ ہر آئینہ سن میرا چار سو برس کا ہوا اور آخر ایام مین سخدمت عیسی بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس امت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین اوسکی جناب مین حاضر ہوا تو اوسنے میرا اکرام کیا اور جب مینے اوسکی خدمتگزاری کی تو اوسنے مجھے عظمت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ و بنا بر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلِ الْبَيْتِ یعنے سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہل بیت مین سے ہے پھر جسوقت اون لوگون نے کلام سلمان سنا تو معرفت سلمان کی اونکو ثابت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص اکابر و ابرار اہل دین اسلام سے ہے اور سامنے سلمان کے اونھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و راستی پیش آئے اور کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے راز کو تمسے کچھ مخفی نکرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کے لیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسری جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر بیمار کو ہر گاہ اپنے ساتھ لیجانے سے متعذر رہا تو اوسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اوس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب و لازم کیا ہے اگر تم ہمکو اوسکی باب مین امان دو تو ہم بنت کسری کے تئین تمھارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے اونکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے اوس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ مین جا کر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہانسے اپنے لشکر مین پھر آئے اور جو کچھ اون لوگونکا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا اے عبداللہ سلمان تحقیق کہ مسلمین تمام عراق مین متفرق ہین مجکو اندیشہ ہے ایسا نہو کہ کوئی اونمین سے انپر آپڑے اور انکو انکے حال پر باقی نچھوڑے اسلیے انسے کہدو کہ اگر تم ہماری حمایت مین آجاؤ تو ہمپر تمھاری اعانت واجب و لازم ہو جاوے پھر اوسوقت جدہر تمھارا ارادہ ہووے اُس طرف چلے جانا کہ بعد اوسکے جو کچھ تمپر وارد ہو البتہ ہم اوسکے ضامن ہین یہ سنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اون زمینداروںکے پاس گئے اور جو سعد نے کہا تھا اونسے ظاہر کیا چنانچہ اونمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہوتے تو ہمپر یعنے فارس اور روم پر کبھی فیروزمند نہوتے لہذا اقتضاے عقل یہ ہے کہ اب ہم بھی بدین آن عربونکے رجوع کرین اور انکے

سایہ دولت مین بامن و آسائش زندگانی بسر کرین اسلیے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و مملکت سے نہین رکھتے ہین اور تم اس شخص یعنے سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھہ اوسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرض کہ بعد اس مکالمہ کے اون لوگون نے باب التر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد و شد و راہ گزر ہوتی ہے کھولکر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ اون سب کو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب اونکے ہاتھہ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونے لگے اور کہا اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الاِسْلَامَ یعنے اے پروردگار ہیطرح تو اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑہا وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النَّاسِ یعنے یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہے کہ ہم اسکو درمیان آدمیونکے ہاتھون ہاتھہ پھیر لاتے ہین اسنے ملک و دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہے اور چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اوسنے جو کچھہ مال و خزانہ ملک کسری کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کر لیا پھر جب وقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو ان زمینداروںکو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانونکے برابر حصہ دیا گیا و بعد ازان ہر ایک و نیز سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھہ اونھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو الوف مردمان باعتدلے قوم مرزبان داخل دین اسلام ہوئے یعنے ہزارہا آدمی اونکی دیکھا دیکھی اسلام لائے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے موسی بن عبد اللہ سے اونے عمرو سے اوسنے اپنے جد یحیی سے اونھون نے کہا کہ سواے روایت مذکورۂ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہے وہ یہ ہے کہ جب مردمان لشکر ملک کسری پسپا ہوئے اور ہاشم بن عتبہ نے اونکا پیچھا کیا تو نوبت اونکے ترک و تاز کی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست تھے اور اونکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور اونپر عماریان تھین اور وسمین زنانی سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافہ کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب سے بنا تھا اور اوسپر پوشش رنگ برنگ کی رنگین تھی اور تار تار اوسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اوسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھی کہ ملالا او اوسکی بینائی زائل و خیرہ کرتی تھی غرضکہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اوس گروہ پر حملہ کیا اور اونھون نے بھی انپر حملہ کیا و بجال خود صابر و ثابت رہے اور اوس محافہ کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزنان دختر ملک یزدجرد بن کسری کا تھا (مترجم کہتا ہے یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام) شاہزنان اور اوس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ ساقر بن ہرمز تھا چنانچہ ساقر کو ہشام نے قتل کیا اور اصحاب ہاشم نے ہمراہیان ساقر سے بہتونکو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوئے اور ہشام نے اوس محافہ کو اور اون خادمون اور کنیزون غلامونکو جو گرد و پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی سپردگی مین کرکے ان سبکو پاس سعد کے حاضر لائے اور اونکو خبر دی اس بات کی کہ ان سبکے ساتھہ اس محافے مین بنت کسری ہے بیشک سعد نے یہ آیت پڑھی اَللّٰھُمَّ

مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یعنے اے پروردگار
مالک ملک لازوال تو ہی ملک و بادشاہت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور تو ہی انتزاع ملک و سلب سلطنت کرلیتا ہے جس سے چاہتا ہے
اور تو ہی جسکو چاہتا ہے عزت و غلبہ عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل و مغلوب کردیتا ہے بعد ازان سعد نے ملاحظہ خزانون کا
کیا ناگاہ اوسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور اوسمین بساط
کسری یعنے اوسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سائر ملوک و سلاطین روے زمین پر تفاخر و مباہات کرتا تھا اور وہ
سارا پر متن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور اوسپر زر و یاقوت ہر رنگ کے اور الماس و زمرد و دیگر اقسام جواہر
گران بہا لگے تھے اور طول اوسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنے ایک ٹکڑا بے جوڑ تھا
اور اوسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تصویرین بنی تھین ایسے کہ
بوٹے رکھلے تھے اور کلیان لگین تھین ایک سمت کشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب
حریر رنگارنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بناے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما
مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش و نشاط مے نوشی کے بیٹھتا تھا اور اوس بساط کے تئین بساط
نزہت و بساط مسرت کہتے تھے اور اوسکو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اوسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو
چادر بانزیت و پرقباب ہے راوی نے کہا اور جب سعد نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار
حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے اونمین پیدل نتھے اور جو لوگ وہان حاضر نتھے بلکہ شہرون مین عورتون اور بچونکے ہمراہ تعینات
تھے اونکا سہم بھی نکالا گیا پھر وہانکے مکانات بھی لوگونکے درمیان تقسیم کیے اور متولی قبض یعنے خزینہ دار تو عمرو بن عمر المدائن
تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان بن ربیعہ ہوئے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اوسکی قسمت کسطرح کیا چاہیے تب سعد نے کہا اے
گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہے کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجدین وہ جو اختیار ہے وہ جو
چاہینگے کرینگے یہ سنکے سب کے سب ایک زبان ہوکر بولے جو آپکی راے ہے بہت خوب و انسب ہے آخر اوس بساط کو
پھر اوسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمس پر اوسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی امیر المؤمنین
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ عَامِلِهِ عَلَى الْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَمَّا بَعْدُ [illegible]
عَلَيْكَ وَإِنِّي أَحْمَدُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مَا مُنِحْنَا
بِالظَّفَرِ عَلَى الْعَدُوِّ الَّذِي أَطَاعَ شَيْطَانَهُ وَأَرْخَى فِي مَيْدَانِ الْغَيِّ عِنَانَهُ وَقَدْ أَخْبَرَنَا اللهُ سُبْحَانَهُ
عَلَى جَمِيلِ الْعِبَادَةِ وَلَخَذَ نَا الْمُلْكَ مِنْ يَزْدَجَرْدَ بْنِ كِسْرَى فِي كَثْرَةِ الْمَوَاكِبِ وَاخْتِزَارِ رَوْسِ أَجْنَادِهِ
الَّذِي جَاشَتِ الْهَيْبَةُ دِيَارَهُمْ وَضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ

مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ وَقَدْ انْهَزَمَ عَدُوُّ اللّٰهِ بَعْدَ مَا قَتَلْنَا جُنْدَهُ وَأَخَذْنَا ابْنَتَهُ وَإِنَّا مُنْتَظِرُونَ أَمْرَكَ فِيمَا يَكُونُ بَعْدَ هٰذَا وَنَحْنُ مُقِيمُونَ عَلَى الْمَدَائِنِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ یعنے ابتدا کیجاتی ہے اس نامہ کی باسم خداوند رحمان ورحیم کے اور ارسال کیا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے منجانب اونکے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک عراق پر مامور ومقرر ہے کہ بعد حمد خدا ودرود سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر ہمارا سلام اور ہین سپاس اوس خدا کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی دوسرا مستوجب وشایان پرستاری نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اوسکے نبی مختار پر صلے اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اوسنے ہمارے ساتھہ لطف واحسان کیا ہے بسبب ظفریاب کرنے کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی نے ہمکو خوبی عبودیت پر جرأت واستطاعت بخشی ہے تو اس روسے ہمنے تمام ملک ملک کسری کا تسخیر کرلیا وحال آنکہ اوسنے بکثرت حملے کیے اور بارہا جنگ آوری کی باوجود کمال تندی وسرکشی اوسکے سران لشکر کے جنکے ہیبت ورعب کی اونکے دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے کہ ملائکہ اونکے رو وپشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنونکا مولی وناصر ہے اور کافرونکا کوئی حامی ومددگار نہین غرض بعد ازآنکہ ہمنے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنی یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اوسکی دختر کو لے لیا اور اب ہم منتظر حکم آپ کے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور بالفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا سب پر نازل ہو فقط چنانچہ یہ عرضیہ مع مال بشر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کر دیے اور بنت کسری کو بھی اوسکے محافے مین سوار اور اوسکے خدم وپرستارونکو ساتھہ کرکے سپرد بشر کیا بعد ازان رائے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ فتح مدائن کا بھی ساتھہ جاوے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھہ حقتعالی نے مسلمین پر فضل وانعام کیا ہے وہ سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت ورعب فتوح دلونمین زیادہ ہو پس اس کام کے لیے حبیش بن ناجذ الاسدی یا واللہ علم ابن ہلال کو بھیجا تو وہ اپنے ناقے پر سوار ہوکر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل وقطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا اور دستور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا نماز صبح بقراۃ سورۂ کوچک ومختصر پڑھکر اپنے ناقے پر سوار ہوکر سمت طریق عراق متوجہ ہوتے تھے ومترقب ومتفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے کیا کیا بات سنائی دیتی ہے چنانچہ ایک روز جو حسب معمول اوسی جانب سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ حبیش اپنے ناقے پر سوار سامنے سے نمودار ہوا پھر جب حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے اوسکو دیکھا تو اوسکی طرف قصد کیا اور پاس جاکر اوس سے استفسار حال کیا کہ اے بندۂ خدا تو کہان اور کدھر سے آتا ہے اوسنے عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس مع مالکی کیا خبر ہے خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور ہماری تیری مغفرت کرے اوسنے کہا یا امیر المومنین مژدہ باد بفتح عام وبسعادت تمام کہ ہرآئینہ حقتعالی نے لشکر مشرکین کو شکست دی وَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ یعنے حقتعالی نے

بھیجا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ اونکے پیچھے والا کوئی باقی نرہا تا اونکی حمایت و پشت پناہی کرے اور یہ کنایہ استیصال اور
قطع نسل سے بھی ہے اور اونسے اونکے دیر و دیار خالی اور ویرانہ ہوگئے اور اونکے آثار و نشان مٹ گئے اور مراکب اونکے
یعنے سارے اسپ و شتر تلف ہوگئے اور تمام فوج و جماعت اونکی الٹ گئی اور تمام جمعیت اونکی پراگندہ ہوگئی اور اونکے
محلات و عمارات خراب ہوگئے اور مدتہاے زندگانی اور عمریں اونکی کوتاہ ہوگئیں اور احوال اونکے پریشان ہوگئے
اور مسکن اونکے بے چراغ اور وطن اونکے ویران ہوگئے چنانچہ جسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو حمد و
ثناے خداوند متعال بجالائے اور بولے کہ وہ اپنے امن و ماویٰ سے آوارہ و خوار ہوگئے بعد ازان وہانسے اپنے
دولت سرا کو پھرے اور جیش ساتھ ساتھ فتح مدائن کا ذکر اور وہانکی باتین کرتا چلا یہانتک کہ مسجد میں پہونچے اور
لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنے لگے کہ مسجد تمام از دحام انام سے پر ہوگئی اور کشمکش ہونے لگی اور
جیش سامنے کھڑا ہوا اون سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حضار حمد و ثناے کثیر سے ستائش خدا کرتے تھے اور
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان بشیر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اوس مال کے
اوسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسری بھی تھی اور اوسکے ساتھ کسری کی پوشاک اور تاج و سلاح اوسکا اور اوسکی بساط تھی پھر جب
عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب چیزیں ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیا ہدیۃً بھیجا ہے بڑا امین ہے یعنے
سعد بن ابی وقاص اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوئے چاہیے کہ بذل رعایا کرو یہ سنکر عمر رضی اللہ عنہ نے
بعد اداے حمد و ثناے خداے عز و جل کے مال خمس سے حصہ اون مسلمین کا بھی نکالا جو غائب وقت تھے اور باقی خمس
بمواقع خود بجا ہاے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ دربارۂ اس قطیفہ کے جو گلیم ہے یعنے بساط
کیا عمل کرون لوگون نے کہا جیسے آپکی راے بلند و برتر ہے مگر علی علیہ السلام نے یہ کہا کہ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْكَ جَهْلٌ وَلَا
تَقْبَلْ شَكًّا وَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ فَأَمْضَيْتَ وَلَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ وَأَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ
یعنے تو اپنے اوپر جہل و نادانی کو راہ ندے اور شک میں نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہیں ہے یعنے ساتھ نجائیگا مگر
جو کچھ کسیکو تونے عطا کیا پس وہ تو البتہ تونے امضا و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تونے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا اور جو تونے
کھایا وہ کھویا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو الحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اوس بساط کو ٹکڑے ٹکڑے کرواکر
درمیان مردم تقسیم کر دیا چنانچہ اونمین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اوسکو بیچا تو معاوضہ اوسکا بیس ہزار
دینار پایا پھر جسوقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوئے تب محکم بن رواحہ بلایا گیا اور یہ شخص اہل مدینہ میں سب سے
بڑا جسیم و تناور تھا و نیز بڑا کج خلق و بدمزاج تھا اور جب وہ آیا تو اوسکو خلعت کسری کا پہنایا اور اوسکی حمیل مخملی بجواہر اوسکے
گلے میں ڈالی اور اوسکا تاج اوسکے سر پر رکھا اور اوسکے دونون سوار یعنے دستانے اوسکے دونون ہاتھون میں پہنائے
اور منطقہ اوسکا اوسکی کمر میں باندھا غرضکہ جب سارا حُلّہ و حلیۂ کسری ابن رواحہ کے تن پر سجا اور تمام پوشاک اوسکی

اوسکو پہنائی اور اوسکا ہتھیار لگایا او زرہ وخود وغیرہ ساز حرب سے اوسکو آراستہ کیا اوسوقت لوگون نے جو اوسکی طرف نگاہ کی تو شان کسری جو اوسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہے کہ ابن رواحہ کو موافق زی کسری کے آراستہ کرنا اور اوسکے تئین شبیہ اوسکا بنانا از برائے عبرۃ الناظرین کے تھا وبس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ نے شبیہ کسری دیکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ عبرت کرو دنیا سے اور دیکھو اوسکی انقلابات کو نسبت اہل دنیا کے کہ مصائب ومہلکات اوسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسری تھا کہ باعث کثرت اپنے مال وخزانہ وذخائر وجواہر کے اور بسبب علو عزت و وفور جنود کے سائر ملوک دنیا پر ہمیشہ تفاخر وتکبر کیا کرتا تھا ولیکن اوسنے باوصف اینہمہ مقدرت کے کچھ اپنی ذات خاص کے لیے نکیا کہ پیش خدا اوس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ امید کاذب نے اوسکو مغرور کر دیا یعنے خیال باطل نے اوسکو دام فریب مین ڈالا آخر حقتعالی نے اوسکو پکڑا اور اوسکی جائے پناہ سے اوسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کر دیا یہانتک کہ جو کچھ اوسنے اپنے دین ودنیا مین اکتساب کیا ہے اوسی مین مرتہن ومبتلا رہے گا بعد ازان پھر لوگون سے مکرر بیان کیا کہ اے گروہ مردان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب اقربا سے تنہا رہ گیا اب وہ حشمت وسلطنت کہان ہے اور وہ تمام لشکر ومددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان وخدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین کیا ہوئے وہ غلام کہان وہ تاج وکلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدہر وہ فرس وفیل اور کدہر وہ دوست وخلیل وبعد ازان یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ یعنے اے نبی تو لوگون سے کہدے کہ مال ومتاع دنیا نہایت قلیل وہیچ ہے یعنے کچھ مال نہین بعد ازان لوگون سے مخاطب ہوئے کہ اے جماعت اصحاب مَنْ لَّهُ مِنْكُمْ يَدٌ سَابِقٌ یعنے تم مین سے جسکا ہاتھ سبقت رکھتا ہو یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ جسکا کچھ حق واستحقاق سابق ہو چاہیے کہ وہ اوٹھکر سامنے آوے یعنے بیان کرے تب عبدالرحمن بن ابی بکر رضے اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ یا امیر المومنین مین پسر ہون صاحب وخلیل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پسر ہون اوس شخص کا جو پہلے سب سے ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر اوٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی اور مال اپنا راہ خدا مین بذل وتصدق کیا اور اونکے ساتھ داخل غار ہوکر یار غار ہوا اور اونکے سامنے کافرون سے جہاد کیا اور جھگڑنے والون سے جھگڑا اور اون لوگون سے بافتخار ومجادلہ پیش آیا تا آنکہ اوسی کے بارہ مین حق تعالی نے یہ آیہ نازل کیا لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنے کوئی تم مین سے برابری نہین کر سکتا اوس شخص کی جسنے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سنکے عمر رضے اللہ عنہ نے کہا واللہ تو اپنے بیان دعوی مین سچا ہے اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضے اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو خلعت اور دس ہزار درہم عطا کیا اور پھر حضرت رضے اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنابر اظہار اپنی حقیت کے میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہے تب عثمان بن عفان رضے اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنے لگے کہ مین وہ ہون جسنے ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کر دیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مینے قرآن کو تالیف وجمع کیا اور مینے

دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہے اور یہی دو دختر و نسے عقد تزویج کیا یعنے زینب و کلثوم دختران نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اور یہی دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہے اور یہی محبت خدا و رسول مین اپنا مال بذل کیا ہے اور یہی وہ ہون جسکے حق مین حق تعالےٰ
نے نازل کیا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ یعنے کیا وہ جو فرمان بردار
اور نماز گزار ہے اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنے والا ہے اور وہ خوف خدا رکھتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا
امیدوار ہے یعنے پس ایسے شخص سے برابر نہین ہوسکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہے تب عمر رضے اللہ عنہ نے کہا احسنت
یا ابا الفتیان یعنے اے ابو فتیان تونے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہے کہ کذب سے دور اور باز رہا ہو پھر اونکے لیے بھی بیس
ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ اَنَّهٗ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَيْنِ الزَّاهِدَيْنِ وَالْغُصْنَيْنِ النَّضِرَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَرَيْحَانَتَيْ نَبِيِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ لَهُمَا يَا حَبِيْبَيَّ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا مَنْ مِثْلُكُمَا مَنْ يَفْتَخِرُ وَ
قَالَ اَلَيْسَ اَنْتُمَا سِبْطَيِ الرَّسُوْلِ اَلَيْسَ اُمُّكُمَا فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ اَلَيْسَ اَبُوْكُمَا سَيْفَ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلِ اَلَيْسَ
فِيْ بَيْتِكُمَا نَزَلَ التَّاوِيْلُ اَلَيْسَ كَانَ سَادِسُكُمَا تَحْتَ الْعَبَا جِبْرَئِيْلُ اَلَيْسَ فِيْكُمَا اَنْزَلَ
اللّٰهُ الْجَلِيْلُ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ فَاِنِ افْتَخَرْتُمَا فَلَكُمَا الْفَخْرُ الْبَلِيْغُ یعنے بعد از عطاء و بخش عبد الرحمن
و عثمان رضے اللہ عنہما کے حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد و ورع کے نظر کی اور وہ دونون دو
شاخین سرسبز اور دونون سرداران اہل جنت اور وہ دونون دو گل ریحان نبی اس امت کے تھے یعنے حسن و حسین علیہما السلام
تب اون دونون سے کہا اے میرے حبیبو کہو تم دونونکو کونسی حاجت یہان لائی ہے مثل و ہمسر تم دونونکا کون ہے جو
فخر و مباہات کرے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول کے نہین ہو گیا مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہے کیا پدر
تمہارا لند کا سیف مسلول یعنے برہنہ شمشیر نہین ہے کیا درمیان تمہارے تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہے کیا تم مین زیر
عبا چھٹا شخص جبرئیل تھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم جبرئیل بھی داخل تھا کہ اوسکو بھی سادس آل عبا ہونے کا فخر و ناز تھا اور کیا
حق سبحانہ تعالیٰ نے تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہے کہ نیکوکارون پر کوئی سبیل مداخلت و دست اندازی نہین ہے غرضکہ
اگر تم دونون فخر کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا فخر ہے و بعد ازان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار درہم دینے کا
حکم کیا اوسوقت علی علیہ السلام نے کہا اے عمر لِلّٰهِ دَرُّكَ یعنے حق تعالیٰ تمکو اجر نیک و جزاے خیر عطا کرے کہ مثل تمہارے
کون شخص ایسا کلام کرتا ہے اور کون اسطرح مدح اہل بیت نشر کرتا ہے اور کون ہے جو ایسی ثنا خوانی اور اس نہج سے ذکر خیر اور
اس قسم کی شکر گزاری و پاسداری کرے و بعد ازان عمر رضے اللہ عنہ نے پھر لوگونکیطرف خطاب کیا کہ اب وہ شخص جسکا
باپ امور خیر مین سابق و فائق ہو اوٹھکر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر روبرو آکھڑے ہوئے اور عرض کی
اے پدر بزرگوار کیا مین آپکا پسر نہین ہون اور کیا آپ اس امت مین شایان فضائل و حمد و افتخار نہین ہین اور کیا آپکے
لیے فصاحت و نصاحت اور رفعت و وقار حاصل نہین ہے کہ آپ نے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپ نے

سنت وسیرت سید المرسلین کی تبعیت کی اور آپ کے حق مین حقتعالی نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اے نبی تیری امداد کے لیے حق تعالی کافی ہے اور مومنین مین سے جسنے تیری اتباع و پیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہے اور آپ نے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو باخفا کیجاتی تھی وہ باعلان بجا لاتے ہین تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہے جو دنیا سے ساحرہ یعنے اس فسونگر شعبدہ باز کے فریب مین آوے اور سعید وہ ہے جو عاقبت و آخرت کے لیے امور خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ یعنے جو کوئی نیک کام کرتا ہے وہ اوسکی ذات خاص کے لیے ہے اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہے ضرر اوسکا اوسی کی ذات پر واقع ہوتا ہے پس کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایک ہزار درم کا حکم دیا اوسوقت عبد اللہ نے اظہار اپنی حقیت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار مینے ہجرت کی ہے یعنے مین مہاجرین مین سے ہون اور مینے بذل مال کیا اور دین کی نصرت کی اور مینے جماعات روم کو پراگندہ کر دیا اور اونکے جیش کو جنبش مین لایا اور مینے کسی نہج کی تقصیر و کوتاہی نہین کی مگر باینہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے امر تقلیل کرتے ہین یعنے میرے حق مین آپ بہت کمی کرتے ہین وحالانکہ آپنے ان لوگونکو یعنے حسنین کو اسقدر دیا ہے تب حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا اے فرزند راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی اسرف کی نکر مین تجھسے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد اون دونونکے اگر تیرا بھی جد ہوتا تو اوسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی اون دونونکی والدہ ماجدہ ہے تیری بھی ویسی ماں ہوتی تو تجکو بھی اونکے برابر پورا دیتا اور اگر تیرا پدر بھی اونکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی وسیقدر رضامند کرتا ولیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع و مخفی ہو جائینگی مگر نسب بتول زہرا کہ ثابت و روشن رہیگا راوی کہتا ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان باتونسے فارغ ہوئے تو دربارہ بنت کسری حکم کیا کہ اوسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی روبرو جو آئی تو اوسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور و جواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اوسکے بدن سے اوتارے تا اوسکی قیمت مین لوگونکے لیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ شخص شاہزادی کیطرف آگے بڑھا تا کہ وہ سب اسباب اوتار لیوے مگر شاہزادی نے اوسکو منع کیا اور اوسکے سینے پر دو ہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضی اللہ عنہ غیظ و غضب مین آئے اور لوگ اوس ملکہ کے سر پر تازیانہ بلند کیے ہوئے منتظر حکم کے تھے اور وہ روتی تھی اوسوقت علی علیہ السلام بولے اے امیر المومنین مَهْلًا یعنے غصہ نکر اور افروختہ خاطر نہو تحقیق کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اِرْحَمُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ یعنے جو عزیز و رئیس قوم کا ذلیل و خوار ہو جاوے اور جو غنی و تونگر کسی قوم کا محتاج و نادار ہو جاوے تو اوسپر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضی اللہ عنہ کا فرو ہو گیا اور پھر جو اوس شاہزادی کیطرف نگاہ کی تو یہ دیکھا وَهِیَ تُحَدِّقُ بِالنَّظَرِ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یعنے وہ شہزادی گوشۂ چشم سے بانظر تیز سے حسین بن علی علیہ السلام کو دیکھ رہی ہے اوسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنے فراست

وخطانت مومن سے ڈرتے رہو اور بلحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوۃ نور خدا مشاہدہ کرتا ہے چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی حسین ابن علی کو بچشم التفات اور تیز نگاہ سے تکتی ہے سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین کے ارادت وعقیدت رکھتی ہے اسلیے کہ ہم لوگو نمین از روے صباحت و وجاہت کے حسینؑ سے کوئی بہتر نہین ہے بعد ازان کہا اے اباعبداللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمھارے لیے ہدیہ و تحفہ ہے چنانچہ علی علیہ السلام اور جو لوگ مسلمین مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکرگزار و منت پذیر عمر رضے اللہ عنہ کے ہوئے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمۃ نے انس بن عبدالاعلی سے نقل کی ہے اونھون نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۹۰ سنہ دو صد و نود ہجری مین درمیان مسجد اقصی کے میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جسکو عدنان ابن ماجد الغنوی نے مجھسے روایت کی ہے کہ جسوقت اہل فارس مدائن سے شکست پاکر مفرور ہوئے تو سعد بن ابی وقاص رضے اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہوئے اور دیگر حالات اونکے وہ تھے جو کچھ ہمنے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار پر یعنے قصر ابیض مین مستقر و متمکن ہوئے اور وسمین اوس شان سے جلوس کیا جسطرح شاہان کسری جلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کیے تھے اور پیراہن خضوع کا در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار و سراے جاودان جانتے تھے اور جسوقت آثار ملوک عجم اور اونکی مملکت کی طرف نظر کرتے تھے تو دین و یقین ونکا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق سے ہے

ابوعبداللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد ازان قضا و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسری جب مدائن سے منہزم ہوکر حلوان کیطرف گیا اور تمام وہ لوگ کہ قوم مرزبان و دہقان سے بھاگ گئے تھے وہ سب ملک کسری کے پاس حلوان مین جا پہونچے اور جسوقت ملک کسری اونکے درمیان کھڑا ہوکر خطبہ بیان کرنے لگا اور زوال اپنی مملکت اور دہیری اپنی دختر کی اور غارت شدن اپنے خزائن و اموال کا ذکر کرکے بہت رویا اور اوسکے ارکان دولت بھی زار زار روئے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس دنیا بد خصال و سریع الزوال اور روان دوان و جلد گذران ہے و ہر آئنہ یہ ملک تمھارا ضائع ہوا اور مرتبہ تمھارا پست ہو گیا اور تمھارے دیار مین غبار آ بیٹھا اور تمھارے قلعے چھن گئے اور تمھاری گڑھیان ٹوٹ گئین اور مال تمھارے لٹ گئے اور لڑکیان تمھاری قیدی ہوگئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہوگئے اور لابد ہے کہ وہ تمھارا پیچھا کرینگے اور تم اونسے بچ نہین سکو اور قریب ہے کہ گھوڑے اونکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہے کہ عرب نے ملک خراسان اور [illegible] اور حلوان کو مسخر کرلیا اور تمھارے لیے کوئی جگہ بھی باقی نہین رہی کہ جسطرف تم رخ کروگے مگر یہ کہ [illegible] [illegible] تم ہوشیار و خبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو کہ اپنے [illegible] پیچھے [illegible]

کہ دوانوس العاری بن ہربن کیقباد بن یزدجرد نے اور سکندر بن القلیس الرومی نے دونون نے باہمیکدیگر مقابلہ کیا اور ہمیشہ وہ دونون باہم قتال و مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک اون دونونمین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان جہد و جہد اپنی کمرون پر مضبوط باندہو اور اس مرتبہ تم اوس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمہاری اونپر ہے یا اونکی فتح تمپر ہوگی اور کیا عجب ہے کہ نار و نور تمہاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیون پر صرف کیا اور اونھون نے اوس صرفہ کو بدلے اپنے جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہوگئے اور خیام اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اونکے دین کے صنادید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوئے اور آگ روشن کرکے اوسکے نزدیک جانورونکی قربانیان کین یعنے قربانیونسے تقرب آتش کرکے لوگونسے عہد و حلف اس امر پر لیا کہ پسپا نہون اگرچہ سبکے سب جاوین بعد ازان اونکی عورتین اور اونکے ملوک کی لڑکیان وہان آنکر حاضر ہوئین ہوائین اون نامور جنگ آورونکی جو قتل ہوئے تھے با لباسہاے خون آلود آکر مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر جمع ہوئے تھے اونکو بھڑکانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم مقربان و خاصان و مرزبانان و دیگر مبارزان عجم باہم عہد و سوگند ہوئے اس امر پر کہ فرار و گریز نکرین ورنہ ہنگام پیکار و ستیز یکسر مرجاوین **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ جسوقت مسلمانون نے کوفہ فتح کر لیا تھا تو محمد بن عاصم مجھسے کوفے مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوئے تو اون لوگونکا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیونکے کھودتے تھے اور اونمین سے دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبد اللہ بن مجنہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اون عرب کے پاس گیا تو اوس زمانے مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک مصنع یعنے ایک محل بطور حصن استوار کے بنوایا ہوا ملوک فارس کا تھا اوسمین سے عربونکے ایک تمثال طلاے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے سوار مع گھوڑا تھا اور سیر اون لوگونکے جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اوسمین جذب ہوگیا اور وہ پیکر زرین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سایر ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلۂ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو باوصف اونکی کثرت کے اون سبکے تئین کافی و وافی ہوتا الغرض جب جاسوسان و سراغ رسانان مسلمین پاس سعد ابی وقاص کے حاضر ہوئے تو جو بند و بست اور سامان قوم فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھہ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہین اور اونھون نے اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اونکو عزیز ہین یعنے جن اشیا کا تلف ہونا اونکو شاق تھا وہ سب بالاے کوہ پہونچا دیا اور وہ سب جریدہ ہوکر تمسے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سنکے سایر مسلمین ایوان کسری مین جمع ہوئے اور سعد سے کہنے لگے کہ اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہوئے ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے مونھہ نہ پھیرین اور پسپا نہون بلکہ سب ملکر مثل تن واحد کے مرجاوین اور ایک خون مین نہاوین بعد ازان سے وہ ارادہ مدائن کا رکھتے ہین یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قطعۂ عریضۂ مشتمل

اس خبر پر ترقیم کیا یقول لہ فیہ ان اھل الموصل قد مات ملکھم الانطاق وقد تولی علیھم الشکان
بن قالوص وان تدواعن صلحنا وعول ملکھم بان یکونوا عونا لاھل فارس علینا والسلام
علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اوس نامے مین حضرت رضی اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ
انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مرگیا اور اب والی ومالک اونپر شکان بن قالوص ہے چنانچہ مردمان موصل تو ہمارے ساتھ
مصالحہ کرنے سے منحرف ہوئے اور بادشاہ اونکا آمادہ اس بات پر ہے کہ وہ ہمپر اہل فارس کی امداد وکمک کرے اور
سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا نازل ہو آپ سبھون پر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ
رضی اللہ عنہ کی پہونچا تو اوسکے جواب مین لکھہ بھیجا کہ یا سعد اعلم ان اللہ منجز وعدہ یعنے اے سعد تو خوب
یقین رکھہ اس بات کا کہ ہر آئینہ حق تعالی اپنے وعدے کا وفا کرنے والا ہے (یعنے وعدہ فتح جو کیا ہے تو لامحالہ اوسکا
ایفا کریگا) وبعد ازان حضرت رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ
کیا اور منجملہ اون سوارونکے مہاجرین وانصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک بن کسری جب
اپنے اہل وعیال اور خزینہ ومال کا اہتمام واستحکام ملاذ جبل پر بخوبی کر چکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا اور
اوسکو وصیت وفہمائش امور مہمہ کی کردی اور اوسکو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسری خود بھی سوار ہوکر ہمراہ مہران کے
ایک میل تک گیا اور اوسکو وداع کرکے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اوسکے پاس مدد وکمک سائر بلاد عجم سے
پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنے دار الامارت تو مکان حاکم نشین مین جا اوترا اور اوسمین
قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم اور افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے اوپر
اسوار یعنے دیوارہائے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکون اور پھاٹکون پر گشت کرنے لگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون کی
خوب استحکام وبندوبست رکھین اور اوسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات ومجانیق سے مہیا کرایا (عرادات فلاخنہائے
کوچک ومجانیق فلاخنہائے کلان) اور بیرون شہر پناہ کے خندقہائے عمیق کھودوادین اور غارہائے آہنی یعنے
لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوادیے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر وکبیر باقی نہ بچا کہ اوسکو
مصروف وہان فصیلون اور خندقون پر نکیا ہوا اور رسد غلہ وغیرہ آدمیونکے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے
اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرایا اور تمام اہل شہر چہ خرد وچہ بزرگ سب سے عہد وثیق اور رہائن لیا
یعنے گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تا کوئی کبھی بھاگ نسکے پھر جسوقت مہران یہ سارا سامان درست کرچکا تو آمد مسلمین کا
انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جنکو خلیفہ رضی اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ وسوار سے
مقابل شہر نشاور کے آپہونچے تو دیکھا کہ حصن وحصار اونکا جمیع سازوسامان حرب مرتب ہے کہ اسلحہ کثیرہ سے برج کو
بخوبی آراستہ کیا ہے وآلات جنگ سے زرہین خود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن بھری ہوئی

بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سی برقین اور رایات متعدد نصب ہین اور ارکان شہر کے نامی مکانون مین اور برجون پر مجامر یعنی
بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور اوسکی پرستش مین سرگرم ہین اور اوسکے آگے سجدے کرتے
ہین اور اوس سے طلب نصرت و ظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جسوقت اونکے مقابل پہونچا تو وہ سب
بکلمات کفر جو بطریق مدح و تعبد شانمین بتون کی کہا کرتے ہین بصداے بلند کہنے لگے اور اشارہ بطرف آفتاب و آتش کے
کرتے تھے یعنے اونکی استمداد و استعانت سے فتح و نصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ و سورج کے سامنے سجدے
کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکی شامت اعمال سے زمین اونکے تلے تھرا تی تھی اور آسمان اونکے اوپر کڑکتا تھا اور عالم
کائنات اونکے افعال بد پر استرجاع اور اونکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا پس اوسی حالت مین بزبان حال بیشگاہ
ذوالجلال سے اونکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو ہر آئنہ مین ایسا حلیم و بردبار ہون
کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین اونکی سزا دینے مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھسے طلبگار ہین اونکو مین محروم و مایوس
نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اوسمین اور جو کچھ اوسکے درمیان ہے اور سارے
اطباق زمین اور جو کوئی و جو کچھ اوسکے جہات و ناحیات مین ہے وہ سب میری ہی تسبیح و حمد مین مشغول ہین اور میرے علم
مین گذر چکا ہے کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اوسکی صورت حال بدل دونگا اون لوگونکے لیے
جنکے حق مین مینے یہ کہا ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگونکے لیے
برآوردہ و منتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور مہمل و بے قید نہین چھوڑتا ہون قسم ہے مجکو
اپنی عزت و جلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بیدینون سے پاک کرونگا اور آتشخانونکو مسجدونسے
بدل دونگا کہ اون مساجد مین باوقات شبہا و صباح و مساء میرا ہی ذکر ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے
جو مجھسے حسن ظن رکھتے ہین اور مینے اونکا ذکر اپنی کتاب مکنون و محفوظ مین کیا ہے وَلَقَد کَتَبنَا فِی الزَّبُورِ مِن
بَعدِ الذِّکرِ اَنَّ الاَرضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصَّالِحُونَ یعنے کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ و ذکر عباد صالحین کے
مینے یہ لکھا ہے کہ وارث و مالک روے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے
بوسیلہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کے احمد الطویل سے روایت کی ہے کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیونکے شہر نشاور پر
نازل ہوئے تو اوسوقت اوس قوم نے کچھ التفات اور پروا اور جنگ آوری مین شدت سے تیز دستی و جنگبازی
کرنے لگے اور ایسا کیا کہ وراے حصار سے دست اندازی و دست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نکرتے تھے
چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والونکو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد و کمک پیہم پہونچتی
جاتی تھی اس وجہ سے اون دشمنان خدا کے دل سخت و قوی تھے آخر وہ سب اپنے اس زعم مین جہران اداری اپنے
سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہمسے کس امر کا انتظار ہے اور کیون دیوار پیچھے رہنے اور قیام رکھنے ہمارے

استرجاع یعنی کہنا انا للہ و انا الیہ راجعون

آپکے تئین کیا منظور ہے وحال آنکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم ان قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ
اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہوگئے اور شہر بھی ہمسے تنگ ہے یعنے ہماری کثرت سے اوسمین تنگی ہے اور امید یہ ہے
کہ یہ مہر درخشان او رید نار نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنون پر فیروزمندی بخشینگے پھر جب مہران نے
ان لوگونکو ایسا آمادۂ جنگ دیکھا تب اونکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوارون پر جوازان بن جہران کو افسر مقرر کرکے حکم کیا کہ
لشکر کو باہر نکالے پھر جسوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج فارسیونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل اسلام بہت خوش
ہوئے اور اونکی طرف دوڑ پڑے اور بغایت صفائی نیت و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدل و مکدر خاطر نہوئے
بلکہ مرضات کردگار مین شہادت کے طلبگار تھے اور نفوس نفیسہ اونکے اس امر سے مسرور و شادمان اور حوصلے اونکے جنگاہ
کیطرف شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ اونکو سکونت دار القرار سے پاس تھی اور استقرار دار القصور
و معانقۂ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمتو اس بے بنا پائدار سے سیر و مایوس ہین اور
اشتیاق دار القرار اور تمنائے قرب حضوری احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیے وعدہ کیا ہے وہ وفا
کیجیے اور جسدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہو اون ابرار
کرام کے ساتھہ جنکے حق مین آپنے فرمایا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ
بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر ایک دروازے سے اون ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تمپر سلام ہی کیا خوب
تمنے راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہے تمپر بسبب تمہارے صبر و استقامت کے اوسکے صلے مین تمہارے
لیے تمام و معاد آخرت کا کیا خوب مرغوب ہے **راوی** کہتا ہے جب اہل اسلام سوار ہوئے اور سر خیل و مقدم المجیش
ملحہ بن خویلد تھے اوسوقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنے لگے کہ اے مسلمانو بدون حسن عمل کے فائز بجنت
نہوگے لازم ہے کہ اپنے دلونکو خواہش دنیا سے بازیچہ سرائے وجائے پر خطر و ہولناک سے دور رکھو اور جد و جہاد
کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکی وصف مین حق سبحانہ تعالی نے ارشاد کیا ہے عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
یعنے وسعت و فسحت اوسکی برابر آسمانون اور تمام دائرۂ زمین کے ہے اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہے
اور لپک اوسکی آرہی ہے اور دہوان اوسکا اوٹھہ رہا ہے چاہیے کہ سوار ہو اور اوسکو گھوڑونکی ٹاپونسے بجھا ڈالو اور دیکھو کہ
بحر حرب کس طلاطم سے موجین مار رہا ہے اور کیا جوش و خروش کر رہا ہے اور کیسے زورون پر چڑھا ہے تو لازم ہے
کہ اوسمین سوار سفینۂ نجات ہوکر پار اوتر جاؤ اور جاکر صدق و صفا کے نشانونکو وہان نصب کردو اور **راوی** کہتا ہے
کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی و پرابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانونکے پھرہرے اوڑنے
لگے اور وہ انہین کامو نمین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک ترک بارہ ہزار سوار سے اونکی طرف آپھونچا اور ہاشم نے
یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زنہار اونکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نکرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفی صلی اللہ

علیہ وسلم

علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحالانکہ کثرت جمعیت اونکی اس مرتبہ تھی اور سلاح وساز حرب
اونکے پاس کس کس سامان سے فراہم ومہیا تھے مگر حق تعالی نے اپنے نبی کو کیسی فتح ونصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین خداوند
عزوجل نے ارشاد کیا ہے كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ وَاللهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آتے ہین اسلیے کہ حق تعالی صابرون
ثابت قدمونکے ساتھ ہے یعنے اونکا مددگار ہے چنانچہ دفعتہً ہلاک ترکے نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل و
سیلاب کے آپڑا اوسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتونکو خالص کرو یعنے بخلوص نیت وخالصاً لوجہ اللہ جہاد کرو اور
پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگونکو تمہارے اوپر پھیر لایا ہے یعنے انکو تمہارے سامنے کردیا ہے
راوی کہتا ہے کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپسمین بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی وتنگی کے
گھس گئے اور جانبین سے ازدحام وہجوم ہوگیا اور بایکدیگر زغہ ویورش ہونے لگا اور جنگ برپا ہوئی دونون طرف سے تلوار
چلنے لگی اوسوقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم مقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی سے ناوک افگنی
وخدنگ اندازی کر رہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ وتاریک تھی اور غبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا تھا اور عجم
بیشتر تیغ زنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے اور عرب یمن والے تیراندازی بڑی
تیز دستی سے کر رہے تھے اور اہل عجم اوسوقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب اونکو سنان رماح سے کاسۂ الفراق
وجام الوداع پلاتے تھے اور ہر دو جانب اسیطرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا رات آئی اور **راوی** کہتا ہے
کہ اوسی روز جسوقت آخر روز تھا اور روشنی اخیر تھی تو دفعتہً قعقاع بن عمرو بارہ ہزار سوار سے آپڑے اوسوقت اوس لشکر
موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت وتوانائی آگئی کہ اعلان کلمۂ توحید کا کرنے لگے اور صدائین اونکے
نعرونکی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئین اور پتھرون اور درختون اور نالونمین سما گئین آخر
جب اون دشمنان خدا نے یہ آوازین سنین اور اونکے کلمات کانمین پڑے تو رگین گردنونکی پھول گئین اور رونگٹے
بدنکے کھڑے ہوگئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی وہمت وافی سے یکبارگی حملہ کرکے اونکے تئین تلوارون اور بھالونکے
آگے دھر لیا اور بالاعلان ذکر کلمۂ حق کرتے ہوئے یعنے تکبیر وتہلیل کہتے ہوئے اور سرور کائنات پر صلواۃ ودرود پڑھتے
ہوئے دشمنونمین خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ اونکو خوب سیراب وٹھنڈھا کیا وہر گاہ اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور اونسے جہاد کرنے مین عقیدت صدق وصفا سے طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر
فائز ہوئے اور دنیا کو طلاق بائن دیکر اوس سے تباین وکنارہ کش ہوئے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز مر جاوینگے
اور خوب سمجھ لیا کہ بعد تنظیم وامتزاج اربعہ عناصر کے پھر تنشر وفراق ہے الغرض لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت اونکی منتشر ہوگئی
اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا یہانتک کہ حق تعالی نے اونکو منہزم وپسپا کردیا چنانچہ جو زد پر آپڑے وہ مارے گئے

اور جو ہاتھ لگے وہ اسیر ہوئے اور باقی بھاگ نکلے [illegible] اور [illegible] شہر [illegible] قبضہ کر لیا اور جسقدر اوس مین
مال ومنال تھا وہ سب بغنیمت [illegible] لیا اور [illegible] اور اوس شہر [illegible] قامت پذیر ہوکر مسجد جامع
بنائی جسمین حق [illegible] اور [illegible] کثیر ہوئے [illegible] تعالی [illegible] عراق مین فتح کامل وفیروزی
تمام عطا کی اوسوقت [illegible] عنہ کے [illegible] احوال فتوح سے اطلاع دی اور
فتحنامے کے ساتھ خمس بھی رسال کیا [illegible] رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو نہایت مسرور
ہوئے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور [illegible] شکر [illegible] تقدیر الٰہی بجالائے [illegible] مسلمانونکو خوشی فتح
عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسری اور اوسکے [illegible] سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوئے
تھے وبالآخر ان غازیون نے اونہین بلاد عراق مین اپنا وطن کیا رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بہنسا واہناس اور اوسکے اعمال وضافات کا اور فضائل اوسکے جبانات یعنے صحرا وعرصات کے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِعۡلَمۡ وَفَّقَكَ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنے بعد حمد وصلوۃ کے واضح ہو کہ شہر بہنسا وہ مقام ہے جسکا ذکر مفسرین نے کیا ہے کہ مراینہ حقتعالی نے اپنی کتاب عزیز مین در بارہ عیسی علیہ السلام اوس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا ہے وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّہٗۤ اٰیَۃً وَّاٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ یعنے ہمنے ابن مریم عیسی اور اوسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور اونہ دونونکو اوس ٹیلے پر متمکن کیا جو جاے قرار مردم وجاے قرار آب شیرین کی ہے چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بہنسا ہے جیسا امر عیسی علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع ہوئے عنقریب ہم اوسکو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اور حال یہ ہے کہ اوس سرزمین مین تقریبًا پانچ ہزار اصحاب نبی صلعم سے شہید ہوئے ہین اونمین اعیان وامرا قریب چار سو کے تھے اور اونکے ساتھ جم غفیر اشراف واصحاب سے تھے مثل علی بن عقیل بن ابی طالب وحسن بن صالح بن الحسین بن علی بن ابی طالب جنہون نے مسجد جامع اوس شہر مین بنائی تھی اور اونکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور فضل بن العباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہے کہ در ضمن ذکر فتوح اوس شہر کے جو لوگ اعیان اصحاب سے اور اونکی اولاد اور اونکی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوئے ہین ہم اون سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے انشاء اللہ تعالی اور واضح ہو کہ زمرہ ابرار واخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص زیارت کرتا ہے

جبانہ بہنسا یعنے اوسکے عرصہ وصحرا مین وہ جب تک وہان سے معاودت نکرتا ہے رحمت کردگار مین داخل رہتا ہے اور
کہا جو کوئی اوس دشت مین زیارت کو جاتا ہے وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک نکل آتا ہے جیسا شکم مادر سے
اور جو کوئی مغموم ومحزون زیارت وہانکی کرتا ہے اوسکا ہم وحزن رفع ہوجاتا ہے اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت
نہین کرتا مگر یہ کہ غم اوسکا دفع کرتا ہے اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اوسکی روا نہو اور
جو مقامات وہانکے جسمین دعائین مستجاب ہوتی ہین اونمین سے قریب مجری الحصا ہے یعنے جائے سنگ لاخ ومقطع السیل
یعنے جہان سیلاب گرتا ہے کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہے شہدا سے اور مشہد ہے حسن بن الصالح بن الحسین بن علی بن
ابی طالب کا اور اسیطرح اجابت دعا ہوتی ہے نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارثی اور نزدیک قبر عبد الرزاق کے
وہ مقام جو اندرون باب داخل ہے اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہے اور قریب قبور
دیگر شہدا کے جو قبرین صفحہ یعنے سطحہ جبل پر واقع ہین چنانچہ درپیش وبجانب اوسی جبانہ کے ایک مقام معروف بمراغہ
ہے وسفحہ جبل یعنے دامن کوہ ہے وہین قبرین شہیدونکی ہین اور مروی ہے کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکور کی
مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے منتہائے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان مین
مغرب منتہائے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذر انکا طرف جبانہ کے ہوا تھا اور باعث اونکی مجاورت کا یہ ہوا
کہ اونھون نے ایسے ایسے فضائل وہانکے دیکھے اور اون لوگونکے لیے کرامات وانوار اوس مقام کے ظاہر ہوئے اور
اونھون نے یہ سب کچھ بچشم خود مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہے وہ شہیدونکے
مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے تھی اور مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہے وہ جہات غربیہ سے ہے وہین
مدفن خلائق کثیر کا ہے کہ خاص اوس مقام پر چار سو اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوئے ہین اور قریب ہے کہ ہم ذکر
بحر یوسفی
اوسکا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالی واما فضائل بحر یوسفی یہ ہے کہ اوسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بہنسا آباد
ہے اور اوس سے اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمہ فیض ہے کہ اوس حوالی مین اہل قریات
واہل بلدان اپنی کھیتون مین اوس سے پانی سینچتے ہین وباوجودیکہ دریائے نیل مین پانی بہت ہے مگر اوس سے اسقدر
نفع نہین ہے جسقدر اوس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اوسکے عجائب سے ایک یہ ہے کہ جب رود نیل مین پانی
کی کچھ زیادتی ہوتی ہے تو اوس نہر مین وفور آب ہوتا ہے اور منجملہ عجائب یہ ہے کہ جب آمد آب مد نیل سے منقطع
ہوجاتی ہے تو تہ بحر یوسفی سے سوتا پھوٹ کر نہر جاری ہوجاتی ہے اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی
ہے اور بعض عجائب سے یہ ہے کہ اوسمین سے ایک چشمہ زمین فیوم مین بھی گیا ہے اور فیوم بتشدید یا ایک حصہ مین
مصر کا ہے کہ وہ بلند ہے تو وہان والے اوس چشمے سے آب پاشی زراعات وباغات کی کرتے ہین اور اوسکے
برکات سے ایک یہ ہے کہ اوسمین یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہے اس سبب سے اوسکی برکت زیادہ تھی اور وہ نہر

زمانہ موسی علیہ السلام تک بدستور جاری رہی اور اوسکی بعض کرامات سے یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عزوجل کے اپنے بال و بازو کی حرکت سے اوس نہر کو یوسف علیہ السلام کے لیے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ وعمالیق ایک قوم و قبیلہ ہے اور حکایت اسکی اسطرح ہے جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہے کہ بعد چند سال کے جب یوسف کے پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد و رشک سے ذکر اس بات کا مالک مصر سے کیا تب درمیان ملک مصر اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اوسنے کہا اے یوسف ہمارا ملک بکو پھیر دو اوسوقت رائے طرفین کی اوپر فرقت و قسمت کے مجتمع ہوئی یعنے رائے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر و یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور زمین مصر تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ زمین ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اوسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے بہت سے واقع تھے تب حضرت یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اوس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام کے لیے ایک لاکھ آدمی جمع کیے اور بیل و کلند وغیرہ آلات حفر اونکو حوالہ کرکے حکم کیا کہ جانب بلندی پیش روئے نیل سے نہر کھودنا شروع کرین تا آنکہ تین سال تک اونھون نے نہر کھودی اور اونکی مزدوری خزانے سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا موجہ آیا تو اوسکی بہیا او طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہانتک کہ سات برس گذر گئے اور نہر نہ کھودی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ و قلق عظیم ہوا اوسوقت حقتعالی نے وحی کی کہ اے یوسف تو نے اس کام مین اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہمسے استمداد نکی اور قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلالت کی اگر اس امر مین تو مجھسے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن مین چشمہ کھودوا دیتے یہ ندا سنکر یوسف سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ شَانُكَ وَاَعَزَّ سُلْطَانُكَ یعنے اے پروردگار تیری شان کیا بزرگ و برتر ہے اور تیری سلطنت غالب تر ہے بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدے سے سر اوٹھایا پھر اپنا ملبوس اوتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوئے ربوہ یعنے کریوہ کیطرف نکلے اور وہان جاکر سجدے مین گرے اور بدرگاہ جناب قدس الہی تضرع و زاری کرنے لگے اوسوقت اونکو وحی ہوئی کہ اے یوسف اپنا سر اوٹھا ہمنے تیری حاجت روا کی پھر حقسبحانہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اونھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو شق کیا اور بعض روایت مین یون ہے کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سرزمین فیتوم کے سرے سے آخر تک ایک طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اوس نہر پر پل بنوایا اور شہر فیتوم کی بنا کی اور اوسکو بسایا اور اوس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹونکے تقسیم کر دیا چنانچہ زمین بہنسا حصہ مین افرثیم بن یوسف کے آئی کہ اوسنے اوس سرزمین پر تعمیر شہر بہنسا شروع کی اور پتھر ترشوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور برج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کیطرف سے جاری تھی

بعدازان بحر یوسفی (نام مقام) کیطرف نکلکر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اوسی طرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن بیان فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی نے کہا کہ افرثیم بن یوسف نے بہنسا مین ایسے بروج بنوائے اور ایسی بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اوسمین قبائل بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ اون لوگون نے اوس مین مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بہنسا جہت غربیہ سے آخر صعید (نام مقام) تک تھی اور مالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اوسمین شرکت نتھی اور یوسف علیہ السلام نے اون تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوے تھے زمین بہنسا کی دہقانی و کشاورزی و کاشتکاری پر مقرر کر دیے اور اونسے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دو رویہ غرباً و شرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین دوہرے جو نکلتی تھین اور اونکے سرون پر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوونسے بھر جاتے تھے وحالانکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنے لگے اور افعال معصیت کے مرتکب ہونے لگے تو حقتعالیٰ نے ان نعمتونکو اونکے ہاتھونسے چھین لیا اور غیرونکو عطا کین کہ اونھون نے آکر اونکے ملک و مال پر قبضہ کر لیا اور ملک مصر کو اونپر متسلط کر دیا اسلیے کہ یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہوکر انکار نعمت پروردگار کا کرنے لگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع کرتے تھے آخر بعد ازانکہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اونکو ذلیل و خوار کیا کہ اونسے خدمات عبید و جواری کا لینے لگے اور اونکو کارہاے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اونسے کام معماری و مزدوری اور سنگ تراشی و گاذری کا کراتے تھے اور اونکے مردون اور عورتون اور لڑکونکو اپنی خدمتو مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ زندگانی اور بڑی مصیبت و حیرانی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نرکھتے تھے یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام اونکے لیے مبعوث ہوئے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر ایسے حالات کے نہین ہے لہذا بقیۂ احوال اونکا فروگذاشت کیا گیا تاآنکہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسیٰ علیہ السلام کے تمام مدائن مین ساری زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوئے

ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَ اجْعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّہٗ اٰیَۃً وَّ اٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ یعنے حقسبحانہٗ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے عیسیٰ بن مریم اور اوسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور اون دونوکو ہمنے متمکن و مستقر کیا بجانب اوس کر بوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود و باش مردم و جاے قرار آب صاف و شیرین کی ہے و سابق از ین مذکور ہو چکا کہ وہ ربوہ زمین بہنسا ہے اوسمین اختلاف مفسرین کا ہے چنانچہ اصحاب تواریخ مثل

مسعودی و ابو جعفر طبرانی و واقدی و ابن اسحاق و ابن ہشام و ارباب سیر و اہل تفسیر مثل سعید بن جبیر و سعید بن المسیب
و ابن عباس اور وہ لوگ جنھون نے اس کتاب عجیب مین نام لیا ہے لاکر یاآب زر لکھی جاتی تو یہ بھی اقل مرتبہ تھا
کیونکہ ہمین کتابین کثیر اور تواریخ و تفاسیر و فتوحات و غیرہ سب چھان ڈالی ہین اور ان سب مورخین و مفسرین نے کہا ہے
کہ مولد عیسی علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک روم سرزمین کی سلطنت کو بیالیس برس گذر چکے تھے اور ریاست ملک
شام اور اوسکی نواحی پر اوسوقت قیصر ملک روم ہرقل متمکن تھا یعنے ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام
وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بہنسا مین ریاست قنطاریوس کی تھی چنانچہ
جب ملک ہیرودوس نے خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی سنی تو اوسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اسطرح ہوا کہ
اونھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اوسکے حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اوسوقت
حقتعالی نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اوسنے ارادہ ہیرودوس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اوسنے
مریم علیہا السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل چلو کیونکہ اگر ہیرودوس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کریگا
پھر جب ہیرودوس مر جاویگا تو پھر اپنے شہر کو پھر آئیو غرضکہ یوسف نے مریم اور مسیح علیہ السلام کو اپنے حمار پر سوار کر کے
وہانسے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل ملک مصر ہو کر زمین بہنسا پر وارد ہوئے اور وہی وہ ربوہ ہے جسکا ذکر حقتعالی نے
اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہے وَاٰوَيْنَاهُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (ترجمہ اسکا ابھی ہو چکا ہے) اور وہان
ایک عبادتگاہ تھی اوسمین ایک کنوان تھا اوسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا
جسکے پانی سے مریم و مسیح علیہ السلام وضو برائے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سرنگ تھی یعنے تہ خانہ تھا
اوسمین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیح اپنے فرزند کو لیکر زمین بہنسا
وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسی تھی نہ ڈول تھا اور اوسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوئے
رونے لگے اور اونکے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی اوبل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیح
نے اوس سے پانی پیا پھر اوسی روز سے اوسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اوسی سے مشہور ہے اور
نصاری اب تک اوسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہے اور زراعت بھی بہت ہوتی ہے و بعد ازان جب
مریم علیہا السلام شہر بہنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اوس مدت مین سوت کاتا کرتی تھین اور
کھیت کاٹنے والونکے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اسیطرح بسر کرتی تھین یہانتک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدۂ ماجدہ کے ساتھ شہر بہنسا مین آئے ہین
تو اوسوقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ پسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوئے تو حضرت مریم
اونکو لیکر شہر بہنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہا بسم

عیسیٰ کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسیٰ نے اوسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز ہے
اخوند نے مارنے کے لیے کوڑا اوٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھسے
پوچھو مین تمکو بتاونگا مؤدب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اوتر آؤ تو مین بیان کرون یہ سنکے
مؤدب اوس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اوسکے پایۂ بلندی پر جا بیٹھے اور فرمایا اَلْاَلِفُ آلَاءُ اللّٰهِ وَالْبَاءُ بَهَاءُ اللّٰهِ
وَالْجِيمُ جَلَالُ اللّٰهِ وَالدَّالُ دِينُ اللّٰهِ وَالْهَاءُ هُوَ جَهَنَّمُ هَاوِيَةٌ وَالْوَاوُ وَيْلٌ لِأَهْلِهَا وَالزَّاىُ زَفِيرُ جَهَنَّمَ
وَالْحَاءُ حُطَّتِ الْخَطَايَا عَنِ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَالْكَافُ كَلَامُ اللّٰهِ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَالصَّادُ صَاعٌ
بِصَاعٍ وَالْقَافُ تَقْرُبُ مِنْهَا حَيَّاتُ جَهَنَّمَ یعنے الف آلاء اللہ کا الف ہے بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور بے
یا بہاء اللہ کی با ہے بمعنی نور عظمت الٰہی و جیم سے مراد جلالت الٰہی ہے اور دال جو دین اللہ ہے بمعنی طاعت و انقیاد ہے
اور ہا جو کہ ہوت جہنم سے وہ قعر و غار دوزخ ہے جسکو ہاویہ کہتے ہین اور واو سے ویل و بلا کی ہے براے اہل دوزخ
کے اور زا سے زفیر دوزخ ہے یعنے صداے مہیب مع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہے اور شہیق جو بانگ
سخت ہوتی ہے اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہونکا ہے توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام ملک
العلام ہے جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہے اور صاد سے اشارہ ہے طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر وزن کی اس سے
مراد یہ ہے کہ جو چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جسکو قرض دو اوسیقدر اوس سے لو نہ زیادہ
نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہے کہ صاع کے قریب مار ہاے دوزخ ہین یعنے درصورت کم دینے
اور زیادہ لینے کے پھر جسوقت مسیح علیہ السلام یہانتک بیان کر چکے تو اوس استاد ادیب نے حضرت مریم سے
کہا کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اوسکو حاجت استاد کی نہین ہے بلکہ حقتعالیٰ نے خود اوسکو تعلیم کیا ہے مصنف
کتاب کہتا ہے مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حلیم سے اونھون نے محمد بن احمد حمدون سے اونے
حکیم بن نافع سے اوسنے اسمعیل سے اوسنے ملیکہ سے اوسنے عطیہ سے اوسنے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
اونھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اونکی والدہ نے واسطے تعلیم کی مکتب
مین بھیجا تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہے معلم نے کہا مین نہین جانتا
ہون تب مسیح نے بیان کیا اَلْبَاءُ بَهَاءُ اللّٰهِ یعنے عظمت پروردگار وَالسِّينُ سَنَاءُ اللّٰهِ یعنے نور خداے کردگار وَالْمِيمُ
مَلَكُ اللّٰهِ یعنے فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہے یعنے وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کے لیے زمین بہنسا مین ظاہر ہوئے
اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جسکو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے صغرسن مین درمیان شہر بہنسا کے لوگونکو
تئین دکھلایا وہ یہ ہے کہ اونکی مادر مکرمہ درمیان بہنسا کے جو زمین مصر سے ہے گھر مین ایک دہقانی یعنے زمیندار کے
مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریم کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اوسنے اون دونونکو اوسی زمیندار کے

مکانین لا او تارا تھا اسلیئے کہ خانہ زمیندار رندگور رامن ساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی اور دہقانی نے مال قیمتی اوس
زمیندار کے خزانے سے چرا لیا اور وہ زمیندار رخاصگان بادشاہ بہنسا سے تھا مگر اوسنے اون ساکین مین سے جو اوسکی
مہمانسرائے مین تھے کسی مسکین کو متہم نکیا ولیکن حضرت مریم کو اوس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا
پھر جب مسیحؑ نے قلق اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا اے مادر مسلمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہے
اوسکو بتادون مریمؑ نے کہا ہان اے فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیحؑ نے کہا آپ اس زمیندار سے کہدیجئے کہ وہ سارے
مساکین کو جو اوسکے مکانونمین رہتے ہین جمع کرے تب مریمؑ نے اوس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اوسنے
اون سبکو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیحؑ نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوئے تو مسیحؑ اون لوگونمین سے دو آدمی کے
پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرتؑ کے معجزے سے اوس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانے پر
اوٹھایا اور کہنے لگا میرے شانے پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اوس رات کو تیرے تئین اس
بات کی لینے شانے پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر
وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اوسکو اوٹھائے تھا یہانتک کہ اوسکا روزن خزانہ تک پہونچا یا اوسوقت مسیح
علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اوس شب کو دونون نے یون ہی لیا ہے اسلیئے کہ اندھے ذاوس
لنگڑے کی قوت سے اعانت کی اور لنگڑے نے اوسکی اعانت کی یہ سنکے اوس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور کلام
مسیح کی تصدیق کی پھر اون دونون نے مال دہقان کا مسترد کردیا اور دہقان نے اپنے خزانے مین داخل کیا اور مریم
علیہ السلام سے کہنے لگا کہ نصف اس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریمؑ نے جواب دیا مین اسواسطے پیدا نہین ہوئی ہون
تب اوس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہے تو اپنے بیٹے کو دے مریمؑ نے فرمایا مجھسے اوسکی شان عظیم تر ہے وبعد ازان
اوس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک
طعام داری کی وبعد ازان اکابر شہر شہر کے اور ملوک اوس نواحی کے مسیحؑ کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام و شراب
قسم خمر سے اور نان و خورش مسیح کے پاس موجود نتھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوئے تو حضرت علیہ السلام نے کہا خمہائے شراب
جو خالی ہین اونمین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھرے گئے تو وہان خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعۃً وہ سب خم پر از شراب ہو گئے
اور اوسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بہنسا و مردم حوالی مدائن و اہل قریات و باشندگان
سواد مصر کے بہت زیادہ ہوئے اور یہ معجزۂ ثانی تھا سرزمین بہنسا مین اور سُدّی راوی نے کہا کہ عیسی علیہ السلام مکتب
مین لڑکونسے باتین چیت کرتے تھے تو جو کچھ اونکے باپ مان اور اونکے گھر والے اپنے گھرونمین کلام کرتے تھے وہ اون لڑکون سے
بیان کرتے تھے اور بعض لڑکونسے کہتے تھے تم اپنے گھر جا کر دیکھو کہ تمہارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین
تو وہ لڑکے اپنے گھر جا کر اپنے اہل سے رو کر وہ چیزین طلب کرتے تھے یہانتک کہ وہ لوگ اون لڑکونکو بھی کچھ دیتے تھے

اور کہتے تھے یہ تمکو کسنے بتایا ہے وہ کہتی تھے ہمکو عیسیٰ نے خبر دی ہو آخر اہل شہر نے اپنے لڑکونکو عیسیٰ کے پاس آنے جانے سے روک دیا اور اونکو یہ
سمجھا دیا کہ اس جادوگر لڑکے کے ساتھہ نہ کھیلو اور اون لوگون نے لڑکونکو ایک مکان کے اندر بطریق قید و بند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام
وہان خود آئے اور اون لڑکونکو بلانے لگے تب والیان اطفال نے حضرتؑ سے کہا یہان تو کوئی نہین ہے حضرتؑ نے
کہا اس مکان کے اندر کون ہے لوگون نے کہا اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین حضرتؑ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ پھر جب لوگون نے دروازہ اوس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب یہ امر لوگونمین فاش ہوا تو
سب ہیبت زدہ و خوفناک ہوئے اور سدی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر بکر مع اپنے ہمراہیو
سرزمین بہنسا مین وارد ہوئے اور اوسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکان پر وہ سب اوترے اونسنے
سبکو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان پز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا تو بہت حزین و غمگین تھا
اور اوسوقت مریم علیہا السلام اوس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اونکا حال پریشان دیکھکر زن نان پز سے کہنے
لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہے کہ مین وسکو مغموم دیکھتی ہون اوس عورت نے کہا یہ حال مجھسے کچھہ نہ پوچھو حضرتؑ نے
کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہے کہ حقتعالیٰ تجھکو اس غمسے رستگاری بخشے تب اوس عورت نے بیان کیا
کہ بادشاہ بہنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہے تو ہر ایک قریے مین مقام
کرتا ہے اور یہ دستور مقرر کیا ہے کہ اوس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہے
اور اگر کوئی ایسا نکرے تو وہ مبتلائے عتاب و عذاب ہوتا ہے اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان وارد
ہونے والا ہے اور ہمکو کچھہ مقدرت اوسکی ضیافت کی نہین ہے یہ سنکے حضرت مریمؑ نے اوس عورت سے فرمایا تو
اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھہ غم نکرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اوسکے لیے حق تعالیٰ سے دعا کریگا وہ
اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کریگا بعد ازان مریمؑ نے ذکر اس باتکا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا اگر مین ایسا
کرونگا تو کچھہ زحمت واقع ہوگی حضرت مریمؑ نے کہا کچھہ پروا نہین کیونکہ اس شخص نے ہمارے ساتھہ احسان و اکرام کیا ہے
تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اوس سے کہدیجیے کہ جسوقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی دیگون اور خمونکو
پانی سے بھر دیوسے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اوس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور صدائے دہل
و نقارون اور شور قرنا و جنگون سے زمین ہلنے لگی اور اوسکا سارا لشکر بھی پہونچ گیا اوسوقت اوس شخص نے مسیح علیہ السلام
کو خبر دی حضرتؑ نے جناب اقدس الٰہی مین دعا کی اوسیدم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پر از قورمہ و مملو با قسام
طعام ہوگیئن اور وہ سبارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسی قسم کے کھانے تھے اور اوس قسم کی شراب
تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ ویسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جسوقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول اور اوس
مے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہانسے تیرے ہاتھہ آئی اوسنے کہا شہر فیوم سے بیٹے

منگوائی ہے بادشاہ نے اس بات کو سچ نمانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہے بلکہ انگور وہانکا آتا ہے اور ہمارے یہان اوسی کی شراب کھینچی جاتی ہے مگر اس شراب کے مساوی نہین ہوتی اوسنے کہا یہ اور سرزمین سے آتی ہے پھر جب کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اوسکی کوئی بات نمانی آخر اوس شخص نے کہا خیر اب مین آپسے یہ عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہے کہ جو کچھہ وہ حق تعالی سے سوال کرتا ہے وہ اوسکو عطا کرتا ہے سو اوسی نے حقسبحانہ تعالی سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئی اور حال یہ تھا کہ اوس ملک کا ایک پسر تھا وہ اوسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اس سے مرگیا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہے تو وہ لڑکا جسکی تو صفت کرتا ہے وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہوجاوے تب وس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیما بین سے آگاہ کرکے التماس دعا کی حضرت نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہوگی ملک نے کہا بعد ازانکہ مین اوسکو زندہ دیکھہ لون پھر جو آفت آویگی مجکو اوسکی کچھہ پروا نہین مسیح نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون اور تمھارا پسر زندہ ہو اوسوقت تم مجکو اور میری مادر کو چھوڑ دوگے اور جانے دوگے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین اور تم لوگ ہمارے درپے نہو اور مجکو نگھیرو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت ندینگے آخر مسیح نے درگاہ حی القیوم مین دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا جسدم اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ سب ہتیار لیکر دوڑے اور کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھالیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہوا تو چاہتا ہے کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کرکے ہم پر مسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھاجاوے اور ہمکو تباہ کرے یہ کہکے اون لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملکزادہ دونو نکو قتل کرڈالا اور مسیح و مریم علیہما السلام وہانسے روانہ ہوئے اسیطرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہین ذکر اون سب کا طول مقال ہے چنانچہ ابو اسحق ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اون کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہے ✣

ذکر فتح مهنبا اور اوسکے فضائل کا اور بیان ہے اون واقعات کا جو وہان صحابہ رضے اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے اون لوگون سے روایت بیان کی ہے جو اوس فتح مین شریک تھے اور دو دو رواۃ اصحاب السیر و ارباب تواریخ مین مثل واقدی و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ بدایہ و نہایہ مین لکھا ہے اور منجملہ مورخین موصوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام ہین اور اونمین سے ہر ایک کی روایت

دوسرے کی روایت مین داخل ہے اسلیے کہ اوسمین اختلاف اون روایات کا ہے جو حاضر فتوحات وموجود واقعات تھے
اور وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر اونمین اعاظم واکابر صحابہ ہین مثل عبد اللہ بن عمرو بن العاص جو امیر جیوش
تھے مصر پر اور اونکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور اونکا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیرۃ المرادی ومقداد بن الاسود
الکندی ومیسرۃ بن المسروق العبسی وزبیر بن العوام الاسدی اور اونکا بیٹا عبد اللہ وضرار بن الازور اور عمزادگان رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس وجعفر بن عقیل ومسلم بن عقیل وعبد اللہ بن جعفر وپسران خلفا رضی اللہ عنہم مثل
عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق وعبد اللہ بن عمر بن الخطاب وابان بن عثمان اور باقی اسما سے ہمنے اختصار کیا باعث
اندیشۂ طول کلام کے پس اون صحابہ نے جو کچھ اون فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ اون واقعون مین مشاہدہ کیا
وہ سب بیان کیا اور اونسے اونکے ابنا واخلاف نے روایت کی اور ہمنے انسے اخذ کرکے ان فتوح کو اوپر قاعدۂ صدق وسداد
کے ضبط وثبت کیا اور مقصود اس سے اثبات فضل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتفضیلات صحابہ رضی اللہ عنہم ہے کیونکہ اگر
یہ لوگ ایسا نکرتے تو مسلمین مالک بلاد نہوتے اور نشر اسلام اس زمین کا نہوتا یعنے نشانہاے دین اسلام نصب وقائم نہوتے چنانچہ
لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً وغرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہوکر بھاگ گئے اور مسلمانون نے خاطر خواہ زمین
مین اونکے خون بہائے اور نہب وتاراج اونکے مال کا اپنے لیے مباح وحلال کیا اور حال یہ تھا کہ حق تعالی نے اونکا رعب و
خوف اونکے دشمنونکے دلمین ڈال دیا تھا غرض کہ وہ لوگ یعنے صحابہ مجاہدین نجوم ہدایت اور اہل ولایت تھے اجراے
شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالی نے اونکے حق مین از روے اونکی فضیلت وبزرگی کے فرمایا ہے
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنے بعضے اونمین وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی
مدت زندگانی تمام کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور اونھون نے اپنے عزم وعہد کے تئین کچھہ
نہین بدلا راوی کہتا ہے مجھسے ابو عبد اللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مینے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو
اوسمین از روے بیان کے اکثر زیادہ وکم پایا اور اسیطرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی وبیشی دیکھی پھر مین شہر بہنسا
مین بنا بر زیارت اوسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہدا کے گیا اسلیے کہ مینے اوسکے بڑے بڑے فضائل واجر اور
خیر وثواب دیکھے تھے کہ زیارت وہانکی گناہونکو مٹاتی ہے اور غمونکو غلط اور سختیونکو دور کرتی ہے اور وہانکی زیارت
سے حسن اخلاق وازدیاد رزق ہوتا ہے اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہے اعدا پر اور کفایت کرتی ہے شدائد وروائح
کو کیونکہ اوسمین اون اکابر شہدا کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کے لیے راہ خدا مین قتل
ہوئے اور وہ وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے بتحقیق کہ حق تعالی نے مومنونسے مول لیلیا ہے اونکی جانون اور اونکے مالونکو اس بدلے مین کہ اونکے لیے
جنت ہے اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت اوس

جبانہ کی اوقات سحر مین کی یعنے قبل از فجر کے اور ہمنے اوس سے انوار ساطعہ مشاہدہ کیے اور ہم بسبب زیارت مزار اون ابرار
اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ ہمکو ہمارے بار گناہون سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم زیارت سے فارغ ہوے
تو درپے تفحص اخبار اون بزرگوار کے ہوکر اونکے حالات مہر و قرار سے جسقدر کہ اونھون نے معرکہ غزوات و کارزار مین
تحمل کیا ہمکو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجراے فتح شہر بہنسا کا مجھسے سوال کیا اور اونکو منظور رفع شبہات
تھا تب میری خاطر نے مجھکو تحریک کی اور اس امر کے لیے میری نظر و فکر بیدار رہی تا آنکہ مینے مطالعہ تواریخ و فتوحات کا
کیا پھر مینے مزاحات و روایات سے اجتناب کرکے اس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند اوس در یکتا کے ہے جسکی قیمت
کوئی نہین کر سکتا ہے اور اوسکی سماعت سے دلونکو تازگی ہوتی ہے اور رنج و الم دور ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و
جرارت بڑھتی ہے اور ممالک و بلاد مین اقامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہے اور مقصود تدوین اس کتاب سے
طلب رضاے خداوند کریم اور نیز خواہش ثواب نعیم ہے اور وجہ یہ ہے کہ بعد حمد خداوند عالم اور درود اوپر سید خاتم کے مین ابتدا
بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی اوس شخص نے جسپر میرے تئین
زیادہ تر اعتماد ہے منجملہ رواۃ مذکورین کے اوسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک مصر و اسکندریہ
اور بحیرہ اور جہات بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کر چکے اور اوسوقت حدود ممالک صعید مین شہرہاے نوبہ و بربرہ
و دیلم و صقالبہ و روم و قبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا شہر اور بہت آباد
تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت شرق
لیچلین یا جانب غرب روانہ کیا جاوے یہ سنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تا موافق حکم اونکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَامِلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مِصْرَ وَنَوَاحِیْھَا اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ وَ
اُثْنِیْ عَلَیْہِ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بِالْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَدْ فُتِحَتْ لَنَا مِصْرُ وَالْوَجْہُ الْبَحْرِیُّ وَاِسْکَنْدَرِیَّۃُ وَدُمْیَاطُ وَلَمْ یَبْقَ فِی الْوَجْہِ الْبَحْرِیِّ مَدِیْنَۃٌ
اِلَّا وَقَدْ فُتِحَتْ وَلَا قَرْیَۃٌ وَاَذَلَّ اللّٰہُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَعْلَا کَلِمَۃَ الدِّیْنِ وَقَدِ اجْتَمَعَتْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَالْاُمَرَاءِ وَالْاَخْیَارِ وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ یَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
ھَلْ یَسِیْرُوْنَ اِلَی الصَّعِیْدِ وَاِلَی الْغَرْبِ وَالْاَمْرُ اَمْرُکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّھُمْ عَلَی الْجِھَادِ قَلِقِیْنَ
وَبَاعُوْا نُفُوْسَھُمْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہے جانب سے بندہ خدا عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہے اوپر مصر

اور اوسکے نواحی پر اور لکھا جاتا ہے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر
اما بعد حمد و صلوۃ کے مین حمد و ثناے کردگار کرتا ہون اور درود و سلام بھیجتا ہون رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا
سلام اون لوگون پر جو مدینہ طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے ہمکو فتح بخشی ملک مصر اور
تمام سواحل بحر یعنے ترائی دریا پر اور سکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین
ہوگیا اور حق تعالی نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور اب جملہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جوانکا
و امرا و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور راے اونکی اس بات پر متفق ہو کر امیر المومنین سے طلب اذن کرتے
ہین کہ آیا بطرف ملک سعید اور جانب عرب کے روانہ ہون یعنے اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان ہمتونکو عزم کرین سو یا امیر المومنین
اس بات مین حکم محکم آپکا ہے اور حال یہ ہے کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر بیچین و بیقرار ہین یعنے مستعد و آمادہ ہین اور
اونھون نے اپنی جانونکو خدا کے ہاتھ بیچ ڈالا ہے یعنے راہ خدا مین جان اپنی فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا کا اوپر
سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اونکے آل و اصحاب سب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص تحریر
نامہ سے فارغ ہوئے تو اصحاب کو سنایا اور مہر کر کے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جسکا نام سالم بن جعیۃ
الکندی تھا بلوا کر نامہ سپرد کیا اور اوسکو ایک ناقہ دیا کہ وہ اوسپر سوار ہو کر چلا اور مدینے کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا

أُسِيرُ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي أَمَانِ	وَأَرْجُو الْفَوْزَ فِي غُرَفِ الْجِنَانِ	وَأَرْجُو أَنْ يُقَرَّبَ لِي اجْتِمَاعِي
وَأُعْطِي مَا أُرِيدُ مِنَ الْأَمَانِي	أَلَا يَا نَاقَتِي جِدِّي وَسِيرِي	إِلَى نَحْوِ النَّبِيِّ بِلَا امْتِهَانِ
وَأَقْرِيهِ السَّلَامَ وَأُنْشِدُ بِهِ	كَلَامًا صَادِقًا حُسْنَ الْبَيَانِ	أَلَا يَا أَشْرَفَ الثَّقَلَيْنِ يَا مَنْ
بِهِ شَرَفُ الْمَدِينَةِ وَالْمَكَانِ	فَكُنْ لِي فِي الْمَعَادِ غَدًا شَفِيعًا	إِذَا مَا قِيلَ هٰذَا عَبْدُ عَانِي

یعنے مین مدینے کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میری اجتماع
یعنے جمعیت میرے اقربا و احبا کی مجھسے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزوؤن سے چاہتا ہون مجھے
حاصل ہووے میرے ناقے کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا تہاون تا قریب کرون اونکے تئین
سلام کو یعنے اوس سے تقرب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنے درود اور حسن بیان کرون یعنے مدح
ثنا اوکا ہووے اشرف گروہ جن و انس اور اے وہ شخص جس سے شرف ہے مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز
معاد مین میرا شفیع ہو جس وقت کہ مجکو لوگ کہینگے یہ بندہ خوار اور بندی گناہ ہونگا یعنے گنہگار ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنے ناقے کو بٹھا کر
اور فاضل زمام یعنے مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاڑ کر مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور
قبر اقدس پر سلام زیارت کر کے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجالایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام معانقہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہے کہ جب امیر المومنین نے مجھے دیکھا کہ مین اونکے روبرو شادان و فرحان بڑھا آتا ہون تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ بالضرور مصر سے خط لایا ہے اور مینے دیکھا کہ اونکے جانب راست علی بن ابی طالب ہین اور بطرف چپ عثمان بن عفان ہین اور سارے مہاجرین و انصار اونکے گرد ہین مثل عباس بن عبدالمطلب و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبیداللہ و باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مینے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا اونھون نے فرمایا کیا خبر ہے اے سالم تو سالم ہے دنیا و آخرت مین انشاء اللہ تعالی مینے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہے اور مژدہ و امن ہے پھر جب نامہ پڑھا تو نہایت مسرور و شادمان ہوئے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہو چکا تھا تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا (یعنے دربارۂ لشکر کشی سمت ممالک مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی بن ابی طالب نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص خود ہمراہ لشکر نجاوے تاکہ اوسکی ہیبت دشمنونکے دلونمین غالب رہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار کرکے روانہ کرے اور اونپر خالد بن الولید کو مقرر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنے شمشیر خدا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپنے راست و درست کہا تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ یعنے خالد البتہ خدا کی شمشیرونمین سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت مین یون ہے اِنَّ خَالِدًا سَيْفٌ لَا يَغْمِدُ عَنْ اَعْدَائِهِ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اوسکے دشمنونکے سامنے میان مین نہین رہتی غرضکہ اوس شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوکر جواب خط کا طالب ہوا اوسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کرکے جواب لکھا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عَامِلِهٖ عَلٰى مِصْرَ وَ نَوَاحِيْهَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہے جانب بندۂ خدا عمر بن الخطاب کے اپنے عامل کیطرف جو اوپر مصر اور اوسکے نواح کے مامور ہے کہ وہ عمرو بن العاص ہے ہمارا اسلام اور رحمت و برکات خدا کی تمپر نازل ہو اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اوس خدا کی جسکے سوا کوئی دوسرا خدا نہین اور درود و سلام بھیجتا ہون اوسکے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد ازان سلام ہمارا تمپر اور اون لوگون پر جو تمہارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر تمہارا خط ہمنے پڑھا اوسکی کیفیت مندرجہ سے مین مطلع ہوا سو جسوقت یہ خط ہمارا تمہارے مطالعہ مین درآوے تو استعانت بخدا کرکے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اسطور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کرے اور اوسکے ہمراہ جمعیت مناسب تعینات کرو اور ہر ایک کو خوب فہمائش کردو کہ وہ اپنی اپنی جاے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کرین

اور احکام اسلام لوگونکو تعلیم کرین و بعدازان زمرۂ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت ترتیب دو اور اونپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کردو اور اوسکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود و غانم بن عیاض الاشعری و مالک الاشتر و دیگر جمیع امراے لشکر و اصحاب رایات کو یعنے جو صاحبان نشان سالاری ہین اونکو مامور کردو اور کہدو کہ حدود مداین پر نازل ہو وارد ہوکر لوگونکو طرف اسلام کے دعوت و طلب کرین پھر جو لوگ قبول کرین فَلَهٗ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا یعنے اوس ہر ایک کے لیے وہی واجب ہے جو ہمارے لیے واجب ہے کہ حرمت اوسکے مال و خون کی مثل ہمارے ہے اور جو کچھ ہمپر حرام ہے محرمات شرعیہ سے وہی اوسپر بھی حرام ہے اور جو کوئی دعوت اسلام سے اعراض و انکار کرے تو حکم کرو کہ اوس سے جزیہ و محصول لیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی و سرتابی کرین اونسے حرب و قتال ہے اور جملہ سران و سرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اوسکے سواد پر شبخون اور دوڑ مار کر پراگندہ کردین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصوران کی مدد کو نہ آسکین) اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ حدود مصر مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب مصر واقع ہے اور دوسرا بہنسا کہ اسکا قلعہ بہت بلند و محکم ہے اور مینے سنا ہے کہ اس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہے وہ بڑا سرکش و خونریز ہے اوسکا نام بطلوس ہے اور وہ جملہ بطارقہ مصر یعنے مصر کے رؤساے نصاری مین بزرگتر ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ وہ مالک ہے واحات کا لہذا تمکو لازم ہے کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نکرو جب تک کہ اون دونون قلعونکو فتح کرلو اور تمپر اور اونپر جو تمہارے ساتھ ہین تقوی و پرہیزگاری سرًا و علانیۃً لازم ہے اور مظلومونکا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد و فریادرسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کم زور و ناتوان کا زورآور و توانا سے دلا دو اور نچاہیے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین مقیم رہو اور لشکر کو جہان بھیجنا ہے بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھہ بھیجو کہ مین فورًا تمہارے پاس کمک روانہ کرون و در حقیقت اعانت منجانب اللہ عز و جل ہے تو لازم ہے کہ حق سبحانہ تعالی سے سوال و استمداد کرو کہ وہ تمہارے لیے نصرت و معونت عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعدازان اس نامے کو لفافہ کیا اور خاتم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سر مہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر سب اصحابہ سے رخصت اور قبر مقدس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے وداع ہوا و بعد از وضو دو رکعت نماز تہیۂ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور روانہ چلا گیا یہانتک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زمین جیزہ مین اوترے ہین اور فصل ربیع کی ہے اور عمرو اپنے خیمے مین بیٹھے ہین اور اونکے اصحاب بھی پاس موجود ہین اور یہ خیمہ ملک قبط کا تھا اور اوسکا نام مقام (؟) وہ حریر نیلگون اور سرخ و زرد سے بنا تھا اور وسعت اوسکی تیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ گز طول و پندرہ گز عرض تھا اور اوسمین فرش بچھا تھا جیسا فرش اہل مصر کا بتکلف آراستہ ہوتا ہے اور عمرو اوسپر بیٹھے ہوئے مقداد و خالد و فضل و غانم وغیرہ امراے حضار محفل سے باتین کرتے تھے اور وہ خود بھی مثل اون سب کے

ایک اونمین مین سے تھے یعنے کچھ تشخص و تکلف مانند رئیس و روٴس کے نتھا سالم کہتا ہے کہ آخر مینے وہان پہونچکر اپنا ناقہ بٹھایا اور اوترا اوسوقت مینے عمرو کی آواز سُنی اور مین پس خیمہ تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنے مینے سے جواب لانے مین اوسکو دیرنگ ہوئی خالد نے کہا وہ عنقریب پہونچتا ہے یہ کہکے خالد منتظر و متوجہ ہوئے اور مین نحو خیمہ مائل تھا گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے وحال آنکہ اونھون نے مجکو بچشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا نہ کسیکو میرے آنے کی خبر تھی تب خالد نے کہا کیا سالم ہے مینے کہا لبیک یا اباسلیمان یعنے ابوسلیمان ہان مین حاضر ہوا خالد نے کہا مرحبا شاد باش اے سالم تو خوب آیا خدا تجھے زندہ و دوست رکھے پھر مین آگے بڑھا اور اوپر عمرو اور خالد کے اور سارے امرا و اکابر پر سلام کیا او رنامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن عاص کے کیا اونھون نے وہ نامہ تا آخر پڑھکر اور اوسکے مضمون سے مستشعر ہوکر سبکو سنایا تو جمیع امرا ابو فور مسرور و خرّم و مسرور ہوئے بعد ازان عمرو نے اس باب مین اون سب امرا و اکابر سے استشارہ و استصواب کیا کیونکہ اون اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شورہ تھا کہ وہ جملہ امور مین بدون مشورہ باہمدیگر کوئی کام نکرتے تھے اسی وجہ سے حق تعالی نے اپنی کتاب مجید مین اونکی مدح فرمائی ہے بقولہ تعالی وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنے امر اونکا اور دستور العمل اونکا شورہ باخود ہا کا تھا چنانچہ اون سب نے عمرو کو مشورہ دیا کہ اول اون امرا کو جو جو ہر ایک بلد مین امیر مقرر ہوئے ہین اونکے ہمراہ لشکر مناسب مامور کرکے شرقًا و غربًا متفرق بھیجنا چاہیے بعد ازان ترتیب افواج قاہرہ کیجاوے کہ وہ خدا کی توکل پر قصد ملک صعید کا کرین (یعنے جیسا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہے) اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ جب فتح مصر او روجہ بحری یعنے جہات بحری وغیرہ ہو چکی تو صحابہ متفرق ہو گئے تھے کہ بعضے اسکندریہ و اسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے اور اکثر وسط دیار بحیرہ مین درمیان اوس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بمنزلہ ہے اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التمیمی و ہاشم بن المرقال و سبیرہ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجیبۃ الفزاری کے تھے اوسوقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام نجابہ و سعاۃ سے عمر بن امیۃ الضمری وغیرہ امرا کو طلب کیا اور دیگر امرا بلاد کو نامے لکھے تو اون سبھون نے حاضر ہونے کو قبول کیا اسلیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی مین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے چنانچہ اونھون نے بلاد و مدائن مین اپنے اپنے بلد مین اپنے معتمدین موثقین سے ایسونکو اپنا قائم مقام کیا جو حراست و حفاظت مملکت کی بخوبی کر سکین کیونکہ خوف اندیشہ اعدا سے امین نتھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کیطرف راہی ہوئے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آپہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اونکے آنے کی خبر پہونچی تو خود وہ داخل دار الامارہ یعنے مکان بارگاہ عام مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوئے پھر وہ سب امرا بھی وہان حاضر ہوئے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چہارشنبہ دہم شہر ربیع الاول سال بست و یکم ہجری سے تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ سنہ بست و دوم تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بوسطہ محمد بن عبداللہ عبیدۃ بن الربیع

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب وہ سب امرا بلاد
جزیرہ صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم سمیت تمھی ہر دیار سے مصر مین آپہونچے تو تین روز یعنے یوم چار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ اونھون نے وہان
قیام کیا یہانتک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوئے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اون سب کے مجمع مین خطبہ پڑھا
یعنے بعد حمد و صلوۃ کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہون سب جمع رہین یہانتک کہ اونکے
سامنے نامہ امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اوسکے مطالعہ سے فارغ
ہوئے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اوچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کیطرف چھلانگ مارتا ہے
اور سب یکبارگی بول اوٹھے کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا یعنے سمعاً و طاعۃً ہمنے اپنی جانونکو راہ خدا مین بذل و صرف کیا اور نقد جہاد کو
طلب کیا اور جنس ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوئے اوسوقت اس بات سے عمرو خوش ہوئے اور کہنے لگے
کہ امیرالمومنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہے کہ مین تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر کرون کہ وہ سیف اللہ اور قہر خدا ہے
دشمنان خدا پر اور مرد قتال شدید و بہادر صندید ہے اور راوی کہتا ہے کہ خالد بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن العاص کا
ہمراز و دوستدار اور اوسکیطرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ عمرو نے
طرف خالد کے التفات کرکے کہا اے ابوسلیمان میرے پاس آؤ جب وہ نزدیک آئے تو عمرو نے کہا اے گروہ اصحاب نبی
صلے اللہ علیہ وسلم تم سبکے لیے فضیلت و عظمت ہے اور مین تمسے کچھہ افضل و بہتر نہین ہون اور تمہین لوگونمین بعض بعض
وہ شخص ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و نسب رکھتا ہے اور تم سب اکابر و امرا ہو اور مین بھی
ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالی نے میرے ہاتھون پر جسقدر فتح بلاد کی ہے اور میرے ہی
ہاتھون سے لشکرونکو برباد کردیا ہے راوی کہتا ہے یہ کلام عمرو کا سنکر فضل بن عباس رضی اللہ عنہ برجستہ سامنے اوٹھہ
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر ہمنے اپنی جانونکو رضاے خدا مین فدا کیا ہے اور اس سے ہمکو سواے رضا و بہشت
خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہے اور حال یہ ہے کہ خالد تو بھلا ہمارے اخیار مین سے ہے اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی
افسر کرتے تو رضاے خداے عزوجل مین بالضرور ہم اوسکا امتثال امر کرتے پس ہم تمسے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ سادات
و صنادید قریش سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ ہم مین معزز
و موقر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط سرور و نشاط سے منھہ خالد و عمرو کا روشن ہوگیا بعد ازان عمرو نے سبھونکو حکم کیا کہ
بیچ جیزہ مین قریب اہرام شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اوسطرف متوجہ ہوئے اور وہان اپنے خیام لگے
یہانتک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آپہونچے اور جو جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال ہوئے
ہوگئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحق بن ہشام کے کرکے روایت کی ہے کہ جب سائر
جنود و عساکر کامل ہوگئے اور وہ ماہ ربیع الآخر سنہ مذکورہ تھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی

پڑھا کر اوسیوقت اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اوس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد اونکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور اونکے ساتھہ سابق
خالد بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق
و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس اور اولاد عبدالمطلب اور
بقیہ اکابر و ابرار یہ سب تھے تاآنکہ بالاے رابیہ یعنے ایک ٹیلے پر چڑہ گئے پھر اوس ٹیلے کے اوپر سے لشکروں کی طرف
نگاہ کی جب اونکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا کیا یعنے ہر ایک سپہدار
اپنے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب امراے صاحب رایات یعنے جو صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑھے اور
اونمین سے ہر ایک امیر یا توقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندونکا جائزہ روبروے
عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر اون سب کا شمار قلم بند جو ہوا تو سولہ ہزار سوار کی جمعیت محسوب ہوئی پھر اونمین سے جو
انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ و برآمد ہوئے کہ وہ سب شیر ژیان و شیر غران تھے
اور اونکے تنون پر زرہین و اودی بجی ہوئین اور گلونمین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئین اور ہاتھونمین نیزے خطیہ
تولے ہوئے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار امت خیر الانام تھے اوسوقت عمرو نے اون سبھوں سے
خطاب کرکے کہا یا معاشر امراے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمہارا سردار اور تمپر امیر ہے
اوسکی سنو اور اوسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمہ واحد کے یک دل و یکزبان رہو اور عزم مدائن کرو اور اوسکے
قلعون پر نازل ہو اور اوسکے سواد پر تاخت و تاراج دوڑ مارو اور کسی قوم کے ساتھہ پہلے جنگ نکرو جب تک کہ
اونکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرو اور اگر وہ انکار
کرین تو جزیہ دین اور اگر وہ اداے جزیہ سے بھی انحراف کرین تو اوسوقت درمیان اونکے اور تمہارے قتال
ہے تا وقتیکہ حقتعالی کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ براے نگہبانی و دیدبانی کے طلایع بھیجا
تا وہ دور دور گشت کرتے رہین اور چاہیے کہ طلائع مین صرف سوار آزمودہ و ہیکار ہون یعنے ہر ایک طلیعہ سوارون
جنگ آور ونکا ہو اور تمکو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعداے فریب نکھاؤ اور لغزش
مین نہ آؤ اسلیے کہ بہر حال غالب تمھین رہوگے جیسا کہ حقسبحانہ تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے کَمْ مِّنْ
فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا
بھاری جماعت پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی صابرون ثابت قدمونکے ساتھہ مددگار ہے درینصورت
تمکو چاہیے کہ اپنی نیتونکو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمھین غالب ہوگے کیونکہ پروردگار
تمہارے ساتھہ مددگار ہے اور تم لوگ سب اہل فضل و سبقت کنندگان مین سے ہو اور تم وہ اصحاب رسول خدا
ہو کہ روبروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمنے معرکہ جہاد مین بڑی بڑی جنگ آزمائی کی ہے اور تم لوگ

میری وصیت و نصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمہارے تئین کچھ حاجت فہمائش کی نہین ہے حقتعالی تم مین برکت نازل کرے راوی کہتا ہے کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے اون سران ذیشان کو بلوایا جو شایان منصب نشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اول جنے پیش قدمی لی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے بچکلیان گھوڑے پر سوار اپنے ساز و سلاح مین آراستہ تھے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے اونکو علم سالاری کا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لیکر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوئے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

أنا الزبير وابن العوام ليث شجاع فارس الإسلام قرم همام فارس هجام
أقتل كل فارس ضرغام وإنني يوم الوغا صدام وناصر في حربها الإسلام

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور و حملہ در ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو وہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد و نصرت کرتا ہون اسلام کی بوقت اوسی وغا کے و بعد ازان عمرو بن عاص نے فضل بن العباس کو بلایا اور اونکو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سروری اونکے بھی ہاتھہ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے إني أنا الفضل وابن العباس

وفارس منازل عوابس ومعي حسام قاطع للراس وفالق الهامات والأضراس
أنني به الأعدا أبني سائس وما علي من أمرهم من باس

یعنے مین فضل ہون و پسر عباس ہون اور شہسوار ہون اون مقامونکا جہان ازدحام مردمان ہو اور میرے پاس وہ تلوار ہے جو سر کی کاٹنے والی اور کھوپڑی توڑنے والی اور دانتونکی گرا دینے والی ہے و بعد ازان زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور اونکو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور وہ بڑے شہسوار بہادر و مرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوئے یہ ابیات جوش مین پڑھتے چلے أنا الفارس المشهور يوم الوقائع بحد حسام في الأعادي قاطع

ورمحي على الأعداء مازال طائل إذا احتكم الأعداء لبضل قلمع وعزمي في الهيجاء مازال ماضيا
براني سلايل المحاسن جامع أصول على الأعداء صولة قادر وأشبعهم ضربا ببيض لوامع
أمام الوغى من آل ذروة هاشم حماة البرايا كالبدور الطوالع أنا ابن أبي سفيان من نسل عادث
تموت العدا مني إذا جئت نازع

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ روز وقائع کارزار کے مشہور و نامور ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنونکو پرزے کرنے والی ہے اور نیزہ میرا دشمنون پر ہمیشہ دست دراز ہے کہ جسوقت وہ حکم کرتے ہین خلاف کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو اونکو خوار و ہلاک کرتا ہے اور اولو العزمی میری درباره جنگ ہمیشہ جاری ہے موافق میری رائے ہتوار کے جو جامع خوبیونکی ہے مین دشمنون پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر و غالب حملہ کرتا ہے اور مین اونکو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تابدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق تھے

اور مانند ماہ پارے کامل کے تابان و درخشان تھے مین پسر ہون ابو سفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون تو دشمن مجھسے خوف زدہ ہوکر مرجاتے ہین ۔ بعدازان عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضے اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ بھی پانسو سوار کے افسر ہوئے اور علم سروری اونکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوئے چلے

اَسِیْرُ اِلَی الْاَعَادِیْ بِاهْتِمَامِ
بِقَلْبٍ صَادِقٍ حَسَنِ الزِّمَامِ ۔ بِاَبْطَالٍ جَحَاجِحَةٍ اَسْوَدَ ۔ سُرَاةٍ فِی الْوَغَا قَوْمٍ كِرَامِ
اُبِيْدُ بِهِمْ عِدَاةَ الدِّيْنِ جَمْعًا ۔ وَلَا اَخْشٰى مِنَ الْقَوْمِ اللِّئَامِ ۔ اِذَا مَا جَاتْ فِی الْهَيْجَا بِرُمْحِیْ
اَصُوْلُ بِهٖ وَفِیْ اَيْدِیْ حُسَامٌ

یعنے مین طرف دشمنونکے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل و خوش عنانی اور جاتا ہون باتفاق اون دلیرونکے جنکی صولت و حملہ آوری شیرونکی سی ہے اور وہ جوانمردان وغا اور قوم کرم ہین اور مین ہلاک کرونگا سارے دشمنونکو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جسوقت مین جلوہ گر و نمودار ہوتا ہون میدان نبرد مین اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تانکر تو اوس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون و بعدازان عمرو ابن عاص نے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ کو بلایا اور اونکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری کا اونکو بھی دیا تو وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوئے یہ اشعار پڑھتے چلے

وَحَقِّ مَنْ اَنْزَلَ الْاٰيَاتِ فِی السُّوَرِ ۔ وَاَرْسَلَ الْمُصْطَفٰى الْمَبْعُوْثَ مِنْ مُضَرِ
لَا اَنْثَنِیْ عَنْ لِقَاءِ الْاَعْدَاءِ وَلَوْ جُمِعَتْ ۔ حُمَاةُ اَبْطَالِهِمْ يَوْمَ الْوَغَا زُمَرُ ۔ حَتّٰى اُبِيْدَهُمْ ضَرْبًا وَاَتْرُكَهُمْ
فَوْقَ الثَّرٰى خَمْشًا مُخَدَّشَةً لِصَدْرٍ ۔ بِكُلِّ قَرْمٍ هُمَامٍ مَاجِدٍ نَجِدٍ ۔ اِلَى الْوَقَائِعِ يَوْمَ الْحَرْبِ مُبْتَدِرِ
نَحْنُ الْكِرَامُ الَّذِيْنَ اللّٰهُ اَرْسَلَنَا ۔ اِمَامُ الْوَرٰى غَيْثُ اللّٰهِ عَمَّهَا

یعنے قسم ہے اوس پروردگار کی جسنے آیتین سورتون مین نازل کین اور بھیجا مصطفےٰ کو جو مبعوث ہوئے ابتدائے قبیلہ مضر سے مین روگردانی نکرونگا ملاقات و مقابلہ اعدا سے اگرچہ جمع ہوجاوین اونکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنے گو اونکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون یہانتک کہ مین اونکو مار کر ہلاک کرونگا اور اونکو اوپر خاک نمناک یعنے زمین جو خون سے تر ہوگی اوسپر اونکو ڈالونگا اوس حالت مین کہ وہ جگر خراشی و سینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق اون سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذو المجد و کرامت ہین اور وقائع کارزار سے مطلع و آزمودہ کار ہین اور روز پیکار کے حملہ آور و کرار ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے حمایت دین کے ہمارے تئین بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضے اللہ عنہ نے و بعدازان عمرو امیر نے جعفر بن عقیل کو بلایا اور اونکو بھی پانسو سوار کا امیر کرکے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوئے چلے

اَنَا ابْنُ عَقِيْلٍ مِنْ لُؤَیٍّ وَغَالِبٍ ۔ هُمَامٌ شُجَاعٌ لِلْاَعَادِیْ غَالِبٌ ۔ حُمَاةُ الْوَغَا اَهْلُ الْوَفَا مَعْدِنُ الصَّفَا
اِلَى جُوْدِ مِنَّا مَا تَحِنُّ لَوْ كَائِبُ ۔ وَلَا يُعْرَفُ الْمَعْرُوْفُ اِلَّا بِفِعْلِنَا ۔ وَلَا الْجُوْدُ اِلَّا جُوْدُنَا وَالْمَوَاهِبُ
عُلَا مَجْدُنَا فَوْقَ الثَّنَا وَثَنَاؤُهَا ۔ عَلَا شَرَفًا مِنْ فَوْقِ كُلِّ كَتَائِبِ ۔ فَيَا وَيْلَ اَهْلِ الْبَغْیِ مِنَّا اِذَا الْتَقَتْ
فَوَارِسُنَا فِيْهِمْ بِحَدِّ الْقَوَاضِبِ

یعنے مین پسر عقیل ہون نسل لوی و غالب سے کہ وہ بہادر ہمت و اہل شجاعت تھے

اور دشمنونکے لیے غالب و قاہر تھے حامی و غازی تھے کہ وادو نبرو تھے تھے اہل وفا تھے کہ جو کہتے تھے پورا کرتے تھے اور کان صدق و صفا تھے وقت جود یا برکات کے اور ہنگام سوار ہونے واسطے مصافات کے اور معروف یعنے احکام شرائع پہچانے نہین جاتے الا ہمارے تئین پہچاننے اور ہمارے پہچنوانے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہمارا ہی جود ہے اور ہمارے ہی مواہب ہین اور ہماری مجد و کرامت فوق مدح و ثنا سے بالا تر ہے اور ثنا ہماری مواہب و سخاوت کی بلند تر ہے از روے شرف و شرافت کے مراتب کل کتائب و جنود سے پس ہلاکی ہے اون باغیونکے لیے جو ہمسے بغاوت رکھتے ہین اور ہماوسوقت کہ جب شہسوار ہمارے بہ تیغہاے تیز اونپر حملہ و غلبہ کرتے ہین و بعد ازان برادر جعفر فضل بن عقیل کو بلایا اونکو بھی پانسو سوار پر فسر کرکے علم افسری کا اونکو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہوکر اشعار پڑھتے ہوے چلے إني أنا الفضل وابن عقيل

أسير إلى الحرب بلا تمهيل
وابن عمي أحمد الرسول
بحد سيف قاطع فصيل
المبجل بصلوة الملك الجليل
وبه أبيد المكافر المجهول

یعنے کچھ شک نہین کہ مین فضل ہون اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تامل دیے تامل رجوع جاتا ہون تو باتیغ تیز بران صیقل شدہ کہ اوسیسے ہلاک کرونگا تیرہ درونان و زنگ خوردہ دلان جہالت کو اور رسال یہ ہے کہ پسر میرے عم کا یعنے میرا برادر عم زاد احمد ہے جو رسول ہے خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہے بصلوۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعد ازان مقداد بن الاسود الکندی کو بلواکر اونکو بھی پانسو سوار کا سپہدار مقرر کیا اور اونکو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے

أنا المقداد في يوم النزال

وسيفي في الوغا ابدا صقيل
طليق الحد في اهل الضلال
أبيد الضد يا سمر العوالي
يجيد الطعن في يوم النزال
فيا ويل للعدا والروم منا
معي من آل كندة كل قرم
فنتركهم صرعا كأعجاز نخل
نقطعها الفوارس بالنصال
إذا التحم الفوارس في القتال

یعنے مین مقداد ہون کہ بروز جنگ کے ہون مخالف جفا دید کفار کو سخت ترین بلاے کشندہ یعنے بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکہ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل کردہ رہتی ہے اور وہ ہمیشہ برہنہ کھینچی ہوئی اور تیز بارہ دھری ہوئی گمراہونکے حق مین رہتی ہے اور میرے ہمراہ آل کندہ سے تمام جوانمرد ہین جنکے طعن سنان روز جنگ بہت کاری ہے پس ہماری طرف سے واسطے عدا اور اہل روم کے ویل و ہلاکی ہے اوسوقت کہ کشتی و آویزش کرتے ہین دیران مبارز میدان قتال مین سو اونکو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی و خشک کے کہ دلاوران ہمارے اونکے تئین تلوارونسے چوب نگ و ٹکڑے کرتے ہین و بعد ازان عمار بن یاسر کو طلب کرکے اونکو بھی سرکردہ پانسو سوار کا کیا اور لواے سرداری اونکو بھی دیکر وداع کیا تو وہ بھی ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوے چلے

أنا الهمام فارس الكرار
وقام سوق الحرب انا عمار
أفني بسيفي عصبة الكفار
أحمي الذين المصطفى المختار
إن جالت الخيل بلا انكار
صلى عليه الواحد القهار

وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ | مَا بَانَ لَيْلٌ وَأَضَاءَ نَهَارٌ
یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار اور جملہ آور ہون اور مین نیست ونابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وہر آئینہ جولانی کرتے ہین گہوڑے بلا فکر واندیشہ اور بازار کارزار گرم ہے اور مین عمار ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفیٰ ؐ کی جو برگزیدہ وپسندیدۂ خداوندکردگار ہے صلواۃ ورحمت خدا اوسپر اور اوسکی آل اطہار اور اوسکے اصحاب اخیار پر جب تک کہ شب ظلمت فگن اور روز روشن ہے و بعدازان عباس بن مرداس کو طلب کرکے اونکو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایت ایالت بھی اونکو دیکر روانہ کیا تو وہ بھی ان ابیات سے رجزخوانی کرتے چلے

أَنَا الْعَبَّاسُ رَأْيِي مُسْتَقِيمُ	مِنْ سَادَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ	
أَذِلُّ بِهِمْ حُمَاةَ الْبَغْيِ لَمَّا	تَرَى الْهَيْجَاءَ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ	وَسَيْفِي مَاضِي الْحَدَّيْنِ أَضْحَى
لِأَهْلِ الشِّرْكِ كَالْمَوْتِ الْعَمِيمِ	بِهِ أُفْنِي الطُّغَاةَ بِكُلِّ أَرْضٍ	وَأَقْتُلُ كُلَّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ
وَنَحْنُ بَنِي سُلَيْمٍ خِيَارُ قَوْمٍ	هَدَيْنَا لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ	

یعنے مین عباس ہون میری راے ربہت واستوار اور میرا عزم مصمم ہے میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم ہین کہ باتفاق اونکے مین ذلیل وخوار کرونگا حامیان بغی وجور وجفا کو جسوقت ہم دیکھینگے ہنگامہ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ وہمرنگ ہے اور میری تلوار گذرنے والی دو دھاری ہے یعنے میری تیغ تیزی مین دو دم ہے اور مثل اول روز کے روشن ہے تو وہ واسطے اہل شرک کے موت عام ہے کہ اوسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین مین فنا وہلاک کرونگا اور اوسی سے ہر ایک کاذب وعاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کیے گئے ہین براے صراط مستقیم یعنے ہم راہ راست واستوار پر ہین وبعدازان ابودجانہ انصاری کو بلواکر اونکو بھی رایت سالاری دیکر رخصت کیا تو وہ بھی ان اشعار سے اپنا افتخار کرتے ہوئے روانہ ہوئے

أَسِيرُ بِاسْمِ اللهِ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ	جِهَاراً لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ	
أُذِيقُهُمْ ضَرْباً عَلَى الْأَبْدَانِ	بِكُلِّ هِنْدِيٍّ مُبِيدِ الْجَانِي	أَنْصُرُ دِينَ الْمُصْطَفَى الْعَدْنَانِي
صَلَّى عَلَيْهِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ	وَآلِهِ وَالصَّحْبِ وَالْإِخْوَانِ	مَا نَاحَ قُمْرِيٌّ عَلَى الْأَغْصَانِ

یعنے بنام خداے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا براے اہل کفر وطغیان کے کہ مین اونکے بدنون پر ضربات مارکر اونکو اسکا ذائقہ چکھاؤنگا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانونکی ہین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفےٰ ؐ کی جو نسل عدنان سے ہین صلوۃ ورحمت ملک دیان کی اونپر نازل ہو اور اونکی آل اور اونکے اصحاب وبرادران پر جبتک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دستان سرا ہین اور بعد اونکے پھر غانم بن عیاض اشعری بلائے گئے اونکو بھی لواے افسری ملا تو وہ بھی رخصت ہوکر ابیات فخریہ پڑھتے ہوئے چلے

إِنِّي إِذَا انْتَسَبَ الْفَوَارِسُ أَشْعَرِي	قَرْمٌ هُمَامٌ فِي الْمَعَامِعِ عَنْتَرِي	يَحْمَاتِ أَبْطَالِ الْأَعَادِي بِغَزْوِهِ
وَبِرَاحَتِي مِنَ الْمَوَاضِبِ أَبْتَرُ	يَوْمَ التَّلَاطُمِ لِلْفَوَارِسِ مُنْكَرٌ	أَحْمُو حُوَمَاتِ الْغُبَارِ الْجُوذَرِي

فلا تقتلن فوارسا وعوابسا	او اذیقهم منی العذاب الاکبر	یعنے جسوقت جماعت شہسوارونکی

نسبت دیجاتی ہے اشعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامہ شدائد وسختی گرا ہین تو اوسوقت مین مثل عنتر کے ہون اور انبوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنے والا ہون وسحالت ہین کہ میرے ہاتھہ مین تیغ قاطع نسل ہے اور روز جوشش جنگ کے جنگ آوروںنکے لیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مفروران کا جو مانند گورزن آہوان رمیدہ کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرونگا اونکے دلیرون ورشیرونکو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھہ سے اونکو عذاب اکبر وعقاب شدید چکھاؤنگا وبعد ازان ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوئے اور اونکو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوئے متوجہ قتال ہوئے

		سامضی للعداۃ بلا اکتئاب
وقلبی للقاء والحرب صابی	ولی عزم اذل بہ الاعادی	وارجو الفوز فیہم والثواب
وان صالوا الجمیع بیوم حرب	اکان الکل عندی کالکلاب	اذلهم بابیض جوهری
کطلق الحد فیهم غیر آب		

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنونکے بلا تکلف اور حال یہ ہے کہ دل میرا برائے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہے اور میرے لیے عزم بالجزم ہے کہ اوس سے مین دشمنونکو ذلیل وخوار کرونگا اور مجھے امید ہے کہ اونکے باب مین یعنے دربارۂ تذلیل وتخریب اون کافرونکے مین فائز بثواب ہونگا اور اگر روز جنگ وہ سب کے سب ایک ساتھہ فراہم ہوجاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتونکے خوار ہین کہ مین اونکو ذلیل کرونگا تیغ جوہر دار سے جو اونکے حق مین نہایت تیز ہے جسکی کچھہ پناہ نہین اور راوی نے کہا کہ بعد ازان پھر عمرو بن العاص نے قعقاع بن عمرو التمیمی ومغیرۃ بن شعبۃ الثقفی اور میسرۃ بن مسروق العبسی اور مالک الاشتر نخعی وذو الکلاع الحمیری ولید وعقبۃ بن عامر الجہنی وجابر بن عبد اللہ الانصاری وربیعۃ بن زہیر المحاربی وعدی بن حاتم الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سبکو بلایا اور ہمنے ان لوگونکے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ ان سبھونکو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت ان سبکی تکمیل اور ترتیب لشکر کی ہوچکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمے سے برآمد ہوئے اور اون سب امرا کو وداع کیا تا آنکہ جملہ کتائب وعساکر روانہ ہوئے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوئے اور اونکے پیچھے پھر اونکے اطفال وصبیان کی تھی یہانتک کہ سرزمین جزیرہ مین پہونچکر ایک مقام پر جا اوترے جو معروف برج کبیر تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب بدائن واقع تھا اور اوسکے قریات وبازار اونسے نزدیک تھا پھر اوس مقام سے طلائع یعنے غول غول سوارونکے واسطے حراست وتجسس اخبار کے مامور ہوکر گشت کرنے لگے اور وہانسے نزدیک وہ مشہور ایک شہر تھا اوسمین ایک بطریق عظیم یعنے نصاری کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ بیشگاہ ارنوس والی اہناس سے وہانکا مالک حاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار ذی اقتدار اور سنگ نا بکار راندۂ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلوس کا سمجھتا تھا وحال آنکہ بطلوس والی

بہنسا تھا اور وہ سیاست مین بڑا سخت و درشت تھا اور ریاست مین بہت حیثیت و درست تھا اور عدد لشکر مین اکثر اور
مددین قوی تر اور وسعت بلادمین بالاتر تھا چنانچہ اوس بطریق مالک دہشوار سنے دربارہ آمد لشکر اسلام کے والی
بہنسا کو نامہ لکھا اور روسال حاکم اشمونین کو لکھ بھیجا اور قراقیس صاحب نقط کو بھی لکھا اور وہ اخمیم پر بھی حاکم تھا
اور کیکلاج کو بھی نامہ لکھا کہ حکومت اوسکی عدن سے لیکر تا بدریاے شور اور تا بلاد بجاۃ و نوبا و رقعہ سواد یعنے حدود
حبش تک تھی اور تمام عموم ناس کو ورود عرب سے طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور جب ملوک ممالک
اس خبر سے مستشعر ہوئے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلد صعید نے تنگی و اضطرابی کی اپنے
اہل کے ساتھ حد واحات تک (یعنے بسبب نزول عرب کے) اور وہان والونکے دلونمین رعب غالب ہوا اور اوسوقت
مکسورح ملک بجارت اور علیف ملک نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور اونھون نے گرد نواح
سرزمین نوبہ و بربرہ و بجارت سے لوگونکو جمع کرکے طرف اسوان کے آئے اور ملک بجارت کے ساتھ ایک ہزار
تین سو فیل تھے اونپر حریری عماریان کسی تھین اور اونمین فولاد کی کمانیان جڑی تھین اور ہر ایک عماری مین تین
حبشی طویل القامت عریان تن سوار تھے اور اونکے شانون پر شیر وغیرہ کی کھالین تھین اور اونکے پاس ڈھالین اور بھالے
اور قرابینین اور فلاخنین اور گرزہاے آہنین اور تلوارین اور تیر و کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ سب زنگی شمار مین بیس ہزار
تھے اور جب وہ سب اس سامان سے قریب اسوان پہونچے تو وہان والے انکی ملاقات کو انکے لشکر مین آئے اور اپنے
احوال سے اونکو آگاہی دی اور اونکی تالیف خاطر کے لیے شیر و نان شعیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوشت خوک و سوسمار
وغیرہ ساتھ لائے اور اونکو اپنے یہان اوتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق اسوان کا اون لوگونکے
ہمراہ مع اپنی جمعیت کے نکلا اور یہ سب طرف ملک نقط کے گئے اور وہ ایک قریہ ہے قریب قوص کے تو اوسنے
بھی ان لوگونسے وہی معاملہ ضیافت و مہمانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اوسنے ان لوگونکے ساتھ
ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کر دیا یہانتک کہ یہ لوگ انصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا بطریق پادری تھا وہ دلاوری مین یکتا و
مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اسکے اوس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اوسکا شہر بہت بڑا لب دریا
واقع تھا اور اوسمین فوج کثیر تھی اور اوس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اوس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان
سنگی بنا ہوا تھا اور اوسکی بلندی تیس درجہ کی تھی اوسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستشگاہین بنی تھین،
اور یہ سب ستونہاے سنگی پر قائم تھے پھر جسوقت یہ لشکر انصنا مین پہونچا تو بطریق وہانکا جریجیس بن قابوس
اون سبکی ملاقات کو نکلا اور اوسنے اپنے برادر عمزاد مسمی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسرکردگی چار ہزار سوار کے
بطریق کمک شریک و ہمراہ اوس لشکر کے کر دیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی بہنسا مین پہونچے اور اوس
وادی کے بطریق کے یہان جاکر اوترے اوسکا نام تلوطا تھا اور وہ ملک بطلوس کے امرا مین سے تھا پھر جسوقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو اونکی ملاقات کے لیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ وسکے لشکر عام کے اوسکا لشکر
خاص پچاس ہزار نفرانیونسے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہین طلاکار تھین اور قبائین اونکی دیباج زرنگار کی تھین
اور اونکے سرون پر تاج مکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑون پر سوار تھے اونپر زین زرین کسے تھے اور اونکے ساتھ
جو گھوڑے کوتل تھے اونپر پاکھرین حریر رنگ برنگ زردوزی کی پڑی تھین اور غاشیے تمامی کے مرصع بسیم وزر تھے
اور اونکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانہاے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک
صلیب کی نوک پر ثالث ثلاثہ طلائی وطغرائی یعنے سونے کے تمغے نقش کھودے ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنے ہر
صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم شان اور عجیب سامان سے تھے اور اونکے ساتھ بہت سے باجے تھے مثل
نقارے وطبول وطنبور وبگول وترسنگے وڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اونکے ساتھ اونٹ وخچر
اور بھینسے وبیل بہت سے تھی غرضکہ جسوقت اون لشکر ونسے جو وارد تھے بطلوس والی بہنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے
ملوک ورؤساے نصاری گھوڑونسے اوتر کر پیادہ پا ہوگئے اور قیابین ونکے بعد سلام کے بمقدمۂ اقدام عرب کے کلام ہوا
تب اون لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار وخبردار رہو کہ اہل عرب تم پر اور تمہارے بلاد مین طمع وحوصلہ نکرین
کیونکہ مثل عرب کی مثل بکھیونکی ہے کہ اگر اونکو نہ اوڑاؤ تو سب کھالیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین پس چاہیے کہ
ثابت قدم اور صادق ہمم رہو وتحقیق کہ یعنے تمہارے لیے سحاریب ملک برقہ کو اور ملک واحات وغیرہ کو نامجات
لکھے ہین وہ گویا کہ تمہارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہے کہ عرب تمہارے یہان آگئے ہین اگر مجکو خوف اس بات کا
نہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اونکو خبر بھی نہوتی کہ یکایک ہینا ونپر جا پڑتا لیکن جو ہین
اسطرح یک بیک اونپر جا پڑون تو اونکی ایک جماعت تو ہمسے تمسے مقاتلہ کرین اور ایک جماعت اونکی ہمارے بلاد مین
وھس پڑین اور اپنا تسلط کرلیوین تو وہان کوئی ایسا نہین ہے کہ اونکو اون بلاد سے دور کرے وہر گاہ وہ مین تمہارے
ساتھ خروج کردون تو البتہ تمہاری خدمت مین رہونگا وحال آنکہ یعنے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہے کہ جب اہل عرب
بلد بہنسا اور اوسکے مضافات پر مالک وقابض ہونگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر مین سے کوئی اونسے مقاومت نکرسکیگا
یہ سنکے کرناس رومی بول اوٹھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہوکر وہانکی سرگذشت بیان
کی چنانچہ اوسنے اوسوقت کہا اے معاشر ملوک وامرا مینے بھی پرانی کتابون مین سیر کی ہے تو فی الواقع اونمین یہی لکھا ہے
کہ جب اہل عرب بلد بہنسا اور اوسکے نواحی پر متسلط ہونگے تو بعد اوسکے اہل صعید کے لیے کوئی اونسے مقابلہ نکریگا پھر جسوقت
ملوک وامرانے یہ بات سُنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سرونکو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے نصرانیون مین سے ایسے
دس ہزار آدمی انتخاب کیے جنکی شجاعت وقوت اور بہادری ودلاوری معروف تھی اور اس جماعت پر صاحب ملک
کلفور کو افسر مقرر کیا اور وہ بڑا کافر طاغی تھا اور اوسکا نام بریقس تھا اور اوسکا ایک سونے کا صلیب تھا اور ایک اور

نشان زرد حریر کا دیا اوسکے پھریرے پر زرتار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین اونکے لیے ضروری تھین وہ سب کچھ مہیا کرا دیا مثل خیمہ ہاے دیباج رنگ برنگ کے اور شامیانے و سراپردے اور گھوڑے کوتل و خچر وغیرہ براے پرتل اور اون گھوڑون پر پاکھرین حریر زنگار رنگ کی پڑی ہوئین اور خچرون پر ظروف طلائی و نقرئی اور خیمے وغیرہ لدے ہوئے اور صندوق تھالے کلان و کوچک سونے چاندی کے پتر جڑے ہوئے (یعنے اونمین پوشاک و خلعت فاخرہ و جواہر وغیرہ بھرے ہوئے ساتھ کر دیے) پھر جبکہ یہ لشکر بریص کا روانہ ہوا تو وہ سارے ملک مع اپنی اپنی فوج کے پیچھے دیگرے راہی ہوئے یہانتک کہ ایک شہر ببا الکبری سے قریب ہوئے تو بطریق وسکا یعنے پادری و رئیس وہانکا جسکا نام صندراس تھا ان لشکرونکی ملاقات کو نکلا اور جیسا بطلیوس نے لشکرونکی میزبانی و مدارات کی تھی اوسیطرح صندراس نے بھی اونکی مہمانداری و مددگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا ضنادید نصرانیون سے تیار کر کے اونکے ساتھ کر دیا اور اپنے لشکر کو ایک بطریق کو جسکا نام داود رئیس تھا افسر کر دیا اور یہ شخص بھی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری مین بطریق ملک کفور کا نظیر و ہمسر تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوئے تا آنکہ شہر برشب کے نزدیک پہونچے تب وہان کا بطریق رئیس بھی ان لشکر والونکی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق بھی رئیس اعظم اور راس ہمسر جملہ بطارقہ حملہ آور کا تھا چنانچہ یہ سب اسیطرح جابجا سے جمع و مجتمع ہوتے ہوئے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اوس سرزمین مین شہر قاؤ خونا یہ لوگ مملو ہوگئے (یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک ان لوگون سے پر ہوگئی) پس یہ ماجرا اون لوگون کا تھا

راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ و بلد دہشور کے نازل ہوئے اور وہان پر عیون و جاسوسان مسلمین یعنی بنی طی و قبیلہ مدحج سے فروکش تھے اور وہ اپنی ہی ہیئت اون عربونکی سی بنائے تھے جنہون نے تنصر و نصرانیت قبول کی تھی سو وہ اس لباس مین پڑوہش اخبار و تفحص احوال کیا کرتے تھے اور اونکے لشکرونمین مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک و دانشمند تھے کہ از ہمدیگر متفرق رہتے تھے پھر جسوقت ان مخبرون نے بہقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو انکے تئین رنج و محن دامنگیر ہوا راوی کہتا ہے مجھسے روایت کی سنان بن قیس الربعی نے طارق بن مکسوح الفزاری سے اونہون نے زید بن غانم الثعلبی سے اور وہ اون لوگونمین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر خالد بن الولیدؓ کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جسوقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے حوالی میدان مین بیٹھے ہوئے اصلاح اپنے احوال کی یعنے صلاح و مشورہ اپنے امور مین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بدن سے اوتارے نتھے ناگاہ مردم مخبر و جاسوس آپہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنونکے لشکر جوق جوق داخل ہوگئے ہین خالد نے اونسے پوچھا کہ تمنے اونکے لشکرونکا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم ہے کہ وہ دولاکھ سوار و پچاس ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ و بربر و بجات سے ہین اور اکثر اونمین مردمان کاشتکار و دیگر قبائل مختلف یار وغیرہ

اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور اونکے ساتھہ ایک ہزار تین سو فیل جنگی ہین اونپر مردان کارزار سوار ہین
جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع ہوا تھا پھر جسوقت امرا نے یہ خبر سنی تو مضطرب ہوئے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور
ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا یعنے اے نبی تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہو پہونچیگا
مگر جسقدر کہ حق تعالی اسنے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہے اور خالد نے یہ خبر سنکر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنے ہمکو کچھہ توانائی و قوت حاصل نہین ہے مگر بتائید اوس خدا کے جو برتر و عظیم تر ہے وبعد ازان
یہ آیہ تلاوت کیا الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اونسے جو کہا یعنے اونکو ڈرایا کہ ہر آئنہ دشمن
تمھارے لیے جمع ہین تو اونسے تم ڈرتے رہو سو یہ سنکے اونکے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور یہ کہنے لگے حق تعالے
ہمارے تئین بس ہے اور وہ کیا خوب مددگار ہے وبعد ازان یہ آیت پڑھی كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر
بتائید خدائے عزوجل غالب آئے ہین اور حق تعالی صابرونکے ساتھہ معین و معاون ہے وبعد ازان خالد نے اپنے
اصحاب سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست ہمت و از پا افتادہ نکرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالی فرماتا ہے وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ
وَاللّٰهُ مَعَكُمْ یعنے تمھین غالب ہوگے کہ حق تعالی تمھارے ساتھہ مددگار موجود ہے اور یہ جمعیت زیادہ تر جمعیت
یرموک سے نہین ہے اور نہ یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہے (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین ملک عراق مین
ہوئین تھین سو اونسے یہانکا ہجوم و انبوہ و ازدحام زیادہ نہین ہے) و با وصف اسکے تم مالک ملک مصر بھی ہو چکے
وہ مصر جو ان کافرونکے عز و غرور کا سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوئے ہو اور انکے ملوک
و بطارقہ یعنے امرا سے سو مردونکو قتل بھی کر چکے ہو و با اینہمہ ملک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب تمھارے
قبضے مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمھارے تحت تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وَقَدْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمُ
اللّٰهُ وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالی اسنے تمکو
بہت کر دیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھا دیا اور فرمایا کہ تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے پھر حق تعالے
نے تمکو اوس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوکر تمنے قتال و جہاد کیا
اور فرشتونسے تمکو نصرت ملی اور حق تعالی نے زبان نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تمسے وعدہ فرمایا ہے اس امر کا
کہ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ یعنے حق تعالی تمکو خلیفہ و مالک کریگا زمین مین اور دوسری جگہ فرمایا ہے
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم انکو خلیفہ روے زمین کا
کرینگے جیسا اون لوگونکو کیا تھا جو انسے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتونکے بڑی بات یہ ہیکہ تم [illegible]

جو راہ خدا مین قتل ہوگا لا محالہ اوسکے لیے بہشت ہے کہ روح اوسکی نقل کریگی اوسکے بدن سے طرف روح وریحان
یعنے بجانب آسایش ونسیم خوشبو ورحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہوگا چنانچہ یہ کلام خالد کا
جب لوگون نے سنا تو وہ فورًا فرح وسرور سے سبکے منہ روشن ہوگئے اور سب یکزبان ہوکر بولے اے خالد ہم لوگ
سب تمہارے روبرو حاضر ہین اور ہمنے اپنی جانونکو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا کیا ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے بہت جلد روانہ کیا اور احوال یہان کا
کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد صالح
تھا اور سواے اوسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر خاص مین مامور کر دیے اور خود
وہانسے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوئے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام مین خالد کے پاس پہونچے تو مسلمین
اونکے پاس مجتمع ہوئے اور بعد سلام کے کہنے لگے اے امیر ہم تو آپکی جانب سے یعنے بجاے آپ کے کافی تھے (مراد اس
کلام سے یہ ہے کہ آپنے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا) تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تمکو ایسا ہی جانتا ہون
ولیکن اسوقت سکونت تمہاری بلاد دشمن مین ہے مجھے سزاوار نتھا کہ مین ایسی خبرین یہانکی سنکر تم سے تقاعد کرکے
بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور وشادمان ہوئے اور براے مقابلہ ومقاتلہ دشمنونکے مستعد وآمادہ ہوگئے
چنانچہ ہر روز طلائع سوارونکا غول غول ہوکر براے تجسس اخبار نکلتے تھے آخر اوسی عرصے مین ایک روز
ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب و برادر اونکا برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل و برادران جعفر
مثل علی ومسلم وعبد اللہ بن زبیر وسلیمان بن خالد بن الولید ومحمد بن فرجہ بن عبد اللہ وعبید اللہ بن المقداد وعبد اللہ
بن عمر بن الخطاب وعبد اللہ بن عمرو بن العاص وعمرو بن سعد بن ابی وقاص ومحمد بن مسلمہ وعبد الرحمن بن ابی بکر
الصدیق وزیاد بن مغیرة بن شعبہ ان سب نے جنگ کی تیاری کردی اور باتباع ان لوگون کے دیگر بزرگوار تقریبًا
چار سو ابرار اولاد صحابہ امراے ذی اقتدار واولاد صاحبان رایات ذیشان سے اور ایک ہزار چھ سو مختلط ومختلف
عرب مہاجرین وانصار سے آمادہ وپیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تنون پر سجے ہوئے اور بجی بنے ہوئے تلوارین
مین لٹکائے ہوئے نیزونکو زیر ران دبائے ہوئے سپرین دوش پہ لگائے ہوئے اس شان وشوکت سے روانہ ہوئے
تا آنکہ قریب ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اوس مقام پر اکتشاف
احوال وتفحص اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار منعقد مثل بگولہ سمت افق آسمان سے
نظر آیا اوسوقت ان اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا یہ غبار وحشیان صحرا کا ہے
اور بعضون نے کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہوجاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہے اسواسطے کہ جب گھوڑے
دوڑتے ہین تو اونکی ٹاپون سے اسطرحکی غبار تہ بستہ اوڑتی ہے اور راوی نے بواسطۂ ابو الزناد وعبد اللہ

وابو مالک الخولانی وطارق بن شہاب البجلی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ
مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھہ اوس معرکہ مین باتین کر رہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اوس سے
دس ہزار سوار نمودار ہوئے اونکے ساتھہ بہت سے نشان اور صلیب تھے پھر جسوقت اون لوگون نے ہمکو دیکھا تو اپنی
زبان مین غوغا کرنے لگے وبعد ازان بلا تامل وبید رنگ ہمپر حملہ آور ہوئے راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اتفاقاً ضرار بن
الازور ہم لوگونسے جدا چلے تھے اور اونکے ہمراہ دو سو آدمی اہل نجدہ وشجیع تھے اور وہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑکر پہاڑکے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے ناگاہ ایک ایسا غبار اوٹھا کہ ہمارے
اونکے درمیان حائل ہوگیا یہانتک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب ضرار وغیرہ نے اوس غبار مین ایک
لشکر جرار دیکھا تو اونکو اپنے اضرار اور اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا اوسوقت ضرار برجستہ روبرو نکل آئے اور کہنے لگے لَا فِرَارَ
مِنَ الْمَوْتِ یعنے موت سے گریز نہین ہے پس اون اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت ندی اور چارون طرف سے گھیر لیا پھر
اون جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگزیر ہے تو لوگ باہمدیگر ملتفت ہوکر سب نے باستقلال واستقامت تمام صبر جمیل
وثبات کرام اختیار کیا تا آنکہ روم لئام نے اونکو تمامی اطراف وجوانب سے محاصرہ کر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ ضِرَارٍ یعنے حق تعالے
ضرار کو جزاے خیر دیوے کہ البتہ اونھون نے مقاتلۂ شدیدہ سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین اصحاب ضرار سے ایک جماعت
شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہوکر گر گیا تو اعدا نے اونکو اسیر کر لیا اور اونکے بقیۂ اصحاب سے بھی ایک جماعت کو قید
کر لیا اور اون بطارقہ نصرانیونکا سردار جسنے مقاتلہ کیا صاحب بیا الکبر کا تھا آخر اون دشمنون نے ضرار اور اونکے
اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑونکی فتراک سے باندھ لیا اور اونکو اپنے لشکر اعظم کیطرف روانہ کیا اتفاقاً اون میں
مین سے ایک شخص موالی موالی عبدالرحمن بن ابی بکر سے یعنے اونکا غلام آزاد کردہ جسکا نام سالم تھا چھوٹ بھاگا
اور دوڑتا ہوا اشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کی پہونچا تب اوسوقت مسیب بن نجیبۃ الفزاری ورافع بن
عمیرۃ الطائی برجستہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے چنکر ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک
شخص اہل جزیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اونکے ساتھہ ہولیا تاکہ غیر شاہراہ کے اونکو کسی اور راستے سے لیجاوے
چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جاکر کمینگاہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھہ رہے تا آنکہ وہ بطریق جسنے ضرار
واصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ سے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اوسکو ان کمین نشینونکی کچھہ خبر تھی
اور نہ کچھہ اونکا اثر ونشان پایا جاتا تھا اوسوقت اوس رہبر نے مسلمانونسے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس قوم پر سبقت
پاؤگے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جبتک کہ وہ تمہاری گھات پر پہونچین) اور جسقدر لوگ
ہمراہ ضرار وغیرہ قید ہوکے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار
وغیرہ کی خالد وعمرو کو پہونچی تھی اور مسیب ورافع آمادۂ تاخت ہوئے تھے اوسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

بہت اندوہگین تھی اور بہیری اپنے بھائی کی اوسپر نہایت شاق تھی پھر جسوقت مسیب و رافع جماعت صحابہ ہمراہ لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وفور سرور سے اوسکا منھہ روشن ہوگیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتیار لگا کر خالد کے پاس آئی اور اوسوقت قوم روانہ ہوتے تھے تو کہنے لگی اے امیر مینتمسے بواسطہ طاہر ومطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال کرتی ہون کہ مجھے بھی ان جانے والونکے ساتھہ جانے دو قریب ہے کہ مین انکے مشاہدہ ومشاہد مین حاضر وشریک ہون تب خالد نے مسیب ورافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت وبراعت یعنے اسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اسکو بھی اپنے ہمراہ لیلو اونھون نے کہا سمعۃً وطاعۃً یعنے ارشاد آپکا ہمنے بگوش دل سنا اور بجا لائے آخر وہ بھی ہمراہ ہوگئی غرضکہ یہ لوگ اوس مقام مین جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جسوقت کہ کمین نشین تھے ناگاہ اونکو ایک گرد نمودار ہوئی تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہوجاؤ یہ سنکے قوم فوراً بیدار ہمت ہوگئے اور قوم نجار کو بلالیا اور وہ لوگ بحکم نظر مرغبرہ امیرون کو گھیرے ہوئے چلے آتے تھے اور ضرار اوسوقت اپنے بازو سے بستہ سے سب متالم واندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

ألا أبلغا قومي وخولة أنني	أسير رهين موثق اليد بالقيد	وحولي علوج الروم من كل كافر
وأصبحت منهم لا أعيد ولا أبدي	فلو أنني فوق المجلل راكبا	وقائم حد العضب قد ملكت يدي
أذل بيا الروم إذ لا ال نعمة	وأسقيهم وسط الوغا علقم الكد	فيا قلب مت همّا وحزنا وحسرة
ويا دمع عيني كن معينا على خدي	فلو أن أقوامي وخولة عندنا	وألزم ما كنا عليه من العهد

(مترجم کہتا ہے کہ قولہ الا ابلغا معمول شعرائے عرب ہے کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنا بر وزن شعر علی نہج تثنیہ استعمال کرتے ہین) یعنے اے مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری دختر کو خبر پہونچادے کہ مین اسیر وبندی ہون اور دست بقید محکم ہون اور میرے گرد بیدیان روم ہین کہ وہ سب کافر ہین اور مین اونکے ساتھہ صبح کیا کرتا ہون یعنے اونکے ساتھہ ہون اسطرح کہ نہ عود کرسکتا ہون نہ مدد پاسکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حدیث پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر بران پر قادر ہوتا تو ہاتھہ میرے مالک ہوتے یعنے اوس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ واستیلا ہوتا کہ مین ذلیل وخوار کرتا روم کو از روے ذلت کینہ کشی وسختی کے اور مین پلاتا اونکو میدان وغا مین جام درد اندوہ شدید کا پس اے دل تو مردہ ہوجا غم ورنج وحسرت مین اور اے اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری دختر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اوس امر کو جسپر میرا عہد ہے یعنے حمایت دین اور شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اوٹھی کہ اے پدر بزرگوار بہر آئینہ حقتعالی نے آپکی دعا قبول کی اور آپکی تضرع وزاری ومناجات وانکساری پذیرا فرمائی مین خولہ حاضر ہون بعد ازان خولہ نے آواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اوسیدم مسیب ورافع بھی تکبیر کرتے ہوئے حملہ آور ہوئے اور حمیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے تو ہمارے گھوڑے بھی الہام الہی سے

صداے تکبیر و صہیل و شور کرتے تھے پھر اوسوقت جب ہم لوگون نے نعرہ و رافع و سیب کے ہمراہ ملکر نرغہ و یورش کر دیا تو ایک ساعت سے زیادہ نگذری تھی کہ تمام اون دشمنونکو قتل کر ڈالا اور حق تعالی نے ضرار اور اونکے اصحاب کو اوس قید و بند سے مخلصی بخشی پھر ہمنے گھوڑے اوس قوم کے اور رخت و سلاح اونکے لے لیے اور یہ پہلی اونکی غنیمت حاصل ہوئی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ ہنگام و غا جسوقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اونسے خلاص ہوئے تھے تو فوراً ایک گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اوسکو اوٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اونکی زبان پر جاری تھے

لك الحمد يا مولاي في كل ساعة	مفرج احزاني وهمي وكربتي	فقد نلت ما ارجوه من كل حاجة
وجمعت شملي ثم اشفيت علتي	فيا ويل كلب الروم ان ظفرت يدي	سوف اعلوه بالحسام بنقمتي
واتركهم جمعا صريعا على الثرى	كرمة فوق الارض من عظم ضربتي	یعنے تیرے ہی لیے حمد وثنا ہے اے

میرے مالک ہر حال و ہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنیوالا میرے رنج و غم و سختی کا ہے و بتحقیق کہ مین اوس مراد کو پھونچا جسکی مین آرزو رکھتا تھا ہر گونہ راحت و آرام سے کیونکہ تو نے میرے امور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کر دیا اور میرے آزار کو تو نے شفا دی پس وایل و ہلاکی ہے سگان روم کے لیے اگر مجھے اونپر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہے کہ مین شمشیر اپنے غضب اور کینہ کشی کی اونپر بلند کرونگا اور مین اون سب کو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑونگا اپنی ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاد اشعار سے فارغ ہوئے تو ناگاہ ایک جماعت سوار و نکی شکست یافتہ آئی اور سبب اسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اوسوقت اونھون نے اور اونکے بنی اعمام نے ملکر اونپر ایک نعرہ مارا اور اونکو للکار لیا اور اونکی کثرت عدد سے کچھ پاک نکرتے تھے اور اونھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اوسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ و تاریک تھا (یعنے گرد و غبار جنگگاہ سے) اور اوسدم تنور رزم گرم تھا اور مردم دلاور مرد ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زور و ن پر تھا اور جنگ عظیم برپا تھا اور اوس آن کوئی کسی کا انیس و غمخوار نتھا چکی لڑائی کی بڑے زور و شور سے چل رہی تھی طعن سنان و ضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز سرگرم جالش تھے اور جوانان قتال سخت لگد کرتے تھے گردنین ماری گئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار دشوار ہو گیا تھا چاند سورج تیرہ و تار ہو گئے تھے اوسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اونکے درمیان مین معلوم نہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصداے تہلیل و تکبیر یا باواز صلواۃ و درود اوپر بشیر و نذیر کے صلے اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اوس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا کیا فللہ دَرُّ الفضل یعنے حق تعالے فضل کو جزاے خیر دیوے اور اونکی نیکوئی زیادہ کرے کہ اونھون نے وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے کیا خوب چالاکی و چابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر اولٹ دیتے تھے یعنے اودھر سے ادھر بھگا دیتے تھے

اور کبھی پرے میسرہ کے میمنہ پر ہٹا دیتے تھے اور وقت جنگ کے اونکے ہاتھ مین نشان تھا باعزو شان وَلِلّٰہِ دَرُّ مُسْلِمِ
بْنِ عَقِیْلٍ وَاَخَوَیْہِ یعنے حق تعالی جزاے خیر اور نیکوئی مسلم اور اونکے بھائیونکی زیادہ کرے کہ اونھون نے اوس
شدومد سے قتال کی کہ بسبب قطع الاکباد الابل کے یعنے اس سبب سے کہ اونھون نے بڑے بڑے دلاورون کے
کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر اونکے چھید ڈالے تھے تو زرہین انکی تمام خون چکان تھین وَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ
یعنے حقتعالی جزاے خیر ونیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ وہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود طبری
درمیان ایک قریہ موسوم بدیر ورط کے شہید ہوئے اور اونکے ساتھ عبداللہ بن مقداد اور ایک گروہ بھی شہید ہوئے
اور قریب ہے کہ اسکا ذکر آویگا انشاء اللہ تعالی محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال موت کا
کیا تھا اور ہمکو یقین ہوا کہ محشر اسی مقام سے ہے اور جسوقت سے آفتاب برآمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے
اور ہمنے رومیونسے مقتلۂ عظیم سے جماعت کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق پادری عظیم کیطرف بڑھا اور
وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج سونے کا نظر آتا تھا (یعنے وہ بلند قامت و مستغرق بزر تھا) تاآنکہ فضل نے اوسکے
سینے مین بھالا مارا کہ انکی پشت سے پار ہوگئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اونکے دلونمین طیش آیا پھر درمیان
ہمارے اور اونکے ہنگامہ قتال گرم ہوا اور اوسوقت مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوئے اور مشرکین مین سے تین سو
آدمی مارے گئے اور ہم مین سے کوئی مقتول نہوتا تھا جبتک کہ اونمین سے ایک جماعت کو قتل نکر لیتا تھا ہم
جسوقت ہم اس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ موت ہماری اسی موقف مین ہے اور ہم اس جنگ پر خوب
جان لڑائے ہوئے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک شور اوٹھا و بعد ازانکہ غبار رایات اسلامیہ و جماعت محمدیہ سے
ہمطرف ہوا تو زیادہ از دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار و سرداران ابرار نمایان ہوئے کہ ایک تو مقداد
با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیادہ بھی ہزار سوار سے تھے پھر انکے پیچھے قعقاع بن عمرو و شرحبیل بن حسنہ اور اون دونونکے
ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نکی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری تھے

اَلَا اِنَّنِی الْمِقْدَادُ فِی الْحَرْبِ صَائِلٌ ۔ وَسَیْفِیْ عَلَی الْاَعْدَاءِ مَازَالَ طَائِلٌ ۔ اِذَا اشْتَدَّ الْاَهْوَالُ كُنْتُ اَمَامَهَا
وَاَضْرِبُ بِالسُّمْرِ الطِّوَالِ الذَّوَابِلِ ۔ وَلِیْ هِمَّةٌ بَیْنَ الْوَرٰی الْعِدَا ۔ كَمَا تَشْهَدُ الْاَبْطَالُ بَیْنَ الْقَبَائِلِ
فَلَيْسَ بِسَيْفِي فِي الْاَنَامِ مُبَارِزٌ ۔ وَلَيْسَ لِشَخْصِي فِي الْاَنَامِ مُنَازِلٌ ۔ یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ مین مقداد ہون

اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہے یعنے مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جسوقت جنگ
ہولناک ہوتا ہے تو مین اوسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پرتلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان
۴۰ خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہے یہانتک کہ اونکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی میان قبائل کے دیتے ہین
اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہے اور نہ میرے کالبد عظیم کے لیے دنیا مین کوئی جایگاہ ہے

لیئے عالم مین میرے مرتبے کی گنجائش نہین ہے یہ اشعار رجز پڑہ کر مقداد درمیان جنگاہ کے گھس گئے اور بعد اونکے

زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے

اَنَا زِیَادُ بْنُ اَبِی سُفْیَانَ
مَعِیْ حُسَامٌ ثُمَّ رُمْحٌ ثَانِ

جَدِّیْ یُرَی مِنْ اَشْرَفِ الْعُرْبَانِ
وَابْنُ عَمِّیْ اَحْمَدُ الْعَدْنَانِ

اَطْعَنُ فِیْ کُلِّ کَافِرٍ جَبَانِ
وَکُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْاِیْمَانِ

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد اشرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عمزاد احمد ہے نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر بران ہے اور نیزہ ہے اوسی شمشیر کا ثانی و ہمزاد سو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور اون سبکو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑہ کر پھر زیاد بھی دشمنونکے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والونکی صفین میسرے پر اور میسرہ والونکی صف کو میمنہ پر اولٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھس پڑے اور روم اونکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اونکے درمیان تلوارین مارتے ہوتے طولا و عرضا یعنے سامنے اور چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اونکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے نکلکر حملہ کیا

اور وہ اپنی رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

اَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ
لَیْثٌ هُمَامٌ ضَیْغَمٌ مُطَاعُ

مَعِیْ حُسَامٌ یَبْرِیْ الْاَوْجَاعَ
وَیَقْطَعُ الْهَامَاتِ وَالْاَضْلَاعَ

مَتٰی اِذَا طَالَ فِی الْحَرْبِ بَاعُ
یَا وَیْلَ اَهْلِ الشِّرْکِ وَالنِّزَاعِ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زیر دست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہے جو دردونکو دور کرتی ہے اسطرح کہ سرونکو کاٹ ڈالتی ہے اور پہلوونکو پھاڑ ڈالتی ہے اور پسلیونکو توڑ ڈالتی ہے ویل اور وائے تمپر اے اہل شرک اور اے نزاع کرنے والو جبکہ حرب مین طول ہوا اور لڑائی بڑہ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہے راوی کہتا ہے کہ پھر اونکے بعد شرجبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اونکی بان پر جاری تھے اَلَا یَا عُصْبَةَ الْاِسْلَامِ صُوْلُوْا بِلَدْغِ السَّمْهَرِیِّ وَالرُّمْحِ الطَّوِیْلِ وَمُوْتُوْا فِی الْوَغَا قَوْمًا کِرَامًا وَعَنْهُمْ فِی الْمَعَامِعِ لَا تَزُوْلُوْا یعنے اے پہلوانان جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنون پر تیغ تیز و صیقل کردہ سے اور چکھاؤ اونکو جوض موت سے یعنے اونکو جام ہائے مرگ پلاؤ آشکارا اس سے مراد یہ ہے کہ اونکو قتل کرو للکارکر ضرب نیزہ دستی اور طعن سنان دراز سے اور مر جاؤ تم جنگ مین اوس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور نجیبو نمین اونسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمونکو لغزش ندو راوی کہتا ہے کہ بعد ازان بقیہ سواران کورد (یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرجبیل کے ساتھ تھے) ہیم آگے پیچھے آپڑے اور اوسوقت زیاد اوس قوم مین گھسے ہوئے تھے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے چنانچہ اونہون نے قصد اوس بطریق اعظم کا کیا جو مالک بالالکبری تھا اور اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ بائین شانے سے اوسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اوسوقت مسلمانونمین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صدائے کوہ سے آواز تکبیر آنے لگی اور صدمہ سم اسپان یعنے گھوڑونکی ٹاپونسے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر کرتے ہر ایک بطریق پر حملہ کرتے اوسکو قتل کیا

پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہوکر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑکر
نہ دیکھتا تھا اور مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضونکو مار لیتے تھے اور بعضونکو بندی
کر لیتے تھے یہانتک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان حوزہ و میندوم مین پہونچی اور راوی کہتا ہے کہ جسوقت
ضرار اور اونکے اصحاب آگے بڑھے ہوئے لڑرہے تھے کہ ناگاہ روم بھاگ نکلے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہے اور مسلمانون نے
اونکا پیچھا کیا تو کتنونکو قتل کیا اور کتنونکو گرفتار و قید کر لیا اور ان مسلمانونکو حال ضرار اور اونکے رفقا کا کچھہ معلوم نتھا
پھر جسوقت ان لوگون نے ضرار اور اونکے رفیقونکو دیکھا تو بعد سلام کے اونکو مبارکباد سلامتی کی دی اور اون سے
ماجرائے ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعد ازان پاس مسیب اور اونکے اصحاب کے سب
مجتمع ہوئے اور اونکو جائے معرکہ اور جائے مقتولونکی دکھلائی یعنے رزمگاہ اور قتلگاہ سے اونکو نشان بتایا تب وہ سب
بے نہایت خرم و شادمان ہوئے اور راوی کہتا ہے جسوقت فضل مع اپنے اصحاب کے بعزم طلاعت یعنے
گشت و نگرانی کے برآمد ہوکر خالد اور عمرو سے ملاقات کرتے ہوئے روانہ ہوگئے تو خالد نے عمرو سے کہا یا اباعبداللہ
ہر آئینہ فضل اور اصحاب خاص اوسکے عزیز و مکرم تر ہین بہ نسبت عامۂ مسلمین کے جو اوسکے ہمراہ ہین اور مجھکو اندیشہ ہے
اس باتکا کہ شاید طلیعہ دیبونکا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچاوینگے یہ سنکے عمرو نے کہا اے ابوسلیمان میری
خاطر مین بھی یہی خطرہ ہوا تھا آخر اس باب مین تمھاری کیا رائے ہے خالد نے کہا میرے نزدیک رائے یہ ہے کہ
اونکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ روانہ کرو تب عمرو نے کہا یہ رائے بہتر ہے بعد ازان عمرو نے زبیر بن العوام و ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہما کو طلب کرکے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادہ روانگی ہوئے تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ
اونکے ہمراہ سوار ہو جاوین مگر زبیر نے اونکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین خود ہی جاونگا تمکو جانے نہ دونگا پھر زبیر اپنی ہمراہی
کے لیے سوارونکو انتخاب کرکے روانہ ہوئے تا آنکہ قریب رزمگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے
تھے ملاقات ہوئی تو وہ اوسوقت روم کو شکست دیے چکے تھے جیسا کہ ابھی ہمنے ذکر کیا ہے بعد ازان مسلمانون نے
تمام اسباب و سلاح اور گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر وہ لوگ نے خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر یابی سے بامسرت و خرمی طرف
اپنے اصحاب کے اپنی لشکرگاہ کو پھرے راوی نے کہا جب غازیان جرار سبا اپنا و فاتحانہ اپنے لشکر مین پھر آگئے اور اونکے
ساتھہ چھہ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدون نے آواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور اوپر بشیر و نذیر کے
درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہمزبان ہوئے اور جب ان لوگون نے
اونکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کی دیکھی تو اونکو اسکی بڑی خوشی ہوئی پھر آپسمین سلام علیکم
ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن ولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اس نصرت و
فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیونکو پیشگاہ عمرو و خالد کے حاضر لائے اور جب شب ہوئی

تو اوس میدان میں آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن میں بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب میں تضرع
والحاح کرتے رہے اور کوئی اونمیں خالی اس سے نتھا کہ وہ رکوع وسجود میں تھا اور راوی کہتا ہے کہ یہ ماجرا تو مجاہدان
فیروزمند کا ہے واما منہزمان روم سو وہ اپنے پادریوں اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور اونکو خبر اپنی سرگذشت کی
سنائی تو اونکو اپنے مقتولوں کا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگوں کی اسیری بہت شاق ہوئی تب اونھوں نے تیاری جنگ کی
کردی کہ اپنے ساز وسباب حرب سے اپنے تئیں آراستہ کیا اور اپنے گھوڑوں پر اور اونٹوں ہاتھیوں پر سوار ہوئے اور
کوچ کیا اور قطع مسافت میں شتابی وتیزروی کرتے تھے اور بڑی دہوم سے طبل ونرسنگے اور چنگ وغیرہ باجے
جنگی بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارث نے بیان کیا کہ مسلمانوں نے بعد اوس واقعہ کے ایک روز وہاں مقام کیا
اور حال یہ تھا کہ امرایان تہورشان و دلاوران جانفشان ہرروز سوار ہوکر ہر سمت واسطے استکشاف اخبار کے دور دور
نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہاں مقام تھا اوسکے دوسرے روز ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور طلیعہ اون بہادرونکا
گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا ہوا دیکھا پھر جب وہ افق آسمان کیطرف
مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیونکا اور ہجوم گھوڑونکا نظر آیا کہ وہ مانند ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے اور
ازدحام سپاہ سخت لجام سے اور اونکی ٹاپوں سے زمین ہلتی تھی یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور صحابہ
رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اوسوقت لشکر میں منادیوں نے ندا دی کہ اَلنَّفِیْرَ اَلنَّفِیْرَ یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوْا
وَفِی الْجَنَّةِ ارْغَبُوْا وَفِی الثَّوَابِ اطْلُبُوْا یعنے کوچ ہے کوچ ہے اے لشکر خدا سوار ہو اور خواہش جنت میں شتابی کرو
اور طلب ثواب میں جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتیاروں کیطرف دوڑ پڑے اور اپنی زرہیں پہننے لگے اور
اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور نشان بلند کیے اور پٹکے پھریرے کھول دیے اور زینت سازہاے حرب سے
آراستہ ہوگئے اور اپنے دلونکو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی جانونکو خدا کے لیے ہدیۃً لا اور تھوڑی
دیر نگذری کہ سب تمام تر مستعد ہوگئے اور خالد وعمر یہ دونوں کھڑے ہوئے تعبیہ وترتیب لشکر کرتے تھے کہ
نیزہ بازوں بھالے والونکو قلب لشکر میں کیا مثل فضل بن عباس اور اونکے برادران عم زاد و سادات بنی ہاشم سے
کہ وہ جعفر ومسلم وعلی اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث اور مثل انکے دیگر دلاوران
تہمتن ورستم نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد بن اسود الکندی اور
مسیب بن نجبة الفزاری کو مقرر کیا اور جناح ایسر یعنے لشکر کے بائیں بازو پر قعقاع بن عمرو التمیمی و ہاشم بن مرقال وغانم بن
عیاض الاشعری وابوذر الغفاری وجابر بن عبداللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد وعمر وقلب لشکر میں قائم
رہے اور اون دونوں کے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق وعبداللہ بن عمر بن الخطاب تھے ونیز عقبہ بن عامر
الجہنی وبقیہ امراے صحابہ جانبازان اعلام جو کہ ہمرکاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات میں حاضر تھے

اور عبداللہ بن زید نے ابوامامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جسوقت ہم لوگ مصروف بترتیب لشکر تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے اونکے ظاہر ہوئے اور اونکی زینت زرق و برق کی نظر آئی اور اونکے صلیب بلند ہوئے اور اونکے کلمات کفر کی آوازین آنے لگین یعنے جن الفاظ سے وہ استمداد بغیر خدا کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور اونکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اونکے قتال کے لیے پیش قدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتونکو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور جو کچھ اونھون نے ساز و سامان لشکر عدو کا دیکھا اوس سے اونکو مطلق ہول و ہراس نہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ و استعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجتے تھے اور اسی شان سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوئے اور اونکو اپنے پیش نگاہ معاینہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکون نے اپنے گھوڑونکی باگین روک لین اور ہاتھیونکی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حقتعالی نے اونکے دلونمین ہیبت ڈالدی کہ وہ رعب مین آگئے و بعد ازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اونکے بڑے رئیسون مین پر سے باہر نکلا اور وہ تناوری مین گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت و آرایش مین مغرق بزر تار تھا اسطرح کہ اوسکے بدنسے سواے گرداگرد حلقہ چشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اوسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسیکو اپنے مین سے برائے گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا کہ وہ آپ جاوین مگر امراے لشکر نے اونکو اس ارادے سے منع کیا اوسوقت مقداد بن اسود اوٹھ کھڑے ہوئے اور قسم کھائی کہ سواے میرے اور کوئی نجاوے تب خالد اور عمرو نے کہا کہ اے ابا عبداللہ جاؤ و دیکھو ان بیدینونکو کیا کہتے ہین اور تم انکو دعوت و طلب کرو طرف اوس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہے روز قصاص سے یعنے اونکو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفے کیطرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمان بردارونکی طرح اپنے ہاتھونسے جزیہ گذرانین یعنے بطریق نذر پیش کرین اور اگر وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اونسے قتال و مقاتلہ کرینگے یہانتک کہ حقتعالی درمیان ہمارے اونکے حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے غرض کہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اوس بطریق کے پاس پہونچے اور اوسکا نام بولص اور وہ مالک شہر غور تھا اور وہ طامی بلیلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا اور اوسکو بادشاہی و امارت رئیسونسے آیا تھا پھر جسوقت اوسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنے لگا اور کہنے لگا بلکہ بدوی ہے یعنے اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہے مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تب اوس بطریق نے کہا

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تاکہ جو کچھہ میرے تئین اوس سے پوچھنا ہے دریافت کرون مگر امید ہے کہ کوئی
درمیان ہمارے اور اونکے مصلح ہو یہ سنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھہ پوچھنا ہو مجھسے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھسے ظاہر کر
کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہے اور اوسمین خیرخواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی ہوتی
ہے تو کوئی مسلمان تو نہین ہے اوسکا انکار نہین کرتا ہے اور اوس امر کو جسکا وہ قبول کرتا ہے امیر بھی اوسی کو پذیرا و اختیار
کرتا ہے سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور اپنے ارادے سے مجھے مطلع کر اوسنے کہا مجھسے کوئی شخص کلام نکرے سواے امیر کے
اور اگر وہ مجھسے خوف کرتا ہو تو مین اپنا ہتیار رکھدون تب مقداد اوسکی ایسی باتونسے ہنس پڑے اور کہنے لگے اے دشمن خدا
اگر تو اور تجھہ ایسے بہت سے لوگ ہتیار بند ہون تو ہمکو اونسے فکر و اندیشہ نہین ہے کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمہارے
ہزار مین ہو تو وہ بے باکانہ اپنے تئین تم مین ڈال دیگا اور اوسکو اس بات کی کچھہ خطر و پروا نہوگی اسلیے کہ موت
منجانب اللہ ہے اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ موت پر جان لڑاتے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب جانتے
ہین کہ یہ دنیا فانی ہے اور وجہ اللہ یعنے جنت خداشناسی و رضامندی اوسکی ہمیشہ باقی ہے پس تجکو جو کچھہ کہنا منظور
ہے بیان کر اوسنے جواب دیا کہ سواے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نکرونگا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے
سے بیان نکرونگا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا اے شخص ہمارے یہان دو
امیر ہین ایک تو متولی الامر یعنے مالک امور ہے اور دوسرا سردار فوج کش یعنے مقدم الجیوش ہے تو ان دونون مین
کسکی نسبت ارادہ کرتا ہے اوسنے کہا تم اون دونونکے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہے اوسکا نام
عمرو بن العاص ہے اور سالار فوج کا نام خالد بن الولید ہے اوسنے کہا مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مینے اوسکے اکثر امور
خیر سنے ہین اور بہادران زمانہ اہل روم اوسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہے کہ اس لعین نے ذکر
خالد کا سنا تھا کہ وہ سردار ہے تو وہ اپنے دلمین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کرکے اوس سے عہدشکنی کرون
تو کیا عجب ہے کہ مین اوسکو قتل کرون اور اسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام روم پر فخر ہوگا دوسرے
عرب کا غرہ ٹوٹ جائیگا اور جمعیت اونکی پریشان ہوجاویگی اور اگر مجکو اس امر پر قدرت نہوئی تو اوسکا خطاب
سنونگا کہ وہ کیا کہتا ہے اور کیا چاہتا ہے آخرکار مقداد نے وہانسے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور خالد کیطرف پھرے
اوسوقت خالد نے اصحاب سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اوس دشمن خدا کا قصد کسیکی نسبت نہین ہے
مگر مجھسے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہے تو مین اوسکے پاس جاتا ہون اگر مین اوس سے غدر و فریب دیکھونگا تو مین
اوسکی روح اوسکے بین کتفین سے نکالونگا یعنے اوسکی جان لونگا اور اس امر مین استعانت بخدائے عزوجل کرتا ہون
چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے ناگاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو ماجرا گذرا تھا بیان کیا تب اسیوقت
خالد بسرعت تمام اوٹھہ کھڑے ہوئے اور نکل پڑے اور اوسدم وہ زرہ حربی پہنے ہوئے تھے اور اونکے اصحاب بھی

جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوئے مگر خالد نے قسم کھائی کہ جانا میرا اوسکے پاس لابُد و ناگزیر ہے یہ کہکے شتابی
تمامتر روانہ ہوگئے تا آنکہ اوسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جب اوسنے خالد کو دیکھا کہ وہ اوسکے سر پر جا پہونچے
تو او ٹھ آیا اور اوسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنے اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اوسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر
حملہ کرے چنانچہ خالد نے اوس سے خطاب کیا کہ اے بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو غرض تو لایا ہے
بیان کر اور خبردار خیال خدع و غدر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اہل تجربہ کار ہین یہ سنکے بطریق نے
کہا اے خالد جو کچھ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور آدمیون کی
خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب جان لے کہ تو اس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اس خونریزی کی باز پرس تجھ کی
اور فردائے قیامت پیش خدائے عز و جل تو پکڑا کیا جائیگا پس اگر تو کچھ مال دنیا سے خواہش رکھتا ہے تو ہمکو اوس سے
کچھ بخل نہین ہے کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتہ دیوینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت ہے
کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تمسے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہے اور ہمکو خوب معلوم ہے کہ تم لوگ اپنے بلاد مین
قبل اس سے کہ تمنے فتح بلاد کی ہے قحط مین مبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اور اب تم مالک
بلاد ہوئے اور گوشت کھاتے کھاتے تمہارے پیٹ بھر گئے ہین اور تم سوار ہوئے اون گھوڑون پر
جو زین زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جوہردار پرتلون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقون کے سیر و آسودہ ہوگئے
سو اگر تم ہمسے کچھ مانگتے ہو تو ہم تمکو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نکرو جیسا کہ تمنے دیگر
بلاد مین طمع کی ہے پس اگر ہمسے کسیقدر پر قناعت کرو تو لو چنانچہ جسوقت خالد نے اوسکے مقالات سے ایسی باتین
شوخی و بیہودہ گوئی کی سنین تو طیش مین آکر کہنے لگے کہ او سگ نصرانی نجس ترین اون لوگون سے جو اصطباغ دیتے یعنے
جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تبرک کیے جاتے ہین (کہنا یہ ہے کہ عمل نصاری سے کہ جب کبھی نصرانی بناتے تھے
تو اوسپر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے ہمارے
لیے اپنے نبی کو بھیجا اوسنے ہمکو گمراہی سے رہنمائی کی اور ہمکو جہالت سے نکالکر خدا شناسی بتائی اور ہمکو حق تعالی نے
اوسقدر دولت بخشی ہے اور ہمارے تئین ایسا غنی کر دیا ہے کہ ہم تمہارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمہارا
اموال و منال اور تمہاری زنان اور تمہارے فرزندان کو حلال و مباح کر دیا ہے ہمکو تمسے کچھ حاجت نہین ہے مگر یہ
کہ تم کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے سوائے اوس ایک خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہے اور محمد رسول و فرستادہ وہی
خدا کا ہے غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اقرار اور رسالت مصطفے کا اعتراف کرو تو تمہارے حق مین از روے دنیا و دین
کے بہتر ہے اور اگر تم اقبال اس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھ سے [illegible] جزیہ پیش کرو اور اگر [illegible]
[illegible] تمہارے اور ہمارے درمیان [illegible] تلوار [illegible] ہے [illegible] حق تعالی کوئی حکم [illegible]

ہے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ جسکو چاہے فتح و نصرت عطا کرے اور حال یہ ہے کہ ہمکو تو حرب و قتال محبوب تر ہے اور صلح سے زیادہ تر ہمکو جنگ و جہاد مرغوب ہے اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہے کہ کوئی گروہ خلائق تیرے نزدیک ہمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہے تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلۂ سگان ذلیل و خوار کے ہین اسوجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ و مقاتلہ کرتا ہے اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقۂ خطاب جو تو کرتا ہے شایان اوس شخص کے نہین ہے جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہے اور اگر تیری یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا و تنہا ہون اوسوقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھسے بعید ہے یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہے تو یہ خیال تیرا خام ہے اور یہ تمنا تیری تجھسے بہت دور ہے اور ہان اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھسے ارادۂ قتال ہے تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہے یعنے مین تیرے پاس یکہ و تنہا موجود ہون اور حال یہ ہے کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاءاللہ تعالی بالآخر جسوقت بولص نے یہ کلام خالد کا سنا تو غصے سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سواے اس تیغ کی نہین ہے یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور اون کے کمر پٹکے مین ڈال دیا اور اوسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بطریق بطریق استغاثہ و استعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اسکو کہ صلیب نے مجکو اس امیر عرب پر قدرت دی ہے یہ فریاد و صدا اوسکی سنکر بطارقہ اور اوسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ جو دو سو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر ٹوٹ پڑے اور جب خالد نے اون سبکو اپنی جانب آتے دیکھا تو دفعتاً اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیر ونکی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اوس بطریق کے قبضے سے چھوڑا لیا پھر اسکے بعد رومنے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک اور غول آپہونچا تو اوس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و راست کر رہے تھے اور وہ دشمن خدا بولص اپنے لوگونکو للکار رہا تھا کہ واے ہو تمپر اسکو جلد پکڑ لو پیشتر ازانکہ وہ تمھارے ہاتھ سے جاتا رہے اور قبل اس سے کہ وہ تمکو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہے جسوقت خالد سرگرم قتال تھے تو اوسدم ضرار و فضل بن عباس و علی بن عقیل عبداللہ بن جعفر و عبداللہ بن عمرو بن العاص و عبداللہ بن طلحہ و عبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہم سب امرا و امرازادگان الگ ایک توده یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب اونھون نے دشمنونکو دیکھا کہ اونکے ہاتھو نمین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہین تو گھوڑونکو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوئے آپہونچے اور اول جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم وغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اوسوقت یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے

عَلَيْكَ رَبِّي فِي الأُمُورِ مُتَّكَلُ
وَامْحُ عَنِّي سَيِّدِي كُلَّ الزَّلَلِ

اِغْفِرْ ذُنُوبِي اِنْ دَنَى مِنِّي الأَجَلُ
اَنَا ضِرَارُ الفَارِسُ القَرْمُ البَطَلُ

رَبِّ وَفِّقْنِي اِلَى خَيْرِ العَمَلِ
بَاعِي عَلَى الاَعْدَاءِ اَضْحَى مُتَّصِلُ

أَقمعُ بسيفي الرُّومَ حتّى تضمحل مالي سواكَ في الامورِ من امل یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین اعتماد وتکیہ کرنے والا ہون میرے گناہونکو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھسے قریب ہے اور اے میرے کردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے اور اے میرے سید و مالک میرے لغزش قدم یعنے گناہونکو مجھسے درگذر کر اور رشا دے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کارزار ہون جست مارنے والا ہون اعدا پر اور طالع متصل ہون یعنے بار بار مقابلے پر آنے والا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال کرون یہانتک کہ وہ مضمحل و عاجز ہوجاوین (مترجم کہتا ہے یہ تین مصرعے بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین بطرح بددعا ہے) الہی میرے تئین سوائے تیرے کسی سے کچھہ امید نہین ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ طرق اپنے رواۃ کے نافع بن علقمہ الربعی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہین کہ مین روز جنگ روم درمیان میدان وشور کے لشکر عمرو بن العاص مین حاضر تھا تو جسوقت ہماری نگاہ روم کے لشکرون پر تھی ناگاہ ہمنے دیکھا کہ تلوارین سُتی ہین اور خالد کو رومی گھیرے ہین تو دفعۃً مردان شجاعان میمنہ والونمین سے ہم ایک گروہ اونکی طرف دوڑ پڑے اور چلے اتفاقا اوسوقت وہ شخص جسکا ذکر ہم ابھی کرچکے ہین یعنے ضرار بن الازور اوس گروہ عدا پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنے بے زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اونکے پیچھے جا پہونچی اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کیطرح جھومتے او بپھرے ہوئے چلے جاتے تھے اور تلوار لیے ہوئے بولص پر حملہ آور ہوئے اوس وقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اوبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنے لگا اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجھکو قتل کر پر اسکو چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے اسکو مجھسے باز رکھہ کہ مین اسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالد نے کہا لامحالہ وہی تیرا قاتل ہے یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرونکا اور قتل کرنے والا دردان ملک ترکمان کا ہے اور نیست و نابود کرنے والا صلیب پرستون اور کافرونکا ہے یہ باتین ہورہی تہین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑہ آئے اور تلوار کو بکان دیکر نعرہ مارا کہ او دشمن خدا تیرے خدع و مکر نے تجکو کچھہ نہ بچایا کہ تو نے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عہد شکنی کی یعنے حیلے سے بلوا کر دغا کی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اوسپر تلوار کا وار کرین ناگاہ خالد نے پکار کر کہا اے ضرار اسکے تامل کرو یہانتک کہ مین اوسکے قتل کا تمکو حکم کرون اور اوسی عرصے مین دیگر غول صحابہ کا آپہونچا وہ سب اوسکے قتل پر جھک پڑے تو خالد نے اونکو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ راوی کہتا ہے اور بولص نے دیکھا اور اوسکو یقین ہوگیا کہ اوسپر بلا نازل ہوگئی چنانچہ ضرار نے اوسکو قربوس یعنے زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندہ لیا پھر اوسکو اوٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اوپر غشی طاری ہوگئی پھر اوسنے اپنے ہاتھونکے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگ نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تو نے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے یہ کلام سُنا تو بے درنگ اوسکے داہنے شانے پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکے بائین شانے سے نکلکر لوگ تلوار چمکنے لگی

پھر وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا آخر کار خدا نے بہت جلد اوسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اوسکے
اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو اون
سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور اون ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتین بھڑ
گئین اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفین جم گئین ہزارون گم گئے قیل و قال موقوف
جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورونکے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین
غبار بلند ہوا آسمان تاریک ہو گیا گھوڑونکی ٹاپونسے شرارے اوڑنے لگے گروہ حبشیونکی بکلمات کفر غل مچاتے تھے ایکطرف
گبرونکی چیخ تھی ایکطرف ترسایونکا غرور تھا اور اوسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والونکے چار غول ہو گئے
تھے ایک گروہ میمنہ والونکے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والونسے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور
ایک جماعت جمیعت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم باہدیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فللہ در خالد بن الولید
یعنے حقتعالی خالد کے تئین جزائے خیر عطا کرے کہ اوسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی
میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادہر سے ادہر مارتے چلے جاتے
تھے اور اودہر سے ادہر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ
اوسوقت ساق لشکر یعنے پائین پر واسطے حراست و حفاظت نسوان و صبیان اور ذراری و جواری کے مامور تھے و اما
عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے
جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریباً ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر اونکے درمیان گھس گئے تو اوس جگہ ایک بطریق
بڑا حملہ ور تھا اوسکا نام غریان بن منجائیل تھا جب اوسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑکر
اپنے صلیب کے قریب گیا تاکہ اوسکو بوسہ دیوے اور اوسکی زیارت کرے بعد ازان اوسنے رومیونکی زبان مین شور و
غوغا کیا تو اونھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ اونکو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبدالرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمام
اوس بطریق پر حملہ کیا اور اوسوقت اوس بطریق پر خلعت دیبائے زر دوز تنگ بالائے زرہ آراستہ تھا اور اوسکے سر پر
خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار تھا پھر اون دونون مین کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون باہدیگر چالش
و کاوش کرتے رہے آخر عبدالرحمن نے اوسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اوسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال
دیکھا تو اون سبنے یکبارگی عبدالرحمن اور اونکے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اونکے حملے پر صبر و تحمل کیا و
بر جائے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب و یار کی نصرت و مدد پر مشتغل رہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ
عبدالرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اوس سے خون اونکی زرہ پر بہتا تھا تب اونھون نے تلوار کو
دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم لگے تھے اور وہ بار بار اپنا گھو

پیچھے ہوئے لڑتے جاتے تھے واما فضل بن عباس اور اونکے برادران عمزادیہ سب بھی لڑتے ہوئے کبھی میمنہ پر جا پہونچتے تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر سامنے والونسے مقاتلہ کرتے کرتے اوس غول پر جا پڑے جسمین عبدالرحمن عبداللہ بن عمر و ہاشم بن مرقال تھے اور فضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبدالرحمن کو رومی اپنے نرغے مین گھیرے ہین اور اونکے گھوڑے کو اونکے زیر ران سے پے کیا ہے اور اونکے اصحاب دشمنونکو اونسے ہنکاتے ہین اور عبداللہ بن عمر کبھی تو بزور شمشیر شرکو انکو اونسے ہٹاتے ہین اور کبھی نیزہ سے دفع کرتے ہین اور اونکے زخمونسے بھی خون جاری ہے اور عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پر چند زخم کاری لگے تھے پھر جبکہ فضل نے یہ حال دیکھا تو اونھون نے اور اونکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے یکبارگی حملہ و غلبہ کر دیا اور اونکی صفونکو چیر کر اندر گھس گئے اور اون لوگونمین سے جو عبدالرحمن کو گھیرے تھے ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کاٹ کر اوسکے دندان و زنخدان تک اوتر آئی آخر وہ تیورا کر زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر حق تعالی نے بہت جلد اوسکی روح کو جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا تو عبدالرحمن جھپٹ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کہ دشمنونکو متفرق اور اپنے اصحاب سے دور کر دیا اور انکے جناح الیسر یعنی انکے لشکر کے بازوے چپ جو جماعت قبیلہ اوس اور ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم و حبش نے اون دونون قوم کیطرف باگ پھیری تو وہ دونون قوم اپنی جایگاہ سے ہٹ گئے اور اپنی پایگاہ کو چھوڑ کر اپنے سامنے بھاگے تب ابوہریرہ اور اونکے پسر عبداللہ اور مالک اشتر نے اون سبکو للکارا کہ اے قوم منھ نہ پھیرو بیٹھ نہ دو موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہو گے اور پیش رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیا عذر کروگے کیا تمنے قول اللہ عزوجل نہین سنا ہے فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ الآیہ یعنے کافرونسے اپنی پشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج اونسے اپنا منہ پھیر یگا سواے اوسکے جو پھیرنا بقصد پھر پڑنے کے یا واسطے ملجانے دوسری جماعت اسلامیہ سے ہو تو وہ مستوجب غضب خدا و سزاوار عذاب جہنم ہے اللہ اللہ جنت تو زیر سایۂ شمشیر ہے اور مژدہ جنت و موعد شفاعت نزدیک تر مصطفے ہے راوی کہتا ہے آخر اون فراریون نے ان لوگونکے کہنے پر کچھ التفات نکی اور انکا کلام اصلا نسنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری اور اونکے اصحاب اور نسوان اور بیبیان جو پیچھے تو عورتین اونپر شور کرنے لگین اور اونکے منہ پر تھوڑی و پھٹکار کرتی تھین اور ان عورتون نے ایسا ہی کچھ روز معرکۂ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے انکے گھوڑونکے منہ پر چھڑیان ماریں اور اوسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگونکا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس بن الحارث و رفاعہ بن زہیر المخزومی بھی ستھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ اے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو و بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکر یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوئے راوی نے کہا اور اسیطرح اول صبح سے عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی و بالآخر

حق تعالی نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ جسوقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیر اندازی
کر رہے تھے تو مفرج بن عیینۃ الفزاری اوس فیل کیطرف بڑھے جو چارسو فیل پر مقدم تھا اور سبکے آگے رہتا تھا اور اوسکی
ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اوسکی آنکھ مین ایسی پیوست ہو گئی کہ اوسکو وہ کھینچ نسکے تب وہ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا
بھاگا اور جو لوگ اوسپر سوار تھے اونکو اپنی پشت سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا اور سب
ہاتھی اوسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے سوارونکو زمین پر ڈالکر پیرونسے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے
اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان ہاتھیونکے پیچون اور دانتونکو اونکی سونڈونکو کاٹ ڈالو کہ یہی انکے ہتیار ہین تب بنی فزارہ
وبنی افزاد و بنو علیس ہاتھیون پر جھپٹے اور اونکی سونڈون پر تلوارین مارکر ہلاک کر ڈالا یہانتک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی
مار ڈالے اور جو لوگ اونپر سوار تھے اونکو بھی قتل کیا پھر اسیطرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملے پر حملے برابر
ہوتے رہے یہانتک کہ رات ہو گئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی و حبشی اپنی لشکرگاہ کیطرف پھر گئے
پھر مسلمانون نے اپنے مقتولونکو تفحص کیا تو وہ دوسو چالیس مرد تھے کہ حق تعالی نے اونکے تئین شہادت نصیب کی اور
مشرکون نے جو اپنے یہان کے کشتونکا شمار کیا تو وہ پانچ ہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام
اپنے مقام پر شب باش ہو کر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدونکو دفن کیا
پھر جب صبح ہوئی تو اوٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق
و برق ظاہر کرنے لگے اور اونھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی
اور پیدل پچاس ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکہ عراق مین شریک تھا اور مینے جنود کسری اور جریق اور
یرموک اور اجنادین کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت وہان کے
لشکرونکی ایسی نتھی جیسی کہ دیار دہشور مین وفور فوجونکی تھی غرض کہ جب ہمنے فوج رومیونکی آتے دیکھی تو اوسوقت خالد
درمیان صفونکے پھر کر لوگونسے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجونکی نہ دیکھوگے
اگر انکو تم توڑ دوگے اور شکست دیدوگے تو پھر کبھی کوئی یہان تمھاری مقاومت کے لیے کھڑا نہو گا پس چاہیے کہ اپنی نیتونکو
جہاد مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کر لو اور زنہار کہ پشت پھیرو کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون سے
شانے ملائے رہو یعنے صف باندہے رہو اور متفرق نہو اور حملہ کرنے مین سبقت نکرو جبتک کہ مین تمکو حکم دون
راوی نے کہا پھر جب بطر لقیون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادہ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے کو
اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس اون بطر لقیون سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ
اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اسکے کبھی کوئی تمسے مقاومت کے لیے قائم نہو گا اور اگر اوسوقت
تم ایسا نکروگے تو یہ سب تمھارے بلاد کے مالک ہو جاوینگے اور تمھارے مردونکو قتل کرینگے اور تمھاری عورتونکو اور تمھارے لڑکونکو بندی بناوینگے

لاجرم تمکو صبر و استقامت لازم ہے اور چاہیے کہ حملہ تمہارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ اور فیلان جنگی کو آگے کر لو اور سپرونکو
اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمہاری نصرت و مدد کریگا راوی نے کہا اوس وقت عمرو بن العاص
اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے آتا ہے کہ وہ دشمنون کے مقابلے پر
جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکر وہ چلے یہانتک کہ اوس قوم سے
قریب ہوئے اور اونکے ساز و سامان کو دیکھا کہ شعاعین تلوارون اور نیزون کی آنکھونکو خیرہ کرتی تھین اور نشانونکے پھریرے
گویا کرگس پر و بال کھولے ہوئے تھے پھر جب اون لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانونمین سے جو آیا ہے
تو شک نہین کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہے پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہے اور اسکو پکڑ لاتا ہے یہ
سنکر تیس سوار دوڑ پڑے اور فضل نے جب اونکو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور
گھوڑا بھگا لیگئے یہانتک کہ کچھ بعد ہو گیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ
پھیری اور پہلا سوار جو مقدم تھا اوسکو قتل کرکے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب اون لوگونکے دلونمین اس طرز کی جنگ
سے فضل کا خوف و رعب سما گیا اور بھاگے تب اونھون نے اونکا پیچھا کیا پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے
تھے تا آنکہ اونمین سے بیس سوار قتل کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہانسے پھر کر اپنے
لشکر مین آئے اور مسلمانونکو اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا اے پسر عم رسول اللہ تمنے اپنے تئین بڑے مہلکے
و مخاطرے مین ڈال دیا تھا اونھون نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مینے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا اعدا میرے تئین
میرا بھاگنا دکھاوے تو مینے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حق تعالی نے مجکو اونپر فتح و نصرت بخشی اور بیقین جانو
کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصے مین ہین انشاء اللہ تعالی اور راوی کہتا ہے کہ بعد ازان خالد و عمرو ترتیب
لشکر مین متوجہ ہوئے اور میمنہ و میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان ہو چکا
و بعد ازان عمرو نے زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو پایین مؤخر لشکر مین گرداگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کے
از برائے حراست و حفاظت مقرر و مامور کر دیا اور اونکے ساتھ ہزار سوار تعینات کر دیے اور اون مستورات مین وہ عورتین
بھی تھین جنکا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین و یرموک کے ہو چکا ہے اور وہ یہ تھین مثل عفیرہ بنت غفار و ام ابان بنت
عتبہ اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر زراع و لبنا دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند بنت عمرو بن
و زینب انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب اونسے خالد نے کہا اے دختران عرب
البتہ تمنے وہ کام کیے ہین کہ خدا و رسول و مسلمانونکو رضامند کیا ہے و البتہ ذکر تمہاری باقی و یادگار رہینگے کہ دختران ترک و روم
جینا بعد مین وہ وقت تمہارا چرچا کرینگی اور بیشک دروازے جنان کے تمہارے لیے کھلے ہین اور دروازے
جہنم تمہارے اعدا کے واسطے کھلے ہین اور مین تمکو اس بات پر تاکید کرتا ہون کہ جب قوم و زنگی تمہاری طرف آوین

تو تم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تمنے روز معرکۂ اجنادین و روز ہنگامۂ یرموک کے جنگ کی تھی اور اگر کسی کو تم اپنے
یہان سے بھاگتے دیکھو تو اوسکے تئین چھڑیان مارو اور اوسکے فرزند کو اوسکے سامنے پیش کرو اور اوس سے کہو کہ تو اپنے اہل و
اطفال کو چھوڑکر کہان جاتا ہے اور سائر مسلمانونکو اپنی کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سنکر اون عورتون نے جواب دیا کہ اے امیر
ہماری خوشی نہین ہے مگر اوسوقت کہ ہم تمہارے سامنے مرین اے ابو سلیمان ضرور ضرور ہم رومیون و زنگیونکو بھگا نکے
مارینگی پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نہ رہجاوے یہ سنکے خالد اونکے شکور ہوئے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے
گھوڑے پر سوار اونکے درمیان پھرنے لگے اور لوگونکو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ اے یارو تم اپنی قوم کی نصرت
کرو اور دشمنونکو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قائم برجا و مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو
اور اپنے ننگ و ناموس کیطرف سے جنگ کرو اور جب تک مین تمکو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نکرو اور چاہیے کہ تیر تمہاری
کمان واحد سے نکلین یعنے سبھونکے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہے کہ اونمین
اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زرہ پر پہونچا کریگا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو
اور دوسرونکو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باہم ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تمنے اپنے سامنے
مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہے کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سنکے لوگون نے
جواب دیا سمعًا و طاعة یعنے ہمنے ارشاد آپکا بگوش جان سنا اور بسر و چشم بجالائے و بعد ازان خالد آگے بڑھے اور جماعت
قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبد الرحمن بن ابی بکر
و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرة الطائی و مسیب بن نجیبة الفزاری و ذو الکلاع الحمیری و ربیعة بن عامر و مالک اشتر
و عباس بن مرداس السلمی اور مثل انکے بقیۂ امرا موجود تھے بعد ازان یہ سب بطمانینت خاطر و برفتار با وقار آگے بڑھے پھر
جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اونکی کثرت سے وہ سرزمین
مملو و مغطا تمام ہو رہی تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوئے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور رومیون نے آرائش
اپنے صلیبون اور نمائش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اوسوقت ایک راہب کبیر
یعنے ایک بزرگ دیرانی جبہ سیاہ پہنے ہوئے اور کلاہ کلان برسر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُم
اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَلْیُخَاطِبْنِیْ یعنے تم مین سردار قوم کون ہے کہ وہ مجھسے کلام کرے یہ سنکے خالد اوسکے روبرو گئے تو اوسنے کہا
اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہو خالد نے کہا کَذٰلِکَ یَزْعَمُوْنَ مَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰہِ کہ ہان یون ہی لوگ
گمان کرتے ہین جسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جسوقت مین اس سے بدل جاؤن اور سنت نبی کو
بدل ڈالون تو پھر اونپر میری امارت و سرداری نہین ہے یہ سنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد و دیار ممالک
متصرف ہوئے ہو اور اب تمنے عزم کیا ہے ہماری بلاد کیطرف جنپر کسی ملک نے اور کسی مین سے کبھی جرأت و جسارت

نہین کی ہے کہ ان دیار مین معارضہ و مداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس دیار کا کیا مگر محروم و نامراد پھرے گئے اور اپنی
جانین انہین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہے کہ ہمیشہ تمہارے ہی لیے نصرت ہو سو یہ ملکے ملوک نے مجھے تمہارے
پاس بھیجا ہے کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمہارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور عمامہ اور
ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر و عمامہ اور سو دینار دینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک بار شتر گندم
و جو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم و جو سے اور تمہارے صاحب و مالک عمرؓ کے واسطے دس ہزار دینار
اور اسی قدر عمامے اور کپڑے اور بار ہائے شتر پر از گندم و جو پھر یہ سب کچھ تم ہم سے لو اور یہاں سے چلے جاؤ اور اپنی جانونکو
بچاؤ کیونکہ ہم لوگ بیشمار مڈی دل ہین اور تم ہمکو مثل ان لوگون کے نسمجھو جنکا تمنے مقابلہ کیا ہے اہل فرس یا روم اور اہل شام
و قبط سے کیونکہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجارۃ اور روم و حبش سے موجود ہین اور بڑے بڑے بطارقہ یعنے نوسلے
نصاریٰ اور بڑے بڑے اساقفہ یعنے پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم و حبش سے اسقدر کثرت سے فراہم
کرینگے جنکی تاب نہ لاسکوگے اور تم بالفعل انہین چند نجدہ جوانمردون سے دو چار ہوئے ہو جو سر دست ہمارے پاس
وارد ہوئے ہین و حال آنکہ بقیہ روم ابھی تمہارے لیے نہین آئے ہین مگر اوسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تم سے جنگ
کرنے کو کفایت کرتے ہین یہ سنکے خالد نے جواب دیا کہ واللہ ہم تمہارے یہان سے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین ایک
صورت سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بیشمار کیا ہے تو حال
یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ہمسے وعدہ فتح کیا ہے زبان سے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدہ
ظفر ہمارے لیے ارشاد فرمایا ہے اور جو کہ تو نے لباس و عمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہے کہ ہم خود تمہارے
لباس و عمامے لینگے اور تمہارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام و مصر و عراق و یمن و حجاز و
روم کے ہوئے ہین یہ سنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیونکہ مین
پیشگاہ بطلوس والی بہنسا سے بھیجا ہوا پاس والی اہناس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک و بطارقیون نے مجھے
تمہاری طرف بھیجا ہے اب مین اونکے پاس جاکر تمہارا جواب اونسے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب
جہانسے آیا تھا وہان چلا گیا پھر جب اوسنے جاکر بطارقیون سے جواب خالد بیان کیا تو اونھون نے اپنے ملوک کو
لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بر قتال مندرج کیا پھر جسوقت یہ جواب پاس اون ملوک کے پہونچا تب لشکر
روم و حبش روانہ ہوئے اور قطار ہاتھیونکی اپنے سامنے مقدم کی اور ہاتھیونکے آگے آگے پرابید لوٹکا کیا اونکے
ہاتھو نمین تلوارین اور تیر و کمان اور بھالے و برچھے تھے اوسوقت فضل بن عباس و رفاعہ بن زبیر المحاربی و
قعقاع بن عمرو التمیمی و شرجیل بن حسنہ و مقداد بن اسود الکندی و معاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا
کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ دروازے جنت کے کھلے ہین اور ملائکہ ہماری طرف دیکھ رہے ہین

اور حورین

اور حورین بازینت و آرائش غرفات جنت سے جھانکتی ہین وبعد ازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حق تعالی نے اہل ایمان سے اونکی جانون اور اونکے مالونکو
مول لیا ہے اس بدلے مین کہ اونکے لیے جنت ہے یعنے اونکی جان اور اونکے مال کے بدلے مین بہشت اونکے لیے
مقرر کی ہے بعد ازان اون لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہوکر کہا کہ ہر ایک جماعت
باہمدیگر سے ملے رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تمسے دہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے
تو چاہیے کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصرت ہے اعدا پر اور خبردار کہ پشت پھیرو
اور روگردانی کرو اور برکات و امانت خدا پر تکیہ کرکے سبقت کرو راوی نے کہا پھر اودھر سے زنگیون اور
بربری اور نوبیون اور اہل بجاوت نے ہجوم و نزغہ کیا یہانتک کہ جب دونون طرف کی جماعتین باہمدیگر نزدیک
ہوگئین تو اصحاب فیل نے تیر اندازی شروع کردی اور اس کثرت سے تیر چلے گویا ٹڈیونکا دل آتا ہے یہانتک کہ
اونمین اکثر مردان کار کام آئے اور بہت سے جوانمرد زخمی ہوگئے اور اوسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغ زنی
کرتے ہوئے کبھی تو میمنۂ اعدا پر جاتے تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون
اور بربریونکا ایسا تھا کہ وہ ایک جا ساکن و مقیم رہتے تھے اونکو قواد کہتے تھے اونکے اوپر کے لبون مین سوراخ ہوتا تھا
اونمین حلقے مسی و برنجی پڑے ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ قواد اپنی جا سے حرکت نکرتے تھے مگر جبکہ
ہنگامہ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لمبے قد والے تھے کہ ہر ایک
اونمین کا بلندی قامت مین دس گز کا تھا پھر جسوقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو اونکے حلقونمین زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے
دونون سرے الگ الگ بربری کے ہاتھ مین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے صلح ہوگئی تو خیر نہین تو وہ بربری
زنجیرین زنگیونکی کھینچتے ہوئے رزمگاہ مین لیجاکر چھوڑ دیتے تھے اور اونکے ہاتھونمین لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے تو وہ
سوار کو مع گھوڑے ایک ضربت مین قتل کر ڈالتے تھے اور اونمین حبشیونمین وہ حبشی تھے جو فیل سوار ہوتے تھے اور اونکے
اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جسوقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل ہوئین تو وہ قواد لائے گئے اور اونکے
بدن پر شانے سے تا بسینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپیٹی تھی اور اسیطرح اونکی کمرین بھی رسیون اور زنجیرون
سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم اونکا برہنہ اور سر اونکے ننگے تھے اور اونکے ہاتھونمین گرز تھے اور بربری اونکی زنجیرین
پکڑے ہوئے کھینچتے ہوئے میدان مین لائے اور لشکر اسلام منتظر تھے کہ کب اونکو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہے پھر جسوقت
مسلمانون نے یہ حال اون قواد اور فیل و فیل سوارونکا دیکھا تو مردان جانباز ثابت قدم اور قوی دل رہے اور
مسلمانونمین سے بعضے خوف مین آگئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک بطریق جسکا نام بطرس جو بلاد نوبین
مقتولون کا تھا میدان مین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اوس گھوڑے پر ہاتھی کی کھال کی پاکھر پڑی تھی اور اس

حال سے بطرس سرگرم قتال ہوا راوی نے کہا مجھسے روایت بیان کی خالد بن اسلم نے طریف بن طارق الازدی سے اوسنے کہا جب اوس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلۂ ازد اوسکے سامنے سے بھاگ نکلے اوسوقت ایک سوار لشکر اسلام سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنے زرہ پوش نہ تھا جب قوم مخالف سے قریب ہوا تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا اشعار

وأتركهم شبه الرخام إذا مشى
وأصبح مولاها عن المشي نائما

لقد ملكت يمنى سنانا وصارما
عليه شجاع المصرخي القشاعما
وقد ملك الليث الغضنفر جمعها

أذل عداة السوء إن جئت نادما
ولا كأغنام مضيين بقفرة
وأصبح فيها بالمخالب حاطما

یعنے مین مالک ہون سنان و شمشیر کا ذلیل و خوار کرتا ہون دشمنونکو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور اونکو مانند سنگ گسترده یعنے بچھے ہوئے پتھر کیطرح زمین پر افتادہ چھوڑتا ہون جسطرح کہ اوسپر مردان شجاع روندتے چلتے ہین اور مرد شجاع وہ جو فریادرس و آزادہ و بزرگ منش ہین ورنہ اون بھیڑونکیطرح ہون جنکا گذر دشت و بیابان مین ہوا اور اونکا مالک اونکی سعی حراست سے خواب غفلت مین ہے اور اوسوقت اون بھیڑون پر شیر حملہ آور تھا ہو پا کر اونمین جا گھسا اور اونکو ناخون پنجون سے پھاڑ ڈالا (مترجم کہتا ہے دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اوس سوار رجز خوان کی یہ ہے کہ اگرچہ مین اس میدان مین تنہا ہون مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار ہمسے غافل نہین ہین) راوی کہتا ہے کہ پھر اوس سوار نے یہ اشعار پڑھکر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون مین قاتل ملوک شام ہون مین ناصر دین اسلام ہون اور مین تسلط و غلبہ کرنے والا اون لوگون پر ہون جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہین اور مین قاتل ہون بولص کا جو سلک خدم و طغیان تھا پھر جسوقت رومیون نے کلام ضرار کا سنا تو جو لوگ مقابلے پر تھے وہ اپنے پیچھے ہٹے اوسوقت ضرار کو اونپر طمع فیروزی ہوئی کہ ناگاہ اونمون نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہے جو برابر لڑ رہا ہے اور وہ برہنہ تن ہے یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہے اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہے اوسکے لوگون نے کہا یہ ضرار بن ازور ہے یہ سنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل ہے مین خواہش رکھتا ہون کہ اس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون پھر جب اوسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق نے جو بطریقونکا سردار اور اوسکا نام بھی بولص تھا بطرس پر سبقت کرکے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے خون کا عوض لونگا یہ کہکر اوسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر اون دونون مین آویزش و کاوش رہی اور دونون آپسمین جنگ و جدل کرتے رہے پر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہوئی تھی کہ ضرار نے اوسکے سینے مین ایک نیزہ مارا کہ اوسکی زرہ توڑکر نوک سنان پشت سے باہر نکل گئی اور کشتہ اوسکا زمین پر گرا اور واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا یہ شخص مکر جن سے اور لازم نہین ہے انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد ازان اوسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے سر کو مغفر سے خوب محکم باندھا اور بالائے زرہ حربی کے زرہ زنبوری پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اوسوقت اون بطریقان

جو ارمینین سے ایک اور بطریق نے جسکا نام شادیم اور یس تھا بطریس پر سبقت کرکے قسم کھائی کہ میرے سوائے کوئی غیر اس سوار سے لڑنے نپاوے یہ کہکر اوسنے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دونک والقتال یعنے قریب آ اور لے اس قتال کو راوی کہتا ہے کہ ضرار نے یہ کلام اوسکا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہے پھر اوس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوئے ایک صلیب طلائی جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اوسکو نکالا اور اوس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہے اور ہم مالک و بادشاہ رب انس و جان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اون دونون نے فنون اپنی اپنی سپاہگری کے دکھلائے جسے دیکھکر آدمی ڈر جائے اوسوقت خالد اور دیگر امرا نے پکارکر آواز دی کہ اے ضرار بقدر سستی و تاخیر کیون ہے کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہے اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہے یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے اور اوس بطریق پر حملہ کیا اور ادہر سے رومی نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر اونمین حرب عظیم واقع ہوئی اور آفتاب نے اونپر تابش ڈالی اور جنگ برابر برپا رہی یہانتک کہ اون دونونکے بازو شل ہوگئے اور زیر ران اون دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہوجاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے اوتر پڑا اسلیے کہ اوسکو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقونکے رئیس نے ایک گھوڑا جسپر جل و پالکھر حریری پڑی تھی اوس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اوسکا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اسوقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھونسے آنسو روان ہوئے اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اوسنے اپنی معتاد کی رفتار سے بہت زیادہ تیز روی کی اور ضرار نے اوس بطریق پر حملہ کیا آخرکار اوسکو نیزہ مارکر زمین پر گرا دیا اور اوسکا گھوڑا لے لیا اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا کہ ناگاہ رومیونکا ایک غول نکلا اور اونکے ساتھ اونکا ایک بزرگ سگ تھا اوسکا نام شاؤل اور وہ زمرہ بطارقان شمونین سے ایک بطریق تھا پھر ان سبنے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے سر پر سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ (نام مقام ١٢) نے اس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہے اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہے تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہے جو ہم اپنے صاحب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین وحال آنکہ رومیون نے اوسکو گھیر لیا ہے یہ سنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چنکر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس بن عبد المطلب تھے اور اور اونکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مسلم و علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر ان دلاورون نے اپنے بھالے سنبھالے اور گھوڑونکی لگامین چھوڑ دین یعنے باگین لین اور ضرار رومنکے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہانتک کہ خالد مع امرا موصوفین کے اون تک پہونچے اور آواز دی کہ اے ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس تجھسے دور ہوا سو اب تو ان کافرون سے اندیشہ نکر اور حق تعالی سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منتہا نصب اللہ

کشائش و رستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اون لوگون سے باہم ملاقی و مقابل ہوئے اور ضرار اوسوقت
دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد بطلب و تلاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوئے اور شاؤل نے جو
دیکھا کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقے مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلائے بلا دیکھا اوسوقت شاؤل مدہوش ہو گیا
اور اوسکے بدن مین رعشہ پڑ گیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشتغل بجنگ تھے آخر اوسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے
اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکا پیچھا کیا یہانتک کہ اوس سے لاحق ہو گئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈالدیا اور لپٹ
گئے اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور وہ دشمن خدا جسامت مین گویا ایک
پارۂ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم تھے مگر یہ کہ حق تعالی نے اونکو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اون دونونمین کشتی بہت
تا دیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اوسکی کمر مین ڈالکر اوٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اوسوقت وہ لعین اپنے بطارقونکو
پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور و غوغا پڑ گیا اور صحابہ مین واہ واہ کی دھوم ہوئی
اور اوس حالت مین ضرار نے اوسکو مہلت نہ دی کہ اوسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اونٹ کیطرح بلبلاتا تھا اوسوقت
ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پا کر اوسکو نحر کیا یعنے اوسکے سینے مین بھونک دی اور قتل کیا اور اوسنے ہنگام نحر
ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو فورًا
اوسکا سر کاٹ کر اوسکے سینے سے اوتر آئے اور اوس سر بریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون مین صدائے تکبیر بلند
تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوئے اور زور آور دونون مین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا
بدنون سے عرق بہنے لگے پتلیان آنکھونکی پھر گئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہو گیا
بجلی اس لڑائی کی بڑے زور شور سے چل رہی تھی نیزہ بازی و تیغ زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد
امور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین شانے کٹے پڑے تھے تنونکے پرزے پرزے بند بند جدا تھے اور سوائے
اونکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خون کے اوڑتے تھے یا وار کرنے پر ہاتھ کھلے تھے یا گھوڑے دوڑتے
تھے غرض کہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے یکبارگی مزغہ کیا اور گرز آہنی
مارنے لگے اور وہ روز بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریزان تھے اور باقی مردم حیران تھے
اور امیر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگونکو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے اے اصحاب اے حاملان
قرآن یاد کرو غرف جنان کو اور اہل ایمان اونکا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط و سرور کرتے
تھے اور حال زنگیونکا یہ تھا کہ وہ گرز گران سے سوارون اور گھوڑونکو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اسیطرح فیل سوار
تیر و نیزے مارتے تھے یہانتک کہ وقت عصر داخل ہوا اور اوسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکی تھی
پھر اوسوقت خالد نے اپنے خصم شاؤل پر قابو پاکر نیزہ اوسکے سینے مین مارا کہ نوک سنان اوسکی پشت سے

پارہ ہو کر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور راوی نے کہا جسوقت بلائے عظیم و قتال شدید برپا تھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مرو میدان قبیلہ بنی محارب و بنید و مالک سے انتخاب کر کے قصد فیلونکا کیا پھر اون سب دلیرون سے کہنے لگا اے بہادران عرب تم قریب قریب رہو مین جا کر انکو دیکھ لیتا ہون یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و راہبر سب ہاتھیونکا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ رفاعہ تیغ بکف اوس سفید ہاتھی کیطرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار

یا مالک من جثۃ کبیرۃ
لقیت کل کبیرۃ خطیرۃ
الیوم قد ضاقت بک الحضیرۃ
حتی تری ملقی علی الحفیرۃ

ترجمہ (یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد تشخص و خطاب بنفسہ ہے یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہے) اے شخص تیرے لیے آمد بزرگ ہے یعنے تیری بڑی آمد ہے کہ تو نے بڑے بڑے معرکو نمین اور بڑون بڑون سے مقابلہ و مقاتلہ کیا ہے آج کے روز تجھے رزمگاہ تنگ ہے یہانتک کہ تو لوگونکو لب گور اور کنارے غار کے پڑے ہوئے دیکھتا ہے راوی کہتا ہے کہ بعد ازان رفاعہ نے اوس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور پھر تیورا کر بیٹھ گیا اور اوسپر عماری چرمی مین جو چند زنگی سوار تھے سو جسوقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد او نمین سے پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اوسکے ہاتھ مین گرز تھا اوسنے اوس سے رفاعہ کو مارا اتفاقاً وہ گرز خالی گیا تب رفاعہ نے اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا زمین پر گر کر خون مین لوٹنے لگا اور فی الفور واصل جہنم ہوا بعد ازان صحابہ دوڑ کر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیونکی آنکھو نمین بھالونکی انی مارنے لگے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہے آخر وہ ہاتھی بھاگے و بعد ازان خالد اور مقداد و امراے جود نہا نے قصد اون قواد کا کیا جنکا ابھی مذکور ہو چکا ہے (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور نصر و ثبات حقتعالی سے طلب کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین سے آنے لگے اور اون بزنگو جو زنگیونکی زنجیرونکے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیرونکے سرے خود تھام لیے اور باگ و مہار کیطرح کھینچے ہوئے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شتر دو رمیدہ کے قابو مین ہو گئے پھر مسلمانون نے اونکے ہاتھونسے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یونہی درمیان فریقین کے قتال و نزال برابر ہوتی رہی یہانتک کہ رات آئی درمیان دونون فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی الحق چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے قتل کیا اور پندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان حبش وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین حاضر اور راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اوس روز اکثر مسلمانونکو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانونکی واسطے دوا علاج مجروحونکے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اونکا واسطے

شہید ہونکے مامور ہوئے اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن میں مشغول رہے اور کچھ لوگ نماز میں مصروف تھے اور کتنے باعث کثرت تعب کشی کے سو ہی گئے اور خالد بن الولید و زبیر بن العوام و مقداد بن الاسود اور عبدالرحمن بن ابی بکر یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر کے دورہ گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمودار ہوئی تو موذن نے اذان دی اور ابو عبیدہ نے سورۂ فتح کے ساتھ لوگونکو نماز پڑھائی اور جناب اقدس الٰہی میں دعا کی کہ حقتعالیٰ نصرت و ظفر روزی کرے بعد ازان اپنے گھوڑون پاس گئے اور اونپر سوار ہوکے لشکر کی صف آرائی کی جسطرح ہمنے پیشتر گذشتہ کی صف بندی و ترتیب جیوش کا ذکر کیا ہے پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوئے تو افسران فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑھ بڑھ کر لوگونکو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور میمنۂ لشکر پر رافع بن عمیرۃ الطائی و حارث بن قیس و رفاعۃ بن زہیر وغیرہم مقرر ہوئے اور انکے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوئے راوی نے کہا کہ عبادہ بن رافع نے سالم بن مالک سے روایت کی اور اونھون نے عبداللہ بن ہلال سے روایت کی کہ عبداللہ جماعت رافع میں تھے سو اونھون نے بیان کیا کہ جب صفین مرتب ہوگئین اور دونون فریق طرفین سے مقابل ہوئے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر ایک بذات خود مشتغل تھا تو ہماری اوسوقت عورتون اور بچون سے دشمنون کو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال سابقاً مذکور ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل بجارت کا آپہونچا اور اونکے ساتھ چھہ سو ہاتھی سے زائد تھے اور ہمکو اپنی طرف سے اونھون نے غافل پایا اسلیئے کہ ہم لوگ اور تہ مشغول بقتال تھے پس اونھون نے آکر اوس بڑی جماعت کو گھیر لیا جسمین تمام گلہ اونٹونکا تھا اور اوسمین ساری عورتین تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور اونھین مین رافع بن رباح البکری و عباد بن عاصم الغنوی بھی تھے اور ان دونونکے ساتھ دو سو سوار بھی تھے تو اونھون نے اوسوقت قتال موت کی قتال کی یہانتک کہ وہ سب کثرت و شدت زخمون سے سست و مضمحل ہوگئے اور اوس ہنگامے مین عورتون نے بکمال جرأت مردانہ وار گرزون و تلوارون خنجرونسے خوب مقاتلہ کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ عُفَیْرَۃَ بِنْتِ غِفَارٍ وَسَلْمٰی بِنْتِ زَاهِرٍ وَنَظَائِرِهِنَّ یعنے حق تعالیٰ جزائے نیکوئی عفیرہ دختر غفار و سلمیٰ دختر زاہر کی اور جو انکے مثل مین تھین اون سبکی نیکیان خدا زیادہ کرے کہ البتہ ان سب نے خوب قتال کی یہانتک کہ دشمنون نے انکے سرون پر تلوارین مارین کہ خون اونکے سرون سے اونکے منھہ پر بہتا تھا اور وہ آپسمین کہتی تھین کہ اے زنان عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے ورنہ ہاتھہ سے ان حبشیون وغیرہ بیدینون نامختونکے ماری جاؤگی چنانچہ اون سب نے قتال موت کی قتال کی اور اونمین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے حق تعالیٰ نے درجۂ شہادت نصیب کیا تھا بعد ازان وہ دشمن خدا اون عورتون اور لڑکونکو ہانک لے گئے پھر ایک سوار انکے ساتھہ سے پھر کر پاس خالد بن الولید اور عمرو بن عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی اور

وہ لوگ اوسطرف اوسوقت قتال شدید مین مصروف تھے یہ سنکر مسلمانون نے بہت شور وغوغا کیا اور ایک گروہ امیرون افسرونکا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و عبدالرحمن بن ابی بکر و یزید بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور مثل انکے دیگر امرا اور اتباع اونکے چھہ سو سوار عرب کہ یہ سب صنادید عرب و شرف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور اونکو جا لیا نزدیک اول جبل یعنے قریب دامن کوہ کے اور وہ لوگ ارادہ لیجانے ہندیونکا طرف روم کے رکھتے تھے چنانچہ اوسوقت فضل بن عباس نے بصدائے مہیب آواز دی کہ اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ سنکر وہ لوگ رومی و زنگی اوپر مسلمانونکے پھر پڑے و بقتال شدید مقاتلہ کرنے لگے اور اوسی حال مین ضرار نے بڑھ کر زنگیونکے افسر کے سینے مین برچھا مارا کہ اوسکی انی اوسکی پشت سے چمکنے لگی اور اسیطرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کیطرف بڑھے اور اوسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اوسکی پشت سر سے پار نکل آئی اور زمین پر گرکر خون مین لوٹنے اور دم توڑنے لگا آخر واصل جہنم ہوا راوی کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی کہ اوسکے تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے اونکے قبضے مین تھا وہ سب اونھون نے ڈالدیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے اسیرونکو مع اونکے زر و زیور کے پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اون عورتون نے مردونکی بڑی مساعدت کی کہ گرزون اور تلوارون اور خنجرونسے حربہ کرتی تھین اور دشمنونکے گھوڑونکے منھہ پر ایسا گرز مارتی تھین کہ وہ گرپڑتے تھے تب اون سوارونکو لپٹ کر زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے اوسکو قتل کر ڈالتی تھین یہانتک کہ اونھون نے ایک جماعت رومیون اور زنگیون اور اہل بجارہ وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اون لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے تب مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا کہ تلوارونکے آگے اونکو دھر لیا پھر بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا یہانتک کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا اور قریب چھہ سو کے رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اونکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین لیے راوی نے کہا یہ ماجرا تو یہانکا تھا وا اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و مہم عظیم و تیغ زنی و نیزہ بازی و قتل مردم و مقاتلہ زور آوران و مقابلہ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ گردنین ماری جاتی تھین اور مردان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی اور ضرب شمشیر و سنان کی شدت تھی رفقا کٹ گئے جمعیتین پریشان ہوگئین طیور اجل سرون پر گرم پرواز تھین مصیبتون پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہائے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے کارہائے دشوار سے لوگ دنگ تھے گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی و امرا اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی اپنی لغات مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور تیر مارتے تھے تیر چلاتے تھے نگاہین گم تھین بصارت کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار مسلمین کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل

یعنے لے نصرت خدا نازل ہوا اور اوس وقت سب مسلمانونکا صبر ازام و جوانمردونکا تھا فللہ در الزبیر بن العوام والمقداد بن الاسود والفضل بن العباس و عقبۃ بن عامر والمسیب بن نجیبۃ الفزاری ونظائرھم من الامارئ یعنے حق تعالی زبیر و فضل و عقبہ و سیب وغیرہ امرا کو جزائے نیک دیوے کہ یہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے اور بلائے حسنہ و معرکہ ممتحنہ مین کارآزما ہے اور جوانمردونکا سا صبر و استقلال کیا و اما خالد و عمرو و قعقاع بن عمرو و سعید بن زید ان لوگون نے قتال موت کی قتال کی کہ ہاتھیونکو اور اوس گروہ کو جو اونپر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیون اور اونکے بہادرونکو اور زنگیون اور اونکے فیلبانونکو قتل کیا اور حال ہاتھیونکا یہ تھا کہ وہ عربونکے گھوڑون پر جھکے پڑتے تھے اور اونپر جو سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار کرتے تھے کہ اون تیرونکا تیر مانند ٹڈی دل کے آتا تھا یہانتک کہ اوس روز بہتونکی آنکھین نکل پڑین اور ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے واعیناہ یعنے ہاے ری آنکھین اور کوئی کہتا تھا وا ایداہ یعنے ولے رے میرے ہاتھ اور اوس حالت مین ہاتھیونکا یورش تھا اور دلاورون پر زنگیونکی تیرونکی مار تھی ناگاہ رفاعہ بن زہیر المحاربی شتاب روی تمام پاس خالد و عمرو کے آئے اور کہنے لگے اے امیرا اگر یہ امر یونہی برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک ہو جاوینگے یہ سنکے دونون امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا راے ہے رفاعہ نے کہا میری راے یہ ہے کہ ہم ہیزم جمع کرین اور اوسکو روغن زیت سے چرب کرین اور نیزونکی نوکون پر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم یعنے خس و خاشاک فراہم کرین اور اوسکا پشتارہ بناکر اونٹونکی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنونکو قتال مین مشغول کرین بعد ازان ہمارے سوار پیچھے سے اونٹونکو ہنکادین اور اون بھالونسے پشتارونمین آگ لگادین جب آگ بھڑک لگیگی تو اونٹ آگے بھاگینگے اور ہاتھیونکو روند ڈالینگے اس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لا سکینگے یہ تدبیر ہے اور خداوند تقدیر کی جانب سے معونت و امداد ہے چنانچہ سبھون نے اس راے کو پسند کیا اور کچھ لوگونکو اس کام پر مامور کیا اور باقی لوگون نے دشمنون کو قتال لگایا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ وہ سب سامان یکبارگی خدع کا مہیا ہو گیا اور ہزار سوارون نے ملکر ہیزم جمع کرکے روغن زیت وغیرہ سے اوسکو تر کیا اور نیزونکی نوکون پر مشعلہ باندھا اور قیصوم اقسام خس و خاشاک کو غرارون میں بھر کر اونٹونکی پیٹھون پر رکھا اور نیزونکے مشعلونکو مشتعل کرکے اون پشتارونمین آگ لگادی پھر جب اوسمین آگ بھڑکی اور اونٹونکی پیٹھونکو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیون پر دوڑ پڑے پیچھے جب ہاتھیون نے وہ شعلے اور اونٹونکے ولولے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑ کر بھاگے اور اپنے فیلبانونکو زمین پر گرا کر روند ڈالا اور جو مردم جنگی اونپر سوار تھے اونکو نیچے ڈال کر پامال کیا اور جو سامنے پڑا کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور زنگی بھی منہ پھیر کر بھاگے اور سوارون اور پیادونکے دل دہل گئے اور ادہر شہدان اسلام نے دشمنونکو اپنی تلوارونکے آگے دھر لیا اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجیبہ کہتے تھے ہمنے طائرونکو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوئے تھے اور ہمنے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرونکے سرون پر رفرف کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اوڑتے تھے بعد ازان اپنے دونون پنجون سے اونکی آنکھین نکالکر زمین پر پھینک دیتے تھے اور اس بات کو بعد نماز عصر کے تھوڑی بھی دیر نگذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر

اور اہل اسلام اونکا تعاقب کیے ہوئے اونکو قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یہانتک کہ دن تاریک ہوا اور رات ہو گئی اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھ تو اوس قریہ مین پہونچے جو دیر مشہور تھا اور کچھ لوگ لاہون مین اور کچھ اہناس و میدوم مین داخل ہوئے اور لشکر اسلام تمام رات صبح تک اونکا پیچھا کیے چلے گئے آخر اونکی جماعت متفرق اور جمعیت پریشان ہو گئی اور اونمین سے انبوہ کثیر قریب پانچ ہزار کے اسیر ہوئے اور قتل اوسقدر ہوئے جنکا شمار نتھا نافع بن ازد الجہنی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ تعاقب منہزمین سے طرف مقام معرکہ کے پھرے تو ہمنے وہ ساری زمین کشتگان روم و زنگ و بجاۃ وغیرہ سے پر دیکھی اور اکثر قتیلان مسلمین اونمین مختلط تھے خصوص جنکے تن پر سر نتھے تو وہ پہچانے نجاتے تھے مگر اسقدر اونکی شناخت تھی کہ رومیون وغیرہ کے ہاتھ مین صلیب تھی اور مسلمان اوس سے خالی تھے چنانچہ ہمنے اونکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہمنے جو بہا سے نخل اور درختون کی شاخین جمع کین اور اوسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعد ازان اون سب لکڑیونکو جمع کرکے شمار جو کیا تو کشتگان کفار نود ہزار تھے اور جو پہاڑون مین اور راستونمین مارے گئے اونکا ہمین شمار نہین سینے وہ نوّے ہزار سے علاوہ تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تیس مرد تھے بعد ازان مسلمانون نے اموال غنائم فراہم کیا اور تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اوسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتمل بر فتح و ظفر تحریر کیا اور اوسمین فہرست خمس کی مندرج کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلواکر نامہ و مال خمس اونکے سپرد کیا اور تیس سوار خیار لشکر سے اونکے ہمراہ کردیے اور اونکو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون نے پانچ روز اوسی صحراے رزمگاہ مین مقام کیا یہانتک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے مفرورونکے گئے تھے وہ بھی اس عرصے مین واپس آئے بعد ازان وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوئے اور درخواست کوچ اور استدعا آگے جانے کی کرنے لگے تب عمرو نے اونکو اجازت دی اور وداع کیا اور اونکے لیے دعاے خیر کی اور کہا تم لوگونکی فراق مجھپر بہت شاق ہے اگر امیر المومنین عمر رضے اللہ عنہ نے میرے تئین حکم کوچ کر آنے کا نکیا ہوتا تو ہرگز مین تمسے مفارقت نکرتا غرض کہ عمرو بن عاص کے ساتھ تین ہزار ایکسو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے آٹھ سو اسّی مرد تھے جنکے لیے حق تعالے نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایک ہزار تھے اور بعض کہتے ہین کہ نو سو چالیس تھے بنابر اختلاف رواۃ کے راوی نے کہا ہے کہ مینے اس کتاب مین وہی روایتین لی ہین جو موافق قاعدۂ صدق کے ہین اور اسمین استعانت حق تعالے سے کی ہے پھر کہتا ہے کہ اہل اسلام جو کہ مالک ان بلاد کے ہوئے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک و فساد کے ہوئی تو محض محنت و برکت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہ وہ مردان دلاور و بزرگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار اصحاب احمد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر

جان نثار تھے جنھون نے بزور تلوار کیسے کیسے امصار و دیار فتح کیے اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور اپنے آمر کار کو رضامند
کیا اور اپنی جان کو راہ کردگار مین نثار کیا اور مستوجب جنات ذات الانہار کے ہوئے اور راوی نے کہا جب
شہر مین روم انکی اپنی طرف کو پھر گئے اور ملوک و بطریقون کے پاس پہونچکر انکی خرابی احوال سے خبر دی تو اونکے
دلونمین رعب سمایا اور از خود رفتہ و خاطر گم گشتہ ہوئے اور کچھہ سمجھا کہ کیا تدبیر کرین اور کچھہ نسوجھی کہ اب کیا فکر کرین
آخر بطریق اہناس پر اور والی بہنسا پر امر دشوار ہوا اور جو کچھہ اونکے بطریقون پر گذرا بہت شاق ہوا اب وہ اپنے
قلعہ و حصار پر متوجہ ہوئے اور آلات حرب جمع کرنے لگے اور رسد غلہ وغیرہ مایحتاج فراہم کرتے تھے اور اونکو
یقین ہو گیا کہ لابد اس ملک کو عرب لیوینگے اور یہی بات اونکے دلونمین گڑ گئی اور اسیطرح ابطریقان ملک صعید اور
وہانکے ملوک کو بھی باور ہو گیا اور جو تباہی کہ اونپر آئی اوس سے اونکے دل بہت تنگ ہوئے راوی نے کہا پھر جب
عریضہ عمرو بن عاص کا خدمت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو وہ نہایت شاد و خرسند ہوئے اور خط کو
روبرو علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و عبدالرحمن بن عوف و عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کے پڑھا اور
سنایا تو وہ سب بھی بہت مسرور و خرم ہوئے بعد ازان مال غنیمت اہل مدینہ پر تقسیم ہوا اور برابر ہر ایک کے اونمین سے
خود بھی حصہ لیا اور جواب خط لکھکر ہاشم کو حوالہ کیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا کہ عمرو سے کہدینا تا وہ صحابہ کو فتح صعید پر
آمادہ و برانگیختہ کرین اور راوی نے کہا و اما عمرو بن عاص نے قبل از روانگی جانب مصر کے تمام مال غنیمت کو
درمیان صحابہ کے تقسیم کیا اور صاحبان نشان اور اہل سابقہ کو بہ نسبت اورونکے زیادہ دیا اور راوی نے کہا
جب عمرو بن عاص نے خالد وغیرہ امرائے لشکر سے مفارقت کی اور کوچ کر گئے تو لوگون نے باہم مشورہ کیا کہ
اب کسطرف قصد کرنا چاہیے تب اون سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ ہزار سوار بر سبیل طلیعہ
یعنے برائے دیدبانی کے روانہ ہون اور اخبار و آثار دشمنون سے مطلع ہون اور اون سوارون پر قیس
بن الحارث کو افسر مقرر کیا اور اونکے ہمراہ ایک گروہ امرا کا مامور ہوا کہ از انجملہ رفاعۃ بن زہیر المحاربی و قعقاع
بن عمرو التمیمی و عقبۃ بن عامر الجہنی و ذو الکلاع الحمیری تھے اور تجویز یہ ہوئی کہ یہ لوگ درمیان شہرونکے جاوین
اور باقی لشکر انکے قریب قریب رہے پھر جو لوگ اہل بلاد مین سے طاعت قبول کرین اور امان مانگین تو اونکو امان دیوین
اور اونسے مصالحہ کرین اور اونپر جزیہ مقرر کرین اور جو لوگ انکار کرین اونسے مقاتلہ کرین اور جو اسلام لاوین اونکو چھوڑ دین
غرضکہ خالد مع بقیۂ لشکر بارادۂ اہناس کے روانہ ہوئے کہ دیار مدائن مین وہ بہت بڑا شہر و قلعہ تھا اور وہ استحکام
مین جمیع سامان خیل و آلات وغیرہ سے مشہور و نامزد تھا چنانچہ جب بطریق والی اہناس آمد صحابہ سے مطلع ہوا تو اوسنے
بطریقون رئیسون کو جمع کرنا شروع کیا و حال آنکہ باعث ہزیمت اونکے لشکرونکے جمعیت اونکی پریشان ہو چکی تھی اور
فوجین اونکی ٹوٹ گئین تھین اور اونکی آگ وہانکی اور بڑے بول کی ٹھنڈی ہو گئی تھی آخر اوسنے لوگونسے مشورہ کیا

اور کہا اپنے ساز و سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لیے لڑو اور نہیں تو عربوں کی بندی بن جاؤ گے اور اونکے عبید و غلام ہو جاؤ کہ وہ جیسا چاہیں تمھارے ساتھ کریں اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اونسے صلح رکھیں یہانتک کہ ہم معلوم کریں کہ ابطریقوں سے کچھہ نہیں ہو سکتا ہے یہ سنکے اون لوگوں نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو ہاتھہ سے نہ دینگے اور جب تک ہم بالکل مغلوب و عاجز نہو جاوینگے اونکے حوالے نکرینگے اور ہم سب سامان اپنا اور مال و اسباب اپنا اس شہر میں جو قلعہ محکم ہے جمع کرکے بیرون حصار اونسے مقاتلہ کرتے ہیں پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہمپر غالب ہوتے ہیں تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرض کہ رائے اون سب کی اسی بات پر متفق ہوئی پھر جنھوں نے اونمیں سے اس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہوگئے اور جنھوں نے اس بات کو قبول نکیا وہ بجاے خود مقیم رہے اور اسیطرح ابطریقان بہنسا نے بھی کیا کہ بعضے اونمیں اپنی جان و اولاد اور اپنے مال سے وہان حاضر ہوئے اور بعضے اونمیں سے اپنی جا پر قائم رہے اور مدائن والوں میں سے بھی وہ تھے جو واسطے اقامۂ جنگ کے حاضر حصار ہوئے

راوی کہتا ہے پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے آگے اونسے کچھہ فاصلے پر طلائع اور امرا کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات و بلاد اطراف کنارہ ہاے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے بطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اونسے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے اونکی استمالت کرتے تھے اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے تھے اونکو اسلام کیطرف دعوت و طلب کرتے تھے اگر وہ اس سے انکار کرتے تھے تو اونسے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اونکو غارت و تاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل اہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اوسکو باور ہوا کہ لابد اونسے مقابلہ و مقاتلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ دیکھیے ان لوگوں کی جانب سے کیا امر ظہور میں آتا ہے چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب قریب ٹہرا اور وہانسے دور نگیا اور اسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کروا دیے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا اور اودہر سے خیام و سراپردے اور اکثر ساز و سامان اپنا باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال و بدو جنگ شہر کے اندر جاویں تو عرب کو ہماری جانب طمع ہوگی یعنے ہمکو خائف سمجھکر اونکو حوصلہ داخلۂ شہر کا ہوگا بعد ازان اوسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقوں کو متفرق کر دیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اونکی زیادہ نظر آوے اور تعداد اوسکے فوج کی پچاس ہزار تھی بعد ازان وہ اپنے لشکریوں سے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم اور اپنے ناموس کے لیے قتال کرو اور لشکر خوار و بد اطوار نہو جاؤ کہ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ اون لوگوں نے استقلال کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست ہوکر مستعد قتال ہوئے اور انتظار آمد صحابہ کا کرنے لگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا و اتا خالد جسوقت اہناس سے قریب ہوئے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اونکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کر دیے کہ اونمیں اکثر امرا تھے اور اونکو حکم کیا کہ آگے بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اونکے بھی ساتھہ مامور کیے تو وہ پیچھے زبیر کے روانہ ہوئے بعد ازان

میسرہ بن مسروق بلائے گئے اونکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیئے اور وہ عقب فضل کے چلے وبعدازان زیاد بن ابی سفیان طلب ہوئے اونکے ساتھہ بھی ہزار سوار کیے اور وہ میسرہ کے پیچھے ہوئے وبعدازان مالک اشتر کو یاد کیا اونکو بھی ہزار سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا او سبکے عقب پر خود خالد مع بقیۂ لشکر پشت پناہ ہوئے اور عون بن سعید سے بواسطۂ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک العاوی سے روایت کی وہ کہتے تھے مین گروہ زبیر بن عوام مین تھا ہم جب ہم درمیان بلاد پہونچے اور ہر ایک شہر کے باشندونسے تعرض کرتے تھے اور سواد ونواح پر دوڑ مارتے تھے تو وہان ایک عرصۂ دشت مین ایک گلہ بھیڑونکا دیکھا او سکے ساتھہ چوپان تھے جب اون چرواہون نے ہمکو دیکھا تو بھیڑونکو چھوڑ بھاگ گئے تب ہم اون بھیڑونکو ہانک لیچلے جب وہانسے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھہ عورتین اور کچھہ لڑکے اور ایک غول نصاری رکا ابن قبطہ وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آئے جب اونھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اور اونکے ساتھہ ایک طرف کو بیس سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلۂ جذام سے اور اونکے ساتھہ ایک بطریق اور ہی بھی خلعت فاخرہ پہنے ہوئے تھا آخر اونکی بھی نگاہ ہم پر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہمنے اونپر دوڑ ماری اور تھوڑی عرصے مین سبکو ہمنے اونکو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اونسے ہمنے پوچھا کہ تم کون اور کہانکے اور کس قبیلے سے ہو اونھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے ہین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہمنے اونکے تئین اسلام پیش کیا اونھون نے انکار کیا تب ارادہ اونکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہمکو قتل سے منع کیا اور کہا یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرض کہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل اہناس کے پہونچے اور ہمنے وہان خیمے برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھنچی تھین اوسوقت زبیر نے باواز بلند تکبیر وتہلیل کی اور مسلمانون نے بھی صدائین تکبیر کی اس زور شور سے بلند کین کہ زمین ہل گئی اور رومی اپنے خیمونسے باہر نکلکر ہمکو دیکھنے لگے اور وہ دشمن خدا ارنوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اوسکے ساتھہ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب ونواب یعنے اہل خدمات واہل مہمات وارباب دولت وسران مملکت تھے اور یہ سب اوسکے گرد بگرد داہنے بائین سے حلقہ باندھے تھے پھر جب ہملوگ اونکے سامنے بڑھے تو وہ آپسمین شور وغوغا کرنے لگے اور اپنی زبان مین بول چال کرتے تھے وبالاعلان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہون مین ہماری جماعت کو کمتر دیکھتے تھے چنانچہ جب زبیر اونکے قریب گئے نَشَرَ رَایَتَہٗ یعنے اپنے علم کو نکالا دیکر یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار

یَا اَہْلَ اَہْنَاسِ الطُّغَاۃِ الْکَوَافِرِ ۞ وَیَا عُصْبَۃَ الشَّیْطَانِ مِنْ کُلِّ غَادِرِ ۞ اَتَتْکُمْ لُیُوثُ الْحَرْبِ سَادَاتُ قَوْمِہَا ۞ عَلٰی کُلِّ مَشْکُوْلٍ مِنْ کُلِّ ضَامِرِ ۞ فَاِنْ لَمْ تُجِیْبُوْا سَوْفَ تَلْقَوْنَ ذِلَّۃً ۞ وَنَقْتُلُ مِنْکُمْ کُلَّ کَلْبٍ فَاجِرِ

یعنے اے اہل اہناس اے سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سبکے سب دغاباز آپہونچے ہین تمہارے پاس شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب یہان مشکول اور ناقون پر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نکروگے

تو ذلت وخواری مین پڑو گے اور تم مین کا ہر ایک سگ نابکار مارا جائیگا وبعدازان راوی رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم
اور بھی قریب اوس قوم کے نازل ہوئے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور پیرامون اونکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب
اونھون نے تکبیر کی تو اونکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان ہلا کر یہ اشعار رجز پڑھنا شروع کیا اشعار
يَا اَهْلَ اَهْنَاسِ لِكِلَابِ الطَّوَاغِيَا اَتَتْكُمْ لُيُوثُ الْحَرْبِ فَاصْغُوا مَقَالِيَا وَقَرُّوا بِاَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ
وَاِلَّا تَرَوْا اَمْرًا عَظِيمًا مُدَانِيَا وَقَرُّوا بِاَنَّ اللهَ اَرْسَلَ اَحْمَدًا نَبِيًّا كَرِيمًا لِلْخَلَائِقِ هَادِيًا
یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمہارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول ومقال اونکے گوش دل
سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئنہ اللہ وہ ہے جسکے سوا کوئی پروردگار دوسرا نہین ہے اور اگر اقرار اس امر کا
نکروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھو گے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالی نے احمدؐ کو نبی صاحب کرم بھیجا ہے اور اونکو
خلائق کا ہادی کیا ہے یعنے یہ اقرار کرو کہ محمدؐ رسول ونبی خدا کے اور رہنما ہر دوسرا کے ہین اور راوی نے کہا کہ بعدازان
فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نگذری تھی کہ امیر میسرۃ بن مسروق العبسی آگے بڑھے اور
اونھون نے اور اونکے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اونکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب
تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوئے پھر میسرہ اپنا نشان چمکاتے ہوئے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اشعار
اَتَيْنَا اِلَى اَهْنَاسٍ مِنْ كُلِّ غَضَنْفَرٍ عَلَى كُلِّ صَهَّالٍ مِنَ الْخَيْلِ اَجْرَدٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُونَا شَكَرْنَا فِعَالَهُمْ
وَاِلَّا اَبَدْنَاهُمْ بِكُلِّ مُهَنَّدٍ وَنُخَرِّبُ اَهْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَهْلَهَا اِذَا خَالَفُوا دِينَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل وشور کرنے والے کے یعنے ہنہناتے گھوڑون
اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہے اجرد وہ گھوڑا ہے جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور روئین گھنے ہون تو وہ مطبوع وپسند
عرب ہوتا ہے) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اونکے کردار سے مشکور ہونگے اور انکی قدر دانی و
شکر گذاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اونکو ہلاک کرینگے شمشیر ہندی سے (مترجم
کہتا ہے مہند وہ بھی سیف ہندی کہ ہندی آہن وولایتی ساخت ہو یعنے جسکا لوہا ہندی اور ساخت اوسکی ولایتی ہو)
اور ہم خراب وویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اوسکے باشندونکو جبکہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمدؐ ہے
راوی نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جاکر قیام پذیر ہوئے اور بعد اونکے قریب
بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اونھون نے اور اون سب
مسلمانون نے غل مچاکر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان ان اشعار سے رجز خوان ہوئے هَلُمُّوا اِلَى اَهْنَاسٍ يَا اٰلَ هَاشِمٍ
وَيَا عُصْبَةَ الْمُخْتَارِ نَسْلَ الْاَكَارِمِ دُوْنَكُمْ ضَرْبَ السِّهَامِ بِشِدَّةٍ قَطْعَ رُؤُوسٍ ثُمَّ فَلْقَ جَمَاجِمِ
لَتَنْصُرُ دِينًا لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْهُدَى الْمَبْعُوثِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے

ہجوم کرو اور اے قرابتداران احمد مختار نسل بزرگوار ان بزرگ اصل کو ضرب سہام یعنے مارنا تیر کا شروع کرو یکبارگی حملہ کر کے واسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرنے جمعیت ونکی اوسکے البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبی کی وہ نبی کہ محمد ہین وہ محمد جو نبی ہین ایسے نبی جو ہادی و راہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادۂ خدا ہین اور آل ہاشم سے ہین اور **راوی** نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جب کہ شام ہوگئی تو مسلمانون نے بجائے خود شب باشی کی اور رات کو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیے اور رات بھر فجر تک اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد رضی اللہ عنہ نے باصحاب خود پیش قدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب کے سرگرم نعرۂ تکبیر ہوئے پھر وہ آگے بڑھ کر علم لٹکاتے ہوئے ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا **اشعار**

أَنَا الفَارِسُ المَشْكُورُ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ ۔ وَنَاصِرُ دِينًا لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۔ لَعَلَّ نَنَالُ الفَوْزَ عِنْدَ إِلٰهِنَا
فَأَفُوزُ مِنْ أَضْحَى نَزِيلِ المُؤَيَّدِ ۔ وَنَقْتُلُ عِبَادَ الصَّلِيبِ جَمِيعَهُمْ ۔ بِأَسْمَرِ خَطِّيٍّ وَعَضْبٍ مُهَنَّدِ

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمد ہین سو کیا عجب ہے کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین پس تیغ فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد اور صحیح نازل ہونے والا اور مدد پانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستونکو سیف خطی اور شمشیر ہندی سے اور **راوی** نے کہا کہ پھر مقداد بھی بعد انشاد اشعار کے محاذی ابو فضل کے جا کر قیام گزین ہوئے اور درمیان ان امراے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہمکو دیکھا (کہ ہم چندین ہزار بہ نسبت اونکے شمار کے کمتر تھے) تو اونکو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھہ لوگ نہین ہین چنانچہ اوس روز تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہمنے کچھہ کلام کیا نہ وہ کچھہ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اوٹھی اور گھوڑونکی دوڑ سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا تو اون گھوڑون پر سواران حجازی سوار تھے اور قریب آنکر اونھون نے بصداے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اونکے سب مسلمانون نے بھی پکار کر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوئے اور ان صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صداہاے تکبیر پیہم سنین اور زبیر و فضل وغیرہ اونکی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اون لشکر مین تو خالد بن الولید ہین اور اونکے پہلو بہ پہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابو ذر الغفاری و ابو ہریرۃ الدوسی کہ اونکا نام عبدالرحمن تھا و دیگر امراے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھہ تھے پھر جسوقت روم نے یہ حال نزدیک سے دیکھا تو رعب اونکے دلونمین غالب ہوا پھر لشکر اصحاب متصل اہناس کے جا اوترا اور ہر گروہ اپنے اپنے مرکز و مورچے مین فرود کش ہوئے اور اوس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب امرا و صاحبان نشان پاس خالد کے جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسکو بھیجنا چاہیے

اور کون جاویگا یہ سنکر مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لائق اس امر کے ہو بسم اللہ جاؤ اور جس جس کو چاہو اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور میسرۃ بن مسروق العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بروقت انکی روانگی کے خالد نے انسے فہمایش کی کہ تم جا کر پہلے اوسکو دعوت اسلام کرو جب نمانے تو اوس سے طلب جزیہ کرو اگر اس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ اپنی جانونکو حراست و حفاظت مین رکھو یعنے اوسکے شر سے ہوشیار رہو راوی کہتا ہے پھر یہ لوگ روانہ ہوئے اور اونکے لشکر کے قریب پہونچے اوسوقت سوار اونکے میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمونکی کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اونکے حجاب و نگہبانون نے دیکھکر پکارا تم لوگ کون ہو کدھر آتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب نے اپنے بطریق کو خبر دی اوسنے حکم احضار کا دیا جب یہ لوگ روبرو اوسکے حاضر ہوئے تو اوسکے ملازمون نے ڈانٹ کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک ملک ہے یعنے آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر ان لوگون نے اس بات کی کچھ پروا نکی اپنے گھوڑونسے نہ اوترے مگر عین دروازہ سراپردۂ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے رہے یہانتک کہ انکے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر داخل ہوئے مگر اپنے گھوڑونکی لگام اپنے ہاتھونمین تھامے رہے ہرچند غلامون نے چاہا کہ ہم گھوڑونکی پکڑ لیوین پر اونھون نے نمانا اور اونکے ہاتھونمین باگین ندین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو انکو یون ہین آنے دو پھر جسوقت یہ لوگ داخل ہوئے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بدر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور اوسکے گرداگرد تمام رئیس و نواب و ارباب دولت و ارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اون سب کے ہاتھونمین تلوارین اور گرز و تبر تھے پھر جب ملک نے ایلچیونکو دیکھا تو اوسکا رنگ متغیر ہوگیا اور دہشت مین آگیا اور انکو اذن بیٹھنے کا دیا ان لوگون نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہمپر حرام ہے آخر اوسنے حکم کیا تو وہ فرش اوٹھا کر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان اوسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ ان لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جب تک کہ تو اپنے تخت سے نیچے اوتر آوے چنانچہ اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اونکو اشارے سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون نے چاہا کہ اون ایلچیون کے ہاتھ سے تلوارین وغیرہ چھین لیوین مگر بادشاہ نے اونکو اس ارادے سے بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہرگونہ تعرض و مزاحمت سے باز رہے تب بادشاہ نے اونسے قصد مکالمہ کیا اونھون نے انکار کیا کہ جب تک اپنے تخت سے نیچے نہ آویگا ہم کچھ کلام نکرینگے بالآخر وہ تخت سے اوتر آیا اور عربی زبان مین کلام کرنے لگا اور اونکے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم تمکو نہ چھوڑینگے اور اس دیار سے نجاوینگے جب تک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے

یا قتال کرے یہ سنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدۂ قتال ہے تب یہ لوگ اوسکے پاس سے باہر نکلے اور جواب لیکر خالد کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اوسوقت سائر امرا نے تیاری جنگ کی کر دی جب صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی اَلنَّفِيْرُ اَلنَّفِيْرُ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبُوْا وَلِلْجَنَّةِ اُطْلُبُوْا یعنے نکلو اور چلو اے لشکر خدا سوار ہو اور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ و میسرہ کے ترتیب دئے اور قلب جیش اور جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور مؤخر لشکر یعنے پشت لشکر پر میسرۃ بن مسروق العبسی مع مالک اشتر کے تھے اونکے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین وانصار سے راوی نے کہا بعد ازان تھوڑی دیر گذری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور اپنے صلیبونکو روبرو کیا اور راوی نے بواسطہ رافع بن مالک اور عباد بن مازن کے محمد بن مسلمۃ الانصاری سے روایت کی اونھون نے بیان کیا جب نشان اوس قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہمنے اون نشانونکا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور نیچے ہر صلیب ہزار ہزار سوار تھے چنانچہ پہلے جسنے اونمین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اوسکا لباس دیبای سرخ تھا اوسکے سر پر خود اور اوسپر دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جسوقت اوسنے مبارز طلبی کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلۂ خثعم سے جسکا نام زید بن ہلال تھا اوس سے لڑنے کو نکلا سو اوس بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اوسکے مقابلے کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب برآمد ہوئے اور کچھ دیر نہوئی کہ اوسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری جو اوسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اوسیدم واصل جہنم ہوا تب عبد اللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر ایک رومی سوار نکلا تو اوسکو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اوسکو بھی مار لیا پھر عبد اللہ اونکے میمنۂ لشکر پر جا پڑے اور صفونکو الٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرونکو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر اونکے بعد شرجبیل بن حسنہ نکلے اونھون نے بھی مثل عبد اللہ کے قتل و قتال کی پھر اونکے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور بعد اونکے جابس بن مرداس نے اور بعد اونکے ابو ذر غفاری نے پھر جملہ مسلمانون نے حملہ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کر کے زرہین پہنکر اور تلوارین پکڑ کر غرغہ کر دیا کہ ہنگامہ قتال علی الاتصال سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اوسوقت خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر الٹ دیا اور قتال شدید کیا یہانتک کہ رات ہو گئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہو کر مراقبت و نگہبانی کرتے تھے اور اپنے قتیلونکا تفحص جو کیا تو اونمین سے چہل و دو مرد شہید ہوئے تھے

اونمین شہید ونمین ربیعۃ بن عامر الدولی وزید بن ربیعۃ المحاربی وغانم بن نوفل المحاربی وصفوان بن مرۃ الیربوعی و
دیگر مردم مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایک ہزار وزاید از سہ صد مارے گئے اور اون دشمنان خدا نے رات کو
اپنے صحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھہ اونپر ہنگامہ حرب مین سختی گذری تھی باخود ہا تذکرہ کرنے لگے اور صعوبت جنگ اونپر
دشوار ہوئی اور بطریقونکو عجز و انکسار ہوا و بالآخر آمادہ ستیز ہوئے پھر جسوقت صبح ہوئی اور سپیدۂ فجر
نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہوکر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی صفین
باندھین اور بطریقون نے اپنی تیاری کی اونمین سے ایک بطریق عظیم حاکم طلنسا کا میدان مین نکلا اور زرہ حربی
پہنے تھا پھر اوسنے مبارزطلبی کی تب ادہر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور اون دونون مین معارکہ محاربہ
ہونے لگا اور دونون کی وارین خالی گئین آخر کار فضل بن عباس کی ضربت نے سبقت کی کہ اوس
بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اوسکے گلے ڈاڑہ تک اوتر آئی وہ تیورا کر زمین پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور
اوسیدم فی النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اوسکو بھی مارلیا اور اسیطرح علی الاتصال قتال کرتے رہے
یہانتک کہ اونکے چار جرّار کو قتل کیا پھر جملہ روم نے یکبارگی حملہ کردیا اور ادہر مسلمانون نے یورش کی
چنانچہ ضرار بن ازور اور عمرو بن غانم الاشعری و فضل بن عباس و محمد بن عقبۃ بن ابی مُعیط و مسلم و جعفر و علی پسران
عقیل و عبداللہ بن جعفر و سلیمان بن خالد و عبدالرحمن بن ابی بکران سب نے حملۂ شدید اور نیزہ بازی و تیغ زنی
کی شدت ہوئی اور چالش مردم و کاوش اسپان سے گرد و غبار تا آسمان بلند ہوا یہانتک کہ دن کی رات
ہوگئی اور تیرونکی بوچھار نیزون کی مار ہونے لگی جا بجا بے پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہوگئے اور سوائے
گھوڑونکی دوڑ اور تلوار نیزے کی وار اور فوارے خون وسیلان عرق کے اور کچھہ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ
تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی کرتے تھے اور گونج رہے تھے اوسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کی طرف
نظر کی اور دعا کرنے لگے یَا عَظِیْمَ الْعُظَمَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا نَصْرَکَ کَمَا اَنْزَلْتَہٗ عَلَیْنَا فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ
وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ یعنے اے عظیم العظما ہمپر فتح ونصرت نازل کر جسطرح تونے اکثر
معرکون مین ہماری امداد کی ہے اور ہمکو غالب و ظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نگذری کہ ہمنے دیکھا اون کفار
مین سے کشتہ پر کشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے
یہ حال دیکھا تو دروازۂ شہر کیطرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے پیچھا کیے
جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانونکو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اوسکی کچھہ پروا نکرتے تھے اور
باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی اہناس اندر شہر کے داخل ہوگیا اور اوسکے تئین خالد و دیگر امرا
ہمراہی وہان تک ہانک لائے تھے اور اوس جگہہ ایک جماعت روم بجمعیت پانچ ہزار سوار کے جو وہان بچے تھے

اونسے قریب پھاٹک شہر کے غروب تک اور چلی اور فصیل حصار سے پتھر چلے تاآنکہ مسلمانون نے اونمین سے قریب
تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہوگئے اور دروازہ مضبوط بند کر لیا اور فصیل شہر پناہ پر
چڑھ گئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہانتک کہ رات درمیان مین حائل ہوئی **راوی** نے کہا کہ آخر مسلمانون
نے حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ در رکھا اور ہر روز پیہم اونکے درپے جنگ رہتے تھے اور حال یہ تھا
کہ فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت محکم و استوار تھا اور اہل سادہم ہر روز اطراف شہرستان پر تاخت و
تاراج کرتے تھے **راوی** نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہناس سے مردم توانا ناتوان ہوگئے اور ناتوان
مر گئے اور آمد مدد اونسے منقطع ہوگئی اور نفوس اونکے تنگ آگئے اور صحابہ کو اونمین بڑی آرزو تھی پس خالد نے
اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ فتح باب نے تھکا دیا ہے اتفاقا ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان
تھا کہ وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اوسنے اپنی جان راہ خدا مین
فدا کی کہ وہ بہنسا مین قریب بلد شرقی لب بحر یوسفی جنگ مین صاحب طماسکے جو نیستان زار ہے شہید ہوا
اور ذکر اوسکا عنقریب اپنے محل پر آویگا انشاءاللہ تعالی غرض کہ اوس مرزبان نے عند المشورہ کے
خالد سے کہا کہ ہم جب بلاد فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اوسکی فتح پر قدرت نپاتے تھے اور
عاجز ہوجاتے تھے تو ہم لوگ روغن زیت اور گوگرد جمع کرکے لکڑی کے صندوقون یعنے پیپون مین بھر دیتے
تھے اور اونمین کڑے اور دستے لگے ہوتے تھے تا لوگ اوٹھائے رہین اور اوس سے بچے رہین اور وہ
اون پیپونکو دروازے سے ملا دیتے تھے اور اونمین آگ لگا دیتے تھے اور اوسکا رخ پھیر دیتے تھے تاآنکہ
روغن اوسکا دروازے مین چپیدہ اور شعلہ اوسکا درگرفتہ ہوکر لوہے کو گداختہ کر دیتا تھا اور لکڑیونکو جلا دیتا
تھا اور چٹخنے لگتے تھے پس دروازہ منہدم ہوکر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین
انشاءاللہ تعالی پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد جمع کیا اور پیپونمین بھرا اور اون مین
لمبے دستے اور حلقے لگا دیے اور اوسکو لوگون نے اوٹھا لیا اور اونکے پیچھے پیچھے براء سوار اونکا قتال
کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان آگے آگے تھا تا حاملان پیپونکو تدبیر بتاوے کہ اوسکو کیونکر عمل مین لانا چاہیے اور
اور وہ لوگ اپنی سپرونمین اور زرہونکے نقابونمین چھپے تھے کیونکہ بالاے فصیل سے اونپر پتھرون اور تیرونکی
بوچھار تھی یہانتک کہ دروازہاے شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور
بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب اوس پھاٹک سے ملصق ہوئے تو پیپونکو بلند کیا اور اونمین آگ
ڈالدی دفعۃً زیت و گوگرد مشتعل ہوئی پھر اوسکا رخ پھاٹک کیطرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک
لحظہ مین آگ دروازے کو لگ گئی پھر چٹخنے لگے لکڑیان جلنے لگین لوہے پگھل گئے شعلونکی بھڑک فصیل تک

پھونچی برج مین آگ لگی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اوسپر تھے دبکر مر گئے اور جماعت کثیر اونمین سے ہلاک ہو گئے اور مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوئے اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہاے تراشیدہ کے ستونون پر قایم تھا او رہبانون نے اوسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازۂ شہر پر کیا کہ اومین زیت و کبریت سے آگ لگا کر ہدم کر دیا آخر جب اوس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اوسکو یاراے صبر و قرار باقی نرہا دیگر دروازے بھی کھلوا دیئے اور خود مع اپنی جماعت خدم وحشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان پکارنے لگا اوسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اونھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم اونکے قتل کا کیا پھر جسنے اسلام قبول کر لیا اوسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اوسکو قتل کیا بعد ازان بازاریون اور رعیتون نے استغاثہ کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیردست و مغلوب ہین چنانچہ اونمین سے جو اسلام لایا اوسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے دین پر باقی رہا اوسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہانکے محلات و مکانات کھدوا کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون نے وہانسے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرئی و خلعتہاے فاخرہ و فرشہاے مکلف وغیرہ بہت کچھ حاصل کیا اور اوس شہر پر عبادۃ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اونکے ساتھ تین سو جوان تعینات کر دیئے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر مین سے کوئی باقی نرہا مگر وہ لوگ جو اسلام لائے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنائی اور خالد بن الولید جب امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکالکر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا کہ وہ اوسکو بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کر دین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی او اون لوگونکا جو مصر اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اسکے خالد نے باتفاق جماعت امراکے اہناس مین چالیس مقام کیے و بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور اونکے ساتھ بہون بہا جوانون کو شریک کیا اور ہزار سوار اونکے ہمراہ کر دیے اور اونکو حکم کر دیا کہ اونکا تم لوگ جب بلاد مین بطلوس کے نازل ہو اور باشندگان شہرستان بھی وہین پھونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اونکو بھی ہمراہ لیکر روانگی کا طرف بہنسا کے پھونچاؤ اور تم سب کے لیے یہ حکم ہے کہ جو تمسے مقابلہ کرے تم بھی اوس سے مقابلہ کرو اور جو کوئی تمسے آشتی کرے تم بھی اوس سے آشتی کرو اور جو تمسے صلح کرے تم بھی اوسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پھونچے چنانچہ بعد روانگی عدی بن حاتم کے پھر خالد نے اونکے پیچھے غانم بن عیاض الاشعری کو لشکر دو ہزار سوار کے رخصت کیا اور انھین کے ساتھ فضل بن عباس و حبیب بن عیینۃ الفزاری و ابوذر الغفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و علی پسران عقیل

وعبداللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد و محمد بن طلحہ و عمرو بن [illegible] رضی اللہ عنہ کاتب وحی رسول اللہ صلعم
تھے اور خالد نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ [illegible] پہونچو اور ہم بھی تمہارے
پیچھے آتے ہین بلاشبہ بلکہ مجھے اور میرے اصحاب کو [illegible] تم لوگ [illegible] اسلام کی طرف
دعوت و طلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور [illegible] واجب ہین
اور جو ہمپر حرام ہین وہی اونپر بھی حرام ہونگے اور [illegible] اسلام سے انکار کرین [illegible] جزیہ دینے سے
انحراف کرین اونسے حرب و قتال [illegible] قریب قریب لگنا
اور کوچ نکرنا مگر ایک ساتھ اور ہر ایک جماعت کو جدا جدا [illegible] نزدیک
نہ دور دور اسلیئے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی ایسی واردات [illegible] دوسری جماعت اوسکی
کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیئے کہ ثابت رہو اور ثابت قدم رہو اور نیتونکو خالص لوجہ اللہ اور عزم کو
بالجزم رکھو پھر جسوقت تم لوگ خاص حضا تک پہونچو [illegible] اوس قوم کی دار السلطنت و محل ولایت ہے
تو وہانکے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اوسکو پیام [illegible] دعوت اسلام کے اگر وہ
قبول کرے تو اوسکو بدستور اوسکے ملک [illegible] چھوڑ دو کیونکہ اوس سے ہمکو اور اوسکے ملک سے کچھ تعرض
و غرض نہین ہے اور اگر وہ انکار کرین تو مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھونسے جزیہ پیش کرین اور اگر اوسے
جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم سیف ہے اور میرے تئین خبر پہونچی ہے کہ وہ بہت بڑا شہر ہے اور وہانکے
باشندے بکثرت ہین اور اوسمین خیل کثیر ہے یعنے جمعیت سوارونکی بہت ہے اور اوسکے حوالی و مضافات
مین بہت سے شہر و قصبات و بازار و قریات ہین پھر جو لوگ تمسے آشتی و مصالحہ چاہین تو تم اونسے صلح کرو
اور جو تمسے مقاتلہ کرین تو تم بھی اونسے قتال کرو اور تمکو استواری و ہوشیاری اپنے امور کی لازم ہے اور
خلوص نیت و صدق عزیمت ضرور ہے جیسا کہ حق تعالی نے اپنی کتاب محفوظ مین فرمایا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِینَ
آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنے اے مومنو صبر و قرار پکڑو
اور آپسمین امر بصبر کرو اور باخود تمام ارتباط و اتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہے کہ رستگار ہو
اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ امرا کے خالد نے مغیرۃ بن شعبہ کو بلوایا اور اونکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ
جد زیاد بھی رہتے تھے اور وہ قریہ دریوط مین قریب طنبدی کے تھے اور قریب ہے کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور
اونکے اصحاب کا یہین جنگ دیر مین آویگا انشاء اللہ تعالی و بعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک
عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم مین سے ہین و نیز ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگون سے بھی تجدید بیعت
کرکے وداع کیا راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی و میمون جو روانہ ہوئے اور چلتے چلتے مدد و میدم مین

جب پہونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقاً وہ وہان باشندگان اوس دیار سے مصالحہ کر چکے تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اونسے جزیہ مقرر کرا لیا تھا جسقدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل تیرشلت سے بھی بعد قتل اونکے بطریق و رئیس کے وہی معاملہ کیا گیا اور اسیطرح اوسطرف سائر بلاد کے باشندگان سے شہر دشہور تک یہی معاملہ یعنے مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اوس اقلیم مین نزلے امان دی گئی اور وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا و بعد ازان اہل اسلام نے ایک جماعت مسلمین کی مرتب کرکے طرف بر شرقی کے روانہ کیا اور وہ یہ لوگ تھے مثل رفاعۃ بن زہیر المحاربی و عقبۃ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ تھے پھر ان سبھون نے حدود عقبہ مین جو متصل حلوان ہے جاکر اون قریون اور بلاد پر تاخت و تاراج کرنے لگے اور جنھون نے مسلمانون سے مصالحہ چاہا تو اونھون نے بھی اونسے صلح کر لیا اور جسنے انکار کیا اوس سے قتال کی و بعد ازان جب یہ لوگ طرف شہر صفیح و بیرنیل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا اور وہ معروف بنام صول تھا چنانچہ وہانکے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا و بعد ازان مسلمانون نے وہانسے تیاری کوچ کی کر دی پھر عدی بن حاتم وہانسے چلے تو قیس بن الحارث سے قریب اوس قریہ کے ملاقات ہو گئی جو معروف بمعین تھا اور میمون جاکر اوس قریہ مین اوترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث نے میمون سے کہا تم یہان مقام کرو جب تک اس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہو جاوین یا تو قتیکہ امیر خالد کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے خواہ اوس زمانے تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہمکو کچھ اجازت لیوین تب اور عدی مع اپنی اولاد کے اوس قریہ مین اوترے جو معروف بہ بنی عدی ہے و بعد ازان عدی نے اپنے پدر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین چھوڑ کر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث جو مع اپنے اصحاب کے چلے تو اوس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف بنام جوہین ہے اور اوس شہر مین پہونچے جو معروف بدلاص ہے تب وہانکے باشندے بعد قتل ہو جانے اپنے بطریق کے حاضر ہوئے اور مصالحہ ہوا و بعد ازان درمیان حدود بلاد اور ترائیون مین دریا کی جا پہونچے پھر رفتہ رفتہ شہر بالکری پر نازل ہوئے اور اونکے عقب پر غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اوس شہر مین ایک بہت بڑا اور معروف بدیرابی جرجا تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اوس عید کو وہان مجتمع ہوتی تھی اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا وہان قریب اونکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص تیونمین سے صحابہ پاس آیا اور اوسنے اجتماع مردم روز عید سے خبر دی یہ سنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے اصحاب کے فوراً تیار ہو گئے اور رفاعۃ بن زہیر المحاربی او نیز افسر تھے تا آنکہ اوس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبطلک ایک

جمعیت سواران مسلح وزرہ پوشونکی گرد اوس دیر کے حراست وحفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اوس شہر
اپنے خورد و نوشش و خرید و فروخت و زینت و آرائش مین مشغول تھی سوا اونھون نے اپنے اشتغال مین کچھ خیال
نکیا مگر یہ کہ خیل مسلمانونکا اونکے سر پر جا پہونچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ
نکلے پھر صحابہ نے تمام جو کچھ بازار مین مال و اسباب تھا لوٹ لیا اور جانور اونکے اونٹ گھوڑے بیل
بھیڑ سب ہانک لے گئے اور دیر کو گھیرے رہے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب
مسلمانون نے زنجیرین اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیوار پر چڑھ کر اندرون دیر داخل ہوئے
اور وہان سے مال و متاع اور ظروف طلائی و نقرہ بہت کچھ لیا اور سو آدمی گرفتار کر لئے اور کچھ قتل ہوئے
باقی بھاگ گئے و بعد ازان اندرون شہر داخل ہوئے اور شہر ببا الکبری سے نزدیک اور بحر یوسفی سے
قریب بہت سے قریات قصبات تھے اور درمیان اون دیہات کے ایک شہر تھا معروف بسحاق
اوسمین ایک بطریق عظیم رہتا تھا اور وہ بطلیوس بادشاہ کے عائدین سے تھا جب اوسکو خبر ورود صحابہ
کی معلوم ہوئی تو اوسنے لشکر ونکو جا بجا سے شہر ہاے اقفس و شمصطا و بیلقون و نشابہ وغیرہ مین جمع کیا
اور خیل روم کو زمیداران و نصاری سے چھ ہزار فراہم کیا اور اون سبکو لیکر صحابہ کے مقابلے مین نکلا اور
ایسا ہوا کہ اہل ببا الکبری اور وہانکے گرد و نواح والے اور اسیطرح اہل ہوریت یہ سب پاس قیس بن الحارث
کے حاضر ہوکر صلح کر چکے تھے بعد ازان یہ سب لشکر مسلمانونکا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پہونچے
جو معروف بہ بنی صالح تھا اور سب چلے جاتے تھے ناگہان ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ ہٹا تو چھ صلیب نظر
آئے اور ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانون نے اونکے تئین دیکھا تو اونکو اتنا وقفہ
اور اتنی مہلت ندی کہ وہ انپر حملہ آوری مین سبقت کرین تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق
تک گئی اور سم اسپان فولاد نعل سے شرارے اوڑنے لگے اور دونون طرف کی جماعتین جو جارہ ہوئین
اور دونون فریق مین ہنگامہ ستیز سرگرم ہوا فَلِلّٰہِ دَرُّ رَفَاعَۃَ بْنِ زُھَیْرِ الْمُحَارِبِی وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ
الْجُھَنِی وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ الْعَبَسِی وَمَیْسَرَۃَ بْنِ مَسْرُوقٍ الْعَبَسِی یعنے حق تعالی جزاے نیک عطا کرے
رفاعہ کو و عقبہ و عمار و میسرہ کو کہ ان سب نے کیا داد مردانگی دی اور بڑی بہادری کی راوی نے
کہا پھر صحابہ نے اوس قتال شدید مین صبر جوانمردونکا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جسکا نام لاوی بن ازرمیا تھا
اور وہ حاکم شہر سیزا اور بڑا شہسوار و مرد میدان کارزار تھا جنگاہ مین آکر مبارز طلب ہوا اور چالش و حملہ کرنے لگا
اور مردمان متعدد اوسنے قتل کیے اوسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل لاوسی اوسکے مقابل مین آئے
مگر اوسنے سنان کو شہید کیا تب اوس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوئے پھر دونون نے باہم چالش گری

و معرکہ آرائی اور تیغ زنی و نیزہ بازی کی اور اون دونو نمین از روے ضربت کے عمار سابق و چابکدست تھے آخر او نمون نے اوسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اوسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک و خون مین لوٹنے لگا اور او سیدم مر گیا یہ حال دیکھکر روم طیش مین آئے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک ہو کر اونمین سے سوارونکی ایک جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اونکے گھوڑے کو پے کیا اور سب نے ہجوم کرکے اونکو شہید کیا رحمہ اللہ تعالی چنانچہ مسلمین مین سے پندرہ آدمی شہید ہوئے اور راوی نے بواسطۂ سنان بن نوفل و مالک کے غانم الیربوعی سے کہ وہ خیل مین رفاعہ بن زبیر المحاربی کے تھے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کیے تھے اوسوقت رفاعہ مسلمانونکو حرب و ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

يَا مَعْشَرَ النَّاسِ وَالسَّادَاتِ وَالهِمَمِ ‏ وَيَا أَهْلَ الصَّفَا يَا مَعْدِنَ الكَرَمِ
فَاصْدُقُوا العَزْمَ لَا تَبْغُوا بِهِ فَشَلًا ‏ وَمَلِّئُوا الضَّرْبَ فِي أَهَامَاتِ القِمَمِ
وَاتْرُكُوا القَوْمَ فِي البَيْدَاءِ مُطَرَّحَةً ‏ عَلَى الثَّرَى خَمْشًا بِالذُّلِّ وَالنِّقَمِ

یعنے اے گروہ مردم اے جماعت بزرگوار اور اے اہل ہمت اور اے اہل صدق و صفا اور اے معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم راست و استوار کرو اور اوسکو فاسد نکرو بودے ہونے سے اور قوت پکڑو ضرب لگانے کی سرونمین اور اونکے بدنون پر یعنے اونکے سر کاٹنے مین چستی و چابکدستی کرو اور قوم کو ہلاکی مین چھوڑو کہ وہ زمین پر خراشیدہ و زخمی ہو کر بذلت و خواری تمام پڑے ہون اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا چنانچہ رفاعہ رضی اللہ عنہ لوگونکو آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات و اقبال یعنے اے سردار و پیش قدمی کرنے والو تمکو مژدہ ہو کہ اب و میون سے کوئی کبھی تمسے مقاومت نکریگا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنت مین و ہر آئینہ جنت تمہاری تلوارونکے سایہ مین ہے رفاعہ نے کہا پھر جس عرصے مین کہ ہم سرگرم شدت قتال تھے ایک غبار نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق آہن نظر آئے کہ اونپر زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور اونکے سرون پر خود ہاے عادیہ درخشان تھے اور نیزے خطی اونکے زیر ران دبے تھے اور عربی گھوڑون پر وہ سوار تھے آخر ہمنے جو اونکو غور سے دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد و عبد اللہ بن طلحہ اور اونکے بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید و محمد بن عتبہ و محمد بن ابی ہریرہ تھے و باقی دیگر صحابہ و امرا تھے رضی اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے انکو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اوس جماعت نے جب ہم لوگونکو دیکھا تو باواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اونکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ آکر ہم مین شامل ہو گئے اور اون لوگونمین سے ہر ایک نے بطریقہ نیسے مبارز طلبی کی پھر جو سامنے آیا اوسکو قتل کیا بالآخر جب روم نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہو کر بھاگے اور راہ فرار کیطرف قرار پکڑا اور صحابہ نے اونکا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوئے حوالی و حدود شہر سیزر اور سیلقون تک پہونچے اور فراریونمین سے قریب پانسو آدمی کے اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے اونمین سے قتل ہوئے اور باقی طرف قریات و بلاد کی بھاگ گئے اور بعد قتل بطریق سیزر کے باشندے وہانکی قوم نصاری اور اہل بازار سے مسلمانونکی پاس گئے اور اونسے استحکام صلح کا کیا اور ادائے جزیہ پر سب متفق ہوئے اور اسطرح

وہ لوگ جو اوس شہر کے گرد نواح کی بستیون مین بستے تھے حاضر ہوئے اور ادائے جزیہ پر صلح پذیر ہوئے اور عمرو بن الزبیر با جماعت مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اوس قوم ذمی کے روانہ ہوکر قریب شہر طنبدی و شہر اسنا کے جا اوترے اور اوسمین ایک بطریق رہتا تھا اوسکا نام بولیاص بن بطرس اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانون کی ملاقات کو نکلا اور اوسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا اور یہ اوسکا مکر و زور تھا پھر اوسنے مسلمانونسے عقد صلح محکم کیا اور ادائے جزیہ اپنے شہر کیطرف اور جانب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اوسکے تحت حکومت تھا و بعدازان قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ دریوطین وارد ہوئے اور وہانکے باشندونسے عقد مصالحہ مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور اونمین سے بعضے قریہ اطینہ مین اوترے تھے اور ایک جماعت راتونکو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاص کے مکید سے اندیشہ رکھتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہگئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے کنارے چلے آتے تھے اور اہل سواد و نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اونسے مصالحہ کرتے تھے اور جو اسلام لاتے تھے اونکو چھوڑ دیتے تھے و بعدازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اوس شہر مین وارد ہوئے جو اب معروف بنام قس ہے اور وہ اسلیے قیس کے نام سے قس مشہور ہوا اور اوس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس بادشاہ کے امراؤن سے اور اوسکے بنی اعمام سے تھا اور اوسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد و نواح اوسکے پاس درمیان شہر کے مجتمع ہوئے اور قیس نے دو مہینے تک اوسکا محاصرہ رکھا و بعدازان دروازہ جلاکر کھول لیا اور اوسکے اندر داخل ہوئے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان انکے اور مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہو چکی تھی کہ وہان سے شکست پاکر حصار قس مین آکر متحصن ہوئے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرہ کے اس شہر کو فتح کیا اور اوسکے بطریق کو قتل کیا اور مال اوسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اوس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعدازان لوگونکو طرف اسلام کے دعوت و طلب کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو اونپر جزیہ مقرر ہوا و بعدازان حوالی و اطراف مین شہر قس کے جو بلاد آباد تھے اور اونہی نواحی مین شہر بالی بھی واقع تھا تو اون سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعدازان طرف شہر کفور کے دوڑ ماری تو وہانسے ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی دہشور کا تھا جو مقتول ہوا اور اوسکا بھائی بطرس تھا آخر اوس بطریق نے آکر مسلمانونسے مصالحہ کیا اور ادائے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہانسے چلکر قریب شہر دیر سماوط اور اوسکے گرد نواح کی قریات مین وارد ہوئے اور زہیر مع ایک جماعت عرب بمقام زہرہ اوترے ہوئے تھے اور باقی اہل سواد جو بہنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اونھون نے آمد عرب سنی تو وہ اپنا مال و اسباب اور اپنی عورتون اور اولاد کو لیکر شہر بہنسا مین داخل ہوگئے اور اپنے شہرونکو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے اپنے بطریقونکو بھیجا تو اونھون نے اون لوگونکو جو بہنسا مین گرد نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور مایحتاج حصار

جو تا مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کر دیا واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو یہان ہونیوالونکا تھا و اما بولیاص حاکم
طلندی جسنے کیدسے صلح کی تھی سو اوسنے بطلیوس کو یہ لکھہ بھیجا کہ مینے عربونسے بمکیدہ و بکر مصالحہ کیا ہے اور ارادہ میرا اونسے
غدر و عہد شکنی کا ہے چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقونکا تیار و مہیا کرو شاید کہ مین جماعت دلیران مسلمین پر ظفریاب
ہون اور عنقریب تمہارے مقتولونکے خون کا عوض لون اور حال یہ تھا کہ اوس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین منجانب عربان
متفرقہ کے پہونچتی تھین یعنے جن عربون نے تفرقہ اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوائے اونکے اہل بلاد و سواد سے
اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرائے فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اوسکو یقین ہم و غم عظیم
ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقونمین سے کسی پر ظاہر نکرتا تھا بلکہ اونکے دلونکو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہے اگر عرب
ہمسے لڑینگے تو ہم بھی اونسے خوب لڑینگے اگر وہ ہم پر غالب ہونے لگینگے تو ہم اپنے قلعے کے اندر ہو جاوینگے اوسوقت اگر تمام اہل حجاز
جمع ہوکر ہم پر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہونچینگے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بھی دخل نہ پاوینگے و حال آنکہ وہ اس بات سے
غافل تھا کہ حق تعالی اپنے امر پر غالب ہے یعنے اوسکا امر غالب ہے اور وہ ناصر دین اسلام ہے اور ذلیل و خوار کرنیوالا کفار
لئام کا ہے چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاص کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اوسکو پڑہ کر بہت شاد ہوا اور اپنے بطریقونمین سے
ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلوا کر پانچ ہزار سوار روم نصاری وغیرہ اہل قریات سے اوسکے ہمراہ کیا اور اونکو حکم کیا کہ
تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ کمکی شہر طلندی مین پہونچے اور پاس بولیاص کی حاضر ہوئے
وہ ان لوگونکے آنے سے بہت خوش ہوا اور مسلمانون پر عزم یورش کیا اور ادہر اہل اسلام نماز صبح ادا کر چکے تھے کہ دفعتہً خیل
بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اوسوقت مسلمانونمین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو کوچ کرو یعنے تیار و ہشیار ہو جاؤ دیکھو کہ
دشمنون نے ہم پر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور آگے بڑہے اور جسوقت قریب نہر
پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہے اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب پلونکی آڑ مین
چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق سو ذیل سے اوس جانے مین جیسے مغرب و یہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت
مسلمانون نے تابش سنان اور خودونکی دیکھی اور جنبش علمونکی اور چمک صلیبون چاندی سونونکی نظر آئی تو اپنی گھوڑون
کیطرف دوڑ کر سوار ہوئے و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنے لگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتابی سے
اونکیطرف آگے بڑہے اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نکرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کو قتال پر برانگیختہ
کرتا تھا اور پہلے اون غدارون نے یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قوم حمیر و تیرسے
تھے جا پڑے اور اونپر وار تلوارونکے کرنے لگے اور ادہر تو اونکو سب طرف سے گھیر لیا اور ادہر قریب دریو ملاک
جولانی کرتے ہوئے تمام پھیل گئے اوسوقت سلیمان بن خالد و عبد اللہ بن مقداد و عامر بن عقبہ بن عامر و شداد بن
اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھونمین اندھیرا چھا گیا

گھوڑے جو طرارے بھرتے تھے اونکی ٹاپون سے شرارے اوڑتے تھے ہر سمت سنانونکی چمک تھی باگین گھوڑونکی ٹوٹ گئیں
ہاتھونسے لگامین چھوٹ گئین تھین دہشت سے دیکھنے والے مبہوت تھے فکرین گم تھین ہوش باختہ تھے بالآخر اون بکارون
نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنِ الْمِقْدَادِ یعنے حق تعالی جزائے خیر ونیکیان
سلیمان بن خالد وعبد اللہ بن مقداد کی زیادہ کرے کہ ان دونون نے بکمال شدت قتال کی وہ مردان میدان امتحان ہوئے
اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کرتے تھے کہ کبھی اونکے میمنہ پر جا پڑتے تھے اور کبھی مارتے ہوئے میسرہ پر
آپڑتے تھے وگاہے قلب لشکر مین گھس جاتے تھے اور دشمنون نے ان مردونکو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح
داغ سفید یا سفید گل کھال یا بدن مین شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار صاف میان سیاہ مین او سوقت مسلمانون نے
صبر و قرار پکڑا تھا صبر و قرار جوانمردونکا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخمونسے سست ہوگئے تھے اور کفار سخت تھے یعنے
سختی و درشتی پر تھے اور مسلمانون نے اونکے دلیرونکو ہٹا کر اونکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال شدید کر رہے تھے
اور موت پر جان لڑاتے تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت دلاتا تھا اور او سوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے
اے مسلمانو اللہ اللہ جنت تلوارونکے سایہ مین ہے اور وعدہ گاہ نزدیک حوض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یہ کہکے
بڑے زورونکی لڑائی لڑے یہانتک کہ زخمہائے کاری سے سست ہوگئے اور اوس روز لشکر اسلام سے قریب
دو سو بیس مردونکے متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دریوط سے ہے شہید ہوئے اور مسلمانون مین سے
کوئی او سوقت تک قتل نہوا جب تک اونسے دشمنون مین خلق کثیر کو قتل نکر لیا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جب مسلمانون نے
اور سلیمان بن خالد نے دیکھا کہ اپنے اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوئے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی
حملہ کرتے ہوئے میمنہ پر آتے تھے اور عبد اللہ بن مقداد وبقیۂ صحابہ حملہ کرنے مین اونکی اعانت کرتے تھے ثُمَّ تَقَدَّمَ
سُلَیْمَانُ بْنُ خَالِدٍ وَطَعَنَ بِطْرِیْقَ اَسْنَا طَعْنَۃً صَادِقَۃً اَرْدَاہُ عَنْ جَوَادِہٖ وَغَاصَ فِی الْقَلْبِ یعنے بعد ازان
سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ وہی بولیاص تھا نیزۂ کاری مار کر اوسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور اونکے
قلب لشکر مین گھس گئے ترجمۂ دیگر کہ سلیمان آگے بڑھے تو بطریق اسنا یعنے بولیاص نے نیزۂ کاری مار کر اونکو
نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا (مترجم کہتا ہے کہ ترجمۂ ثانی بنا بر سیاق خبر کے صادق آتا ہے)
چنانچہ راوی نے بواسطہ اوس بن شداد وعلقمہ بن سنان کے زید بن رافع سے روایت کی ہے اونھون نے
کہا مین خیل مین اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہمنے مشرکونکو اپنے سے باز رکھا اور دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے
سامنے اولٹے پھرے اور ہمکو یہ خبر نتھی کہ وہ ہماری گھات تاک مین پوشیدہ بیٹھے تھے دفعۃً وہ اپنی کمینگاہ سے ہمپر نکل پڑے
آخر ہمنے اونسے مقاتلہ موت کا کیا یعنے موت کی لڑائی لڑے اور اونمین سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی کے
قتل ہوگئے اور سلیمان بن خالد نے اونکے بڑے بڑے سرداران بادقار اور اونکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار کے

قتل کیا اور اسیطرح عبداللہ بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اونکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنون کی
جو قریب دو ہزار سوار کے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اونکے گھوڑے کو جو اونکی سواری مین تھا پے کیا اور
سلیمان پر تلوارین ماریں یہانتک کہ اونکا دست راست قطع ہوگیا تو اونھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی آخر اوس
ہاتھ کو بھی ایک ہاتھ تلوار کا پڑا کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اونکو ہر طرف سے گھیر لیا پھر جب اونکو اپنے
قتل ہونے کا یقین ہوگیا تو اپنے والد کو سامنے تصور کرکے اس مقال سے گویا ہوئے کہ یَعِزُّ عَلَیکَ یَا خَالِدُ
مَا حَلَّ بِوَلَدِکَ وَلٰکِنَّ هٰذَا فِی رِضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ یعنی ای خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گذریگا وہ واقعہ جو آپکے
فرزند پر گذرا ہے ولیکن یہ سانحہ عین رضاے خداے عز و جل مین واقع ہوا ہے اور حال یہ تھا کہ اونکے سینے مین قریب
بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اونکی قوت نے بہت کمی کی آخر زمین پر گر پڑے وبعد ازان ہنسنے لگے اور
کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احباء شہداء کی کرتے ہین رحمہم اللہ اور جسوقت عبداللہ بن مقداد نے اونکو اس حال سے
قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لَا حَیَاةَ بَعدَکَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ المُلتَقِی فِی جَنَّاتِ عَدنٍ یعنے اے محمد
پیش آنے والے جنت عدن کے بعد تمہارے لطف زندگی نہین ہے یہ کہکر لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے
ناگاہ دشمنون نے اونکو اوسوقت گھیر کر بھالونکی انی سے چھید لیا اور اونکے منھ پر بہت سے زخم لگے اور وہ نیزونکو
توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تا آنکہ گھوڑے نے اونکو زمین پر گرایا یعنے وہ اپنے گھوڑے
زمین پر گرے اور آواز دی وَاشَوقَاهُ اِلَیکَ یَا بنَ مِقدَادٍ یعنے اے ابن مقداد مین اسوقت تمہارا کمال مشتاق
ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مرحبا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہمکو یقین ہوا کہ ہم سب لامحالہ موت کی
ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک ایک غبار نمودار ہوا جب وہ ہٹا تو نشانہاے لشکر
اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اوس قوم کے قعقاع بن عمرو التمیمی ہراول تھے اور
اونکے ہمراہ مسیب بن نجبۃ الفزاری و سمرۃ بن جندب و فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان با دیگر اولاد ہاشم
و اولاد عبد المطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس و خزرج و نیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان امرا و اکابر کی موجود تھی
چنانچہ اون لوگون نے دشمنونکو ذری مہلت نہ دی کہ آتے ہی فوراً اونپر یکبارگی حملہ کر دیا یہانتک کہ اونپر غالب آئے
اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان بطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے گئے اور روم
بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے جاتے تھے یہانتک
کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اونھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈال دیا کہ مردمان کثیر اونمین سے
ڈوب گئے اور اوس معرکہ مین وہ لوگ تقریبا چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور قریب بارہ سو کے گرفتار ہوئے اور باقی
بطلیوس کیطرف بھاگے رات کو تو جا بجا چھپے رہے پھر بطلیوس کے پاس پہونچے اور اوسکو اس شکست و تباہی کی خبر دی

یہ سنکر زمانہ اوسپر تنگ ہوگیا اور اوسکے سینے نے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہوکر تیاری و فراہم آوری سامان جنگ کا کرنے لگا
اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ماجرا تو یہان ان لوگونکا تھا اور وہان اہل طنبدی و اہل اسنا کہ نہ تو انھون نے خروج کیا تھا
اور نہ قتال کی تھی اسلیے کہ اونکو وہ ساری خبرین پہونچی تھین اور اونکے ساتھ اکثر بطارقہ و امرا تھے تو وہ سب اپنے ابطریق
رئیس سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ رئیس نصرانی تھا رومی تھا اور اوسکا نام لوص تھا اور اوسی نام کا وہ شہر تھا جسمین
وہ رہتا تھا چنانچہ اوسنے قتال سے انکار کیا پھر جسوقت اوسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے نکلا اور اوسکے
ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست کی تب مسلمانون
نے صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر طنبدی و شہر ہنا کے جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و
اطفال کو لیکے نکلے اور مسلمانونکے پاس آکر اونکے آگے زار زار نالہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ قوم رعیت ہین اور
اپنے امور مین مغلوب و زیر دست ہین لیس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تمکو امان
دیتے ہین بشرطیکہ تم اون لوگونکو بتادو جو تمھارے یہان بھاگے ہوئے چھپے ہون (یعنے ہمراہیان بولیاص معرکہ
قتل سلیمان بن خالد مین شریک تھے) تب اون رعایاے طنبدی و ہنا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام
اون لوگونکی گرفتاری کو شہر طنبدی و ہنا مین گئے آخر اون رعایا نے گھرونمین گھس گھس کر رومیونکو پکڑ کے مسلمانو
حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کے مسلمانونکے سپرد کرتے تھے یہانتک کہ تہہ خانون اور غارونسے
جہان مسلمان قیدیونکو وہ لوگ بند رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوے
پھر جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اوسوقت غانم بن عیاض نے حکم اونکے قتل کا کیا
اوس ٹیلے پر جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتلگاہ کیطرف مراجعت کی پھر وہان جب سلیمان بن
خالد و عبد اللہ بن مقداد و عبید بن الدار کی نعشونکو دیکھا تو سب بہت روئے اور وہ امرا جو اونکے ساتھ مین شہید ہوئے
تھے اونکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوئے چنانچہ عمرو بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و
عبد اللہ بن مقداد کی اور اونکے ہمراہیونکی سوگوار ہین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا اشعار یا عین جودی بالدماء الصبیب

ثم ابدی یا عین فقد الحبیب	وابکی المقتول غدا فی الفلا	لمجد لاوسط العلیا فی غریب
وابکی سلیمان لا تنثنی	فامرہ واللہ امر عجیب	قد کان لا یفکر بکل العدا
ان سل من غمد الفضیب	وتخشی الاعداء من باسہ	لوانھم اعداد رمل الکثیب
فیا حمام الایک نوحی انا	علی فتی قد کان غصنا رطیب	واعلمی خالدا بما قد جری
لعل ان یبکی بدامع صبیب	ولخیری المقداد من لعبد لا	بان عبد اللہ اضحی سلیب
وانن بی الامراء من بعدھم	وکل قوم فی المعامع مصیب	لا التقی البطلوس خیرا ولا

أجنادُنا لا ينال أهل الصليب	قد كنوا لنا جيشا عامدا	يوم الوغا من كل كلب مرايب
وحق من أعطى لنا نصرة	في كل واد ثم فتح قريبا	لنأخذ الثار من جمعهم
جهدها ونطفي حر نار اللهيب		

اے آنکھ بارش کر اشک خونناب کی اور نوحہ کر لے آنکھ کم ہونے بیٹے رجانے
حبیب کا اور ماتم داری و ماتم پرسی کر اون مقتولونکی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا مین پڑے ہوئے ہین درمیان میدان
کے بیوطن اور بجا کر سلیمان بن خالد برادر دور نہو یعنے کی وکوتاہی نکر گریہ کرنے مین کیونکہ واقعہ اوسکا واقعہ عجیب ہے وہ ایسا تھا کہ
اندیشہ نکرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت مین آجاتے تھے تمام اوسکے
رعب سے اگر یہ وہ لوگ بشمار یگک تو وہ کے ہوتے تھے اے طائران شاخ اب نوحہ کرو اوس جوان پر جو شاخ تازہ تھا
اور اے حمام اے کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے شک خونچکان سے و بعد ازان خبر دے مقداد کو
اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہوگیا اور اے آنکھ بعد انکے نوحہ کر اون امرا کے لیئے کہ وہ سائر بزرگوار محبتین
مبتلاے مصیبت ہوئے نہ ملاقات کریگا یعنے نہ پہونچیگا بطاوس خبر کو اور نہ اوسکی فوجین فرومایہ جو اہل صلیب ہین
کمینگاہ مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بقصد روز وغا کے کہ وہ سب سگان بشک ورافتادہ تھے اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے
ہمین نصرت عطا کی ہے ہر ایک وادی، وہر مواقع مین اور فتح قریب و نزدیک والی بخشی ہے البتہ ہم اون سب سے اپنا کینہ
اور عوض خون کا آشکار لیوینگے اور حرارت آتش سوزان کو بجھاوینگے یعنے اپنے دلکی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈا کرینگے
اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اوس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرکے اونھین کے لباسہا
خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کردین اور کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ وہ
شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہونگے کہ اونکے زخمونسے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ
مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بو اوسکی بوے مشک ہوگی اور **واقدی** رحمہ نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض
بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوئے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے
ترائی کی بستیون پر تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری و ابو ایوب و مسیب بن
نجیبۃ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شہرونہ پر دوڑ ماری اوسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجاہل کا اور
ایک بطریق ہریت کا پانچ ہزار سوار سے نکلے اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید بپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو
پہونچی تو اونھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن العباس و مرزبان کے اونکیطرف روانہ کیا
پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اونکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اونکے درمیان یعنے اون لوگونسے حرب عظیم ہو چکی تھی بعد ازان
فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضربت ہاشمیہ اوسکے سر پر ایسی ماری کہ اوسکے خود سر تک کاٹ گئی اور گلے تک اور گرنے
الی کہ ضخیمہ شمشیر یعنے کرکرانا تلوار کا اوسکے دانتونسے سنائی دیتا تھا اوسوقت فضل نے تکبیر کی اور اونکی تکبیر سنکر سب مسلمانون نے

آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور مر گیا و فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر دو جوانمرد
ولاور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گئے اور اونمین بڑی دلیری سے مقاتلہ کیا اور مرزبان نے بطریق
شروبنہ پر حملہ کر کے اوسکو قتل کیا اور ابن المنذر اوپر بطریق اہریت کے حملہ آور ہوئے تا آنکہ اوسکو تہ تیغ کیا آخر جب
رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوئے اور فرار کو قرار پکڑا اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور قتل
کرتے ہوئے اور اسیر کرتے ہوئے اور لوٹتے ہوئے مقام دیر اور اہریت تک چلے گئے اور اونمین سے اکثر دریا مین
گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوئے اور ایک جماعت رومیون اور نصرانیونکی
شہر حابل مین پناہ گزین ہوئی اور اوس شہر کا حصار بہت استوار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اوسکا محاصرہ
کیا و بعد ازان یہانتک اوسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوئے اور دیوار و نکو گرا کر مکانونکے اندر سے لوگونکو نکالا
اور اوس شہر کو کھود کر مسمار کر دیا کہ ابتک وہ ویرانہ ہی و بعد ازان نصارای شہر شروبنہ و اہریت اپنی گھر و نسے نکلکر مسلمانونکے پاس آئے اور صلح کی
درخوست کی و جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اونکے دو سو صحاب کی اپنی یہان اوتارا اور ابن خالد بن ابی عمرو بن العاص مع دو سو
سوار کی اوس مقام مین قیام کیا جو بنام دیر خالد معروف ہے اور اکثر مسلمانون نے دریا کیطرف گذر کیا اور عامر مع دو سو سوار کی بمقام بشرونیا
فروکش ہوئے جو قریب طلبدی و اسنا کی اور نزدیک ببا القریہ یعنی قریہ بباسی نزدیک ہے اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے با بقیہ لشکر
وہانسے کوچ کیا اور راوی نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانون کی مکمل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے
مسیّب بن نجبۃ الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان
بن الحارث کو با جماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ جاتے جاتے اوس مقام تک پہونچے جو بنام جرنوس
معروف ہے اور وہان ایک قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنے موسم بہار مین وہان گرد
اوس قلعے کے خیمے ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اوسکے پاس بطارقہ و رؤسائے بلاد مجتمع ہوتے
تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہانسے اپنے اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوئے طرف بیت الخلافت بہنسا کے
مراجعت کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ لوقص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر
بسر کردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنے جب مسیّب وغیرہ مع جیش بمقام جرنوس وارد ہوئے تھے اوسی زمانے مین
لوقص نے بطلوس سے درخوست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوقص وہ ہے جسکا ذکر ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ اوسنے
مسلمانون سے مصالحہ کر لیا تھا غرض کہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوقص کے
روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اوسی کا بسایا ہوا قریب بہنسا کے واقع ہے کہ وہ وہین کا بطریق
و مالک تھا اور یہ فوج جو اوسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی راوی کہتا ہے مجھسے روایت
کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن بازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس بن

مرداس السلمی تھے تو اونھون نے کہا جس عرصے مین ہم لوگ قریب جرنوس چلے جاتے تھے یکایک ہمنے ایک گرد اوڑتی دیکھی اور اوسوقت پہر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل و غور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس صلیب سونے کے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اوسوقت ہم لوگون نے بقصد حملہ اپنے ہتیار سنبھالے اور وہ لوگ بھی ہمارے مقابلے پر مستعد ہوگئے اور بید رنگ ہمپر حملہ آور ہوئے پھر ہمنے بھی اونپر حملہ کیا اور اون لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم ہمگی پندرہ سو تھے چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے اوسوقت صبر ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اوس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقابلہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ غَانِمِ بْنِ عُقْبَةَ وَالْمُسَیَّبِ بْنِ نَجِیْبَةِ الْفَزَارِیِّ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزِیَادِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ یعنے حق تعالی حسنات انکے زیادہ کرے کہ اونھون نے اس معرکے مین بڑی شدت و زور آوری کی قتال کی اور فضل اپنے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ سرخ باندھے تھے اور اسیطرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بھی باندھے تھے جسطرح ان دونو کے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر ان دونون نے اوس روز قتال ہولناک کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نگذری تھی کہ عین شدت گرمی و ہنگامہ حرب مین غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے بر سر وقت آپھونچے اوسدم ہمارے دل قوی ہوگئے تب ہم تکبیر کہنے لگے اور اونھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل و تکبیر کی اوسکے آن فضل بن عباس بطریق شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اوسوقت اوسکے تن پر خلعت دیبا زربافتہ کا اور کمر پر منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اوسکے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ جواہر نگار لپٹا تھا اور اوسکے ہاتھ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس بالشت سے درازتر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا تھا اور کبھی اوس برچھی سے حملہ کرتا تھا پھر جب فضل نے اوسکی یہ چالاکی دیکھی اور اونکو گمان ہوا کہ وہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہے تو اونھون نے اپنی چابکدستی سے خود اوسپر حملہ بسبقت کی اور یہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے

یا ایها الکلب اللعین الطاغیا		
ومن اتی بجیشنا معادیا	ابشر لقد وافاک اسد ضاریا	بحد سیف فی عداته ماضیا
کان له الرب العظیم واقیا	من کل کلب کافر طاغیا	

یعنے اے سگ لعین سرکش اور اے وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین مکرر عود کیا ہے آیا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہے جو ہمارے لشکر مین دوبارہ عود کرے و الا اسے خوش ہو کہ تجھپر شیر حملہ آور ہوا ہے شیر زیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گذشتہ مین اوس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہے ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہے کہ ابیات فضل کے تئین شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش و جنگ کرنے لگے

پھر اوسنے جو ضرب لگایا فضل اوسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے عمر کر اونکے ہاتھ سے تیر چھین لیا اور پھر
ایک ایسا وار وشتہ کیا اور ایسی ضرب ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اوسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے گر پڑا تھا
اوسکے قریب پھر آکر دیکھا تو تن بے سر تھا اوسکو بھی ایک اور سوار مسلمانوں میں سے جسکا نام زبیر تھا اوسکے پاس آکر دیکھنے لگا
فَوَجَدَهُ مُكَلَّبًا بِكَلَالِيبَ فِي سَرْجِهِ یعنے زبیر کو معلوم ہوا کہ میخیں آہنی یعنے اسپر شکل تھیہ جو زین میں جڑی تھیں تو وہ
بسیر مکلبت مکیل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زبیر نے اون کلالیب یعنے کیلوں کو کھینچ لیا تو فوراً جسد بیسر مانند ایک مینخ کی زمین پر گر پڑا
اور تاج زرین منطقہ لاجوردی اوسکا جو خون آلود پڑا تھا تو فضل نے زبیر سے کہا اسلاب [illegible] ل کا جو میرے لیے ہی وہ
تو لے لو اوسنے کہا لا اعدمنا اللہ مکارم یا بنی ہاشم یعنے میں آپکی عطا کو واپس نہیں کرتا ہوں ای اولاد ہاشم تمہاری نیکوئیان
وکرم بخشیان خدا ہی کے لیے ہیں بعد ازان فضل نے لوص پر اک پھیری تو اوسکو بھی قتل کیا اور اسیطرح ہر ایک سردار لشکر اسلام نے
ایک بطریق جنود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانوں نے یکبار گی حملہ کرکے جمعیت اعدا کو پراگندہ کر دیا آخر وہ سامنے سے بھاگ نکلے اور
مسلمانوں نے اونکا پیچھا کیا اور قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے بحر یوسفی تک پہنچے اور اونکو اوس مقام میں جا چڑھا لیا جو قریب شاور لہ
قریب تھا اور ایک جماعت اونمیں سے اندرون ایک قلعہ کی جا گھسی جو وہان دشت میں واقع تھا اور مسلمانوں نے اوسکا محاصرہ کیا و بالآخر
پھاٹک جلا کر اندر داخل ہوئے اور مکانونکی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیوں سے ایک جم غفیر قتل ہوئے
جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانوں میں سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے اور ان کا برشہدا میں سے
ایک سیف الانصاری تھے کہ وہ مع اپنے اصحاب کے اوسی جنگاہ میں دفن ہوئے و بعد ازان یاد بن المنیرہ جو مع اپنی جماعت
کے اپنے فرودگاہ ہو نمین متصل شہر طلنبدی حوالی میں شہر ربوط کے فروکش تھے اور یہ زیاد بڑے دوستدار سلیمان بن خالد
بن الولید رحمۃ اللہ کے تھے تو اونھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان اونکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اور ہمین ان

ابیات کو مندرج کیا اشعار	یا خالد ان هذا الدهر فجعنا	فی سید کان یوم الحرب مقداما
مجندل الفرسان فی الهیجا اذا حجمت	وللصنادید یوم الحرب حضاما	یا طول ما هدم الاعداء بصارمه
وناهم منه تنكیسا وارغاما	لا یملك الصند من ابطالنا املا	ان حاز ساعدة القصاص صمصاما
كانه اللیث فی وسط الغاب اذ وردت	له العدا وعلی الاشبال قد حاما	یا عین جودی بفیض الدمع منك دما
واند بی فارسا قد كان ضرغاما	والسید اللبیب عبد الله قد حكمت	به المنایا وحكم الله قد داما
نبل الفتی المعتد خیر فتی	قد كان فی ملتقی الاعداء هجاما	یعنے اے خالد ہر آئینہ اس زمانے نے ہمکو

دردمند کیا مصیبت میں اوس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدم الجیش تھا غلبہ و حملہ کرنے والا فوج فارس و روم کا
جنگ میں جس وقت وہ سب مجتمع ہوں اور اوسکے صنادید و سرداروں کے لیے روز حرب حضام جنگ آور تھا اے خالد و
زبردست کیا ہی ہلاک کیا دشمنوں کو اپنی تلوار سے کہ پہونچا اونکو اوسی سر لشکر گونساری و فرسودگی یعنی نہاک کوئی سردار جوانمرد

ہماری دلاوروںمیں سے کسی کی امید پر مالک قادر نہو گا اگر وہ اپنے بازو کو قصاص مین تلوار سے روکے گا اور وہ گویا کہ شیر تھا درمیان بیشۂ نبرد کے جسوقت وارد ہوتی تھی اوسکے پاس جماعت دشمنونکی اور بچون یتیمون پر حمایت و مہربانی کرنے والا تھا اے آنکھہ خونباری کر اپنے چشمہ سار اشک سے اور نوحہ کر اوس شہسوار پر جو شیر جری تھا اور اے آنکھہ گریہ کر سردار دانشمند عبداللہ کے بیٹے جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کرلیا اور حال یہ ہے کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہے اور بدترین جوانمردونکا مقدار ہے کہ جسکا پسر بہترین نوجوانان تھا وہ مقابلۂ دشمن مین اونپر ہجوم و نرغہ لانے والا تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید کے پہونچا تھا تو اوسوقت وہ ہیرقلو رہا کر رہے تھے اور اہل بلاد اونکے پاس حاضر آئے تھے اور جسقدر مال وغیرہ پر اونھون نے مصالحہ کیا تھا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی عبدالرحمن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و عقبہ بن نافع الفہری و زبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے بارادہ ایک سرزمین مصر کے جو بنام فیوم کے معروف ہے اور ذکر اسکا اپنے محل و مقام پر آویگا انشاءاللہ تعالی پس نتیجہ جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ مین آیا تو وہ بیہوش ہوکر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر جب ہوش مین آئے تو استرجاع کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ سُلَیْمَانَ اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا وَاَعْقِبْنِیْ عَلَیْهِ صَبْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَلَا تَحْرِمْنِیْ الثَّوَابَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ یعنے توانائی و قوت طاعت و تقوی کی حاصل نہین ہوتی مگر بتوفیق خدای برتر و عظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کی عبد و مملوک ہین یعنے اوسی کی ہین اور اوسی کی طرف رجوع و بازگشت کرینگے ای ہمارے پروردگار مین چشمداشت اجر و ثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہون اور ای ہمارے پروردگار اوسکو ہمارے لیے اجر و ذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھکو اوسکی پیچھے اوسپر صبر کرنیوالا رکھ اور میری لیے اس امر مین اجر عظیم عطا کر مجھکو ثواب سے محروم نرکھہ بسبب اپنی رحمت کے ای بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر جمیع رحم کرنیوالونسے اور خالد نے اوس جوش غم مین یہ کہا کہ مین اسکی بارے مین یعنی سلیمان کے عوض خون مین صنادید کفار سے ہزار سردار کی ساتھہ مواخذہ و مکافات کرونگا اور اونکے نام آورون اور شہسوارونکو قتل کرونگا اور مین حق تعالی سی امیدوار ہون کہ بدلہ اس خون کا لون انشاءاللہ تعالی اور بطلوس کو مین ضرور ضرور قتل کرونگا بدترین کشتنی یعنی برے طور کی قتل سی تو اس صورت مین شاید مین اپنی سینۂ سوزان کو تسکین دون اور حرارت جگر کو بجھاؤن اور کیا عجب ہے کہ میری ہاتھہ سی اوسکا دیر و دیار خراب و ویران ہو اور اوسکے لشکر ونکو شکست ہو اور اوسکی مملکت کو زوال ہو اور اوسکی اشک سوزان گرم تر انگر سی اوسکے عارض پر پیاپی روان ہون بعد ازان استرجاع کرنے لگے اور یہ ابیات اونکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جرى مدمعى فوق المحاجر منهمل	وحر فؤادى من جوى البين يشتعل	وهام فؤادى حين خبرت نعيه
فليت بشير البين لا كان قد وصل	سابكى عليه كل ما امسى المسا	وما ابتسم الصبح المنير وما انهل
لقد كان بدرا زانه الحسن طالعا	فاصبح بعد العز والزهر قد افل	وكان كريم العم والخال مسيدا

اذا قام سوق الحرب لا يعرف الوجل	احاطت به خيل اللئام باسرهم	وقد مكنو منه مهند والاسل
وعيشك تلقاهم صرا عي على الثرى	عليهم يسوق الطير والوحش محتفل	واسفا لوانني كنت حاضرا
بابيض ماضي الحد ذي الحرب مستطل	وحق الذي حجت قريش بيته	وارسل طه المصطفى غاية الامل
لاقتل منهم في الوغا الف سيد	ذا اسلم الرحمن واتبع الاجل	ترجمہ توله من منهل اشک وان لعینی جاری

ہیگے میری اشک رواں اوپر رخسارونکے اور حرارت جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہے اور دل میرا سرگشتہ ہے جبسے ہینے اوسکی خبر مرگ سنی ہی کاش کہ خبر ہینے والا میرے پاس پہونچتا اور قریب ہے کہ مین ہمیشہ اوسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب تندلان ہوگی یا جب وقت اوسکا دعا وزاری کا ہوتا ہے وتحقیق کہ وہ بدر منیر زائد حسن و جمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی و درخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہوا اور کریم الخال تھا جسکا خال یعنے برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سردار تھا اور جسوقت شدت جنگ بپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جب کہ گھیر لیا اوسکو خیل لئام نے سب ملکر تو بعد قتل اوسکے مالک ہوئے اوسکی شمشیر وسنان کے یعنے اوسوقت حوصلہ تیغزنی کا ہوا اور اے مخاطب قسم ہے تیری زندگانی کی کہ اوسنے دشمنونکے کشتے کے پشتے پشتے زمین پر ڈال دیے تھے تو اونپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرے کے پرے اور وحشیان صحرا قطار قطار ہاے افسوس کاش مین وہان موجود ہوتا تو مین دست دراز ہوتا یعنے مین اونکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گذر جانے والی ہے حرب مین اور قسم ہے اوس خدا کی جسکے خانہ کعبہ کی قریش حج وطواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہے طہ کو یعنے مصطفے کو جو غایت مرام ہے یا یہ کہ جسنے طہ بھیجے ہے مصطفے کو جو منتہاے مقاصد ہے البتہ مین قتل کرونگا اون دشمنو ہیچ ہزار سردار کو اگر خدا مجھے زندہ وسالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ پھر امراء اکابر پاس خالد کے آئے یعنے بعد ورود نامۂ زیاد کے اعیان مسلمین اونکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور اونکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اعظم الله لك اجرا واعقبك عليه صبرا وجعله لك غدا في المعاد ذخرا یعنے حق تعالی تمہارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اوسکے پیچھے تمکو اوسپر صبر کرنے والا رکھے اور اوسکو تمہارے لیے فردا ے قیامت روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ ہمسے وہ قوم معدوم ومفقود ہوگئے ہین جنکے باعث ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت رسیدہ ہین اور ہم اونکے قتل ہونے سے لغزان وخاطر پریشان ہین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور اسیطرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور اونکے فرزند عبد اللہ کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو اونہون نے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر شہادت سلیمان وعبد اللہ کی مدینے مین پیشگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بھی گئی تو اونہون نے اور سائر صحابہ مثل علی بن ابی طالب عثمان بن عفان وطلحہ بن عبد اللہ ودیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینہ مین حاضر وموجود تھے ان سب نے استرجاع کی ۱۰

یعنے عالم حزن والم مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد ومقداد کو لکھے تو جو کچھ اونمین کلمات صبر لکھے تھے اور جو ثواب واجر اونکے حق مین مرقوم تھے اوس سے خالد و مقداد کے دلکو طمانیت و تسکین حاصل ہوئی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے **کہا** کہ یہان ماجرا اہل اسلام کا تو یہ تھا اور اودہر بطلوس کو جب خبر آمد عرب کی طرف مدینہ بہنسا کے متحقق ہوئی تو اوسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت و ساز و سلاح و زرہ و خود وغیرہ دینا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ امرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق و رئیس کو افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اوسمین کتبے تھے جنمین صفات وہماے عرب لکھے تھے سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اوسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہے مگر اوسکے کھولنے سے قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاری و یہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اوسنے اونکے امتناع پر التفات نکی اور اوسکو کھلوایا تو اوسمین سواے صفت وہماے عرب کے اور کچھہ نپایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہی و بعد ازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد و گرد اوسکے جماعت بطریقونکی حاضر تھی تب اوسنے اپنے امر مین مشورہ و استفسار کیا اوسوقت اونمین سے ایک شیخ بزرگ راہب اوٹھہ کھڑا ہوا اور وہ اون لوگونمین مطاع و مسموع الکلام تھا یعنے وہ سب اوسکی اطاعت کرتے تھے اور اوسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اوسکی ایکسو بیس برس کی تھی اور اوسوقت وہ جبۂ سیاہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھہ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر یعنے جسمین ہاتھی دانت اور سونا جڑا تھا اس زی و زینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادتگاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھہ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا و بعد ازان وہ کہنے لگا کہ اے اہل دین نصرانیہ اور اے بنی ماء المعمودیہ یعنے اولاد قوم آب پاشیدہ و آب ترشدہ (یہ کنایہ ہے عمل نصاری سے کہ جب جسکو کرشتین بناتے ہین تو اوسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اوسنے کہا کہ دولت و سلطنت تمہاری اوسوقت تک قائم تھی اور کلمہ کلام تمہارا عند اللہ و عند الناس مسموع و پذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامونکا حکم کرتے رہے اور برے کامونسے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اوسکی داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینواؤن سے انس و مواسات رکھتے تھے اور مال مردم پر دست درازی نکرتے تھے اور زناکاری سے خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اوسوقت تک دولت و حکومت تمہارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمہاری طرف مائل تھے اور وہ تمہارے حق مین دعاگو تھے کہ بادشاہت تم مین تھی اور اب تم نیک کامونکا حکم نہین کرتے اور برے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف و عاجز کا قوی و زور آور سے نہین دلاتے ہو اور اموال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم مین فاش و بالاعلان ہو گیا ان وجوہ سے حال عالم کا

تمسے پھر گئے اور اونھون نے دست بدعا وزاری تمپر پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہے کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہے
اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہے پس قریب ہے کہ یہ نعمتین تمہارے ہاتھوں سے چھن جاوینگی اور غیرونکے ہاتھ لگین گی
اور بسبب کثرت تمہارے گناہونکے اور باعث شامت تمہاری نافرمانیونکے اور مظلومونکی بددعا سے یہ لوگ عرب کے
تمپر مسلط ہوئے اور تمہارے بلاد کے مالک ہو گئے اور تمہارے لوگونکو قتل کیا اور تمہارا مال لوٹ لیا اور تمہارے
گھرونمین نازل اور تمہاری جاے پناہ پر قابض ہوئے لاجرم تمکو لازم ہے کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہو اور
اپنے خانمان اور مال و ملک سے ان لوگونکو دفع کرو اور انکو اپنی جانب مجال دخل ندو یہ میرا قول و کلام تم سب کے
حق مین بہبودی ہے آخر جب بطلوس نے کلام و بیان اوس راہب کا سنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت و بجانب
ارکان و اعیان دولت کے متوجہ ہو کر کہنے لگا تمنے سنا کہ تمہارے باپ یعنے تمہارے بزرگوار نے کیا کہا وہ سب
بولے ہان ہمنے خوب سنا تب بطلوس نے کہا پھر تمہاری کیا راے ہے اور تمہارے نزدیک کیا مصلحت ہے اونھون نے
جواب دیا کہ ہم آپکے ساتھ اور حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقاتلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اونکو دخلت ندینگے
جیسا کہ اونھون نے اور لوگونمین دخل کیا ہے اگر وہ ہم پر غالب آنے لگینگے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ
ہمارے پاس سد غلہ وغیرہ اس مقدار سے ہے کہ ہمارے تئین تیس برس تک بلکہ مزید برآن کفایت کریگی اور ہمارا
یہ شہر بھی بہت مستحکم ہے اور ہم اپنے تئین اونکے اختیار مین ندینگے اور پیش ملوک یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا
نکرینگے یہ جواب سنکر بطلوس بہت مسرور اور اونکا کمال مشکور ہوا اور اوسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت
امور مین اوس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا برجستہ اوٹھ کھڑا ہوا فاستخرج کتابا معلقا عنده فی صندوق
من الابنوس مقفولا باقفال من الفولاد یعنے پھر اوسنے ایک صندوقچہ آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے
جو اوسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ و بنی باو المعمودیہ یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ
و آب ترشدہ سنو مجھسے جو کچھ تمہارے حق مین علماے ماضیین و حکماے سابقین نے کہا ہے کہ ہر آئینہ
آخر زمانے مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمد بن عبد اللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اوسکے
باپ ماں مر گئے ہونگے تو اوسکے جد و عم پرورش و کفالت اوسکی کرینگے تا آنکہ حق تعالے
اوسکو جمیع خلائق و کافہ انام پر نبی مبعوث کرے گا اور مولد اوسکا مکہ اور مقام اوسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا
اور وہ چند روز قائم بحیات رہ کر پھر جب حق تعالے اوسکو فائز بوفات کرے گا تو مالک و متولی
امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکر ہوگا اور عرب بسبب اوسکے بہت فخر و مباہات کرینگے اور وہ
فوجین تیار و آراستہ کرے گا اور حدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے زمانے تک قائم رہے گا
پھر جب حقتعالی اوسکو موت دیگا تو بعد اوسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے موے پیشانی سر ریختہ ہونگے

واعور یعنی سخت سیاہ چشم ہوگا اوسکا نام عمرؓ ہوگا اور صاحب فتوحات اور صبح کرنے والا دشمنونکا بشامت ترین
حالات کے ہوگا اوسکے ہاتھ پر بہت سے امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکرونکو سائر اقطار مین بھیجیگا
اور مین کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور
صف دار دلاور مسمی بخالد بن الولیدؓ ہوگا اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عربونکے ساتھ صلح کرلو اسلیے کہ آج
اونکا اقبال ہے اور دولت بکام اونکے ہے اور دین اونکا حق ہے اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اونسے مقاتلہ کرینگے
تو برکات خدا اور اپنے نبیؐ کی برکت سے وہی غالب رہینگے پھر جب بطریقون نے اوسکا یہ کلام سنا تو بہم برآشفتہ
خاطر ہوکر ارادہ اوسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ نے اونکو اس بات سے منع کیا اور باز رکھا اور راہب سے
کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا ہون کہ رہبان و قسیس دلیر نہین ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے
اسلیے کہ اونکی خورش سوای عدس اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی چیز مقویات سے نہین ہوتی
اور وہ گوشت سے واقف نہین ہین اس سببسے اونکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے
نہوتی اور تو قدمار ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ بدرشتی پیش آتا اور اگر تو
پھر اپنے اس کلام کا اعادہ کریگا تو مین تجکو بے شبہہ قتل کرونگا بری طور سے قتل سے یہ سنکے وہ راہب خاموش ہو رہا
اور بطلوس وہانسے اوسیوقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو بلواکر اونکو خلعت و نشان
دیا اور تبرکاً اونکو ایک ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجونکا جائزہ کیا اور ملاحظہ فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار
کی جمعیت تھی سوای کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ بنہایت محظوظ و خوشوقت ہوا بعد ازان
اون بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اون مجلسیون کے تھا جو پایہ تخت کے
بیٹھنے والے تھے اور بغیر اوسکے نفاذ کسی امر کا نکرتا تھا چنانچہ اوسکو خلعت دیا اور تیس ہزار سوار اوسکے حوالہ کرکے
حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اوسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سے استشارہ کیا کہ خود بنفس
اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سنکے بطریقون مین سے جو ذی ہوش و دانشمند تھے وہ
کہنے لگے ای بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھینگے تو لوگ ہماری رای کو ضعیف اور ہمارے امر کو خفیف سمجھینگے
اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہینگے تو عرب ہماری طرف نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر
رکھینگے اور بیرون باب سے ہم مقاتلہ کرینگے اور جو لوگ شہر پناہ کی فصیلون اور برجون پر ہونگے وہ ہمارے مساعد و
پشت پناہ رہینگے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار ہوجاویگا تو ہر چہ بادا باد اور جب تک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر
داخل نہونگے چنانچہ بادشاہ نے اونکی رای کو پسند و پذیرا کیا بعد ازان فراشونکو حکم ہوا کہ خیمہ و سراپردے اور
شامیانے و قناتین بیرون شہر لیجا کر برپا کرین تب اون لوگون نے شادروان خاص خیمہ شاہی و قبہ عظیم بارگاہی

جسکی وسعت و رفعت ہشتاد ذراع کی تھی باہر لیجا کر چوبہای نقرئی طلاکار پر ایستادہ کر دیے اور وہ سائر خیام حریر
و دیبای رنگ برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگون تھے اور اوسکے اکثر ایستادی
سیم و زر سے مرصع بدر و جواہر تھے اور اون خیمون کے داخل مین تصویرین انسان کی لگی تھین اور خارج مین پیکر
وحوش و طیور اور شبیہ کواکب بنی تھی اور اوسمین فرش دیبای بوقلمون و بساط حریر گوناگون بچھی تھے اور اوسپر زیر انداز
و قالین پڑے تھے اور مسندین لگی اور گاؤ تکیے لگے تھے اور اوسکی طنابین ریشمی رنگین جو میخہای عاج و آبنوس سے سونے چاندی
کی کھڑاؤن مین کھنچی تھین تو اون طنابون مین زنجیرین زرین و سیمین لٹکتی ہوئی اون مین قندیلین لاجوردی اویزان
تھین اور بالای فرش تخت سلطانی چوب ساج و صندل کا مذہب و مفضض اوپر قوائم یعنے پایہای منبت بذہب و فضہ کے
آراستہ رکھا تھا اور طول و عرض اوسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اسیکے تھی اور زینہ اوسکا چوبی سونے
چاندی کا پتر جڑا ہوا اور اوسکے عرشے پر فرش حریر بچھا ہوا اور اوسپر مسند بچھی ہوئی اور تکیہ لگا ہوا اور پہلو کے تکیے
دھرے ہوئے تھے اور اوسکے گرد ہشتاد کرسیان آبنوسی جڑاؤ برابر بچھی ہوئی تھین اونپر ارباب دولت و اصحاب ثروت
بیٹھتے تھے اور گرد اس شادروان کے جسمین تخت تھا بست سے خیمے و سراپردے بآرایش و زیبایش تمام جسکا وصف
نہین ہو سکتا بپا تھے راوی کہتا ہے مجھے روایت پونہچی ہے ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح اور دیکھنے والے
اون خیام کے تھے اونہون نے بیان کیا کہ جب بطلیوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا وہ تمام خیام سراپردہ
مقابل باب البحر جو بنام باب الفندوس معروف تھا بدستور نصب تھے اور اوسی ایک بطریق کو بطریقون مین سے جسکا
نیعمان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اوسکو ملا تھا نزدیک باب توما کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا
اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پل کے اوترے اور دہلی
شہر پناہ پر سنگی ستونونکے اوپر قایم تھا سو وہ وہین گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اوترا تھا چنانچہ ہشام بن ابی حذیفہ
و سلمۃ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوے اور نہ
نہین دیکھا جو دمشق سا سازو سامان مین فزون تر ہو اور وہان والونسے کہین اور جگہہ آدمی بھی زیادہ تر قوی دل
دشمن تھے اور اونہون نے صلیب بکثرت قائم کیے تھے اور بہت سے سرادقات و خیام برپا کیے تھے اور بعض منجنیق
و قلاخن شہر پناہ کی دیوارون پر اور بہت سے قبے مجلد فیل کے فولادی پتر جڑے ہوے فصیلون پر نصب تھے اور گروہ
سنگ اندازون اور قلاخن اندازون کا اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا
راوی نے کہا کہ باجا قرنائی ہو رہا تھا اور یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب پہنچا پہونچے تو اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے تھے جیسے ابو ذر غفاری و ابوہریرہ دوسی و معاذ بن جبل و سلمۃ
بن ہاشم المخزومی و مالک اشتر النخعی و ذو الکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور سب انکے اصحاب دو ہزار تھے

چنانچہ امیر غانم نے ان سبکو حکم کیا کہ شرقی جانب کو اوترو اور اگر وہ قتال کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر
نازل ہوکر ایسی جنگ کرو کہ قلعہ لیلو اور یہ کہکر خود امیر غنم جہتہ بحریہ کی دوسری جانب گئے اور اونکے ہمراہ اصحاب
رایات وامرا رسادات تھے اور اونکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل
فضل بن عباس رضؓ اور اونکے برادر عبداللہ بن عباس اور شقران وصہیب ومسلم وجعفر پسران عقیل بن ابی طالب رضؓ
اور عبداللہ رضؓ بن جعفر وزیاد بن ابی سفیان اور انکے عقب پر دیگر امرا رذیشان وصاحبان نشان پشت پناہ تھے
مثل نعیم بن ہاشم بن العاص رضؓ وہبار بن ابی سفیان وعبداللہ رضؓ بن عمرو الدوسی وسعید بن زبیر الدوسی وحسان بن
النصر الطائی و جریر رضؓ بن نعیم الحمیری وسالم رضؓ بن فرقد الیربوعی وسیف رضؓ بن اسلم الطائی ومعمر رضؓ بن خویلد السکبی وسنان رضؓ
بن اوس الانصاری ومخلد رضؓ بن عون الکندی وابن زید الخیل اور مانند انکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور انکے
پیچھے دیگر جماعتین یکی بعد دیگری بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہوچکا ہی
مع اپنی جماعت بطریقونکی سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے
اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر جاؤ اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھ کر ایک شخص
متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اوس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانونکی طرف باواز بلند پکار کر کہدی تا وہ
اپنی زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اوسنے یہ
ندا دی تو فوراً جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے ای امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اونہون نے کہا
اچھا اگر وہ طالب صلح وخواہان رفع قتال ہون تو ہم اونسے مصالحہ کرینگے اوس زمانے تک کہ امیر خالد رضؓ بن الولید
تشریف لاوین اور وہ اپنا حکم جاری کرین والا اگر ان لوگونکا ارادہ قتال ہو تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے اور حق تعالے سے
انپر استعانت واستمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اوسوقت
جریر یہ حکم سنکر روانہ ہوی تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جا کھڑے ہوی اور اوس سے کہا تیری کیا حاجت ہی بیان کر
اوسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہے جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کیجانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل کہنے لگا کہ بلاد
شام اور وہانکے نعماے عظام کو چھوڑ کر تم لوگ ان بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہی کہ تم لوگ بلاد حجاز مین مارے بھوکھو نکے
لاغر اندام وکوژہ پشت تھی اور افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے وبعدازان تمنے فواکہ شام کے اور پھر میوی حجاز کے چکھے اور
خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہانتک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس وروم مین
آئے تو وہانکے ملوک پر مسلط ہوے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہانتک کہ اب تم ہماری بلاد مین ہمپر ہجوم کرکے آئے اور ہمارے ابطال
یعنے جوانمردونکو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لیے اور ہم لوگ تمہاری طرف سے غافل تھے اور اپنی امور مین ہم اہمال کرتے رہے
حتی غلظت شوکتکم یعنے آخر کار تمہارا سخت ہوگیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت وسطوت تمہاری بڑھ گئی کہ تمنے

ہماری شہر پر عزم کیا اور تم ہماری اوس بلد کے طالب ہوی ہو جو ہمارا دار المملکت و بیت السلطنت و محل ولایت و حکومت ہے
و حال آنکہ یہ وہ بلد ہے کہ مدتسے پیشتر اکثر فراعنہ مصر و جابرہ قبط و سلاطین روم و ملوک عجم و گروہ جرامقہ موصل نے اس بلد پر
ہر چند قصد کیا مگر خایب و خاسر پھر پھر کر گئے اور اب تمنے ہمپر ہجوم کیا ہے اور ہماری بہت سے لوگونکو قتل کر چکے ہو پس اب
تم ہمسے بیان کرو کہ ہماری طرف تمہاری کیا غرض ہے اگر تم مال چاہتے ہو کہ لیکر یہانسے پھر جاؤ تو مین اپنے بادشاہ کیطرفسے
اس امر کا مجاز ہون کہ تمکو دون بشرطیکہ تم ہمارے یہانسے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لیے ہین وہ مسترد کر دو اور حال یہ ہے
کہ بادشاہ میری امر قرار دادسے مخالفت نکریگا سو تم مجھے بتاؤ کہ تمہاری کیا مراد ہے اور تم کیا مانگتے ہو یہ سنکے جریر نے
جواب دیا کہ اب تو اپنے کلام سے فارغ ہوا یا نہین اوسنے کہا ہان مین کہہ چکا تب جریر نے کہا کہ اب تو اپنا جواب لے اما قول تیرا کہ ہم لوگ
خستہ حال و تنگ مجال تھے سو یہ بات یون ہی ہے جیسے تو نے کہی و لیکن حقتعالی نے ہمپر بسبب اسلام کے فضل و انعام کیا کہ یہ ہمارے لیے
اول نعمت ہے و بعد ازان حق سبحانہ تعالے نے ہمکو مامور بجہاد کیا اور اہل مشرکین کا جب تک وہ حرب کرنیوالے ہین ہمارے لیے
مباح کیا ہے (یعنے تا وقتیکہ کفار حربی ہین مال اونکا حلال ہے اور جب وہ ذمی ہو جاوین تو تا نقض عہد مال اونکا حلال
نہین ہوتا) پھر کہا جریر نے کہ اور حقتعالی نے ہمکو تمسے جہاد کرنیکا حکم کیا ہے جبتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا مردم ذلیل کیطرح
اپنے ہاتھونسے جزیہ پیش کرو اور نہین تو مقاتلہ کرو یہان تک کہ حکم خداوند احکم الحاکمین کا جاری ہو یعنے جسکو چاہے نصرت
یا شکست دے اور وہ جو تونے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال دنیا سے کچھ غرض نہین اور نہ متاع فانی پر ہماری خواہش ہے بلکہ خود بلاد
تمہاری عنقریب ہمارے ہو جائینگے (یعنے بنا بر خبر پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اور مال تمہارے ہمارے لیے غنیمت
ہین ہاتھہ آوینگے کہ ہم اوسکو درمیان اپنے تقسیم کر لینگے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جسوقت بطریق قابیل نے
یہ کلام سُنا تو سخت غضبناک ہوکر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے مین بے شبہہ تمکو کفایت کرتا ہون یہ کہا اور اپنے ہمراہیونکو
حکم دیا کہ جریر پر حملہ کرین چنانچہ جریر کہتے ہین کہ ہنوز مینے اپنے گھوڑے کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سوارونکا
مجھپر آپڑا اوسوقت دفعۃً ایک غول مسلمانونکا برجستہ پھاند پڑا اور قتال شدید برپا کی اور سدم عجب عالم تھا کہ چالش
مردان و نعرۂ جوانمردان و شدت ناوک افگنی و کثرت خدنگ دوزی و ضربت تیغ و سنان و صولت مبارزان اور دونون
جماعت کا باہم بھڑجانا اور دونون فریق کا بایکدیگر لڑجاتا اور گرمی معرکہ ستیز و ہنگامۂ پرہول رستخیز (یعنے یہ سب
اوس جوش و خروش پر واقع تھا کہ بیان مین نہین آتا) **فللہ در** المغیرۃ بن شعبۃ و عون بن ساعدۃ و عبادۃ
بن تمیم و الفضل بن العباس رضی اللہ عنہم یعنے حقتعالے انکی نیکیان و حسنات زیادہ کرے کہ ان لوگون نے بڑی
جنگ آوری کی و مرد میدان امتحان ہوے اور ابتدای ارتفاع آفتاب تا غروب یون ہی برابر سرگرم قتال شدید
رہے ناگاہ عبداللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جو ماری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کیطرف
بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علے الاتصال برپا رہی یہان تک

کہ آفتاب غروب ہوا اور دونوں جماعت فریقین از یکدیگر جدا ہوئین چنانچہ مسلمانونمین سے قریب پچاس مرد کے شہید ہوئے اور رومیون مین سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوئے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہو کر سبکے سب بھاگ گئے تا آنکہ بطلوس کے پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مفروروں مقہوروں کو دیکھا تو اونکو بہت سی سرزنش و ملامت کی اور کہا کیا وجہ ہے کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور اونکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہو گئے اور گھبرا گئے کہ وہ تمپر غالب آئے تب قابیل نے جواب دیا کہ اے بادشاہ خبر اور معاینہ مین اور سننے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہے شنیدہ کی بود مانند دیدہ حال یہ ہے کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنونکے برابر ہین اگر اجل حصین و استوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر کر آپکے پاس نہ آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ و غضب مین آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عربکا تیرے دل پر غالب ہو گیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار اونکا کیا ہوتا ہے غرضکہ بطلوس نے سخت قلق و اندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اوسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو اذن سوار ہونیکا دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ اونکا امر کیونکر ہوتا ہے یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین + + +

ذکر فتوح قلعہ بہنسا اور اوسپر نزول صحابہ رضی کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانونکی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوئے مگر دشمنونکا اوسوقت کچھ پتہ و نشان نملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہان تک کہ بہنسا سے قریب ہوئے اور خیمے و شامیانے اور رایات نظر آنے لگے **راوی** نے کہا مجھسے روایت بیان کی قبیس بن منہال نے بواسطہ عامر بن ہلال کے ابن زید الخیل سے اونہون نے کہا جب ہم شہر بہنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اوسوقت غانم بن عیاض باین کلمات گویا ہوے اَللّٰھُمَّ اخْذُلْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ اَللّٰھُمَّ احْصُرْھُمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْھُمْ اَحَدًا وَاَخَذَھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے اے پروردگار ان کافرونکو خوار کر اور ہمکو اونپر فتح و نصرت دے اور اونکی جمعیت کو گھیر لے اور اونکو پراگندہ کرکے ہلاک کر اور اونمین سے کسیکو باقی نرکھ اور اونکو اپنے غضب مین گرفتار کر وَاَمَّنَ المسلمون علٰی دُعَائِہٖ اور اہل اسلام اونکی دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بہنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ بآواز بلند تکبیر و تہلیل کرتے تھے اوسوقت وہ لوگ اپنے خیمونسے باہر نکلے اور اونکے ہاتھون مین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر و نیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ مردم کثیر برجون اور فصیلون پر چڑھے ہین اوسدم ایک جماعت عربنے اونپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر امیر غنم اور سائر امرا نے اونکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لا حملۃ اِلّا بعد الانذار یعنے حملہ کرنا نچاہیے مگر بعد انذار و حجت استوار کے چنانچہ وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور ہم لوگ اونکی نگاہونمین قلیل نظر آئے اور **واقدی** نے کہا کہ پھر مسلمانون نے اس جانب کو ہمت شہر معطوف کیا اور نزدیک ایک تل کو جو کہ قریب دامن نشیب کے نازل ہوئے یہ احوال تو ان مسلمانونکا تھا

و اما ابو ذر غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی و معاذ بن جبل و سلمۃ بن ہاشم و مالک الاشتر و ذوالکلاع الحمیری یہ لوگ جابجا قریب قوم کے مع جماعت پہونچگئے اور وہ شب اوسجگہ بسر کی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو انکے مقابلے پر آمادہ ہوا اوسوقت مالک اشتر نے کہا ای قوم دیکھو کہ دشمنان خدا تمسے لڑنے نکلے ہین سو تم ان لوگونکو تو مشغول بقتال رکھو اور ایک جماعت کو بھیجکر جسر پر یعنے ساباط کے پل پر قبضہ کرلو اور حقتعالی سے استعانت و استمداد کرو چنانچہ وہ شخص مع زبان مع سو سوار کے روانہ ہو پل پر جا پہونچا اور اوسکو اپنے دخل مین کر لیا اور حال یہ تھا کہ اوسگھڑی اوپر بالای برج و حصار سے پتھرون کی بوچھار اور تیرونکی مار تھی مگر یہ لوگ اوس پل پر مستقل و مستقر ہوگئے اور اوس جگہ جہان جہان جای محفوظ تھی وہان جا رہ سوون اور دیدبانون نے تیغ بکف آڑ پکڑی اور ادہر مسلمانون اور مشرکون مین قتال شدید برپا تھی اور سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جای امن کیطرف جاتے تھے تو وہان مسلمانونسے گھرا ہوا پاتے تھے اور ایسا ہوا کہ ہر شب ایک ایک جماعت رومیونکی بھاگ جاتی تھی اور زرد ماندگی و نامردی اونکے چہرون پر چھائی تھی چنانچہ وہ مفرور جس رات کو اندھیرے مین بارادہ بلد صعید کے چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک بلد ارقار کے رافع بن عمیرۃ الطائی سے ملاقات ہوگئی اور اونکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی بحر یوسفی مین اوسکے سواحل پر تاخت و تاراج کرتے تھے اس عرصے مین کہ وہ مفرور چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکایک صدای سم اسپان سنکر جماعت رافع سے جانا کہ گروہ مسلمانون کا ہے یہ سمجھکر اونسے کلام کیا تو اونھون نے کچھ جواب ندیا تب مسلمانون نے انپر حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ اونمین سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور اون مسلمانون مین سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پر آب کیطرف جو گئے تو اونمین سے سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو رومی اسیر ہوئے اور باقی فرار ہوگئے اور اون اسیرونسے جو سبب اونکے نکل آنیکا پوچھا تو اونھون نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب و علف کے نکلے تھے آخر اونکی مشکین باندھین اور چند نفر مسلمانون نے اونکو اوسیطرح باندھے ہوئے غانم ابن عیاض کے پاس پہونچایا اوسوقت سارے مسلمانون نے اعلان تہلیل و تکبیر کا کیا اور بشیر و نذیر پر درود و سلام بھیجا اور ان قیدیونکے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر یہ سب قیدی رو برو امیر غنم و دیگر ابرار کے پیش کیے گئے اونھون نے انکے سامنے اسلام پیش کیا انھون نے انکار کیا تب انکی گردنین ماری گئین اور لشکر روم یہ حال اپنے لشکر اور بالای حصار سے دیکھ رہے تھے بعد ازان اونمین صلیب بلند ہوئی اور معرکہ شدید و ہنگامہ ضرب گرم ہوا اور طلوع آفتاب سے تا وقت عصر بڑے زور شور سے زد و ضرب ہوئی اور رومیون مین قتل فاش تھی پھر رومیون نے جب یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوئے اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کر لیا اور بالای حصار مستعد رہے اور بلاد صلاح جنگ کا مہیا کیا راوی نے کہا یہ ماجرا تو رومیونکا تھا و اما صحابہ رضی اللہ عنہم جاکر دامن کوہ کے ایسے وادی میں ودشت فراخ مین اوتری جو جہتہ بحر یہ و جہتہ مغربیہ مین واقع تھا پھر جب رات آئی تو جابجا آگ روشن کی اور ہر ایک

قوم و قبیلہ نے اپنے اپنے بنی اعمام کو مجتمع کر کے قرآن پڑھنا اور محمد اشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور
کوئی اونمین ایسا نتھا مگر یہ کہ یا وہ رکوع و سجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حق تعالی اونکو
دشمنون پر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اون لوگون نے اندرون شہر و بالای حصار تمام رات شراب خواری و
اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہان تک کہ سرزمین بھنسا نے پیش پروردگار فریاد و فغان کی اوسوقت زبان قدرت سے
اوسکو ندا آئی کہ ای بھنسا سکوت کر اور سکون رکھ قسم ہی مجکو اپنی عزت و جلالت کی کہ ضرور ضرور مین ان قومونکو
ہلاک کرنے والا ہون اور تجکو آباد کرونگا اون قومون سی جو میری توحید کرینگے اور وہ میری برگزیدگان خلق سے ہونگی
اور بالضرور ان بیع یعنے عبادتگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اوس زمین نے یہ مژدہ
خطاب پیشگاہ رب الارباب سی سنا تو بفرح و طرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدہ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیے
امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نگذرا تھا کہ حقتعالے نے اہل کفر و طغیان اور پرستندگان اصنام و اوثان کو دفع کر دیا
بت یا پیکر ۔ بت نا تراشیدہ ۱۲
اور اوس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین و انصار اور اصحاب محمد مختار سے آباد کیا کہ وہ لوگ باوقات شبہا
و اوائل و اواخر روزہا نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت و نواحی کو مقابر شہدا ابرار کا برکا کیا اور اوس سرزمین کو بعد خلا کے
منور کر دیا اور اوسکی زیارت سی خطا و گناہونکو دور کیا **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام
نماز صبح پڑھ کر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے ناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاری
استر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اونی پہنے تھا اور اوسکے سر پہ کلاہ کلان اور اوسکے کمر مین زنار بندھا تھا تا آنکہ
وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یا مسلمین اُریدُ امیرَ العرب کہ ای مسلمانون مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا
ہون **راوی** نے کہا مجھ سی نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سی کہ وہ اصحاب
رایات مین سے تھے اونھون کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوئے امیر غانم سے باتین کر رہے تھے کہ یکبیک عبداللہ
بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اوسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا
تو اوسنے امیر کو دیکھا جالساً علی فراش آدم و حشوہ من لیف کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے
و نیز آدم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اوسپر چھال بچھی تھی اور فرشہای مکلف جو مشرکون
کی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپیٹے ہوئے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امرا و سائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوئے تھے
کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل انکے تھے اور تلوارین اونکے زانوؤن پر دھری تھین اور اونپر شان فخر و وقار کی
عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر داہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا ای قوم تم مین امیر کون ہے
تا مین اوس سی کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب اکابر و امرا یکسان ہو اور تم سب پر شان ہیبت و سطوت برابر ہے
تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اونکی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا ای جوان تو ہی امیر قوم ہے اونھنے

کہا ہان لوگ یون ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ ہم خدای عزوجل کی طاعت و فرمانبرداری پر قایم ہون تب وس راہب نے کہا
کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور اوسنے تم مین سے ایک مرد زیرک دانشمند کو طلب کیا ہے تاکہ اوس سے
تمہارے امر کا سوال کرے اس صورت مین کیا عجب ہے کہ درمیان اونکے اور تمہارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے
اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام تمہارے پاس لایا ہے اور جو کچھ بیان کرتا ہے اس امر مین تم لوگ
کیا کہتے ہو اور تم مین سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے ہمکلام ہو اور پھر کر ہمسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی مغیرہ بن
شعبہ برجستہ اوٹھ کھڑے ہوے اور بولے مین اوسکے پاس جاتا ہون اور چاہتا ہون کہ منجملہ امرا کے دس مرد دیندار
و زبردار میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو انتخاب کرلو حقتعالے تمکو توفیق دے اور تیری تسدید و تقویت
کرے یعنے تیرا دل قوی رکھے اور تمکو مع تیرے ہمراہیون کے ہمارے پاس سالما و غانما پھر پہونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر
کہنے لگے کہ سعید بن عبد القادر اور ابو ایوب الانصاری کہان ہین اور خالد بن زید الانصاری و زید بن ثابت الانصاری کہان ہین
اور ابن مسعود البدری و جریر بن مطعم و ابو یزید العقیلی و معاویہ بن الحکم الثقفی و عمار بن حصین و زید بن ارقم یہ سب
کہان ہین چنانچہ ان سبنے جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہ نے کہا اپنے ساز و سلاح اوٹھالو اور میرے ساتھ چلو اور
عون و برکت خدا پر نظر رکھو یہ سنتے ہی اون سب امرار اکابر نے بمبادرت تمام اپنے خیمون مین جاکر اپنی زرہین پہنین
اور سپرین لگائین اور تلوارین لٹکائے ہوے گھوڑون پر سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوے موجود ہوے
واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اوسوقت مغیرہ نے بھی اپنے خیمے مین جاکر اپنی زرہ پہنی اور اوسپر کمرکا چرمی تسمہ
باندھا اور اوس پٹکے مین دو خنجر داہنے بائین گھسے تھے اور اپنی شمشیر پر جوہر گلے مین لٹکائی اور مشکی گھوڑے پر سوار
اور برچھا زیر ران دابے ہوے تیار ہوے اور ہر ایکنے ایک ایک اپنے خادم و غلام کو خچرون پر سوار کرکے اونکو متعلق اپنے
کیا اور اوسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ اعرف یا ابا شعبۃ ما تکلم بہ ہذا الملعون
یعنی اے ابو شعبہ خوب سمجھ بوجھ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہے اور مین تمکو مفلح و موضح الحجۃ جانتا ہون پس تو پہلے اوسکو اسلام
کیطرف دعوت کر اور اون امرون پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد کے اور جو چیزین حلال
ہین اونکو مباح اور جو حرام ہین اونھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ ان امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین
اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خدا و ذی الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام
امیدوار فتح و نصر کا ہون تب مغیرہ نے کہا مجکو اعانت و عنایت خدای وہاب سے امید ہے کہ بجواب باصواب پیش آونگا
غرضکہ وہ سب امرا روانہ ہوے اور وہ راہب ستر سوار آگے آگے چلا اور وہ خدام و غلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے
اور ہر ایک خادم و غلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و تکبیر بالاعلان کہتے ہوے اور صلوۃ و سلام اوپر بشیر و نذیر
کے باواز بلند پڑھتے جاتے تھے زید بن ثابت کہتے ہین کہ جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے اکر رخصت ہوے اوسوقت نخی

امیر کیطرف دیکھا تو اونکی آنکھوںسے اشک جاری تھے یہان تک کہ قطرات سرشک اونکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ
تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مینے کہا اے امیر یہ بکا کسلیے ہے اونھون نے کہا اے ابن ثابت یہ لوگ و اللہ انصار
دین اللہ ہین اگر کوئی ہمین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہؓ اور اونکے اصحاب روانہ ہوے
یہان تک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اونکی کثرت سے وہ ساری زمین پر انبوہ ہے اور وہ سب گرداگرد
شہر بہنسا کے اوترے ہین اوسوقت مغیرہؓ اور اونکے اصحاب باواز بلند کہنے لگے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑہا اور اوسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے
عرب نصرانی بھی سوار تھا اور قریب سوسوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہؓ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے
اور اونکے آگے آگے ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا
تو اوسوقت حجاب ویساول و ندما و نواب ارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردۂ سلطانی
کے قریب آپہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑونسے اوتر پڑو اور اپنے ہتھیار ونکو رکھدو یہ سنکر مغیرہؓ نے جواب دیا کہ اچھا
ہم گھوڑونسے تو اوتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نہ رکھینگے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت و زینت ہے اور ایسی
چیز کو نہ اوتار رکھینگے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اوسنے کہا
اونکو چھوڑدو کہ وہ اپنے ہتھیارونسے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارون چلے آؤ راوی
کہتا ہے کہ آخر مغیرہؓ وغیرہ اصحاب پیدل ہوے اور گھوڑے اپنے خادمونکو تھما دیے اور اپنی وقار و تبختر کی چال سے آگے بڑھے
اور بر تلون مین اونکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرونکی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اونسے کچھہ ہم بکل
نکرتے تھے یہان تک کہ برابر پایۂ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوے اور بادشاہ بدستور
تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر و تہلیل اوس
بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اوس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اوسوقت اون اصحاب سے
خطاب کرکے حجاب پکارے الارض للملك کہ روے زمین بادشاہ کا ہے یعنے مالک ملک کا ملک ہے (اس کلمے سے مراد اونکی
بجا آوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سنکے اصحاب نے کچھہ التفات نکی اور مغیرہؓ نے جواب دیا لا ینبغی السجود الا للملك
المعبود و لعمری کانت هذه تحیتنا قبلُ فلما بعث الله تعالی محمدا صلے الله علیه وسلم
نهانا عن ذلك فلا یسجد بعضنا بعضًا یعنے سجدہ کرنا سواے ملک معبود کے سزاوار نہین ہے اور قسم ہے
اپنی زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنیکی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حقتعالی نے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو
مبعوث کیا تو اونھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نکرے
یہ کلام مغیرہؓ کا سنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے ان لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی لگائی گئین

مگر یہ لوگ اوسپر نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوئے تھے تو اونے بعض خادم کو حکم کر دیا تھا کہ وہ انکے قدمونکے تلے سے بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہان تک کہ جب لب فرش دیباج پہونچے ہین تو اوسکو پانوؤن سے ایکطرف اولٹ دیا تب بطریقون نے کہا کہ تمنے ہمسے سوء ادب بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نکیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا مغیرہؓ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خدا تعالی سے افضل و برتر ہے تمہارے ساتھہ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمہارے فرشون سے پاکیزہ تر ہے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جُعِلَتْ لِی الاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا یعنے ساری زمین ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی مقرر کی گئی ہے اور حقتعالی نے فرمایا ہے مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور پھر اسیمین تمکو ملا دینگے اور اسی سے دوسری بار پھر تمکو نکالینگے۔ **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان صحابہؓ اور بطلوس بادشاہ کے کوئی ترجمان نتھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا چنانچہ اوسنے صحابہؓ کو حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہؓ نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اوتر کر ہمارے ساتھہ زمین پر آ بیٹھو تو ہم بیٹھین یا اذن دو تو ہمین اس تخت پر تمہارے برابر جا بیٹھین اسلیے کہ حقتعالے نے ہمکو شرف اسلام سے مشرف و مکرم کیا ہے آخر بطلوس نے ان لوگونکو اپنے برابر تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازانکہ فرش دیبا انکے نیچے سے اوٹھوا ڈالا تھا تب مغیرہؓ وغیرہ صحابہ اوسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اوسوقت بطلوس نے اونسے خطاب کیا کہ تم مین سے کون اپنے صاحب یعنی امیر کیطرف سے کلام کرنے والا ہے اصحاب نے اشارہ طرف مغیرہؓ کے کیا اور سب اصحاب دست بقبضہ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہؓ مخاطب ہوکر پوچھا تمہارا کیا نام ہے وہ بولے میرا نام عبد اللہ مغیرہ ہے تب اوسنے کہا اے مغیرہؓ مجھے ناپسند ہے کہ مین تمسے ابتدای کلام کرون مغیرہ نے کہا تم جو کچھہ چاہو کلام کرو کہ ہر آئنہ میرے پاس تمہاری جملہ مقالات کے لیے ایک ہی جواب ہے بعد ازان بطلوس کہ وہ اپنے کلام مین بڑا فصیح تھا گویا ہوا کہ الحمد للہ الذی جعل سیدنا المسیح افضل الانبیاء وملکنا افضل الملوک ونحن خیر السادات یعنے جمیع حمد ہے اوس خدا کے لیے جسنے ہمارے خداوند مسیح کو افضل انبیا کیا اور ہمکو افضل و مالک الملوک کیا اور ہم بہترین صنادید ہین فَقَطَعَ عَلَيْهِ المُغِيرَة یعنے یہان تک بطلوس کا کلام پہونچا تھا کہ مغیرہؓ نے اوسکا قطع کلام کیا (مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدون اظہار فضیلت کے اور جو کچھ کہنا ہو بیان کرے) اوسوقت حُجّاب و نوّاب شاہی نے مغیرہؓ سے کہا کہ یا اخا العرب اے برادر عرب تونے بادشاہ کی شان بے ادبی کی مگر مغیرہؓ نے اونکے کہنے پر سکوت نکیا اور کہنے لگے کہ الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام وخصنا بین الامم بمبعث محمد علیہ افضل الصلوۃ والسلام فھدانا بہ من الضلالۃ وانقذنا بہ من الجھالۃ وھدانا الی الصراط المستقیم

فنحن خیر امۃ اخرجت للناس نؤمن بنبینا و نبیکم و بجمیع الانبیاء
وجعل امیرنا الذی متولی علینا کاحد نالو زعم انہ ملک وجار عزلناہ عنا السنا نری
ان لہ فضلہ علینا الا بالتقوی وقد جعلنا اللہ نامر بالمعروف وننہی عن المنکر و نقر
بالذنب ونستغفر منہ ونعبد اللہ وحدہ لاشریک لہ ولو اذنب الرجل منا ذنوبا تبلغ
مثل الجبال فتاب منہا قبلت توبتہ وان مات مسلما فلہ الجنۃ

یعنے جمیع حمد وثنا ثابت ہین اوس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور میان امت اولین و آخرین سے ہمکو مخصوص کر لیا ہے بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اوپر بہترین درود و سلام پھر مقتضائے اوسیکے باعث ہمکو راہ راست پر لایا گمراہی سے اور بطفیل اوسیکے ہمکو جہالت سے نکالا اور ہماری تئین راہ راست و استوار کیطرف ہدایت و رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عز و جل کے بہترین امت ہین جو واسطے بہتری لوگونکے انتخاب کیے گئے ہین اور ہم وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمہارے نبی اور تمام انبیا کا اور بمقتضائے اوسکے ہمارے امیر کو مثل ہمارے مقرر کیا یعنے گویا کہ وہ بھی ایک ہم مین سے ہی حالانکہ وہ ہمپر متولی اور والی ہمارے امورکا ہی اگر وہ اپنے زعم مین اپنے تئین بادشاہ سمجھ کر جور و تعدی کرے تو ہم اوسکو اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ ہم اوسکو اپنے سے کچھ فضیلت اپنی اوپر نہین دیکھتے ہین ہان مگر بسبب تقوی کے (یعنے ہم مین کسیکو کسی پر فضیلت نہین ہے اگر ہی تو جسمین تقوی و پرہیزگاری زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہے وبس) اور حقسبحانہ تعالی نے ہمکو مقرر کیا ہے کہ ہم نیک افعال کا حکم کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم پیش خدا اپنے گناہونکا اقرار کرتے ہین اور آمرزگاری جناب مین ان گناہونسے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اوسی معبود کی عبادت کرتے ہین جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین ہی اور اگر کوئی ہم مین سے اوسقدر گناہ کرے کہ گناہ اوسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر وہ گنہگار اوس سے توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی حالت اسلام مین مسلم مرتا ہے اوسکے لیے بہشت ہی راوی کہتا ہے کہ یہ کلمات مغیرہ کے سنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہوگیا اور تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد للہ الذی ابتلانا باحسن البلاء و اغنانا من الفقر و نصرنا علی الامم الماضیۃ یعنے جمیع حمد وثنا لائق ہین اوس خدا کے لیے جسنے بہترین آزمائش مین ہمکو آزمایا (یعنے ہماری دین حق مین ہمارا امتحان کیا) اور ہمکو فقر و محتاجگی سے غنی و مستغنی کیا (مترجم کہتا ہی یہ رمز و طنز ہی نسبت تونگری اہل عرب کے بعد ناداری کے) اور ہمکو فیروزمند کیا ہی اوسی خدا نے سائر امتون گذشتہ پر و بعد ازان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تمھین مین سے جماعت عرب ہماری بلاد مین آتی تھی اور وہ لوگ ہماری یہان سے خوشہ ہای گندم و جو وغیرہ چن لیجاتے تھے اور ہم اونسے باحسان پیش آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکر گذاری کرتے تھے اور بخلاف اوسکے تم لوگ جو ہماری یہان آئے

تو ہماری لوگونکو قتل کرتے ہوا ور ہماری بیبانکی عورتونکو بندی مین لیتے ہوا ور ہمارے مال کو مال غنیمت جانتے ہوا ور
ہمارے شہرون اور گڑہون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہوا ور چاہتے ہو کہ ہماری تئین ہماری بلاد و دیار سے خارج کرو
وحال آنکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز وخستہ حال نہین ہے کیونکہ تم لوگ
اہل شعیر ودخن ہو یعنی جو اور کودونکے کھانے والے (مترجم کہتا ہے کہ شاید بجای دخن عوض خا معجمہ کے دحن بجاے
حطی ہو یعنے کلان شکم ودحن بواؤ وجیم جامۂ شوئی واہل دجن یعنے گاڑر) وبعدازان ہماری بلاد مین اگر اب تم
نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو وحال آنکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہے اور ہماری شوکت شدیدہ ہے
اور ہماری جمعیت عظیمہ ہے اور ہمارا مدینہ حصینہ ہے آور تمہاری جرءت ہمپر اسوجہ سے ہے کہ تم لوگ ملک شام
وعراق ویمن وحجاز کے مالک ہوگئے ہوا ور اب تم کوچ کرکے ہماری بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے شہرونکو
خراب کیا اور قلعونکو منہدم کر ڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہای فاخرہ سجے اور تمنے دختران ملوک وامراسے تعرض کیا
کہ اونکو اپنی خادمہ وکنیزین بنائین اور تم اب وہ طعامہای طیبۂ لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نتھے اور تمنے
اپنی ہاتھونکو سونے چاندی ومتاع فاخرہ ودر وجواہر سے بھرلیے یعنے تمہارے کیسے ان چیزون سے پر ہوگئے اور
تمہارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہے جو از آن ہماری قوم اور ہماری اہل دین کے ہے اور ہم یہ سب
کچھ تمہارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اوسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے لوگونکے قتل کرنے
اور ہماری اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوے ہم اوسکا بھی مواخذہ تمسے نہین کرتے ہین ولیکن اب تم ہماری یہانسے
کوچ کر جاؤ اور ہماری بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھولدیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ تم
لوگون مین سے ہر ایک متنفس کیواسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامۂ حریر وعمامۂ مطرز مذہب یعنی طلاکار دیاجاے
اور تمہاری اس امیر یعنے افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑی لباس اور دس عمامی زرتار دیے جاوینگے اور اسیطرح
تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہوگا اور جو تمپر خلیفہ ہے اوسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخرہ اور سو عمامی زرنگار
ہین مگر یہ سب کچھ بعد اوس توثیق کے ہے کہ ہم تمسے بحلف مضبوطی اس بات کی کرینگے تا پھر تم ہمارے بلاد پر بغارتگری عود نکرو
یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جبتک بطلوس حرف زن رہا مغیرہ خاموش سُناکیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا
تب مغیرہؓ نے جواب دیا کہ ہمنے سارا کلام تمہارا سُنا اب تم ہمارا کلام سنو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِی
لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥ یعنے جمیع حمد وثنا سزاوار ہین اوس کردگار کے لیے جو یکتا وحاکم
و تنہا و بے نیاز ہے اور وہ ایسا ہے کہ نہ کسیکا والد ہے اور نہ کسیکا مولود ہے اور نہ اوسکا کوئی شریک وہمسر ہے
یہ سنکر بطلوس نے کہا اے یہ وہی تو نے کیا خوب کہا پھر مغیرہؓ نے کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد انّ
محمداً عبدہ ورسولہ المرتضیٰ ونبیہ المجتبیٰ یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے

کوئی اور الٰہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسی اللہ کا بندہ اور اوسیکا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہی
تب بطلوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہی حبّب
الرجل دینہ یعنی یہ وہ شخص ہے جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی و بعد ازان مغیرہ کیطرف
مخاطب ہو کر سوال کیا کہ یا عربی ما ہی افضل الساعات یعنی کونسی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا کہ یہ وہ
ساعت ہی جسمین خدا کی نافرمانی نکیجاوے اوسنے کہا اے اخا العرب تو نے راست و درست کہا البتہ رجحان عقل و جودت طبع
تمہاری تو مجہپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمہاری قوم مین ایسا ہے جسکی رای و دانش مثل تمہاری رائے کے ہو
اور حزم و آگاہی اوسکی تمہاری سی ہو مغیرہ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکر مین اکثر و زیادہ تر ہزار
آدمی سے ایسے ہین جنکی رای و مشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہے یعنے اونمین ہزارون ایسے ہین
جنکی رای و مشورت پر لوگونکا اعتبار و اعتماد ہے اور ہمارے پیچھے بھی اسیطرحکے لوگ ہین جو عنقریب ہمارے پاس
آنے والے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین ایسے لوگ ہون کیونکہ ہمکو تمہارے
یہانکی خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہے مغیرہ نے اسکے جواب مین کہا
ہان ہملوگ ایسے ہی تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالے نے ہم مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو اوسنے ہمکو
ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و رہبری کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامك فهل لك في صحبتي
یعنے تیرا کلام مجکو بہت خوش آیا بھلا تجکو منظور ہے کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ نے کہا لیسرّنی
ذلك اذا فعلت ما اقول لك کہ یہ بات میرے تئین خوشی کی ہے بشرطیکہ جو مین کہون تو اوسکو بجا لاوے اوسنے کہا
وہ کیا بات ہے مغیرہ نے کہا تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله کہ تو اقرار کر اس
امر کا کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہے و ہر آئینہ محمد اوسی اللہ کا بندہ اور اوسیکا رسول فرستادہ ہے
بطلوس نے جواب دیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہے یعنے یہ نہین ہو سکتا ولیکن مینے یہ ارادہ کیا کہ درمیان اپنے
اور تمہارے اصلاح امور کرون مغیرہ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہے و اما قول تمہارا ہمارے حق مین کہ ہملوگ محتاج و مفلس
و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نہ رکھتا تھا سوائے
اپنے گھوڑے اور تیر و کمان اور اونٹون کے اور سوائے ماہہای حرام کے اور کسی شی کی عظمت و احترام نہین کرتے تھے
یہان تک کہ حقتعالی نے اپنے نبی و رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اوسکی اصل و نسل کو اچھی طرح
پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک اور امام و رسول تھا اوسنے اسلام کو
ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتونکو توڑا اور نبیونکا اوسپر خاتمہ ہوا یعنے وہ خاتم الانبیا تھا اور اوسی نے ہمکو عبودیت و عبادت
رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا ہی کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سوا اسکے اوسکے

ہم کسی اور کو اپنا والی و ناصر نہین ٹھہراتے ہین اور ہم بجز اوس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہین ہی کسی اور کو سجدہ نہین
کرتے ہین اور ہم اقرار نبوۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتے ہین آور ہم ماسوا بجہاد ہین اون لوگونسی جو کفر بخدا کرتے ہین
اور بتونکو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین وحال آنکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے اور وہ واحد و تنہا ہی نہ اوسکو
کبھی غفلت و اونگھ ہے نہ اوسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہی چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے بھائیونمین ہی
ہی اور جو کچھ ہمارے لیے ہے واجبات و مباحات سے وہی اوسکے لیے ہے اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہی محرمات و منہیات سے
وہی اوسپر بھی منع ہی اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اوسپر جزیہ ہے کہ اوسکو اپنے ہاتھونسے ذلیلون اور
کمترین قومون کیطرح ہمارے روبرو پیشکش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حقتعالی نے اوسکا خون بہانے اور اوسکا
مال لوٹنے سے باز رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان ہماری اور اوسکے
شمشیر حکم ہے اور وہ جزیہ یہ ہی کہ ہر ایک محتلم یعنے ہر متنفس بالغ پر فی سال یعنے ہر سال ایک دینار مقرر ہی اور نابالغ
جزیہ نہین ہے اور نہ نسوان پر اور نہ راہب دیرانی پر جو قطع تعلقات کر کے صومعہ نشین ہے یہ بیان سنکے بطلوس نے کہا
کہ کلام تمہارا دربارہ اسلام کے وہ تو مینے سمجھا فما قولك عن الجزية عن يدٍ وانتم صاغرون
یعنے کیا مراد ہے تمہاری اس قول کی درباب دینے جزیہ کے ہاتھونسے اوس حالت مین کہ تم یعنے ہم صاغرین مین سے ہون
یعنے ذلیلون اور کمترین قومون کیطرح سے پس مین نہین جانتا ہون کہ مردہ صغار تمہارے نزدیک کون ہین تب مغیرہ رضی اللہ عنہ نے
کہا وہ تو ہی جبکہ قائم بجنگ ہوا اور تلوار تیرے سر پر کھنچی ہو پھر جسوقت بطلوس نے یہ کلام مغیرہ رضی اللہ عنہ کا سنا تو بغضب شدید
طیش مین آیا اور دفعۃً اوٹھکر قائم بجنگ ہوا (جیسا ابھی مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم بجنگ ہوا اور تلوار تیرے
سر پر ہو) چنانچہ مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی برجستہ اپنے مقام سے اوٹھکر تلوار میان سے کھینچلی اور اسیطرح جملہ اصحاب مثل مغیرہ رضی اللہ عنہ کے
کیا اور اونکی زبانون پر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ
مسلم بن عبد الحمید و طارق بن ہلال کے عبد اللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے اونھون نے کہا ہم بھی مغیرہ کے ساتھ
تھے اور تلوار کھینچکر دفعۃً اوس قوم پر دست افراز ہوئے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ اوسوقت فرط جوش
سے بطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نتھے اور ہمکو یقین ہوگیا کہ بس محشر اسی مقام سے برپا ہوا چاہتا ہی
پھر جب بطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اوسکو ہماری تیزی شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہوگیا اوسوقت بطلوس نے
ندا دی مهلاً يا مغيرة لا تعجل فتهلك وانا اعلم انك رسول والرسول لا يقتل
وانما تكلمت بما تكلمت لاختبركم وانظر ما عندكم والان لا نواخذكم
فاغمدوا سيوفكم کہ اے مغیرہ تامل کر جلدی نکر نہین تو ہلاک ہوجائیگا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو
ایلچی ہی اور حال آنکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہے اور تونے کلام نہین کیا مگر ساتھ اون کلمات کے جو تجھسے کہا گیا تھا
یعنی

یعنی تونے وہی کلام کیا جسکے تبلیغ کا تو مامور تھا اور مین تو ہر آئینہ تمکو آزماتا تھا اور مین دیکھتا تھا کہ تمہاری باین
کیا ہین (یعنے جرأت وجسارت سی) اور اب ہم تمسے کچھ مواخذہ نکرینگے تم اپنی تلوارین میان مین کرو ابن رافع راوی
کہتا ہی یہ سنکے پھر ہمنے اپنی تلوارین میان مین کین وبعدازان مغیرہؓ آگے بڑہے اور بطلوس سے قریب ہوکر چلے تو بطلوس
اونکو آخر پایۂ تخت تک اوتار لایا (یعنے ہاتھ پکڑے ہوے) اسلیے کہ مغیرہؓ مرد جسیم وتنا ور تھے تو اوسپر تکیہ کیے ہوے
اور سہارا دیے زیر سریر آئے اور قریب تھا کہ جدا ہون ناگاہ بطلوس نے اونکو اپنی جگہ پر تھام رکھا اور مغیرہؓ کیطرف
متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ دربارہ مسیح بن مریم کے تمہارا قول کیا ہے مغیرہؓ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنے وہ بندۂ خدا
اور رسول فرستادہ اوسکا ہے بطلوس نے کہا پھر سابق کون ہے جسنے اوسکو پیدا کیا مغیرہؓ نے کہا حقتعالی نے اوسکو
پیدا کیا خاک سی کہ اوس سے فرمایا ہوجا یعنے عدم سی کون وہستی مین آجا تو وہ آگیا اور اسپر قرآن عظیم دلیل ہے
بقولہ تعالی اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ
قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنے مثل ومثال عیسی بن مریم کی پیش خداوندعالم مثل ومثال آدم علیہ السلام کی ہے
کہ اوسکو خاک سی پیدا کیا فرمایا پھر اوس سے کہا ہوجا یعنے ہستی مین آ تو وہ آگیا پھر اوسنے کہا بھلا کیا دلیل ہے
اس بات پر کہ خدا واحد ویکتا ہے مغیرہؓ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہے کہ خدانے قول اپنا زبان نبی سی ارشاد فرمایا
ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
یعنے وہ اللہ ایک ہی ہی اللہ بے نیاز ہی کہ نہ کسیکا والد ہی نہ کسیکا مولود ہی نہ اوسکے لیے کوئی شریک وہمسر ہی بطلوس نے
کہا اہی مرد اعور یعنے احول چشم ہر آئینہ مینے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سُنا اور حال یہ تھا
کہ مغیرہؓ کی ایک آنکھ مین روز جنگ یرموک کچھ صدمہ پہونچا تھا (اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا) تب مغیرہؓ
نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ مین ایک تجھ ایسے سگ سی صدمہ
اوٹھایا ہی مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا مینے بھی اوس سی اپنا بدلا لیا کہ مینے اوسکو قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی
اونمین سے قتل کیا اور اس صدمہ چشم سے ثواب اللہ عزوجل بہت عظیم ہے بطلوس نے کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہے
بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہؓ نے کہا مین تجھسے پیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے اہل علم واہل رای ہین
کہ مین اونکے علم وعقل کی کچھ بھی برابری نہین کرسکتا اور مین تو ایک مرد بدوی ہون فلو رأیت علی
بن ابی طالب بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار مبید الفجار
واللیث الکرار والبطل المغوار یعنے کاش تو علی بن ابی طالب کو دیکھتا جو برادر عم زاد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار وبرگزیدہ سید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران نابکار
ہین اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ اس لشکر مین تمہارے ساتھ ہین و تحقیق کہ مینے

اونکی شجاعت وبہادری بہت سُنی ہی تومین چاہتا ہون کہ اونکو دیکھون تب مغیرہ رض نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ امام ہین قدر اونکی برتر اور مرتبہ اونکا بڑا رکہتا اس سی ہی کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجھ ایسی کے آوین پھر بطلوس نے کہا بھلا اونکے سوای اور بھی کوئی ویسا ہی مغیرہ رض نے کہا ہان مثل امیر المومنین عمر رض بن الخطاب رضی اللہ عنہ جو ہمارا خلیفہ ہی وُنیز عثمان رض بن عفان وعبد الرحمٰن وسعید وسعد وابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہم اور امرا جو جابجا متفرق ہین حجاز مین او ریمن وشام وعراق ومصر مین اور وہ ہر ایک امیر وشجاعت وبہاعت وفضائل وغیرہ مین تجھ ایسے ہزار کے برابر ہین واما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہماری امیر جیش ہین اور اونکے ساتھ ایک جماعت امرار کی ہے اور وہ لوگ گویا کہ تمہارے پاس ہین (یعنے عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو چل چکے ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر وسخت گیر وسادات ابرار وامرار کبار ہین وبعد ازان بطلوس نے کہا مین چاہتا ہون کہ درمیان اپنے اور تمہارے اصلاح امر یعنے مصالحہ کرون اور منظور یہ ہے کہ پیش از جنگ اوس جماعت کو بھی دیکھون جنکا تم نے ابھی ذکر کیا ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اوس دشمن خدا کا یہ ہوا کہ اصحاب کے ساتھ غدر وعہد شکنی کرے اور اوسکی ان باتونکو مغیرہ رض سمجھ گئے اور کہا غداۃ غدٍ اتیك منهم رجالٌ تنظر الیهم کہ کل کے کل کو یعنے پرسون وہ لوگ تمہاری پاس آوینگے تو اونکو دیکھ لیجیو یہ سُنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دلمین غدر ومکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا وحال آنکہ حقتعالی نے اوسکے کید کو اوسیکے مکر وشر کیطرف پھیر دیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان رضی اللہ عنہ مغیرہ رض نے برخاست کی اور بطلوس کے پاس سی باہر نکلے اور کیا خوب اوسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ اپنی گھوڑی پر سوار ہوے اور بطلوس نے اپنی حجاب ونواب کو حکم کیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اونکے لشکر تک پہونچا آوین چنانچہ مغیرہ رض نے مع اپنی اصحاب کے پیش امیر غانم رض بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلوس کے یہان گذرا تھا اونسے بیان کیا غانم رض نے کہا قسم ہے صاحب روضہ ومنبر یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اوسنے تمھین نہین چھوڑا مگر خوف سی تمہاری تلوار کے اور یہ شخص ہر د حکیم وعقیل ہے الا یہ کہ شیطان نے اسکی عقل کو مغلوب ومسلوب کر لیا ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اوس شب کو سب صحابہ رض نہین سوے مگر یہ کہ اپنا ساز وسلاح حرب لیکر رہی اور مستعد وآمادہ رہ جب صبح ہوئی اور موذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد اسباغ وضو نماز صبح ادا کرکے اپنے گھوڑون پر سوار ہوی اور خوب جانتے تھے کہ عدو انکے منتظر ہین اور صبح انسے جنگ کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کر چکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اونکے لشکر مین جاکر اخبار گذرانتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانم رض کے حاضر ہوکر وہانکی خبرین دیتے تھے اور اودھر روم مستعد وستعد قتال تھے اور ادھر امیر غنم رض نے میمنہ ومیسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضل رض بن عباس کو مقرر کیا

اور میسرہ پر ابو ایوب الانصاری کو اور قعقاع بن عمرو التیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ قیس بن عبد اللہ و مالک بن رفاعہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اونھون نے کہا کہ سرزمین بھنسا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوے تھے جو دیکھنے والے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے اون سب نے آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اونمین ہفتاد مرد بدری تھے و امرا و صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و منجملہ صحابہ رضہ و سادات کے تقریبًا پانچہزار زمین بھنسا مین دفن ہوی اور ذکر اسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالے + راوی رح نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنے مؤخر لشکر پر جسکو بھیر کہتے ہین اور نسوان وصبیان پر سعد بن عبد القادر و ضحاک بن قیس مامور ہوے اور امیر غانم رضہ صفونکے درمیان یہ کہتے ہوے گشت کرتے پھرتے تھے کہ اللہ اللہ جنت تمہاری تلوارونکے زیر سایہ ہے (یعنے تلوارونکے سائے مین ہونا جنت کا کنایہ ہے کہ سایہ تلوارونکا جنت ہے اور سایہ ہونا اوسکا تمپر عین داخل ہونا تمہارا جنت مین ہے) ای مسلمانون خوب جان لو کہ صبر و ثبات مقرون بفرح و کشایش کار ہے اور حقتعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنے والے وہی غالب رہتے ہین اور فشل و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامرادی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت کرتا ہے وہ جسوقت پیش خدا جائیگا تو وہ اوسکی منزلت و پائگاہ کی بزرگی اور اوسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور حقتعالی صابرونکو محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنے صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ امیر غانم رضہ ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ نہوے تھے ناگاہ فوجین بطلوس رومی کی آگے بڑہین اور وہ سب نصاری و فلاح یعنے مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنے وہ عرب جنہون نے تنصر اختیار کیا تھا اور اونکے آگے آگے صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ رطل کے تھا اور ہر ایک مین چارون طرف چار چار جواہر جڑے تھے اور وہ مانند تارونکے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت بیان کی سنان بن الحارث الہمدانی نے شداد بن آوس سے اور شداد اون لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین حاضر تھے سو اونھون نے کہا جب صلیبون کی آمد ہوئی اوسوقت ہم صلیب بعد صلیب کی شمار کرنے لگے یہان تک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے اور زیر ہر صلیب یعنے ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اونکے ہمراہ قسیسین و رہبان یعنے علماء نصاری و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت انجیل کرتے تھے اور اون لوگون نے اپنے لشکر و نیزے نشانونکے بکثرت بلند کیے تھے فبینما الناس کذلک یعنے اوسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یکبیک ایک بطریق زرہ زرین اور اوسپر زرہ چوبی پہنے ہوی پرے سے آگے بڑہا اور اوسنے اپنی زبان مین لاف زنی کرکے مبارزطلبی کی تب اوس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے برآمد ہوے پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اوسکے سینے پر ایسی سنان ماری کہ اوسکی پشت کے پار چمک نظر آتی تھی بعد اوسکے ایک دوسرا ملحد نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور وہ ملک کا ہمنشین اور راز اوسکے اور اوسکے ساتھ

معرکہ یحیی با ملک بطلوس

زرہ زرین برای زینت و زرہ چوبی برای جنگ ۱۲

تخت نشین تھا پھر میدان مین آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اوسکے مقابلے کو نکلا مگر اوسکو امیر غانم نے منع کیا اور کہا اپنی جگہ پر چلا جا کیونکہ تو اوسکا ہمسر نہین ہے یعنے وہ تجھ سے قوی و توانا تر ہے تا آنکہ مسیب بن نجبۃ الفزاری اوسکے سامنے آئے اور ایک ضربت شمشیر جو اوسپر ماری تو اوسنے اوسکو اپنے سر پہ روکا اور وہ تلوار مسیب کے ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اوس ملحد نے مسیب پر تلوار کا وار کیا او نھون نے اوسکو خالی دیا اور منتظر ہوے کہ کوئی شخص انکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو اوسجگہ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو سے کہ وہ آگے بڑھ آئے تھے ملاقات ہوئی آخر اونکے ہاتھ مین جو تلوار تھی وہ مسیب کو دیدی تو مسیب پھر جنگ کیطرف پھر گئے اور جاتے ہی اوس بطریق کے داہنے شانے پہ وہ ضربت لگائی کہ تلوار اوسکے بائین شانے سے نکل آئی اور وہ زمین پہ گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اوسیوقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے مسلمانون پر حملہ کیا اوسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اوسگھڑی وہ دشمن خدا بطلاوس اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور گھوڑا وہ تھا جسکو والی ممالک قسطنطیلہ اور بربر نے اوسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خرید تھا اور وہ گھوڑا روز جنگ حصار کے جست مار کے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اوسکا سوار اہل ہوا یعنے دیدبانان شہر پناہ کی دیوار پر جا مارتا تھا اور قریب اسکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالے آویگا اور بطلاوس زرہ زرین پہنے تھا اور کمر مین پٹکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اوسکے سر پر تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اوسمین لگے تھے وہ مانند ستارون کے درخشان تھے اور اوسکے سر پر چھلیان و نشان سایہ فگن و شقہ کشان تھے اور اوس ہنگامہ مین ایک غول رومیونکا میمنہ مسلمین پر حملہ آور ہوا مگر مسلمانون نے اونکے مقابلے مین صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعد ازان رومیونکے دوسرے گروہ نے حملہ کیا حقتعالی جزائے خیر و اجر حسنات زیادہ کرے واسطے فضل بن عباس اور واسطے اونکے پسر عم فضل اور اونکے بھائی عبداللہ و از برادر اولاد عقیل و عبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبون نے قتال شدید مین بڑی مردانگی و بہادری کی اور بلایا حسنہ مین مرد میدان امتحان ہوئے چنانچہ فضل نے بڑھکر ایک حامل صلیب پر حملہ کیا اور اوسکے سینہ پر نیزہ مارا کہ اوسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب بطلاوس نے دیکھا تو اوسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اوسنے قصد اوٹھا لینے صلیب کا کیا مگر اسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانون نے اوس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل وغیرہ اکابر بنی ہاشم اون لوگونکو جو اوسطرف اور گرد و پیش آتے تھے دفع کرتے تھے آخر رومی اوس صلیب سے مایوس ہوکر پھر گئے اور جسوقت فضل نے اوس صلیب کے پیچھے ہجوم انکی و رومکا دیکھا تو اوسپر حملہ فاش کیا اور اونکے بنی عم و دیگر امرا نے حملہ کرنے مین اونکی سازواری کی آخر رومی مقتول و مقہور ہوے اور اونمین سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانون نے اوس صلیب پر اژدحام کیا اور ارادہ اوسکے لینے کا رکھتے تھے تب فضل نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمہارے چنانچہ فضل نے گھوڑیکی باگ پھیری

اور رکاب پر جھک کر اوس صلیب کو اوٹھا لیا اور لشکر کیطرف پھری اور صلیب سپرد عبداللہ اپنے غلام کے کیا کہ وہ مسلمانونکے ساتھ گھوڑی پر سوار تھا اور فضل کیجانب خود پیش قدمی کر کے چلا آتا تھا آخر اوسنے اوس صلیب کو فضلؓ سے لیکر اونکے خیمے مین پھونچایا اور فضلؓ بن عباس سنے پھر مکرر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوے یہان تک کہ ہنگامۂ کارزار شرربار و معرکۂ پیکار ر و بکار ہوا اور زمین پر سیلاب خون جاری اور بدنونسے سیلان عرق روان ہوی آنکھونمین حلقے پڑگئے پتلیان پھر گیئن **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اوس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال دیکھا تو مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور اوسوقت اوس حملے مین اوسکے ہمراہ جمعیت بطارقونکی قریب پانچہزار کے تھی اور یہ جماعت جانب یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون مین سے ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی و باینہمہ ان دلاورون نے بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اوس آن مردانگی فضلؓ بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اونکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسیطرح دیگر امرای لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے کیے خصوصاً قعقاعؓ بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبیۃ الفزاری و براؓ بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا انکے حسنات زیادہ کرے اونھون نے یورش شدید برپا کی کہ انکی زرہون پر خون کے تھکّے ایسے جمے تھے گویا نختے کلیجے اونٹونکے تھے اور ایک غول مسلمانونکا دشمنونکی اوس جماعت مین گھُس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھی اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو اوسپر سفینہ موے غلام آزاد کردہ رسولخدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور دوڑ کر چاہتے تھے کہ اوسکو تلوار مارین دفعتاً اوس بطریق کے عقب سے ایک سوار نیزہ کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اوسکو نیچے گرا دیا اور انی نیزہ کی اوسکے پسلی مین پیوستہ تھی اور اوسکے استخوان پشت صدمہ ضربت سے چور چور ہو گئے تھے پھر جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا تھا تب کچھ لوگون نے اوترکر اوسکا رخت و ساز بدنسے اوتار لیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ یعنی شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص جو کیا کہ اوس بطریق کو کسنے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیادؓ بن ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملۂ فاش یعنے سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب عظیم برپا ہوئی گردنین کٹنے لگین آنکھین چڑھ گیئن تلوارونکے وار نیزونکی مار تیرونکی بوچھار کی شدت ہوئی رومیونکا اپنی زبان مین طمطمہ و غلغلہ تھا اور معرکۂ جدال و قتال برابر سرگرم رہا یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا اوسوقت دونون لشکر ازہمدیگر جدا ہوے چنانچہ مسلمانون مین سے تقریباً دوسو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت و سعادت پر فائز ہوے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین شب باش ہوے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور ورد درود و سلام مین اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانونکا روشنی کر کے قتلگاہ مین آئے اور شہدا کی لاشونکو چُنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور اونکے اولاد کے حال پر بہت بُکا کی اور کہتے تھے لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے ہمکو استطاعت و یارائی عمل خیر نہین ہے مگر توفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور **راوی** علیہ الرحمۃ نے کہا

کہ لشکر مشرکین سے بتعداد دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے اونمین سے اونکے اکابر وعظما بیس آدمی تھے اور سب ارباب دولت وارکان سلطنت واصحاب سریر یعنے تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ ہمنشین تھے آخر جب بطلوس نے یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اوسپر سخت دشوار وشاق گذرا تا آنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرداوسکے تمام اکابر مملکت ونوّاب عزت حاضر تھے اوسوقت اوسکے لیے خاصہ طعام وآب خاصہ وجام شراب آیا مگر اوسنے ان چیزون کیطرف التفات نکی اور بطریقون سرداروں کیطرف متوجہ ہوکر بزجر وقہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم ایسونکو صلاحیت ولیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت ونامردی تم لوگونکے دلمین سماگئی اور پھر تم چاہتے ہو کہ اپنے ایسے کردار سے پیش ملوک کے غیرت دار باقی رہو یہ سُنکے اون لوگون نے جواب دیا کما کان کان ھذا الیوم ما اخذ نا فیہ اھبتنا یعنے ہرآئینہ آجکے دن ایسا ہوا کہ ہمین ہمنے اپنا پورا ساز وسامان جنگ کا نہین کیا تھا یا یہ کہ اگر ہم اس دنکو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی کرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان نتھا کہ عرب ایسی شجاع ہین اور اونمین ایسی شجاعت ہے تب بطلوس نے کہا پھر تمہاری کیا رائے ہے کیا تم ننگ وعار گوارا اور ذلت ورسوائی کو پسند کرتے ہو خصوص اوس حالت مین کہ صلیب ہماری ہاتھونسے چھن گیا اور تمنے اوسکو خوار کیا اونھون نے کہا اے بادشاہ عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھینگے اور باقی ہم اونکے مقابلے مین مقاتلہ کرینگے اور اوسی ہنگامے مین ہم کمینگاہ سے نکل پڑینگے اور ایک جماعت تیراندازونکو مامور رکھینگے کہ وہ اپنے تیئن تیراندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ وہ سب یونہین کرتے ہین غرضکہ ہم اونسے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم اونکو اپنے بلد پر دخل وتسلط نہ دینگے جہان تک کہ ہم سب مارے جاوین یہ سُنکے بادشاہ نے اونسے عہد واقرار واثق لیا وبعد ازان ایک نامہ لکھکر شباشب پاس بطریق طاکے بھیجا کہ وہ ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنے بہت برجون والا اور اوس نامے مین فوج کمکی طلب کی تھی اور اوسکے زیر حکومت بہت سے بطریق شداد وسخت رُو تھے اور اون ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلح وآمادہ پیکار رہتے پھر جب اون بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو اونھون نے تیاری لشکر کی کردی اور اونکا ساز وسلاح درست کیا اور قریب ہے کہ ذکر اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھکر اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور صف آرائی وترتیب مواقف مین معروف ہوے اور امیر غانم لوگونکو بوعظ وپند امادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرہ بن شعبہ کو واسطے ترغیب وتحریص مردم کے مقرر کرکے خود متوجہ بجانب اصحاب رایات ہوے اور اونکو فہمائش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑونکی باگین چھوڑدو یعنے گھوڑے دوڑاتے ہوے دشمنون پر جا پڑو اور بھالونکو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پھونچو تو یکبارگی حملہ کردو اور کچھ خوف وہراس کو اپنے دلمین راہ ندو چنانچہ امرای لشکر مثل روزاول کے ترتیب وتعبیہ لشکر مین مشغول ہوے اور قبل از سوار ہونے شہید ونکو اونکے لباس

جاے دفوف دلیام ۱۲

پرخون مین دفن کر چکے تھے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشونکے جسوقت ہی ہملوگ مصروف صف بندی
ولشکر آرائی تھے تو ہمکو آگاہی نہوئی کہ ناگاہ روم ہمپر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبان مین ہمپر طعطعہ وغلغلہ کرتے تھے
اور اونمین سے پانچہزار سوار آگے بڑھکر اپنے گھوڑونسے اوتر پڑے اور اپنے خدام وغلامونکو گھوڑے تھما دیے
اور وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور لب غار تیر اندازونکی آڑ کے لیے صندوقونسے سدّ پناہ بنائی
اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہانسے نہ ہٹین اگرچہ سبکے سب مارے جاوین اور اونکی تین صفین تھین
راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اوسی عرصے مین کہ ہم لوگ ہتھیار لگا کر آمادۂ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے
ہمپر یکبارگی حملہ کر دیا اوسوقت ہماری میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہماری قلب لشکر اونکے قلب لشکر سے بھڑ گئے
اور اونکے تیر اندازونکے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند ملخہای پرّان
وسیلہای روان کے آتے تھے اوس سے بہت مردان کارزخمی ہوے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آے اور گھوڑے
عرب کے بھاگے اور امرا اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم وبپای استقلال قائم رہے اوسوقت فضل بن عباس
اور اونکے بھائی ودیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑی زورونسے حملہ کیا اور اسیطرح زیاد بن ابی سفیان ومغیرۃ بن
شعبہ ومسیب بن نجتبۃ الفزاری وجمیع امرا لشکر نے بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی
اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اوسوقت بمقابلۂ عرب ثابت وقائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا بطلوس
مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
اوسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردونکا تھا اور مرنے پر دل رکھتے تھے اور امیران لشکر علے الاتصال مسلمانونکو ترغیب
وتحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے باعث اونکی کثرت کے
شمار واکثار اونکے مقتولونکا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان تھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہ ہو نسے
ہمارے پیچھے نکل پڑے اور اونکے آگے ہمارے سامنے غول تیر اندازونکا تھا پھر اونہون نے ہمکو گھیر لیا اور ہم
درمیان اونکے اسطرح ہو گئے جیسے سفید بکریان بیچمین گلہ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ امرا
وسرداران لشکر اسلام شہید ہوے ونیز اکثر مردم مختلط مسلمانونمین سے کام آئے اوسوقت سادات بنی ہاشم وابان
ابن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانونکے نیزونسے کیا ہی قتال کی اور جب وہ
عدو اللہ بطلوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانونکو زخمی کیا تھا اور اوسی حالت مین اوسنے اور اوسکی
جماعت ہمراہی نے بہت سی مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سی دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اوجسوقت کوئی شہسوار
لشکر اسلام سے مبارز طلب ہوکر اوسکی طلب مین نکلتا تھا تو اوسکو نپاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین روپوش ہو جاتا
تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اوسوقت قعقاع ومسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے اے بہادران عرب اونٹون کو آگے کرو

یہ سنکر لوگون نے تمام گلہ اونٹونکا اپنے سامنے سمت آمد تیرونکے ہانک دیا اور اونکی آڑ سے گھوڑے اوڑاکر نرغہ
کر دیا کہ وہ لوگ اونٹونکی تلیون اور گھوڑونکی ٹاپونسے کچل گئے اور اوسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیراندازونکا
آگے بڑھکر مشرکونکو قتل کرنے لگے یہان تک کہ اونمین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا تو یون تھا اور روم بھی
اپنے اوسی حال مین مصروف تھے آخر جب اوس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اوسکی قوم پر کیا گذرا تو اوسکی
طغیانی وسرکشی زیادہ بڑھ گئی غرضکہ یہ شورش وسرگرمی طرفین سے برابر بارہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا
بعد ازان حقتعالی نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی کہ اوسوقت انھون نے مشرکون پر چڑہائی کردی اور جعفر رضہ
بن عقیل بطرف ایک غول رومیونکی بڑہے اور اونکے درمیان مین گھس گئے اور اوس بطریق کو جو اوس غول کا افسر تھا نیزہ مارکر
قتل کیا تب رومیون نے اونپر ہجوم کرکے اونکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکے بھائی علی رضہ بن عقیل نے بھی کیا
کہ اونکی ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کرکے اونکو بھی شہید کیا اور اسیطرح زید بن زیاد بھی بعد قتل ایک
جماعت کے شہید ہوے رحمۃ اللہ علیہ اور اوسوقت ہنگامہ نزال وقتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے رومیونکو پیچھے
ہٹا دیا تھا پھر جب امرا اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اونپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل شیر ژیان کے روم پر حملہ کیا
اور اونکو باب قلعہ تک ہٹا لیگئے اور قریب باب جبل وباب البحری کے سخت لڑائی لڑے اور رات جو ہوگئی تھی تو صحابہ رضہ اپنے
لوگونکو بھی نہ پہچانتے تھے مگر باایمہمہ اونھون نے جمعیت مشرکین سے ہزار ونکو قتل کیا اور ایک جماعت زائد پانسو کی
قریب شہر کے ماری گئی وبعد ازان مسلمانون نے اونپر دھاوا کیا یہان تک کہ دیوار شہر تک ہٹا لے گئے پھر وہان بھی
بڑی لڑائی پڑی اور بطلوس اپنے اصحاب کو حمیت وغیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال کر رہے تھے اور
اوس شب کو شعار مسلمین یعنے کلمۂ شناخت اونکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل
یعنے اے نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانونکی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اوس گھڑی بھی اوس زور
کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صدای رعد سنائی دیتی تھی اور تلوارونکی چمک جسطرح بجلی
کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اوسوقت مسلمانون نے رومیونکو گھیر لیا تھا اور بطلوس
اپنی قوم کو طیش وتیمہ دلاتا تھا اور کبھی تو وہ باب فندوس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب توما پر اپنی قوم کی
جماعت پاس پہونچتا تھا یہان تک کہ وہ سب ومی اندرون شہر داخل ہوگئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا مگر جو کوئی اوسوقت
اپنی جماعت سے متفرق ہوگیا یا وہ جسکو اوسکے گھوڑے نے گرادیا اور ساری رات مطلع فجر تک یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ
شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر چڑہکر ناقوس وقرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک مضبوطی سے بند کردیئے
اور قفل لگا دیئے پھر جسوقت صبح ہوگئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جاے معرکہ پر آکر تفحص کیا کہ ہم مین سے
کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس نعشین شہید ونکی شمار مین آئین رحمہم اللہ علیہم واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا

ذکر قتل جعفر و زید بن ... منہم

پھر جسوقت مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانم سب سے زیادہ تر محزون و مغموم تھے خصوص اون لوگون کے لیے جو اونکے زیر علم شہید ہوئے او شہید و نمین اکثر اعیان قریش و اولاد ہاشم و اولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل و بنی عبد شمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیونکا حال دیکھا اور عبد اللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس و دیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عمزادونکو دیکھا تو اپنے گھوڑونسے اوترکر اونکو اپنی آغوش مین لپٹا کر خوب روئے اور اونکے مصائب پر استرجاع کیا یعنے کہا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اور اوسوقت ہمام بن جُبیر نے یہ اشعار پڑہے شعر یَا عَیْنُ اَبْکِی لَا تُمِلِّی مِنَ الْبُکَاءِ ٭ وَدَرِّی دُمُوْعًا مِثْلَ سَلْبِ الْغَمَامِ ٭ وَابْکِی عَلَی السَّادَاتِ مِنْ نَسْلِ هَاشِمٍ ٭ وَمِنْ عُصْبَةِ الْمُخْتَارِ خَیْرِ الْاَنَامِ ٭ وَابْکِی عَلٰی لَیْثٍ هُمَامٍ بْنِ عَمٍّ لَهٗ ٭ هُوَ جَعْفَرُ الْمَشْکُوْرُ لَیْثٌ هُمَامٌ ٭ وَابْکِی عَلَی الشُّهَدَاءِ لَا تَغْفُلِیْ ٭ مَا لَاحَ بَرْقٌ اَوْ تَرَنَّمَ حَمَامٌ ٭ فَذٰلِکَ الْبَطْلُوْسُ خَیْرًا وَلَا ٭ اَجْنَادُهٗ اَهْلُ الصَّلِیْبِ اللِّئَامِ ٭ لَنَا خُذَنَّ الثَّارَ یَا قَوْمَنَا ٭ بِطَعْنِ خَطِّیٍّ وَحَدِّ حُسَامٍ ٭ یعنے اے آنکھ گریہ کر اور تاخیر نکر گریہ کرنے مین اور اشکباری کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر اون سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام صلعم سے تھے اور بکا کر اوس شیر بزرگ کے جو پسر عم تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ جعفر ہے جسکی سعی مشکور ہے پیش خدا کہ وہی شیر بزرگ ہے اور اے آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اسمین غفلت کر اور رویا کر جبتک برق تابان ہے اور فاختہ و کبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گویا ہین خیر و فلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور اوسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو اے قوم ہماری یعنے اے غازیو یا اے شہید و ہم ضرور ضرور عوض خون کا لینگے بضربات سنان خطی کے اور تیزی تیغ یعنے تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد ازان مسلمانون نے شہیدونکو دفن کیا رحمہم اللہ و بعد ازان امیر غانم نے سائر امرا کو ہر ایک باب پر متفرق کر دیا چنانچہ امیر غانم مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان و ولید اور اونکا بھائی محمد اور اسامہ بن زید و ابو ایوب الانصاری و فضالہ بن عبید و اوس بن حذیفہ و عمرو بن حصین و رافع بن خدیج و ابو دجانہ و جابر بن عبد اللہ اور دیگر امرا مقابلے مین نازل رہے اور قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبیۃ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار سوار کے باب الجبل پر اوترے اور مغیرہ بن شعبۃ و ابو لبابہ و مہلب الطائی و مثل انکے دیگر اکابر دو ہزار سوار باب توما پر ٹھہرے اور اوسی قوم نے آلات حرب بالائے حصار تعبیہ کیا اور ساز و سامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ اِنسے لڑتے تھے نہ یہ اونکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اوسی گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذر اہے سوار ہو کر اور زرہ حربی پہنکر اوس گھوڑے کو بالائے سور یعنے فصیل پر جز بالیجاتا تھا اور پھر اکر بیٹھا اور اوسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور اون سبکے ہاتھون مین شمشیر بُران

وحربہ سنان وگرز گران اور تبر و تیر و کمان رکھتے تھے اور چوڑائی فصیل کی اتنی تھی کہ اوسپر دو گھوڑے اور دو بہرے
سوار برابر برابر باساز کامل چلے جاوین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد
بن الولید نے جو کہ عبدالرحمٰن رضؓ بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر کو طرف حدود فیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے
چنانچہ درمیان اہل اسلام اور اہل فیوم کے جو وقعات وحروب واقع ہوئے ہین اوسکے ذکر کو یہان بخیال طول مقام
مختصر کردیا اسلیے کہ وہ مقصود جسپر مدار اس کتاب یعنی اس باب کا ہے وہ ذکر فتح بہنسا اور اوسکے واقعات ہین چنانچہ
بعد ہزیمت اہل حدود فیوم کے جب عبدالرحمٰن رضؓ بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر مع لشکر شہر فیوم پر پہونچے تو وہان کتنے
ایام محاصرہ کیا یہان تک کہ وہ بکبتر از یکماہ فتح ہو گیا تب وہانسے اموال وغنایم لیکر خالد رضؓ کے پاس واپس آئے اور وہ
توریہ مین مقیم تھے جیسا سابقاً ہم ذکر کر چکے ہین **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبدالرحمٰن و عبداللہ کا تھا
نسبت اہل فیوم کے و اما ابوذر غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی و ذوالکلاع الحمیری و مالک اشتر النخعی پس انھون نے
جب ایک قوم کی گردنین مارین جیسا ہمنے ذکر کیا ہے وبعد ازان ایسنے قتال شدید واقع ہوئی اور بیس دن سے محاصرۂ قلعہ کا
کیے ہوئے ہین جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے ... منصور بن اقم
کہ ابومنہال سے جو اصحاب مالک اشتر مین سے تھے اونھون نے کہا جس عرصے مین کہ ہم قلعہ بہنسا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور بیشتر وہ
لوگ ہمپر چڑھائی کر چکے تھے ناگاہ ایک شب چہاردہ کو کہ چاندنی کھلی تھی وقت سحر ایک غبار نظر آیا پھر گھوڑے دکھائی دیے اور
باگون کی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہوے تب تک صبح روشن ہوئی اوسوقت بیس صلیب
نظر پڑے اور زیر ہر صلیب یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور سبب اسکا یہ ہے کہ بطریق طحا ذات الاعمدہ یعنی حصار ستونون والا
وبطریق قلعہ ذات الابراج یعنے قلعہ بہت برجون والا جب انکے پاس نامہ بطلوس کا پہونچا تو ان لوگون نے بذات خود
واسطے امداد و کمک کے تیاری کی اور اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گرد نواح کے لوگونکو اصناف رومی و
نصاریٰ سے جمع کرکے اول شب سے روانہ ہوے اسلیے کہ عرب سے اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی
کہ محاذی قلعہ آ پہونچے مگر دریاے نیل حائل تھا اور وہ اول زیادتی وطغیانی پر تھا یعنے شروع چڑھاؤ اور سیلی بازہ پر
تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ
لوگ اونکو قطع کرکے اوتر آئے یہان تک کہ قلعہ پر پہونچے اور مسلمانونکو کچھ خبر انکی نتھی مگر یہ کہ اون لوگون نے
پہونچکر ان پر ہجوم کیا اور طرف باب شرقی کے جو آئے تو وہان امیر زیاد اور اونکے اصحاب کو پایا۔ اوسوقت مالک اشتر نے
کہا اے بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کرکے دشمنون سے مقاتلہ کرو اور اپنے خالق سے استعانت و استمداد کرو
یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور اودہر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبان مین طمطرہ وغلغلہ اور بدزبانی کرتے
تھے اور اہل قلعہ طبل و ڈھول بجاتے تھے اور ناقوس و قرنے پھونکتے تھے اور برابر اسیطرح مسلمانونکے مقابلے پر

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیونکا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے اور امیر زیاد تعداد قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر اونھون نے آنکر ان پر نرغہ کیا اور انھون نے صبر او سوقت صبر جوانمردانہ کیا آخر امیر زیاد اس معرکے مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور اونکے ساتھ ایک جماعت مسلمانونکی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردونکا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اون مسلمانون نے سنا جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے نشان بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانونکی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین اوسوقت مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اون لوگون نے کنار بحر جانب شرقی سے کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہے اوسوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈالدیا اور یہ کلمات زبان پر جاری تھے بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنَّنَا اَفْضَلُ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عِنْدَكَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ یعنے مین ابتدا امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ای پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہم لوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین وحال آنکہ تو نے اونکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اونھین راہین بنا دین یہ کہکر اونھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑھایا تو اوسکے سم بھی تر نہوئے او طرف قلعہ کے اوتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اونکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیئے یہان تک کہ بر شرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جا کر قتال شدید برپا کی اور رہم جسوقت اسی شدت قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اونکے رفاعۃ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اوس بلد مین تھے جسکا نام بزدوہ تھا اور وہانکے باشندے ونسے مصالحہ تھا تب اونھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحا ذات الاعمدہ وصاحب قلعہ ذات الابراج ازبرای قتال مسلمین روانہ ہوئی ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمہارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہے یہ سنکے یہ اصحاب پاس امیر قیس بن حارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہو کر برای امداد روانہ ہوئے یہان تک کہ عین ہنگامہ جنگ مین جسوقت قعقاع قتال کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور اونھون نے بھی بصدای تہلیل و تکبیر و بندای درود و سلام اوپر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سبنے ملکر دشمنون پر حملہ کیا اوسوقت مقاتلہ عظیم برپا ہوا اور اوسی گھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل اون لوگون کے ساتھ تھے جنھون نے جانب دشت شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق قلعہ ذات الابراج کے یورش کرکے اوسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے بطریق طحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑ کر مار لیا پھر جسوقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوئے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ اونکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی او مسلمانون نے پیچھا کیا

شہادت امیر زیاد

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیونکا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے اور امیر زیاد بتعداد
قریب دو سو اصحاب کے پیچھے آخر اوتھون سے آنکر ان پر نرغہ کیا اور انہون نے صبر اوسوقت صبر جوانمردانہ کیا آخر
امیر زیاد اس معرکے مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور اونکے ساتھ ایک جماعت مسلمانونکی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور
باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردونکا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اون مسلمانون نے سنا
جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے نشان
بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانونکی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہے اور وہ چالیس لاشین ہین اوسوقت مسلمانون نے
ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اون لوگون نے کنار بحر جانب شرقی سے کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا
کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہے اوسوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈال دیا اور یہ کلمات زبان پر
جاری تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِنَّنَا اَفْضَلُ مِنْ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عِنْدَكَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ یعنے مین ابتداء امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اے پروردگار تو بہتر جانتا ہے کہ ہملوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین و حال آنکہ تو نے
اونکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اوسمین راہین بنادین یہ کہکر اونھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بڑہایا تو اوسکے سم بھی
تر نہوئے اور طرف قلعہ کے اوتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اونکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے
یہانتک کہ بر شرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور رہم جسوقت اسی شدت قتال مین مشغول تھے
کہ ناگاہ ایک غبار اوٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اونکے رفاعۃ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب قیس بن الحارث
سے تھے اور یہ لوگ اوس بلد مین تھے جسکا نام برذوہ تھا اور وہانکے باشندے ونسے مصالحہ تھا تب انھین معاہدین مین سے
ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طحا ذات الاعمدہ و صاحب قلعہ ذات الابراج از برائے قتال مسلمین روانہ
ہوئے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمہارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہے یہ سنکے یہ اصحاب پاس امیر قیس بن حارث
کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر برائے امداد روانہ ہوئے یہانتک کہ عین ہنگامہ جنگ مین جسوقت قعقاع قتال
کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کی اور اونھون نے بھی بصدائے
تہلیل و تکبیر و بندائے درود و سلام اوپر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سبنے ملکر دشمنون پر حملہ کیا اوسوقت مقاتلہ عظیم
برپا ہوا اور اوسگھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل اون لوگون کے ساتھ تھے جنہون نے جانب دشت
شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق قلعہ ذات الابراج کے یورش کرکے اوسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے
بطریق طحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑکر مار لیا پھر جسوقت
رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوئے اور فرار پر قرار پکڑا چنانچہ اونکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی اور مسلمانون نے پیچھا کیا

شہادت زیاد

کہ اونکو دریا تک بھگا لیگئے تو اونمین سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی گرفتار ہوئے پھر اونکو طرف شہر پناہ قریب فصیل کے لاکر اونکی گردنین مارین اور اونکا مارا جانا بطلوس اور اوسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور وہین امیر زیاد بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے وبعد ازان اہل اسلام وہانسے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنی کاٹھ کا پل اوس نہر پر قائم کیا اور اوسوقت بالای حصار سے اونکے سرون پر پتھرونکی مار تھی مگر وہ کچھ پروا نکرتے تھے یہانتک کہ سب مسلمان بجانب غربی دوڑ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اوسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رہگذر نتھی تب مسلمانون نے شہر بہنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ نو مہینے اوسکا محاصرہ کیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اوس شہر کا ایک باب السر یعنے ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل ایک پل کے تلے سے بطور سرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اوسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی کھاڑی ہے اور اوسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اوسیطرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ تاریکی شب مین لاتے تھے اور وہ رستہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اوترکر باگ پکڑے ہوئے سرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اسیکے سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نتھے کیونکہ جب اونکو کسی امر مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر اونکا وثوق و اعتماد ہوتا تھا اسی درہ سے نکلتا تھا اور اوسمین رات کو فانوسین اور شمعین روشن رہتی تھین اور جو شخص اس باب کا مختار تھا وہ ادھر سے نکلا کرتا تھا اور ملوک پیشین نے اس درے کو مخصوص برای زمانہ حصار یعنے واسطے ہنگام محاصرے کے بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد شد جاسوسونکی رہتی تھی اور خبرین لاتے تھے اور ایسا ہوا کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارض فیوم پر فتح پائی تھی تو وہانسے غلہ وغیرہ اقسام انگور و عسل اور مثل اسکے صحابہ کے لیے آیا کرتا تھا اور اسیطرح وجہ البحری سے بھی یہ سب چیزین آتی تھین کیونکہ خالد نے یہان لشکر اسلام مین خبر فتح فیوم و وجہ البحری کی کہلا بھیجی تھی تو اہل اسلام بعد رفع خطر کے لوگونکو بھیجکر حدود فیوم وغیرہ سے جن چیزونکی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے چنانچہ امیر غانم رضی اللہ عنہ نے مقام محاصرے سے امیر میاس بن حازم کو مامور رسد رسانی کا کیا اور دو سو سوار اور شتران و اشتران باربردار واسطے غلہ وغیرہ لانے کے ہمراہ اونکے کرکے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ فیوم مین پہونچے اور وہان منجانب امیر خالد کے مسلمی عرفجہ از برای گفتگوے خرید و فروخت مقرر تھا پھر جب میاس مع اپنے ہمراہیونکے وہان داخل ہوئے تو اونٹون اور خچرونکا بوجھ لدوا کر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بہنسا کے کیا یعنے اپنے محاصر کیطرف پھرے یہانتک کہ قریب اوس دیر کے پہونچے جو بدامن کو واقع تھا پس یہ ماجرا تو ان لوگون کا تھا اور ادھر بطلوس کے پاس جاسوسون نے یہ خبر گذرانی کہ اس تقریب سے گروہ مسلمانونکا قریب دیر وارد ہے یہ سنتے ہی بطلوس نے ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السر کے یعنے برابر تخت پر اوسکا ہمنشین تھا اور اوسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت و براعت مین مشہور تھا اوسکو طلب کرکے حکم کیا کہ ہزار سوار رومی اپنے ہمراہ لیکر فیوم کے رستے پر جاوے اور دیر مین مسلمانونکی گھات پر کمین نشین رہے وبعد ازان

وقت موقع کمینگاہ سے نکل کر اونپر چھاپہ مارے غرضکہ میخائیل اوسی سُرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اوسکے
ہمراہی بھی ایک ایک کے آگے پیچھے ہو کر نکل آئے اور راہی ہوئے یہان تک کہ اوس دیر تک پہونچے اور وہان
کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھے رہے پھر جب مسلمانونکو دیکھا تو یکبارگی اونپر نکل پڑے تا آنکہ دونون جماعتین آپسمین گتھ گئین
اور فریقین مین تلوارین چلنے لگین اوسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
مجھ سے نقل روایت کی ابو محمد العبدری نے بواسطہ ابو العلاء المحازنی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ میاس کے
موجود تھے سو اونھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان محشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اوسوقت امیر میاس نے اپنا علم اپنے فرزند سلیع کو
سپرد کر کے خود سرگرم قتال ہوئے یہان تک کہ شہید ہوئے اور بعد اوسکے نازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہو گئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب سو سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہو گئے اتفاقاً درمیان ہملوگونکے
عبد اللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے پیکوان مین سے تھے سو اونھون نے
(پیک ساعی ۱۲)
جسوقت ایسا حال دیکھا تو اوس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے دہانسے اوڑے اور باعث اونکی تیزی اور سرعت
سیر کا یہ تھا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین اور عمرو بن اُمیۃ الضمری کے لیے دعای برکت و قوت رفتار کی بھی
چنانچہ یہ دونون تیز گامی او شتاب روی مین ایسی چالاک تھے کہ اسپان تیز پرواز و تازیان صبا رفتار ان دونون کی
چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبد اللہ بن قیس فوراً وہانسے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور بصیحہ و فریاد پکار کر کہا
اَلنَّفِیْرُ اَلنَّفِیْرُ ادرکوا یا مسلمین یعنے اے مسلمانون کیچ کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سُنتے ہی سوارون کی جمعیت کر اوس سے
استفسار حال کیا تو اوسنے سارا ماجرا بیان کیا اوس وقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور
ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون اوسوقت امیر غانم نے عبد اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بلایا اور ہزار سوار
صحابہ جرار سے اونکے ہمراہ کر کے روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہد یعنے ذمیون مین سے راہبری
کے لیے انکے ہمراہ تھا تا آنکہ یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین بیٹھے
پھر جسوقت پہر رات گذری تو یکایک صدای سم اسپان گوش زد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑون پر سوار ہوئے اور اوسیدم
گروہ رومیونکا بھی سامنے نمودار ہوا اور اونکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون مین جکڑے ہوے گھوڑونکے پٹھون سے
بندھے تھے اور چاندنی رات تھی اوسوقت مسلمانون نے صدای تہلیل و تکبیر و ندای صلوۃ و سلام او پر بشیر و نذیر کے
بلند کی اور قتال شدید برپا کی اوسدم عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانون کیا ہر ایک تم مین اپنے خصم سے
عاجز ہے یہ سنتے ہی سائر اُمراء کا بردل توڑ کر سرگرم وغا ہوے یہان تک کہ بہتونکو قتل کیا اور کتنونکو اسیر کر لیا اور عبد اللہ
ابن جعفر اوس بطریق مقدم الجیش یعنے میخائل پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش و خود بسر تھا آخر اوسکے سینے مین خطی

ایک ایسی ضربت فرشیہ ہاشمیہ لگائی کہ سنان اوسکے پشت سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اوسکی جہنم کو روان ہوئی
پھر جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام اونکے تعاقب مین گرم عنان اور اونکو قتل و
اسیر اور غارت کرتے ہوئے شتابان تھے تا آنکہ صبح ہوتے ہوتے تقریباً پانسو رومیونکو قتل کر ڈالا اور باقیونکو
گرفتار کیا اور مسلمان قیدیونکو چھوڑا لیا اور رومیونکا مال اور اونکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا
و بعد ازان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیونکو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ
چھوڑکر حکم کیا کہ تم لوگ یہانسے حرکت نکرو جب تک کہ مین تمہارے پاس واپس آؤن اور اوس جماعت پر
عبداللہ بن معقل کو افسر کیا اور خود وہانسے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اوس قتلگاہ مین آئے جہان امیر میاس
اور اونکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشین شہیدونکی دیکھین کہ اونکے گرد نصارے ذمیون مین سے مجتمع اور روتے ہین
اور تقسیم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نتھی تب عبداللہ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اوترے اور لاشہاے
شہدا کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد توشہ نکال کر ناشتا کیا اور وہانسے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے تب
عبداللہ بن جعفرؓ نے سر میخائیل کا اور اوسکے ہمراہی کے مقتولونکے سر کٹوا کر نیزون پر اپنے آگے آگے کیے اور اونکے
گھوڑے کوتل کر لیے اور غلہ و علوفہ و اقسام عسل و روغنہاے زیت و کنجد لدوا لیا اور قیدیونکو ہمراہ لیکر وہان سے
روانہ ہوے یہان تک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے
بلند کیا اور مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین اونھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور
رومی بالاے حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اونھون نے سرونکو نیزونکے سرون پر دیکھا اور سر
میخائیل کا آگے آگے تھا تو اونپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اون سبنے طمانچون سے اپنے منہ پیٹ لیے اور بطلوس
کے پاس جاکر اس سانحے کی خبر دی اوسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کرکے سوار ہوا اور فصیل پر
چڑھ گیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کی لوگ ہین
انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانم سے جاکر خبر دی وہ مع امرا کے
سوار ہوئے اور وہان جو ایک ٹیکرہ بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اوسپر چڑھ گئے اور قیدیونکو بلوا کر اونپر
عرض اسلام کیا پھر جب اونھون نے انکار کیا تو حکم اونکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے
تھے اوسوقت بطلوس بشدت غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا و بعد ازان بطلوس نے اپنے اصحاب سے
مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیے اور خود اوسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کرکے
مسلمانون پر حملہ کرے اوسوقت اوسکے پاس ایک بطریق آیا اوسکا نام کراکر اور وہ بڑا شہسوار تھا اوسنے کہا
ای بادشاہ مین آپکے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور انکو خاک مین ملاؤنگا

اور کیا عجب ہی کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت دلاوروں کی چاہتا ہون بطلوس نے کہا
جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اوسنے دس بطریقوں کو انتخاب کر لیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے
پھر وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہانسے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ تک
آئے اور بطلوس سبکو تحریض و تاکید کرتا تھا کہ جس حال مین کہ وہ غافل ہین تم اونپر یورش و نرغہ کر کے جا پڑو
بعد ازان اوسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھول دو اور وہ دروازہ قندوس تھا اور اوسپر ہزار
آدمی چوکی والے مقرر تھے اور اوس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجونکے ایک ایک پھاٹک تھا اور منظرو سے
جھانکیان بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہو کر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اوس قوم نے
تدبیر کی تھی اوس سے غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنونکا کیا ارادہ ہی اور اوس شب کو مسلمانونکی حراست پر
جانب باب قندوس کے زائد بن ثابت تھے اور عبداللہؓ بن عباس و عبداللہؓ بن معقل و براء بن عازب و مالک اشتر و
ذو الکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی عوف بن سعد نے بواسطہ سعد بن طارق الثقفی
و ابو یزید کی مالک اشتر سے اونھون نے کہا ایک رات جسوقت ہم بیدار تھے اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہون مین
شدت سرما سے جامۂ پیچیدہ اوڑھے لیٹے غافل سو رہے تھے اور ہتھیار اونکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے
بعضے اپنا ورد وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا اور اندر سے مردم قلعہ
وتنا ور باہر نکلے اور اونکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین روشن تھین اور اونھون نے لشکر پر حملہ کیا اوسوقت ہمکو جو حال
معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ ای مسلمانون بیدار و ہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے غدر و نرغہ کیا ہے
جب مسلمانون نے ہمارا غل سنا تو خواب سے چونک پڑے اور اپنے بسترون سے اوٹھ دوڑے اور شیرونکی طرح جست
کر کے کوئی تو اپنی تلوار اوٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا کوئی برہنہ تھا اوسکو کپڑا پہننا مشکل پڑ گیا کوئی
کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھس گئے
اور باقی اہل اسلام جو ہنوز نہ ہوشیار ہوئے تھے اونپر وہ بطریق گرا کر ایک غول لیکر مسلط ہو گیا اور وہ سب تلوار
مارنے لگے پھر جو مسلمان جاگا اوسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسیکا ہاتھ اوڑ گیا کسیکے بازو کٹ گئے کسیکے سینے مین برچھی
لگی کسیکا سر جدا ہو گیا اوسوقت بڑا غل شور مچا اور بلائے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ قتل ہوئے اور اوس آن
وہ دشمن خدا کر اکر پیراہن سرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالای زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور اوسکے سر پر خود تھا
اوسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارونکے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کیطرح بلبلاتا اور اپنی زبان مین لاف زنی کرتا تھا
اور اوسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار مین شور غل مچاتے تھے
اور طبل و ڈھل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگے پھونکتے تھے اور بالای شور یعنے فصیلون پر آتشی مشعلین روشن کی تھین کہ

لا شغا جو ہر قوم بطلوس ... یان اور د مردم ... جاری کر ... رق ...

کہ رات کا دن ہوگیا تھا یہ ساماں تو دشمنوں کا تھا اور ادھر امرا ر صاحبان صولت و شجاعت تیار و آمادہ ہوگئے
اور شمشیر علم کیے ہوئے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو بیٹھے مگر حال یہ تھا کہ بعضے تو گھوڑوں کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے
زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پا پیادہ دوڑ پڑے اوسوقت فضل بن عباس اور اونکے پسر عم فضل بن ابی لہب
و عبداللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان و قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری اور مغیرہ و مسلم و ابوذر الغفاری
و ابودجانہ و ابو امامہ و غفار بن عقبہ و ابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالیٰ انکے حسنات کو
شیر مادر کرے انھون نے بڑی جانفشانی و عرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوئے اور
ایک جماعت مسلمانونکی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین ہجوم
و نرغہ کیا تھا اونمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامۂ قتال شدید گرم تھا اوسوقت فضل بن
عباس نے اوس بطریق کراکر کیطرف بڑھ کر ایسی ضربت سیف اوسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی بائین
شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس اونکے
پسر عم عبداللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ
دیگر امرا ر جرار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکھتے تھے بجاے خود اپنے اپنے معتمد کو مامور کرکے اپنی اپنی جماعت سے
آپہونچے اور مشرکون پر حملۂ منکرہ و نرغہ فاش کرکے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی و نصرانی شمار
مین آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب پسپا ہوئے اور مسلمانون نے حتی الباب
اونکا تعاقب کیا اوسوقت ایک اور جم غفیر رومیونکا براے حمایت فراریونکے اندر سے نکلے اور بچالے گئے مگر اون مفرورین سے
مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کرلیے تھے آخر وہان سے جاے معرکہ پر واپس آئے اور تفحص
کرنے لگے کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چار صد ہشتاد و پنج مرد شہید ہوئے تھے
پھر جب مسلمانون نے یہ سانحہ دیکھا تو اونپر نہایت شاق و گران گذرا اور شبا شب تعجیل کرکے نعشہاے شہدا کو
جمع کیا اور اونکے لباسہاے پرخون مین اوس جگہ دفن کردیا جو بنام طما معروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان و
مغاک سیلان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ کو دفن کیا اور اون شہدا
مین جو اہل سابقہ و حفاظ قرآن تھے اونکے تیئن مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا کے
اور اوس جگہ دعا مستجاب ہوتی ہے یہ امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت
دعائین اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہو جاتا ہے
راوی مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق موثوق کہ ہے
اور مینے اونھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ

اور اون محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اونسے سماع کلام بر سبیل دور کے ہی کہ ایک دوسری سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک اتق مین منسلک ہین اور سماعت و قرات اسکے لائق نہین ہے مگر برای صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان مخصوص ہی اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسینے اہل تواریخ و سیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہت امثال و آثار ہین اور بہت سی عجائب و اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقات محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہی واسطے مستمعین کے وبعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہے طرف سیاق روایات و بقیہ حکایات کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد الواحد قاری نے بواسطہ ابن سُراقہ بن نوفل الخزرجی ابو لبابہ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنے وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو اونھون نے کہا جب ہم شہدا کو دفن کر چکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمون کیطرف پھرے ہین تو اوسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند کروا دیے تھے اور قفل ڈلوا دیے تھے اور لوگ اوسکے تمام اسوار قلعہ یعنے فصیلون پر چڑہے تھے آخر جب مردم ہزیمت یافتہ پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اوسپر سخت گران و ناگوار گذرا اور اوسکی آنکھونمین جہان تاریک ہوگیا اور جو لوگ اوسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے اونکے مارے جانے سے اوسکو اندوہ و قلق عظیم ہوا اور جو مصائب و نوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اوسکو سُنکر اپنے دلکو شاد کیا یہ ماجرا تو اوس قوم کا تھا اور ادھر حال صحابہؓ کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانمؓ کے مجتمع ہوی اور جو کچھہ منجانب بطلوس نسبت مسلمانون کے گذرا باہم اوسکا تذکرہ ہوا و عند المشورہ رای صحابہؓ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالدؓ بن الولید کے پاس لکھا جاوی اور اونسے استمداد کیجاوے کہ اب بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھہ لاوین چنانچہ یہ نامہ لکھا گیا ـــــ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید اعلم ایہا الامیر انا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی الترک والروم والفرس والدیلم ألعن من ہذا الملعون بطریق البہنسا البطلوس ولا اکثر منہ خدعاً ولا مکراً ولا حیلۃً وانہا مدینۃ اہلہا بالخیل حصینۃ بالرجال وقد خدعونا مراراً وقد قتلوا منا رجالاً فانجد نا بنفسک ومن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم۔ یعنے بعد بسم اللہ کے یہ نامہ ہے بندۂ خدا غانمؓ بن عیاض کا بخدمت امیر خالدؓ بن الولید کے واضح ہو کہ ای امیر ہم لوگون نے ملک شام فتح کیا و نیز عراق و یمن و حجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم و ترک و عجم و دیلم مین اس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ تر لعین کسیکو نپایا اور نہ اس سے زیادہ کسیکو فریب و مکر و حیلہ سازی مین دیکھا ۔ یہ ایک ایسا شہر ہے جو استوار ہی باعث کثرت گھوڑون اور سوارسکے اور مستحکم ہی بسبب انبوہ عام مردم کے

طلب کرنا مدد(?) کو

اور ان لوگون نے ہمسے بار ہا لڑا کیا اور ہم مین سے کتنونکو قتل کیا لہذا التماس ہے کہ آپ بذات خاص خود اور اپنی ہمراہی مسلمانونسے ہماری مدد کو کمک بھیجیے زیادہ والسلام اور رحمت و برکات خدا آپ سب پر ہو اور جب یہ نامہ لکھا گیا تو لفافہ کر کے حوالہ عبد اللہ بن المنذر کے ہوا وہ اوسکو لیکر روانہ ہوئے یہان تک کہ پاس امیر خالدؓ کے پھونچے اور وہ بمقام تو رسہ اوترے تھے چنانچہ ابن منذر نے جا کر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالدؓ نے اوسکو پڑھا اور اوسکے مندرجات سے مطلع ہوئے تو استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔
بعد ازان طرف عبد اللہ کے متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ جا کر امیر غانمؓ سے کہدو کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمہارے پاس پھونچتا ہے اور سلام تکبیر اور اونپر جو تمہارے پیرو ہین مسلمین مہاجرین و انصار سے چنانچہ عبد اللہ دوسرے روز طرف بھنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالدؓ کا امیر غانمؓ کو دیا اور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبد اللہ کے امیر خالدؓ نے عبد اللہ بن زبیر کو طلب کر کے تین سو سوار اونکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین بھنسا پر جاؤ اور جب تم وہان پھونچو تو پکار کر تہلیل و تکبیر کہو اور اوپر بشیر و نذیر کے درود پڑھنے کا اعلان کرو پھر جب زبیر روانہ ہوئے اور دور نکل گئے تب امیر خالدؓ نے مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور کو بلایا اور دو سو سوار دونونکے ساتھ کر کے حکم کیا کہ تم لوگ زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا اور جب تک وہ وہان داخل نہون تم داخل نہونا اور بعد ازان عبد الرحمان بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور دو سو سوار اون دونونکے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے پیچھے پیچھے جانا اور بعد ازان سعید بن زیاد بن عمرو بن نفیل کو جو خالو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبۃ بن عامر الفہری کو بلا کر ان دونونکے بھی ہمراہ دو سو سوار کر کے اوسیطرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالدؓ اوس شب کو وہین مقیم رہے اور جب صبح ہوئی تو نماز صبح ادا کر کے روانہ ہوئے اور بقیہ امرا مہاجرین و انصار اونکے ہمرکاب چلے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیرؓ مع اپنے ہمراہیونکے جاتے جاتے شہر بھنسا کے محاذی پھونچے تو باواز بلند تکبیر کی اور اونکے ساتھ سب مسلمانون نے تکبیر کی بعد ازان زبیرؓ نے یہ اشعار پڑھے **شعر**

أتيناكم على خيل عتاق ؂ شبيه الريح يوم الاستباق ؂
عليها كل صنديد همام ؂ شديد البأس يوم الحرب واق ؂ نذيل حماتكم بالسمر لما ؂
نجول بها مع البيض الرقاق ؂ ونقتل كل كلب كان باغ ؂ على الاسلام من اهل النفاق ؂
ونحن حماة دين الله حقا ؂ نقر بان رب العرش باق ؂ وان محمدا خير البرايا ؂
رسول الله للعلياء راق

یعنے ای قوم ہم تمہارے یہان آئے ہین اسپان تیز رو پر سوار ہو کر مانند تند بادکی روز نبرد کے یعنے روز جنگ ہم ہوا کیطرح آئے ہین اور اون گھوڑون پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہے کہ وہ سخت ستیزہ اور روز حرب پشت پناہ ہین تم ذلیل و خوار کرینگے تمہارے حامیونکو تلوار سے جبکہ ہم اون حامیونکے ساتھ جولانی کرینگے یعنے جب اونپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک تیز دھار کے اور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہے منجملہ اہل نفاق کے

اوپر دعوت اسلام کے یعنے حمایت اسلام پر ہم اوس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی ہین دین خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنے ہم اقرار کرنے والے اور ایمان لانے والے ہین اس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہی وہر آئینہ محمدؐ بہترین خلائق ہے اور وہ محمدؐ رسول ہے خدا کا اور رہبر تر و نکا برتر ہے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیرؓ مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑہتے تھے اوس وقت رومی فصیل ابواب پر چڑہے ہوئے ان لوگونکو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ دفعتًہ عبدالرحمان بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور اونھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبدالرحمان بن ابی بکرؓ نے یہ اشعار پڑہے

شعر أَنَا الْفَارِسُ الْمَشْهُوْرُ فِي الْوَغَاءِ اُذِلُّ بِسَيْفِي كُلَّ بَاغٍ وَمُعْتَدٍ ؛ وَاَحْمِلُ فِي الْاَبْطَالِ حَمْلَةَ مَنْ لَهُ ؛ اِلَى الْغَايَةِ الْقُصْوىٰ اَعْظَمُ مَقْصَدِ ؛ اَنَا ابْنُ اَبِي بَكْرٍ الَّذِي شَاعَ ذِكْرُهُ ؛ خَلِيْفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ ؛ فَيَا وَيْلُ مَنْ عَارَضَ حُسَامِي عُنُقَهُ ؛ وَيَا وَيْلُ مَنْ عَاجَلْتُهُ بِمُهَنَّدِ

یعنے مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہے ہنگام دغا کے مین ذلیل وخوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنے والے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا اونکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی منتہای غایہ تک مین پسر ابی بکرؓ ہون وہ ایسا تھا جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہے کہ وہ خلیفہ ہے خیر المرسلین محمدؐ کا ویل وہلاکی ہے اوس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والی ہی اور واسطے اوسکے جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبدالرحمان بن ابی بکرؓ کے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبداللہ بن عمرؓ نے یہ اشعار پڑہنا شروع کیا

شعر اَتَيْنَا عَلَىٰ خَيْلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ ؛ بِكُلِّ يَمَانِيٍّ صَقِيْلٍ وَاَسْمَرٍ ؛ بِيَدِ كُمَيْتٍ بَاعَ اللّٰهِ نَفْسَهُ ؛ يَرَى الْمَوْتَ فِي الْهَيْجَاءِ اَفْخَرَ مَفْخَرٍ ؛ نُذِلُّكُمْ بِالسَّيْفِ فِي الْحَرْبِ وَالْقَنَاءِ ؛ وَنَقْتُلُ مِنْكُمْ كُلَّ بَاغٍ وَمُفْتَرٍ

یعنے ہم آئے ہین اسپان تیزگام و باریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر بتمام شمشیر یمانی صاف و آبدار و سنان تابدار کے [مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسری مصرع مین بجای کمیت کے کمی درست ہی بمعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی بنفس خود یا کماۃ ہے جمع کمی] یعنے وہ شمشیر و سنان ہاتھ مین اوس مرد دلیر یا اون مردان دلاور کے ہی کہ وہ یا ہر ایک اونمین کا راہ خدا مین جانباز ہے وہ موت کو ہنگامہ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنے والا ہے فخر کرنے والونکا مین تمکو ذلیل وخوار کرونگا معرکہ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی عربدہ جو و فرومایہ کو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسیطرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہان تک کہ جتنی جماعتین امیر خالدؓ نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہوگئین اور امیر خالدؓ با بقیہ امرا ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امرا نے امیر غانمؓ سے کہا ہم گمان کرتے ہین کہ تم تو اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے ہو وحال آنکہ دشمن تمہارے اپنی خورونوش مین مشغول ہین یعنی مطمئن داہمن مین

تیغ ہند جو تلوار بنائی ہو ہند کی یا سند کی ... بلبلہ [illegible]

پس یہ کیسی تقاعد وسستی ہی بعد ازان سائر صحابہ نے باتمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اوسوقت ضرار یہ ابیات پڑہنے لگے **شعر** سَاَضْرِبُ فِی الْعُلُوْجِ بِکُلِّ عَضْبٍ ؛ شَدِیْدُ الْبَاسِ ذِی حَدٍّ صَقِیْلٍ ؛ وَاَضْرِمُ فِی عُلُوِّ الْبَابِ نَارًا ؛ وَاَرْمِی الْقَوْمَ فِی الْخَطْبِ الْجَلِیْلِ ؛ وَاَتْرُکُ دَارَھُمْ مِنْھُمْ خَرَابًا ؛ وَلَمْ اَتْرُکْ لَھُمْ اَبَدًا کَفِیْلًا ؛ فَوَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ؛ لَھُمْ مِنِّی اِذَا اشْتَدَّ الْعَوِیْلُ ؛ سَاَقْتُلُ کُلَّ بَاغٍ کَانَ مِنْھُمْ ؛ بِحَدِّ السَّیْفِ وَالْبَاعِ الطَّوِیْلِ ؛ یعنے قریب ہی کہ مین بیدینونکو قتل کرونگا تمام شمشیر کہ وہ سخت حرب ہی اور تیز وصاف تر ہے اور روشن کرونگا مین بالای ابواب کے تیئن آگ ڈالونگا اوس قوم کو بیچ مہای کلان مین یعنے بڑی کندون مین آو مین اونکے گھرونکو چھوڑونگا اونسے ویران وخراب افتادہ اور نچھوڑونگا اونکے لیے کبھی کسی کفیل ومددگار کو تپھر ویل ہوا ونپر اور ہلاکی اور واسے ہی اونکے لیے میری جانب سی جسوقت کہ آواز گریہ وزاری اونکی بلند ہوا ور قریب ہی کہ اونمین سے ہر ایک باغی کو مین قتل کرونگا بتیغ تیز ونیزہ دراز کے **راوی** رحمہ کہتا پھر اسطرح وہ امرا ان ابیات واشعار سے ترنم سر اور رجز خوان رہے اور برابر تیر مارتے تھی اور فلاخن اندازی کرتے تھے اور قتال شدید مین مشغول رہے اوسوقت حمیت رومیونکی جوش مین آئی تب بطلوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار ومرد کارزار تھا جیسا کہ حال اوسکا سابق مذکور ہوا غرضکہ اوسنے باب بجبل کا پھاٹک کھلوایا اور اوسی دروازہ سے وہ مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ شدت طیش وطیش مین گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازونکا پرا اوسکے آگے آگے تھا کہ وہ تیر مارتے چلے آتے تھی اور جو لوگ برجون پر مامور تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اوس ہنگامہ شدید مین بہت سی اہل اسلام مجروح ہوئے اور ایک مقتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھی اونکو اس حال سے اطلاع تھی یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون مین سے کام آئے تھے اوسوقت امرا وصاحبان نشان آگئے اور ایک بیدین بطریق عظیم بطلب مبارز آگے بڑھا تب اوس سے لڑنیکو مغیرہؓ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اوس بطریق نے اونپر حملہ کیا پھر اون دونون مین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہؓ نے جو اوسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو اونکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ سے گر پڑی اور وہ بطریق اونکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعۃً ایک سوار پیش آیا اوسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی تھی اوسنے وہ تلوار مغیرہؓ کیطرف چمکائی اور بڑھائی سو وہ عبد الرحمان بن ابی بکر رضہ تھے تب مغیرہؓ نے وہ تلوار اونکے ہاتھ سے لی اور اوس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہؓ سے بھر گیا پھر دونون باہم چمٹ گئے ہر چند مغیرہؓ نے چاہا کہ اوسپر متسلط ہون مگر وہ انکے داؤن پیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اوترکر صفونکے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آپہونچے اور ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اوسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہؓ کو لپیٹے ہوئے زمین پر گرا اوسوقت رومیون نے ضرار ومغیرہؓ پر

ہجوم کرکے چاہا کہ دونونکو قتل کرین ناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوئے آپڑے ایک تو عبد الرحمان بن ابی بکر تھے اور
دوسرے عبد اللہ بن عمر اور تیسری مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے اون اشقیا کو
اونکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اون رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اونکے لشکر کو پراگندہ کر دیا پھر اوسوقت
ضرار نے اوس بطریق کو قتل کیا تب اوسجگہ سے عبد الرحمان بن ابی بکر رض اپنے لشکر کیطرف پھرے اور ضرار بھی اون تینون
مقتول کے ایک گھوڑی پر سوار ہو کر پھر آئے اور مقتولونکا رخت و سلاح بھی لے آئے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور ادہر
وہ دشمن خدا ابطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز
طلب ہوا تب اوس سے لڑنیکو مقداد بن اسود الکندی نکلے اوسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے
باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مینے بہت سی ملوک سے مقاتلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب
کثیرہ مین شریک رہا چہ بایام جاہلیت و چہ بزمان اسلام مگر ابطلوس سے زیادہ تر خداع و شجاع مینے کسیکو نہین دیکھا
اور نہ ویسا کسیکو سخت حرب گیر پایا غرضکہ اون دونون نے اس زور شور سے اور اسقدر مقاتلہ کیا کہ دونونکے
گھوڑے شل ہوگئے مقداد کہتے ہین کہ اوسوقت وہ لعین مجھسے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑی پر کیونکر قتال کرتا ہے
وحال آنکہ وہ تین ٹانگ کا ہے تب مینے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنے مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی
تو مینے سر جھکایا تاکہ گھوڑے کے پاؤن کو دیکھون ناگاہ اوسنے ایک ضرب تلوار کی بڑی زور سے لگائی کہ میرا خود
و سر پیچہ کاٹکر میری سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اوسنے جانا کہ مین قتل کرچکا تب اوسنے اپنے گھوڑی کی باگ پھیری
تا آنکہ مقداد ہوشیار ہوی اور اوسکا پیچھا کیا اور اوسنے اپنے اوسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا ہے تیز کرکے
چلا اور اوسکے اصحاب نے اوسکو اپنی حلقہ مین کرلیا **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جسوقت مردم فریقین اس
قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امراء ہمراہی کے داخل ہوئے اوسوقت ندا اسے
تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑگیا اور صلوۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم سے آگے آگے امیر خالد بن الولید
یہ اشعار رجز مین پڑہتے آتے تھے **شعر** دَعَی اللّٰہُ صَبًّا لِلِّقَاءِ یَسْرَعُ ۝ وَصَبَّ عَلَی الْفُرْسَانِ بِالْحَظِّ یَقْرَعُ
وَمَنْ بَاعَ لِلّٰہِ الْمُہَیْمِنِ نَفْسَہُ ۝ وَکَانَ اِلَی الْہَیْجَاءِ بِالْاَمْرِ اَطْوَعُ ۝ فَوَیْلُکَ یَا بُطْلُوْسُ مِنْ سَیْفِ خَالِدٍ
۝ اِذَا اشْتَدَّ الْہَیْجَاءُ وَالْحَرْبُ یُرْفَعُ ۝ فَلَا رَحِمَ الرَّحْمٰنُ بُطْلُوْسَ کَافِرًا ۝ وَالْعَنَہُ مِنْ کُلِّ قَوْمٍ وَمَجْمَعٍ
۝ فَاِنْ قَدَّدَ الْمَوْلٰی اِسَاخَ بِدَارِہٖ ۝ وَاتْرُکُہَا مِنْ بَعْدِہٖ وَہِیَ بَلْقَعُ ۝ بِجَدِّ یَمَانٍ اِذَا مَا حَذَبْتُہُ
۝ تَخِرُّ لَہُ کُلُّ الْعِدَاۃِ وَتَخْضَعُ ۝ یعنے چرایا ہے خدا نے ان گھوڑونکو آب و علف پر ورش کی ہے اس گلہ سا تکی
ہوائی حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہے خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری و
زور مندی سے نیک فال ہین یا یہ کہ عطا پاشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زور وری سے کہ وہ

مقاتلہ

رجالہ

فرذ بہم

یحیزو

میتوا

کہ وہ بفال نیک حال وبعطای بہترین مال قرعہ ڈالتے ہین اور دشمن افگنی وتیغ زنی کرتے ہین اور جو شخص اپنی جان نثار
کرتا ہی یعنے جانبازی کرتا ہی واسطے رضای خدای تعالی کے تو وہ جنگ کیطرف جانے اور ارادہ جنگ ہونے مین
بڑا مطیع امر ہوتا ہے پس ای بطلوس تیری ہلاکی ہے سیف خالد سے جسوقت کہ ہنگامہ جنگ گرم اور معرکہ حرب برپا ہو
اور خدا رحم نکرے بطلوس کافر پر اور ہر ایک قوم وہر جماعت کیجانب سے اوسکو لعنت کرے یعنے لعنت کرا وسے
پھر اگر خدا نے مجکو مقدور دیا اور اوسپر قدرت دی تو عنقریب اوسکو خانہ خراب کرونگا بعد ازان اوسکے خانمان کو ایسا
چھوڑونگا کہ وہ کورہ دیہ اور ویرانہ پڑا رہیگا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اوسکو میان سے کھینچونگا
تو اوسکے سامنے نالہ وفریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح وزاری کرینگے ۔ راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان
خالد رضی اللہ عنہ نے اور اونکے اصحاب نے بحملہ شدید مقاتلہ کیا اور بطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اوسنے اور اوسکے اصحاب نے
بہت سے لوگونکو قتل کیا اور بہت مردان کار کو زمین پر ڈالا پھر اوسوقت امراء لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور ہوئے
اور مابین باب وجبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد رضی اللہ عنہ دفعۃً بطلوس پر پھر پڑے اور اوسپر حملہ کیا اور
جب وہ میسرہ کیطرف جاتا تھا تو خالد اودھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اوسکو بھگا لیجاتے تھے پھر اوسکا
دار وگیر مین درمیان صفونکے اوسکو گھیر کر اوسپر وار کیا مگر وہ چابکی کر کے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب لشکر مین
گھس گیا کہ اوسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اوسوقت امراء لشکر اسلام تو اوس قوم مین تلوار کرنے لگے اور خالد رضی اللہ عنہ نے
بطلوس کا تعاقب کیا تب اوسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اوسکے قوم بھی اوسکے پیچھے بھاگی
جاتی تھی یہانتک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی لڑائی ہوئی
کہ رومیون مین سے تقریبًا چار ہزار آدمی قتل ہوئے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط بند کر لیا اور
قفل لگادیا اور بالای اسوار یعنے فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہانسے پھرے اور رومیان منفرد سے پانسو نفر
گرفتار کر لائے اور اونکو سامنے امیر خالد رضی اللہ عنہ کے پیش کیا اور اونمین بڑے بڑے بطریق تھے آخر اونپر عرض اسلام کیا گیا یعنے
اونکو اسلام کیطرف دعوت وطلب کیا مگر جب اونھون نے انکار کیا تو اونکی گردنین ماری گئین وبعد ازان جب مسلمانون نے
اپنے قتلی کا تفحص جو کیا تو وہ سب دو صد وہشتاد مرد شہید ہوئے تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ احوال تو
اہل اسلام کا تھا اور اودھر بطلوس سخت ہم وغم مین مبتلا ہوا اور اسقدر اوسکو قلق وصدمہ ہوا کہ شرح وبیان سے باہر ہے
آخر اوسنے دربارہ جمع کرنے بطریقونکے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اوسنے اونکے سامنے امر حرب اور اونکے معرکہ
حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمہارے نزدیک رای صواب کیا ہی اون لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب آپکے حضور مین
حاضر ہین جسوقت آپ ہمکو حکم قتال کرین تو ہم بالاے فصیل سے اونکے ساتھ قتال کرین اوسنے کہا اب مین تمکو ایک امر کی
تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران وعارفان حرب کی ہے بعد ازان اوسنے برای اجتماع مردم خاص وعام کے

حکم دیا تا آنکہ اعلے و ادنی سب حاضر آئے سواے اون لوگون کے ابواب قلعہ پر تعینات تھی پھر جب یہ سب مجتمع ہوئے تو اونسے کہا
میرا عزم یہ ہی کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اوس قوم پر ہجوم و نرغہ کر دیوین اور اونکے مکانون مین اونکو چھاپ لیوین کیونکہ اتنا تھوڑی
ہوتی ہی یعنے اوسوقت اونکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہے اور تم اپنے تئین بلد کی غیر و نسبی زیادہ تر جانتے ہو
درینصورت تم مین سے کوئی باقی نرہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چست ہو کر اپنے اپنے طرف کے باب سے
سیر ہو ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تا ہم سب ایکبارگی اونپر چھاپہ مارین اور مین بنفس خود مع اپنے اصحاب خاص کے باب توما سے
نکلونگا اسصورت مین مجھے امید ہی کہ مین اپنی غایت مراد کو پہونچونگا و حسرت و ارمان مین نہ مرونگا اور جب اول اول ہم اونکو
ہلاک کر ڈالینگے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہی کہ ہم اونکے امیر تک جا پہونچین اور اوسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز ہون اون
لوگون نے جواب دیا کہ حبّا و کرامۃ یعنے ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے ایک
گروہ کو طرف باب جبل کے بھیجا اور ایک غول طرف باب فندوس کے اور ایک جماعت کو باب الشرقی کیطرف بھیجدیا اور اپنے اکابر
قوم سے اور اون لوگون مین سے جو معروف بشجاعت تھے اپنی ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی
گروہونکے سب سے کہدیا تھا کہ مین ناقوس والونسے حکم کرتا ہون تا مین جسوقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بگل بجا دین تو تم
اپنے اپنے باب سے سب ایک ساتھ ایک دفعہ نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اوسکی بجا آوری مین فرق نکرنا
غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جا کر منتظر اور گوش بر آواز رہے اور اوسنے ناقوس والونکو فصیلون اور برجون پر چڑھوا دیا
کہ وہ بانتظار اشارہ بادشاہ کے مستعد رہے تا آنکہ قوم نے خروج کیا یعنے قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بیست ہزار شہسوار
شجاعت شعار سے در توما سے برآمد ہوا اور سبکے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اوس قوم تک
جا پہونچو تو یکبارگی اونپر نرغہ کردو اور اونکی گردنون پر تلوارون اور خنجرونکو رکھدو اور جو کوئی اونمین سے بہ امید امان
فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نسنو اور کسیکو باقی نچھوڑو الّا یہ کہ اگر امیر قوم ہو تو اوسکو زندہ اسیر کرلو اور تم مین سے
جس کسیکو وہ صلیب نظر آوے جو اونھون نے ہمسے سلب کرلیا تھا تو وہ لیلیوے اور جو کوئی اوس صلیب کو میرے پاس لاویگا
مین اوسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعد ازان بطلوس نے ساری ناقوس والونکو حکم کیا کہ سب ملکر ایک ساتھ بگل بجاوین جب
اونھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے دروازے کھول دیے اور وہ سپاہ جو ہر ایک باب پر تعینات تھی
اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہر ایک باب پر بھیجدیا تھا وہ سب آواز ناقوس سنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑی اور بطلوس
اپنی طرف سے چلا آور ادھر مسلمانون نے جب صدای ناقوس سنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور اپنے اپنے بسترون سے اوٹھ اوٹھ کر
میدان پکڑ لیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ اشقیا
نہ پہونچے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست ہوگئے مگر یہ کہ اوسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تا آنکہ وہ قوم
تاریکی شب مین آگے بڑھے اور امیر خالدؓ نے جسوقت وہ صدا سنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب اقدس الٰہی فریاد کرنے لگے

کروا غوثاہ واحمداہ واسلاماہ الیس قومی ورب الکعبۃ اللہم انظر الیہم بعینک التی لاتنام وانصرہم علی عدوہم ولا تسلمہم الی اشر خلقک یعنے ای پروردگار فریاد ہی ای محمد فریاد ہی ای اسلام فریاد ہی قسم ہی رب کعبہ کی میری قوم مبتلا ہی کید وفتنہ کفار مے ای پروردگار تو انکی طرف یعنے مسلمانون کیطرف دیکھ اوس چشم مبارک سے نظر کر جسکو کبھی خواب نہیں اور اونکے تئین اونکے دشمنون پر منصور و مظفر کر اور اونکو اپنی خلق مین بدترین خلق کے حوالے نکر بعد اوسکے خالد رضی اللہ عنہ نے اپنی جا سے حرکت کی اور برہنہ سر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی حال سے اپنی قوم کے پاس آگئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے شعر فاض دمعی واعترانی حزنی ۞ وضاق صدری وانی شجنی ۞ رب سلم سلم من نزول المحن ۞ وانصر الاسلام یاذا المنن ۞ بالنبی الہاشمی العدنی ۞ احمد المختار طہ المدنی ۞ یعنے اشک میرے رواں ہین اور مجھے میرے حزن نے گھیر لیا ہے اور میرے سینے نے تنگی کی ہے اور شکستگی و سختی میرے تئین پیش آئی ہی اور ای میرے پروردگار بچاؤ بچاؤ نزول اندوہ و بلا سے ہمکو بچاؤ اور ای ذوالمنن نصرت اسلام کر بطفیل و برکت نبی ہاشمی و عدنی کے جو احمد مختار و طہ اور وہ مدنی ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان امیر خالد رضی اللہ عنہ پیش از داخلہ اعدا مع اپنی جماعت پانسو شہسوار ابرار آزمودہ کارزار کے باب توما تک پہونچے اونمین مثل ان لوگونکے تھے یعنے فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث و عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب و مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبد اللہ بن زید و مسلم بن عقیل و ابو ذر الغفاری و عبادۃ بن الصامت و یحیی بن مسلم و عقبۃ بن نافع و مغیرۃ بن شعبۃ و مسیب بن نجیبۃ الفزاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہان پہونچے تو مسلمانون نے نعرہ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالای اسوار یعنے فصیلون پر چڑہے تھے وہ اپنی زبان مین طمطراق زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اوسوقت کافہ مسلمانان بکمال ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد رضی اللہ عنہ نے اوس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور ندا دی کہ ای مسلمانون تمہارے پروردگار کی جانب سے مددگار تمہارے پاس آپہونچا ہے اور وہ شہسوار جرار اور رجل نامدار مین خالد بن الولید ہون یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر باوصف اسکے مشتغل و مشوش قلب تھے بسبب امیر غانم رضی اللہ عنہ اور برای بقیہ امرا کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد رضی اللہ عنہ اون سبکا غل و شور سن رہے تھے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ابن عبد اللہ بن عون نے بواسطہ جابر بن سنان کے عقبۃ بن عامر سے اونھون نے کہا حال یہ تھا کہ رومی و نصاری بالای حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانون نے اوس دشمن خدا بطلوس سے ایسے صدمات عظیم اوٹھائے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ کیا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب خاص کے مسلمانون پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اوسوقت مسلمانون نے وہ صبر کیا ہے جو صبر جوانمرد و کرتا ہے یعنے اوس گھڑی

۵ ہجوم عربی کردن بر باب توما ... علی الخصوص ابان ۱۳ ... ۱۳

انکا استقلال و استقرار بڑی جوانمردونکا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اوسی ہنگامہ مین یہ کہنے لگا
کہ مجھی اوس شخص کے تئین دکھا دو اور بتا دو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہے یہ آواز اوسکی جب فضل بن عباس نے
سنی تو اوسکی طرف قصد کیا اور اوسکے مقابلے پر آکر کہنے لگے ہان وہ مین ہون جسنے ہی اوسکو لیا ہے اور مین ہی تیرا
غریم یعنے مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سبکو ہلاک کرنے والا اور تمہارے صلیبونکو چھین لینیوالا ہون مین ابن عم
رسول اللہ ہون صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنتے ہی بطلوس نے اونپر حملہ کیا جسطرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہی اور
کہا مین تیری ہی تو تلاش مین تھا و بعد ازان اوسنے تنہا اونپر وار کیا پھر ان دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے
اس طول ایام مین اوس شب کی سی مار اون دو لوگونکی کبھی نہ دیکھی تھی اور فضل نے بھی اوس سے ایسا کچھ دیکھا کہ اپنی تمام
عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہان تک مشتغل رہے کہ [illegible] اور
اسیطرح سائر اکابر اسلام اوسکی قوم و جماعت کے ساتھ ہیچ کرو فر یعنے حملہ کرنے و بھگا دینے مین اور ضرب و رد دینے
مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اوسوقت استقلال فضلؓ کا استقلال جوانمردونکا تھا آخر فضلؓ نے اوس
دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اوسنے اپنے سر پر لی اور تلوار فضلؓ کی ٹوٹ گئی اوسوقت بطلوس کی
آرزو بر آئی اوسنے جانا کہ مین انکو گرفتار کر لونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اون دونونکے پیچھے ایک غول
سوارونکا تھا پھر ان لوگون نے آنکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً اون سوارونکے غول مین خولہ دختر ازور خواہر
ضرارؓ بن الازور بھی تھین اونہون نے روم کی دو سوارون پر حملہ کیا اور اونکو زخمی کرکے زمین پر ڈال دیا اور اوسنے
اونکے بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارونکو مجروح کیا آخر اوسکو رومیون نے گھیر لیا اوسوقت وہی دونون شہسوار ان
اسلام جنکے پیچھے غول سوارونکا تھا خولہ کے پاس آپہونچے و عبد الرحمنؓ بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ عنہم
اور اونکے پیچھے ابان بن عثمانؓ بن عفان بھی تھی رضی اللہ عنہ تب انھین تینون نے ام ابان یعنے خولہ کو اوس
نرغے سے چھوڑا یا پھر ان لوگون نے بطلوس کیطرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیونکے غول مین ہو رہا اور پھینا
کیطرف پھر یہان تک کہ اندرون شہر داخل ہوگیا اور رومی بالائے اسوار یعنے فصیل حصار سے سرگرم کارزار تھے اور
حال امیر خالدؓ کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوئے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر اور کبھی باب شرقی پر
پہونچتے تھے اور اوسوقت غانمؓ بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اوس قوم کے مقابلے پر گئے اور اوس
اونکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل و مسلم بن عقیل و زیاد و عبد اللہ
بن العباس و عمرو بن ابی ذئب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہؓ و مسیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابو ذر الغفاری و
محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اوسی باب کیطرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصدائے تکبیر
نعرہ کرتے تھے اوسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اوسنے قتال شدید برپا کی و نیز لگا

رومیون نے عبد اللہ بن عبادۃ بن الصامت پر نرغہ کیا اوسگھڑی عبد اللہ نے بڑی زور کی جنگ آزمائی کی قضارا بالای باب سے
کسی نے ایک ایسا پتھر گرایا کہ عبد اللہ بن عبادۃ اوس سے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور اوس باب کی لڑائی مین ہمراہیان
امیر غانم رضی سے تقریبًا دو سو امرا ور سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے اوجسوقت امیر غانم
و دیگر امرا اوس قوم پر حملہ آور ہوئے تو اوپر بالای حصار سے پتھرونکی بڑی مار اور تیرونکی بوچھاڑ ہو رہی تھی مگر یہ بہادر
اونسے منہ نہ پھیرتے تھے یہان تک کہ یہ لوگ اونکو مارتے ہوئے باب تک ہٹا لیگئے اور اونمین مختلط ہوگئے اور اونسے بھڑ گئے
اوسوقت حصار والے رومیونکو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھرون اور تیرونسے ہمارے لوگ ہلاک ہو جاوینگے تب اونھون نے اپنے
ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیونمین سے ایک مقتل عظیم مارے گئے آور اسیطرح اودھر خالد باتفاق اپنے اصحاب کے
سرگرم قتال تھے اوسی عرصے مین ضرار بن الازور آگے بڑہے اور حال اونکا یہ تھا کہ وہ خون مین ڈوبے تھے اور لہو کے
لخت جیسے اونٹ کی کلیجی اونکے رخت بدن پر جمے تھے یہ حال دیکھکر خالد رضی نے کہا اے ضرار تمہارے پیچھے کیا خبر ہے اونھون نے
کہا اے ابو سلیمان مین تمکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آجکی شب مینے ایکسو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور میری قوم سے
جسقدر کام آئے ہین اونکا شمار معلوم نہین ہے اور مینے اون دشمنونکو ایسا روک دیا ہے کہ اب وہ باب جبل سے نکلنے نہین پاتے
ہین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اوس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی اور ایسا ہوا کہ امیر غانم
باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کرکے داخلۂ باب مین داخل ہوگئے اور لوگ اوسکے چھجے تلے بھوینگلے وہان بڑی دھوم کی لڑائی
پڑی اور اوس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازونکے دشمنونکو بند کرکے ایک جماعت رومیونکی
اوسکے اندر قتل کی پھر اوس باب کے برج پر چڑھ گئے اوسپر پانسو رومی تھے اوسکو بھی قتل کیا غرضکہ اوسی رات کو وہان
ہزار آدمی رومی مارے گئے اور اودھر باب قندوس پر زبیر بن العوام و عقبۃ بن عامر و عبد اللہ بن ابی لہب و مغیرۃ بن شعبہ و
دیگر امرا تھے ان لوگون نے اوس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اوسجگہ ایکسو بیس مرد سوای سردارونکے کام آئے
اور باب توما پر امیر خالد رضی تھے اور اودھر بطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال شدید ہوئی کہ مسلمانون میں
دو صد ہشتاد مرد کام آئے اور رومقام مشہد معروف بمراغہ ہے پھر وہ اشقیا اندرون قلعہ گھس گئے اور دروازے بند کرکے
حصار پر مستعد پیکار رہے یہ آول فتح بہنسا تھی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے روایت
کی ہے کہ خالد رضی نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہان اقامت کی کہ نہ قتال کرتے تھے نہ اونکو کچھ چھیڑتے تھے پھر جب
اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب خالد رضی کے پاس آئے اور دربارۂ جنگ مشورہ کیا آخر خالد رضی نے
اونکو اذن و غا دیا اور اس قتال ابواب مین جملہ چھ سو سوار شہید ہوئے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جسوقت
صحابہ رضی نے خالد رضی سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نکر سکے پھر صبح کو اونھون نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ویسا کبھی سننے مین +
نہین آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہوگیا تب اون لوگون نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ اب تو ہمکو نہ تاب پیکار ہے نہ تحمل تعب

حصار ہی یہ سنکے بطلوس نے اونکو فہمائش کی اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہی کہ مین کسی حیلے سے عرب کے ساتھ کوئی کید و مکر کرون و نیز ایسا ہوا کہ باشندگان بہنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو مردمان بازاری و عوام الناس اوس بطریق کے پاس گئے جو مالک باب توما کا تھا اور اوس بطریق کا نام بھی توما تھا پھر ان سبنے اوس سے بیان کیا کہ اب تو یہ حصار ہمپر بہت شاق و دشوار ہو گیا ہے سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھول دو کہ ہم نکل جاوین اور عرب سے امان مانگین چنانچہ توما بطریق نے اونسے اس بات کو قبول کیا اور رات کو اونکے لیے باب السر کھول کر باہر کر دیا اور وہ سب دو سو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب السر یعنے اوس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور مغارہ سرنگ کی بجانب جبل نکلی تھی اور خدمت مین امیر خالد رضی اللہ عنہ کی حاضر ہو کر اس بات پر مصالحہ کیا کہ ہم تمہارے لیے دروازہ قلعہ کا کھول دینگے اور اس امر کو اونھون نے مسلمانونکے واسطے عوض امان کی پائی مقرر ٹھہرائی اور اس معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے ان لوگونکے نام لکھ لیے تب وہ سب واپس شہر کو پھرے اتفاقاً جسوقت ان لوگون نے بطریق توما سے ساز کر کے نکلے تھے اوسوقت اوسجگہ ایک عجمی توما کا جسکا نام ارمیا تھا وہ بھی حاضر تھا اوسنے یہ حال دیکھکر بطلوس بادشاہ سے جا کر خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام میخائیل تھا ہزار بطریق ہمراہ کر کے اوس باب پر جسکے کھول دینے کا وعدہ تھا بھیجدیا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور ان لوگونکی حیلہ سازی کی خبر میری پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا قریب باب توما آئے اور متفرق ہو کر ٹہلتے رہے ناگاہ جب یہ سب مردم ذمی مسلمانونکے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آ گئے تو بطریقون نے انکو پہچان کر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو اون سبکو جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے ہوے بطلوس بادشاہ کے پاس لیگئے پھر جب اوسنے اونکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اوسنے تازیانے کوڑے منگوائے اور لٹھ یعنے عمود دو ستونہاے آہنی زمین مین گڑوائے اور ان مین اون سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور انکا تمام مال اسباب جلوا دیا بعد ازان بنا بر اخفا بطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اوسکو اور اوسکے اعوان و اصحاب کو بلا کے حصار پر چڑھوایا اور وہان سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے اون سبکو دار پر کھنچوا دیا اور اون سبکے سر دار آویزان مسلمانونکو دکھلایا اوسوقت امیر غانم نے امیر خالد رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھو یہ لوگ ہماری ذمی ہین جنکو بطلوس نے قتل کیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اوس وقت خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہر گاہ مسلمانونکے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا تب اونھون نے عمرو بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اوسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ كُتُبِكَ عَنِّي وَأَنَا قَلِقٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى خَالِدٍ وَمَنْ مَعَهُ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تُرْسِلُ لِي إِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ وَإِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ إِلَى نَجْدَةٍ فَأَرْسِلْ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَاتَبْتُهُ بِأَنْ يُرْسِلَ لَهُ جُنُودًا مِنَ الشَّامِ وَالسَّلَامُ یعنے کیا سبب ہی کہ تمہارے خطوط ہماری طرفسی منقطع ہین و حال اینکہ مین واسطے جمیع مسلمین اور خالد رضی اللہ عنہ و اصحاب خالد کے بہت قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو

سو اگر خالدؓ کو احتیاج کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہؓ کو لکھو کیونکہ میں نے بھی اونکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجونکو خالدؓ کیپاس روانہ کرین زیادہ والسلام غرضکہ جب یہ نوشتہ پاس عمروؓ بن عاص کے پہونچا تو اونہون نے اوسکو خالدؓ کیطرف روانہ کیا پھر جب خالدؓ نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوای حق تعالی کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون وبعد ازان جب خالدؓ پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ حصار بہت گران و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقاتلہ کیا کرتے تھے اور مسلمانون مین سے ایک گروہ کثیر اونکے پتھر اور تیر سے کام آ گئے اور اس عرصے مین بطلوس نے بھی بارہا مسلمانون پر یورش کیا تب امیر خالدؓ نے امیر غانمؓ اور مسلمانون سے کہا کہ بلاشک ہماری اصحاب کے بیچ یعنے ہماری اصحاب مین دشمنونکی طرف سے جاسوس و خبر رسان ہو گئے یہ کہکے خالدؓ سوار ہوئے اور اونکے ہمراہ فضلؓ بن عباس و مقدادؓ و زیاد بن ابی سفیانؓ و غانمؓ بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب متنفر و لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہے تب خالدؓ نے اوسکو اجنبی جان کر اوس سے پوچھا تو کون عربون مین سے ہی اوسنے کچھ جواب ندیا پھر امیر غانمؓ نے اوس سے کہا ہی تبامیری اہل قرابتدار مین سے یہان کون ہے اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اوسکو حکم کیا پانی لے وضو کر اوسنے پانی لیا مگر وضو درست نکیا آخر اوس سے کہا نماز پڑہ مگر اوسنے نماز صحیح ادا نکی تب لوگ اوسکو مارنے لگے تو اوسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس باب السر یعنے خفیہ دروازے سے جو راہ نہفتہ سرنگ کی تھی نکلے تھے اور سب تو پھر گئے یہ تنہا اونہین کا باقی رہگیا تھا آخر اوسکی گردن ماری گئی تا آنکہ جاسوسونکا سلسلہ قطع ہو گیا بعد ازان ہمارہ بدستور رہا اور ایسا ہوا کہ خالدؓ کے خیمے مین ایک غلام تھا اوسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جو کی پکایا کرتا تھا ایک خالدؓ کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اوسی عرصے مین خالدؓ تین روز کھانے کو جو بیٹھے تو دسترخوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نکہا اور اونکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اوس سے قوت کر لیتے تھے جب تیسرے روز وہ خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند ہر آئینہ حقتعالی نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ یعنے ہمنے جسد بنی آدم کا ایسا نہین بنایا ہے کہ وہ کھانا نکھاوین یعنے قوام جسم حیوان بدون غذا غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تو نے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دسترخوان مین نہین رکھی اوسنے کہا ای میرے آقا مینے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دسترخوان مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنے خیمے کے ٹپ مین لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دسترخوان مین نہین پاتا ہون یعنے آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دسترخوان خالی پاتا ہون یہ سنکے خالدؓ نے کہا ہمین کچھ اسکی خبر نہین اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو بیرون خیمہ بیٹھ کر اپنے تئین پنہان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان جب صبح ہوئی تو امیر خالدؓ سوار ہو کر ازبرای قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری روٹی اپنی آقا کی اوسی معتاد سے اوٹھا رکھی و بدستور تہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتا شہر کیطرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منہ مین روٹی دابکر چلا اور اوسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہان تک کہ وہ قریب ایک نالی بدرو کے پہونچا پھر اوسمین وہ گھس گیا اور اوس نالی سے پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کیطرف سے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر پناہ ہو کر جانب قبلہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ پانی

جنتہ بجز یہ خارج ہو آتا تھا جب فلاح ذی یہ حال دیکھا تو وہ ہانسی پھر آیا اور خالدؓ سے بیان کیا یہ سنکے خالدؓ خود اوسکے ساتھ گئے اور اوس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعد ازان امراے لشکر اسلام کے پاس جاکر اونسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا مین تم مین سے سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سر باز و جان نثار ہون وہ میری ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور سخت حرب مقابل باب مستعد رہین کہ جسوقت ہم پھاٹک کھول دیوین تو فورًا ہمارے پاس پہونچ جاوین یہ سنتے ہی سو مرد اخیار و ابرار قوم سے آمادہ ہوگئے اونمین عبد اللہؓ بن عمر و عبد الرحمن بن ابی بکر و زیدؓ بن ثابت و عقبۃ بن عامر و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان اور اونکا بھائی ہبار و مسیب بن نخبیہ اور اونکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع وابو ذر بن العقیلی اور مثل ان اکابر کے جنکے ذکر اسامی مین اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالدؓ نے ترتیب صف جنگ مین عبد اللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور اونکے بیٹے عبد اللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور وغیرہ مثل انکے دیگر امرا کو محاذی باب کے مامور کیا اور خالدؓ مع اون سو بہادرونکے تا غروب آفتاب بجاے خود ٹھہرے رہے اور بعد غروب اوس سرب سرنگ تک پہونچے اور اوس بدررو کے اندر پانی مین گھسے اور اون ہر ایک کے پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک ایک اپنی سپر تلوار تھی وبس اور آگے آگے امیر خالدؓ تھے اور جو جو کوئی اوس موہری سے پار نکل جاتا تھا دوسرا ادھر سے اپنی تلوار اور سپر اپنے ہمراہی کو تھما دیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اوس سے اپنی سپر تلوار لے لیتا تھا یہانتک کہ ہشتاد مرد اوسی راستے سے پار اندر وار نکل گئے اور بست نفر اونمین سے باز رہے اسلیے کہ اوس موہری مین اونکی گنجایش نہوئی اور اوسکی راہ اونکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس پھر آئے اسلیے کہ شہادت و فتح سے محروم رہے اور وہان وہ سب امرا جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ چھپ کے ہی اور پھاٹک سے جا لپٹے اور زور کرنے لگے مگر اوسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھولکر دلیر وارے رومیون کو کہ وہ سب اسی آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اوسوقت مخمور و متوالے تھے اون سبکو ذبح کیا و بالاے سور یعنے دیوارون اور فصیلون پر چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھولدیا پھر سب نے رومیون پر نرغہ کیا اور ایک جماعت کو بالاے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوۃ و سلام کا اوپر تشبیر و نقارہ کے ہونے لگا اور ادھر باہر والے مسلمان اوسیطرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوگئے اور بازار تک مارتے چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت شعار بطرف قصر شاہی کے دوڑی پھر جسوقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ مسلمانون نے اوسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کر لیا تو رومال اپنے گلے مین باندھ کر محل سے نکل آیا اور الامان الامان پکارتا تھا اور اسیطرح ایک طائفہ بطریقونکا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالدؓ نے انکار کیا کہ ان لوگونکی نسبت تو آمادہ قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کر لیا اور اوس سے کہا ای عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے ہان مگر اوس صورت مین کہ تو اسلام لاوے و بعد ازان بطریقون سے جو جو بڑے سرکش تھے اونکے سرتن سے اوتار دیے اور حملہ

نذر بن العقیلی

فتح جا بطل

سپاہ رومی سے اس معرکہ مین تقریبًا تین ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانون مین سے اوسشب شبکو اندرون شہر قریب بازار اور روانہ ون سپاہ اور نزدیک قصر کے سب ملاکر یکصد وہشتاد و چہار مرد کام آئے اور اوسوقت امیر غانم بن عیاض و دیگر امرا رجعہ آگئے تو اونکے آگے رعایا ہی بلد حاضر ہوکر باسماح وزاری امان مانگنے لگے اخر امیر غانم نے اونپر نرمی و رحم دلی کی اور اوسی عالم مین لبطلوس بھی در پیش امراء اتفاق و لجاجت تمام پیش آیا تو رای امراء در بارہ امان ہی رائے امیر خالد پر غالب ہوئی یہان تک کہ اونسے شہر رہا کی بابت مصالحہ کیا اور وہ شرطیہ ہین کہ ایک لاکھ مثقال قیمت یعنے زر سرخ اور ایک لاکھ اوقیہ فضہ جیسا یعنے نقرہ سفید اور دس ہزار وسق گندم و جو پس یہ جملہ اشیا ہر سال آیندہ سے جزیہ سالانہ مقرر کیا ولیکن امیر خالد ان چیزونکی نسبت کسی بات مین راضی نہوے اور چھوڑنا لبطلوس کا منظور تھا مگر یکہ امرا کی راے نے اونکی راے پر غلبہ کیا کہ وہ سب امیر خالد کے پاس آئے اور کہنے لگے مَا نَرَاكَ اِلَّا اَشْفَقَ مِنَّا عَلَيْنَا یعنے ہم دیکھتے ہین کہ آپ ہمسے زیادہ تر ہمپر شفیق ہین اور ہمسے زیادہ آپ ہمپر خائف ہین مگر ہماری رای یہ ہے کہ ہملوگ اسی شہر مین خیام برپا رکھین اور یہین قیام کرین اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجیں اور اس سگ کو اور اوسکی جماعت کو تا ورود جواب و صدور حکم مقید بجبر است رکھیے چنانچہ خالد نے نامہ لکھا اور اوسمین سارا ماجرا مندرج کیا پھر جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچا تو اونہون نے اوسکا جواب اس مضمون سے لکھا کہ تم اوس سے عہد واثق لے لو اور بقول و قسم اوس سے اپنا امر مستحکم کرلو اور جن اشیا پر وہ مصالحہ کرتا ہے اوسکو قبول کرو اور اوسکو چھوڑ دو اور جو جو لوگ الغیاث الغیاث پکارتے ہون اونکو بھی پناہ دو اور اگر تم ایسا نکروگے تو اہل صعید تمسے نفرت و کرہیہ کرینگے چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالد نے موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل اونکا لبطلوس کیطرف سے مطمئن و ایمن نتھا آخر بعد لکھوا لینے اقرارنامہ و توثیق مراتب شرائط کے اوسکو اور اوسکے بطارقہ کو چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ مسلمانون مین سے سوائے قابض مال یعنے سوائے محصل و تحصیلدار مال جزیہ کے اور کوئی اونمین بود و باش نکرے غرضکہ بعد انعقاد ان شرائط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اوسکے پاس یہ اشخاص باقی رہگئے مثل فضالہ بن زید السلمی و عون بن ساعدی الکندی و مقسوم بن سعید الجہنی اور دوسو سوار صحابہ جرار سے اور لبطلوس نے اپنا یہ معمول کیا کہ ہر روز سوار ہوکر لشکر اسلام مین ہر ایک امیر کے پاس آمد و رفت کرتا تھا اور اونکو بطور ہدیہ کچھ پیشکش دیا کرتا تھا یہانتک کہ لشکر اسلام مین کوئی امیر ایسا باقی نرہا کہ جسکو اوسنے اپنی تحفہ و ہدایا سے شاد و خوشدل نکیا ہو مگر خالد و فضل بن عباس و مقداد و عبدالرحمن بن ابی بکر و زبیر بن العوام یہ لوگ اوسکی طرف سے اطمینان نرکھتے تھے پھر اسیطرح یہ لوگ وہان دو مہینے مقیم رہے اور اس عرصے مین لبطلوس نے رسد و خزانہ وغیرہ با یحتاج اپنا جمع کرلیا بعد ازان اوسنے اپنے اکابر قوم سے جس جس پر زیادہ تر وثوق و اعتماد رکھتا تھا بلواکر دربارہ قتل مسلمین و برائے عہد شکنی با اصحاب میامین کے مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اوسنے ہنگام غفلت یعنی جب امرا و صحابہ

۵ ... یعنی ... وزن ... ۱۲

۶ ...

جو جوان شہر مین مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جاکر اونپر ہجوم کیا اور اونکی مشکین باندھ لین اور اونکے مُنہ مین ڈھاٹا باندھ دیا اور ڈانٹ لگا دی کہ غُل نکر سکین اور اونکو سوتے ہوئے خبر نہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اونکے سینونپر تلوار دھری گئی پھر اونکو بیچ شہر مین لیجا کر قتل کرنے لگے اوسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالدؓ مع اپنے اصحاب کے وہان سے بُعد پر تھے اور نہیر جو سوتے تھی تو صدا سُنکر بیدار ہوئے اور کہنے لگے دُهِينَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنے برب کعبہ کہ ہم مبتلاے مصیبت ہوی پھر دفعتہً وہ سوار ہوئے اور اونکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئین اور اون عورتون نے قتال شدید کیا اور وہ دشمن خدا بطلوس داہنے بائین مارتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت تاریک تھی اور خالدؓ کہتے تھے اے قوم کیا مین تم سے نکہتا تھا اگر تمنے خالدؓ کی نسُنی یعنے بطلوس کے چھوڑانے مین تمنے میری بات نمانی اور اوسوقت زیاد بن ابی سفیان نے اور اونکے بھائی ہبّار و میسرہ بن مسروق و فضالہ بن عبد شمس و عقیب بن یعقوب و عبادہ بن تمیم و جندبہ الکلابی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیکرے پر جاکر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طائفہ روم نے مسلمانونکو ہر جگہ سی گھیر لیا اور بقتال شدید قتل کر رہے ہین تو زیاد اوس ٹیلے سے نیچے اوترے اور اونکے پیچھے اونکے اصحاب تھے ناگاہ ان سبھونکو بھی رومیون نے گھیر لیا اور انکے گرد اسطرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہین اور زیاد وغیرہ اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اوسوقت نسیبۃ الانصاریہ و امّ ابان و اسما بنت ابی بکر و نعامتہ بنت المنذر اور مثل انکے دیگر نسوان شجاعت توامان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ مین ایک جماعت مسلمانونکی قتل ہوئی اور اوس آن امیر خالدؓ اون اشقیا پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اولٹ رہے تھے یہان تک کہ وہ اور دیگر امراء لشکر اسلام دشمنون پر غالب آئے اور اونکو باب قلعہ تک بھگا لیگئے اور اونمین سی ایک مقتلہ عظیمہ قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ مین گُھس گیا اور دروازے بند کر لیے اور جب صبح ہوئی تو اوسنے لوگونکو برائے احضار اون ماسورین کے حکم کیا جو اندرون سُور حصار محصور تھے یعنے فضالہ بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اونکو طلب کر کے برج پر چڑھوا دیا اور سطحہ برج پر اونکی گردنین مارین کہ وہ سب شہید ہوئے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانون پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اوس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا سخت دشوار گذرا بعد ازان خالدؓ و بقیہ امراء اصحاب جائے معرکہ پر آئے اور شہیدونکی لاشین وہان پڑی ہوئی دیکھین اور زیاد بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو اونکے بدن مین بیس زخم سنان اور چالیس ضربت شمشیر کی دیکھکر خالدؓ اور امراء و اصحاب زار زار روئے اور اسیطرح اونکے بھائی ہبار کی نعش دیکھی تو اونکے سر مین بیس ضربت شمشیر کی نظر آئی اور ایک ضربت جو کہ ران پر پڑی تھی تو ران کٹ گئی تھی اور اوسوقت خالدؓ ازبرائے زیاد خصوصًا و برائے سائر شہداء عمومًا ان ابیات سے مرثیہ خوانی کرتے تھے

شعر مَآقِي دُمُوعِي كَالسَّحَابِ تَهْمَعُ ۞ وَقَلْبِي مِنْ فَقْدِ الْاَحِبَّةِ يَفْزَعُ ۞ وَاظْلَمَتِ الدُّنْيَا عَلَى نُوْرِ عَيْنِي
وَكَادَ فُؤَادِي بِالْجَوَى يَتَقَطَّعُ ۞ لِفَقْدِ زِيَادٍ اَخِ الْبَنِيْنِ مُهْجَتِي ۞ وَغَابَ هَبَّارٌ اَبِي حَيْثُ غَابَتْ مَصْرَعِي

لَقَدْ کَانَ فِی نَحْوِ الْمُہَامِ صَائِلًا ۞ یُزَلْزِلُ اَرْکَانَ الْعِدَا وَیُشَعْشِعُ ۞ وَقَدْ کَانَ مِقْدَامَ الْفَوَارِسِ کُلِّہَا
بِکُلِّ مَکَانٍ لِلْاَعَادِیْ مُقَمِّعُ ۞ یُحِیْ اللّٰہُ یَوْمًا فَنَظَرْتُہٗ مُقْلَتِیْ ۞ وَاَجْفَانُہَا مِنْ اَعْیُنِ الدَّمْعِ تَدْمَعُ
اَیَا سَیِّدًا مِنْ اٰلِ ہَاشِمٍ لَمْ یَزَلْ ۞ لَہٗ رُتْبَۃٌ بِالْمَجْدِ وَالْجُوْدِ تُرْفَعُ ۞ یَعِزُّ عَلَیْنَا اَنْ نَرَاکَ مُعَفَّرًا
وَرَاْسُکَ مِنْ فَوْقِ الْجَنَادِلِ تَسْفَعُ ۞ بِجَانِبِکَ الْہَبَّارُ اَضْحٰی اَسِیْرًا ۞ طَرِیْحًا عَلٰی رَاْسِ الثَّرٰی وَھُوَ مُطَّبِعُ
اَلَا لَعَنَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوْسَ وَقَوْمَہٗ ۞ اَلْعَنُہٗ مَعَ کُلِّ قَوْمٍ تَجَمَّعُ لَقَدْ غَدَرُوْا لِسَادَاتٍ مِنْ اٰلِ ہَاشِمٍ
نُجُوْمٌ وَاَقْمَارٌ عَلَی النَّاسِ تَطْلَعُ ۞ یعنے میری ہموم و غموم نے اشک میری مانند ابر کے برسائی اور روان کیے اور
قلب میرا مرگ اعباس فزع و زاری کرتا ہے میرے اشک کی ثوران و ہیجان نے مجھپر عالم سیاہ کر دیا اور قریب تھا کہ دل میرا
اندوہ و غم سے پارہ پارہ ہو جائی باعث مرگ زیاد کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلا دیا اور میری عقل صواب اندیش جاتی رہی
جب مینے مصرع و مقتل شہدا کا مشاہدہ و معائنہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد رضہ دریای موجزن مین غوطہ زن تھا یعنے معرکہ عظیم
مین حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ مین لاتا تھا یعنے دشمنونکی جمعیت کو پریشان کر دیتا تھا اور وہ سایر شہسوارونکا
هراول و مقدم الجیش تھا اور ہر جگہ مین دشمنونکا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حقتعالے اوسدن کے تئین کہ جسدن کو مقلہ یعنے
بیضہ میری آنکھونکا پھر دیکھے اور پلکہای چشم چشمہ سرشک سے اشک فشان ہوئین ای وہ سردار آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اوسکا
مجد و جود سے برتری پر ہے شاق و دشوار ہے دیکھنا ہمارا تیری تئین خاک و خون آلودہ پڑا ہوا اوس حالت مین کہ سر تیرا بالاے
سنگستان خستہ ہے اور تیرے پہلو مین تیرا بھائی ہبار درخشان و تابان ہے بالای زمین پڑا ہوا ہے اور وہ آغشتہ بخون و نقش
زمین ہے خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اوسکی قوم پر اور مین لعنت کرتا ہون اور کرونگا ہر قوم کے ساتھہ جہان کہین وہ
جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اوس شقی نے عہد شکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب و ماہتاب ہین کہ کافہ خلق پر طالع
ولامع ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانون نے اون قتیلون پر جو امرار لشکر و جوانمردان دلاور سے
شہید ہوئے تھے باتم ماتم و بشیون تمام بکا و گریہ کیا اور نعشہای شہدا کو جمع کرکے اونپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب انکے
قبرون مین اونکو دفن کر دیا اور وہ سب ہشتاد امرا اور سہ صد ہفتاد مرد صحابہ و غیرہ تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
و بعد ازان مسلمانون نے وہان تین برس قیام کیا اور اوس نواح و سواحل پر تاخت و تاراج کرتے رہے اور اسی عرصے مین
قعقاع بن عمرو و ہاشم و ابو ایوب و عقبۃ بن نافع الفہری با دو ہزار سوار بطرف حدود دیرقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے
یہ ایک منجملہ آثار فتح مغرب کے تھا و بعد ازان جبکہ زمانہ حصار و محاصرہ کا اہل بہنسا پر طول مکث ہوا تب سایر اہل اسلام
امیر خالد رضہ کے پاس مجتمع ہوئے اور اونسے مشورہ کیا کہ اب اس باب مین کیا کیا چاہیے اور آپکی کیا رائے ہے یہ سنتے ہی دفعۃً
عبد الرزاق الانصاری و عبد اللہ بن مازن الداری و کعب بن مائل السلمی و ابو مسعود البدری و ابو سعید البیاضی اوٹھکھڑے
ہوئے اور کہنے لگے ای قوم ہمنے راہ خدا مین اپنی جانونکو ہبہ و فدا کیا اور کیا عجب ہے کہ اسلام کے لیے کشایش کار ہو پس

ہماری رای یہ ہے کہ ہم ایک منجنیق بناوین (مترجم کہتا ہی کہ منجنیق جو فلاخن کو چک ہوتا ہی اوس ہی سنگ اندازی ہوتی ہی اور جو کلان ہوتا ہی وہ آلہ جر ثقیل ہوتا ہی کہ اوس سے کوئی بھاری چیز بالای حصار پہونچا سکتے ہین) اور تھیلے بنوائے جاوین اور اونمین پنبہ بھرا جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار سپر لیکر ایک ایک روئی کے تھیلے مین گھس رہی اور جب رات کو دربان و نگہبان سو جاوین اوسوقت یہ تھیلے بوسیلے منجنیق کے ایک ایک کرکے بالاے حصار ڈالدیے جاوین پھر برای فتح باب معونت منجانب اللہ ہی اور اسیطرح سی تم قصر شمع کے تئین ملک مصر مین اور دیر نحاس کو فتح کر چکے ہو اور یونہین ہمتنے ہمراہی مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سنکے سائر مسلین نے پسند کیا پھر جب صبح ہوئی تو لکڑیان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اوسکے رسن دراز تیار کیا اور تھیلے مہیا کرکے پنبہ سے پر کیا اور ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد دلاور مع تلوار و سپر گھس رہا اور رات ہونے تک متوقف رہے و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعد از کشش منجنیق کے ایک ایک گوشے مین پنہان ہو رہے اور جب اون تھیلونکو ایک ایک کرکے پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالای شور و فصیل و سطح برج پہ جا گرے اور اون تھیلون مین ابو مسعود البدری تھے اور عبد الرزاق اور اونکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پہ پہونچگئے تو برج کے نیچے اوترنے لگے ناگاہ اوسکا دروازہ بند تھا اور مردم نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازونکے اوترے چنانچہ دروازے مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوتے تھے اون سبکو یکسر قتل کیا اور اونکا جو سردار تھا اوسکے زیر بالین سے کنجیان دستیاب ہوئین اونکو لیکر فوراً دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی وہ پتھرون سے مسدود و بیغہ تیغہ کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اوکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر اوکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھول دیا اور یہ سب کام معونت خداوند عزوجل سے بکمتر از ایک ساعت سرانجام ہوا اور بعد ازان برج پہ چڑھے اوسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار و ہوشیار ہوگئی تو اونکو روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہمسے چھین لیوین اور درمیان ہمارے اور دروازہ کے حائل ہو جاوین اور یہ دروازہ دیوار شہر پناہ کا یعنے بیرونی دروازہ تھا اوسوقت رومیون نے غل و شور مچایا یہ صدا سنکر بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہوکر اور ہتھیار لگا کر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ادھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہو کر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور رومیون نے باب کیطرف نرغہ کیا اوس روز اول جو مسلمانون مین قتل ہوئے وہ عبد الرزاق و عنان بن مازن و کعب بن مائل السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی رح نے کہا مجھ سے نقل روایت کی ہی قیس بن مازن الحمیری نے بواسطہ عبادہ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سی کہ وہ اول اون لوگون مین ہین جنہون نے دروازہ کھولا تھا اور یہ احوال ہر صفت سی نہین ہی اور راوی رح نے کہا مجھی خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ ابی عبداللہ و ابی محمد الانصاری کے

عبداللہ البدری سے اونھون نے کہا کہ ابو محمد الحسینی اس وقائع فتوح کو مابع الفرمی العمری مین شیخ ابی عبداللہ کے روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ تھیاون مین داخل کیے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہے بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہے وہی صحیح ہے اسلیے کہ وہ ایک اون لوگون مین سے ہے جنھون نے دروازہ کھولا تھا اسطرح پر کہ جب اون لوگون نے لکڑیان کاٹ کر زینہ واسطے پڑہنے بالاے سور کے طیار کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف رہے پھر جسوقت رات ہوئی تو اوس نردبان کو دیوار سے لگا دیا اور بیالیس مرد چڑھ گئے اون مین سے یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کھول دیا تھا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے تب اوسوقت رومی بیدار ہو کر بعد کھلنے دروازہ کے مسلمانون کیطرف حملہ آور ہوئے اور مسلمانون مین سے پہلے جسنے اونکی طرف سبقت کی وہ عبدالرزاق تھے آخر رومیون نے اونکو قتل کیا پھر بعد اونکے وہ لوگ قتل ہوئے جنکا ہمنے پہلے ذکر کیا ہے رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور وہ بنالہ و فغان یہ ابیات پڑھتے تھے

نَحْنُ نُفَرِّعُ یَوْمَ الْحَرْبِ مِنْ فَزَعٍ ؞ اِذَا اَتَیْتُ اِلَی الْهَیْجَا بِذِی جَزَعٍ ؞ یَا وَیْلُ مَنْ صَنَعَ الْاَدِمَادِ بِجَدِّ عِنَا ؞

وَنَحْنُ حَرَّثُوا مِنْهُ الْاَمْکَارِ وَالْخُدَعِ ؞ لَارْضِیَنَّ اِلٰہِیْ فِیْ جِهَادِهِمْ ؞ وَقَتْلُ اَبْطَالِهِمْ بِالدُّرُقِ وَالدَّرَعِ ؞

یَا وَیْلُ کَلْبِ الْعِدَا الْبَطْلُوسِ وَیْحَتْ ؞ عَیْنِیْ عَلَیْهِ فَاُرْدِیْهِ اِلَی النَّزَعِ ؞ عَیْبٌ عَلَیَّ اِذَا مَا اَلْقِیْهِ هُنَا ؞

وَاَفْلَقُ الرَّاْسَ مِنْهُ وَهُوَ مُنْقَدِعٌ ؞ یعنے طائفہ جن فریاد و فغان کرتے تھے روز حرب بیم و ہراس سے جسوقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسکے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون لیس ہلاکی ہے اونکے لیے جنھون نے رصد بنایا ہمسے خدع کرنیکے لیے (رصد کانچی صیاد و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل ترجمہ کا مکر و خدع کیے ہین ضرور ضرور ہم راضی کرینگے اپنے پروردگار کو اونسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین اونکے دلیر و نکو باوجودیکہ وہ با سپر و زرہ پوش ہین ہلاکی ہو واسطے بطلوس سگ دشمنان کے اگر پڑے نگاہ میری اوسپر یعنے میری نگاہ اوسپر پڑی تو بھگا لیجاؤن مین اوسکو طرف ہلاکی کے مجھپر عیب ہے یعنے میرے لیے عیب و عار ہے جبکہ مین اوسکو زمین پر نڈالون یہان آور نہ پھاڑون سر اوسکا اوسحالت مین کہ وہ ایستادہ تیر ہدف ہوا اور بعد اونکے امیر خالد بن الولید آئے اور یہ اشعار بعالم حسرت و افسوس مین زبان پر لائے

اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْوَفَا وَالطَّعْنِ بِالْاَسَلِ ؞ وَالضَّرْبِ بِالْقَضْبِ فِی الْهَامَاتِ وَالْقُلَلِ ؞ یَا وَیْلُ بَطْلُوسَ کَلْبِ الْبَهْنَسَاءِ اِذَا ؞ لَاقَیْتُهُ بِطَلِیْقِ الْحَدِّ مُنْعَدِلِ ؞ اِذْ لَمْ اُذِقْهُ بِکَاسَاتِ الْمَنُوْنِ بِهٖ ؞ فَذِهِ سَلِمْتُ وَلَا بَلَغْتُ مِنْ اَمَلِ ؞

یعنی آجکا روز روز وفا اور نیزہ بازیکا ہے اور روز تیغ زنی کا یعنی دن تلوار کا ہے سرون مین اور کاسۂ سر مین ہلاکی ہے واسطے بطلوس سگ بہنسا کی جبکہ مین اوس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا بشمشیر

ہر گاہ نچکھاونگا مین اوسکو جام ہای مرگ اوس شمشیر سے یعنی اگر مین اوسکو آب دم شمشیر نہ پلاونگا تو مین زندہ نہون
یعنے میری زیست اوسدنکو نہوا ور اپنی آرزو کو نہ پہونچون و بعد ازان وذوالکلاع الحمیری آئے اونہون نے بھی اشعار
رجزیہ پڑہے اِنّی لِمَن حِمْیَرِ الْعَالُوْنَ فِی النَّسَبِ ؛ اَهْلُ الثَّنَا وَالْوَفَا وَالْجُوْدِ وَالْحَسَبِ ؛ اُسْدٌ غِضَافٌ رُءُوْسٌ
جَحَاجِحَةٌ ؛ تَرَدَّى الْكُمَاتِ غَدًا فِی الْحَرْبِ بِالْقُضُبِ ؛ اَلْحَرْبُ عَادَتُنَا وَالطَّعْنُ هِمَّتُنَا ؛ وَذُو الْكَلَاعِ اَنَا
عَالِی عَلَی الرُّتَبِ ؛ تَبَّتْ يَدُ الرُّوْمِ مَا عَلِمُوْا بِاَنَّ لَنَا ؛ صَوَارِمًا تَبْرِی الْاَعْضَاءَ وَالْعَصَبَ ؛ یعنے ہر آینہ مین قبیلہ حمیر سے ہون
جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنی مدح و ستایش ہین اور اہل وفا و سخا اور صاحب حسب ہین شیران غضنفر ہین سرداران
غالب و برتر ہین ہم بھگادینگے بڑے دلیرونکو کل کے روز جنگ اپنی تلوار سے جنگ ہماری سرشت ہین اور تیغ زنی
و نیزہ بازی ہماری ہمت ہے اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتہ روم کے یعنے وہ ہلاک ہون
اونہون نے نجانا کہ ہمارے لیے یعنے ہماری وہ تیغ ہے جو کاٹتی ہے اعضا اور اعصاب کو و بعد ازان زبیر بن عوام
پہونچے تو وہ بھی یہ ابیات پر شکایات پڑہنے لگے یَا بَطْلُوْسُ یَا كَلْبَ اللَّعِيْنَا ؛ وَيَا نَسْلَ الطُّغَاةِ الْاَرْذَلِيْنَ ؛
اَتَتْكَ حُمَاةُ دِيْنِ اللهِ حَقًّا ؛ وَاَوْلَادُ الْجِيَادِ الْخَيِّرِيْنَا ؛ خِيَارُ النَّاسِ نَسْلُ بَنِیْ نِزَارٍ ؛
كِرَامًا فِی الْاَعَادِیْ قَاطِعِيْنَا ؛ اِذَا احْتَبَكَ الْعَجَاجُ بِهِمْ تَرَاهُمْ ؛ يَجُوْلُكَ كَالسِّبَاعِ الضَّارِيِيْنَ ؛
وَلَا مِنْهُمْ جَبَانٌ قَطُّ لَا بَهُوْتُ ؛ وَلَا نَذْلٌ فَتَلْقَاهُ حَزِيْنَا ؛ وَلَيْسَ تَرَی سِوَی مِقْدَامِ قَوْمٍ ؛
اَتَادَ الْحَرْبِ صِنْدِيْدٍ اَمِيْنَا ؛ یعنے ای بطلوس ای سگ لعین اور ای نسل طاغیان ارذال
و ذلیل بنیان تیرے پاس آیا ہے وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہے یعنے مراد نفس خود اور وہ اولاد خود نیک نہاد
و اولاد نیکو نزادان برگزیدگان ہے بہترین مردم نسل نبی نزار ہین از روی کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان خانہ
براندازکے جسوقت گرد اوڑیگی اونکے چلنے کے ساتہ تو اونکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان دوڑنے
والونکے ہونگے اور اونمین کوئی بودا اور نامرد ہرگز نہین ہے و نہ بدحواس اور نہ اونمین کوئی ذلیل و خوار ہے کہ تو اونکو حزین
و عاجز کرکے زمین پر ڈالیگا اور نہین ممکن ہے کہ تو اونکو سوای پیشوای قوم کے دیکھے یعنے تو سوای اسکے نہ دیکھیگا کہ
وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و سادات امین ہین و بعد اونکے عبد الرحمن بن ابی بکر رض داخل ہو کر یہ اشعار
رجزیہ پڑہنے لگے اَتَيْنَا الْبَهْنَاءَ بِكُلِّ قَرْمٍ ؛ شَدِيْدِ الْعَزْمِ فِیْ يَوْمِ النِّزَالِ ؛ وَجَيْشٍ فَاقَ فِی الْاٰفَاقِ غُلْبًا
؛ عَلَی الْاَعْدَا بِطُوْلِ الدَّهْرِ حَالِ ؛ یعنی ہم بہنسا مین آئے بجمعیت تمام اکابر کی کہ وہ سب شدید العزم و سخت رزم ہین روز
معرکہ کے اور یہ وہ لشکر ہی کہ فائق ہین آفاق مین از روی غلبہ کی دشمنون پر تا طول دہر اور جولانی کرنیوالی ہین اور بعد ازان عبد اللہ بن جعفر بھی آئے
اور یہ اشعار رجزیہ پڑہنے لگے اَلْيَوْمَ طَابَ الطَّعْنُ فِی اللِّئَامِ ؛ وَالضَّرْبُ فِی الْاَعْنَاقِ بِالْحُسَامِ ؛ وَاَنْصُرُ الْاِسْلَامَ بِاهْتِمَامٍ ؛ وَلَمْ اَزَلْ عَنْ سَادَةٍ لِحَامِیْ
اَنَا الشُّجَاعُ الْفَارِسُ الْهُمَامُ ؛ وَمُوْدِی الْاَعْدَاءِ فِی الْحِمَامِ ؛ یعنی آجکے دن لعینون ہماری نیزہ وری زیبا ہے اور دشمنونکی گردنون پر ہماری تلوارونکی بہی مین نشتر زیبا ہون

اسلام کی باہتمام وبہت تمام اور ہمیشہ اکابر قوم کی حمایت کرتا رہونگا مین شجاع وشہسوار وبلند ہمت ہون اور ہلاکی والا دشمنونکا ہون طرف مرگ کو اور بعد اونکے فضل بن عباس پہونچے اور یہ اشعار رجزیہ پڑہنے لگے الا اننا السادات من ال ہاشم ٭ لیوث کرام ماضیین العزائم ٭ لنا شهد الابطال فی کل معرک ٭ ونذکر عند کل اہل المواسم ٭ اذا اشتدت الاہوال واشتبک القتال ٭ فتلقی لنا فی ذلک فعال المکارم ٭ یعنے خبردار ہو کہ البتہ ہم اکابر بنی ہاشم سے ہین جو شیران شجاعت شعار ومستحکم عزم تھے مردان ولاور ہر ایک معرکہ مین ہماری گواہی دیتے ہین اور ہم ہر ایک موسم یعنے مجمع حج مین ذکر کیے جاتے ہین جب شدت اہوال یعنے سختی جنگ کی اور گرمی ہنگامہ قتال کی ہوتی ہے اور ہوگی تو پاویگا تو ہمارے لئے اس معرکہ مین کام شیرونکا وبعد ازان فضل بن ابی لہب آئے اور یہ ابیات سیابات اونکی زبان پر جاری تھے بحوک یا بطلوس عزمی قد طلب ٭ بحد حسام کالشہاب ذا لہب ٭ یطیر شرار النار من لمعانہ ٭ بید شجاع الخیل ابن ابی لہب ٭ یعنے ای بطلوس میرا عزم بالجزم تیرا طالب ہے بیچ حدت شمشیر تیز مثل شہاب کی جب وہ تیزی سے دوڑتا ہے۔ اوڑتے ہین شرارے آتش کے تابش اوس حسام سے ہاتھ مین شجاع لشکر کے کہ وہ ابن ابی لہب ہے یعنے مین کہ پسر ابی لہب ہون اونکے بعد داخل ہوئے غانم بن عیاض اور وہ ان اشعار سے رجز خوان تھے

لا اقسم بخالق الارض والسماء ٭ وما فیہما معناہا البدیع وما یصنع ٭ لا انثنی یوم الہیاج عن العدا ٭ بمہندی الصمصام الا ان قطع ٭ فالویل للبطلوس من سطوتنا ٭ لا فرقن بحد سیفی ما قطع ٭

یعنے مین قسم کہاتا ہون خالق زمین وآسمان کی اور اون چیزونکی جو اون دونونکے درمیان ہین کہ معنی اوسکے بدائع و صنائع الہی ہین کہ روز جنگ دشمنون سے مین نہ ہٹونگا مگر یہ کہ میری شمشیر ہندی فولاد سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونگی اور بلا کی ہی بطلوس کے لیے ہماری سطوت سے البتہ مین اوسکو پراگندہ کرونگا اپنی شمشیر تیز سے یہان تک کہ ان سے جدا و پریشان ہوجاوین گے اور بعد اونکے مقداد بن اسود الکندی آئے اور یہ اشعار رجز پڑہے انا الکندی ولیث الشجاع ٭ واما فی العدا قد طال باعی ٭ وتشهد لی الرجال بکل حرب ٭ وللہیجاء النظیم الطباع ٭ فوا اثارات عبد اللہ ابنی ٭ علیہ باکیا جیران ناعی ٭ یعنے مین قبیلہ کندہ سے ہون اور شیر شجاع ہون ولیکن دشمنون مین میرے دونون بازو کشادہ و دراز ہین اور مال آنکہ سائر مردم ساری جنگ مین میری گواہی دیتے ہین کہ واسطے جنگ کے سرشت میری طبیعت کی ہوئی ہے فریاد ہے ای طالبان عوض خون عبد اللہ میرے فرزند کے جسپر مردم حیران گریہ وزاری کرتے ہین وبعد ازان ابان بن عثمان آئے اور یہ اشعار رجز پڑہتے تھے ونحن اللیوث وذو المعروف والکرم ٭ وفی المعامع یوم الحرب ذو ہمم ٭ نحن اوتن العدا فی کل معترک ٭ وقاہرون لہم فی کل مصطدم ٭ لا یعجبنک یا بطلوس جیشک فی ٭ ہذا المقام فعندنا الکل کالرخم ٭ یعنے ہم لوگ شیر ہین وصاحبان نیکوکار واہل کرم ہین آور سختیون مین روز جنگ صاحب ہمت ہین دشمنونکے ڈالنے والے ہین بیچ ہر گزرگاہ کے یعنے ہر معرکہ مین آور قہر کرنے والے ہین اور نیز بیچ ہر جنگ گاہ کے ای بطلوس تجکو عجب وکبر مین نڈالے لشکر تیرا بیچ اس مقام کے کیونکہ ہمارے ساتھ

تمام انبوہ کثیر ہے (واضح ہو کہ تیسری بیت کے مصرعہ ثانی کا آخر رکن زحم جو بمعنی انبوہ مردم ہے تو بجای اوسکے رخم بمعنی
کرگس مردارخوار بھی درست ہے ورنیصورت معنی مصرعہ اسطرح ہے کہ پس ہمارے نزدیک وہ ساری جماعت تیری مانند
کرگس مردارخوار کے ہے یعنے ذلیل وخوار ہیں) وبعدازان مسلم بن عقیل یہ اشعار رجزیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوئے ؎

شعر ضَنَانِی الحَربُ والسحرُ الطَّوِیلُ ؞ واَقلَقَنِی التَّسَہُّدُ والعَوِیلُ ؞ فوَا ثَارَاتِ جَعفرٍ مَعَ عَلِیٍّ ؞
کثَارَاتِ المَجدِ بَنِی عُقَیلٍ ؞ سَاَقتُلُ بالمُھَنَّدِ کُلَّ کَلبٍ ؞ عَسَی فِی الحَربِ اَن تَشفِی غَلِیلٍ ؞

یعنے رنجور کیا ہے مجکو جنگ نے اور بیخوابی طویل نے اور مجھے قلق مین ڈالا ہے شب بیداری نے اور صدای گریہ مردم نے
اپنے قبلے پر پس فریاد ہے ای طالبان قصاص جعفر و علی کے اور مثل اون بزرگ طالبان خون اولاد عقیل کے بالضرور
مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہی کہ مین یہ حرب مین اپنے جوش خاطر کو تشفی دونگا اور اپنی
دلکی پیاس بجھاؤنگا اور بعد اونکے داخل ہوئے شرجبیل بن حسنہ وبعد اونکے قعقاع بن عمرو التمیمی آور بعد اونکے مالک اشتر
اور بعد اونکے عبادہ بن الصامت آور بعد اونکے ابوذر الغفاری آور بعد اونکے ابوہریرۃ الدوسی آور اونکے بیٹے عبدالرحمن و
وبعدازان معاذ بن جبل وبعدازان شداد بن اوس وبعدازان قیس بن ہبیرہ بعدازان عقبۃ بن عامر وبعدازان ابودجانہ
الانصاری بعدازان جابر بن عبداللہ بعدازان براء بن عازب بعدازان نعمان بن بشیر وبعدازان سعید بن زید جو ایک عشرہ
کرام سے تھے یعنے منجملہ عشرہ مبشرہ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگوارونکے پیچھے لگے ہوئے انصار بھی آئے و
بعدازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اوسوقت ایک گروہ امراء لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام اور پسر عبداللہ
اور عبدالرحمن بن ابی بکر رض وغیرہ کے بجانب باب البحر تاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑے اوسی ہنگامے مین
عبدالرحمن اور زبیر اوسی باب کیطرف آگے بڑہ گئے اور رومی بالای سور و فصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے
سے اوترکر دو رکعت نماز پڑہی اور اوپر سے پتھر ونکی بوچھار تھی مگر وہ جگہہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہو گئی وبعدازان
زبیر مع فضل و عبدالرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان لنگر و مین ڈالکر برج پر چڑہ گئے اور دربانونکو قتل کیا اور
کنگرے گراکر پھاٹک کھول دیا آور اوسیوقت شرجبیل بن حسنہ و فضل بن عباس وابوذر الغفاری وابوالدرداء
باب فندوس کیطرف حملہ آور ہوئے آور مسیب بن نجبۃ الفزاری و قعقاع بن عمرو وامیر غانم بن عیاض باب جبل کیطرف
تاخت آور ہوئے اور اون سبنے دروازے کھولدیے اور جنگ عظیم برپا کی اور رومیون نے بھی بڑی جانبازی کی اور موت کی لڑائی لڑے
یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑہا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے مردان کار کو قتل کیا اور بسیار دلاوران
کارزار کو زمین پر ڈالا اوسوقت ہر ایک کوچہ و بازار اور شارع عام مین اور درمیان ہر ایک در و بام کے لڑائی پڑی تھی اوسوقت
خالد بن ابولیلی رض نے بڑہکر ایک نعرہ مارا اور کہا وَا ثَارَاتُ سُلَیمَانَ یعنی فریاد ہے ای طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی برچھی کاری
بطلوس کے سینے مین ماری کہ انی اوسکی پشت سے پار ہو کر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گرکر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا

یہ احوال دیکھکر رومی پست پا ہوئے اور بعد ہر موقع ملا بھاگ نکلے اور مسلمانوں نے اونکا پیچھا کیا چنانچہ بہتوں کو قتل کیا اور کتنوں کو اسیر کر لیا اور تمام مال و اسباب اونکا لوٹ لیا اور اوس روز رومیوں سے تین ہزار آدمی اندرون شہر مارے گئے او بیس بطریق نامی قید ہوئے اور اوس روز خالد ابن الولید یہ ابیات مشتملہ واقعات انشا کرتے تھے

وَبِالبَهنَسَا الغَرَّا أُبِيدَت جُيُوشُنَا ؞ ثَلَاثَ سِنِينَ بَابُهَا لَيسَ يُفتَحُ ؞ ثَمَانِ أُلُوفٍ كَانَ عَدُّ جُيُوشِنَا

؞ وَكُلٌّ هُمَامٍ مِن ثَمَانِينَ يُرجَحُ ؞ فَمَا فُتِحَت إِلَّا وَقَد صَارَ جَيشُنَا ؞ ثَلَاثَةَ آلَافٍ عَدَدًا تُصَحَّحُ

؞ وَلَم أَرَ فِي أَرضِ الصَّلِيبِ كَمِثلِهَا ؞ وَلَا جَيشُهَا لَمَّا عَلَى السُّورِ يَسرَحُ ؞ وَلَا مَرَّ لِي يَومٌ لِمِثلِ حُرُوبِهَا

؞ لِأَنَّ بِهَا البَطلُوسُ مُنجَحُ ؞ وَكَانَ لَهُ جَيشٌ وَعِدَّةُ جَيشِهِ ؞ ثَمَانُونَ أَلفًا بِالحَدِيدِ يُوَشَّحُ ؞

وَكُنَّا عَلَينَا هُم ثَمَانِينَ مَرَّةً ؞ يُجَادِعُنَا البَطلُوسُ عَنهُم فَيَصفَحُ ؞ ثَلَاثَ مِرَارٍ نَحنُ نَفتَحُ بَابَهَا ؞

وَيَرتَدُّ لِلكُفرِ الذَّمِيمِ وَيَجنَحُ ؞ وَقَد تَعِبَ الهِندِيُّ يَومَ فُتُوحِهَا ؞ وَكَلَّت أَيَادِينَا وَنَحنُ فِي الرُّومِ نَذبَحُ ؞

؞ ثَلَاثِينَ أَلفًا قَد فَنَتهَا سُيُوفُنَا ؞ وَأَكبَادُنَا مِن حَرِّهَا النَّارُ تَقدَحُ ؞ إِلَى أَن مَدَدنَا العُودَ وَالبَحرُ مِنهُم ؞

وَقَد شَبِعَت أُسدُ الفَلَاةِ وَتَرتَحُ ؞ وَوَلَّت ثَلَاثُونَ أَلفًا سَوَارِدًا ؞ وَعِشرُونَ أَلفًا مِنهُم قَد تُجَرَّحُ ؞

فَمِنهُم مَن قَضَى ثُمَّ مِنهُم مَن طَغَى ؞ وَمِنهُم أَقوَامٌ لِلمَوَالِينَ رُوَّحُ ؞ وَبَطلُوسُهُم ذَاكَ النَّهَارَ قَتَلتُهُ ؞

وَقَد كَانَ مِقدَامُ الجُيُوشِ مُرَجَّحُ ؞ فَبَادَرتُهُ فِي الجَالِ حَتَّى تَرَكتُهُ ؞ صَرِيعًا عَلَيهِ الغَانِيَاتُ تَنُوحُ ؞

وَعَاجَلتُهُ فِي الرَّاسِ مِنِّي بِضَربَةٍ ؞ فَأَضحَى بِهَا شَطرَينِ مُلقًى وَمُطرَحُ ؞ وَعَادَ لِسَيفِ ابنِ الوَلِيدِ مُحَمَّدٌ لَا ؞

تَرَى بِهِ كُلَّ الحَوَادِثِ تُفلِحُ ؞ وَلَمَّا قُتِلَ بَطلُوسُهُم صَارَ جَمعُهُم ؞ كَمَا شِيَةِ أَغنَامٍ وَغَابَ المُسَرِّحُ ؞

وَقَد كَانَ فِي بَحرِ الهِيَاجِ مُقَلِّدًا ؞ تَوَلَّى سَوَايَا قَومِنَا مِنهُ مَرَحُ ؞ فَلِلَّهِ مَا أَعدَاهُ قَد كَانَ فَارِسًا ؞

يَفُوقُ عَلَى جَيشٍ عَظِيمٍ وَيُرجَحُ ؞ وَقَد فَرِحَت أَكبَادُنَا وَتَرَمَّقَت ؞ لَعَمرُكَ مَا الأَكبَادُ بِالنَّصرِ تَفرَحُ ؞

أَقَمنَا بِأَرضِ البَهنَسَا بَعدَ فَتحِهَا ؞ ثَلَاثِينَ يَومًا لِلمَسَاجِدِ نُصلِحُ ؞ مِنَ البَهنَسَا لِلأُسوَانِ ثُمَّ أَمَعنَا فَتحَهَا ؞

بِعَشرِ شُهُورٍ بَعدَهَا لَيسَ تَكلَحُ ؞ وَعِندِي الثَّلَاثُونَ الَّذِي شَاعَ ذِكرُهُم ؞ وَكُلُّ فَتًى يَا صَاحِ بِالأَلفِ يُرجَحُ ؞

وَبَلِّغ فَتحنَا الهِندَ وَالسِّندَ كُلَّهُ ؞ وَأَسيَافُنَا فِي الغِمدِ تَسبَحُ ؞ وَفِي كُلِّ أَرضٍ عَسكَرٌ تَركُبُهُ ؞

يُقِيمُونَ دِينَ الحَقِّ وَالحَقُّ يُوضَحُ ؞ وَهٰذَا كَلَامُ ابنِ الوَلِيدِ يُجرِيهَا ؞ فَلَن سَامِعًا مَعنَى الَّذِي لَكَ أَشرَحُ

؞ فَمَا مِثلُهُ فِي مَجمَعِ الحَربِ سَيِّدٌ ؞ وَلَا مِثلُهُ فِي جَوهَرِ النَّظمِ أَفصَحُ ؞

؞ وَمِن بَعدِ ذَا صَلُّوا عَلَى أَشرَفِ الوَرَى ؞ نَبِيٌّ لَهُ كُلُّ البَرِيَّةِ تَمدَحُ ؞

؞ عَلَيهِ سَلَامُ اللّٰهِ مَا لَاحَ بَارِقٌ ؞ وَمَا غَرَّدَ القُمرِيُّ إِذَا الصُّبحُ يُوَضَّحُ ؞

؞ وَأَصحَابِهِ وَالآلِ وَالعِترَةِ الَّتِي ؞ أَقَامُوا الدِّينَ اللّٰهِ وَالمُشرِكَ زَحزَحُوا ؞

بھنسا ہی غزا اور دشمن مین ہمارے لشکر ہلاک ہوئی یا یہ کہ بھنسا مین ہمارے لیے غزا و مصیبت ہوئی کہ ہماری بہت سی لشکر تباہ ہوئے
تین سال تک کہ دروازہ اوسکا نہین کھلا یعنی تین سال تک فتح نہین ہوئی آٹھ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور آدمیون سی ہر ایک جوانمرد ہشتاد
مرد پر تیغ و غلبہ رکھتا تھا چنانچہ فتح نہوئی مگر یہ کہ فوج ہماری ہلکیت تین ہزار شمار مین باقی رہ گئی کہ وہ بالائی زمین روان یعنی زندہ ہین
ہشت سنبر زمین صاحب یعنی ملک مصر ممالک نصاری مین مثل بلد و قلعہ بھنسا کی اور کوئی ایسی جگہہ نہین دیکھی اور نہ یہانکا سا لشکر دیکھا
جبکہ وہ دیوار ہای شہر پناہ یعنی فصیلون پر چھوٹے ہوئے دوا دوش کرتے تھے اور ہمپر کوئی روز مثل جنگ بھنسا کی نہین گذرا کیونکہ
یہان بطلیوس سا شیر وسط لشکر ونمین گھس جانے والا تھا اور اوسکی پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اوسکی لشکر کا ہشتاد ہزار تھا کہ وے سب
آراستہ بسلاح تھے اور ہمنی اونپر ہشتاد بار غلبہ و حملہ و کیا اور ہر بار وہ اونکی طرف سے ہم سے نزاع کرتا تھا اور روکھا دیتا تھا یعنی حملون کا حمل کرکے
ہمپر لشکر کشی کرتا تھا فیصفح میر و مکنا ہ کرتا تھا او نکل جاتا تھا یا فنصفح یعنے ہم اوسکو دفع کر دیتے تھے اور تین مرتبہ ہمنی باب
بھنسا کو فتح کر لیا اور ہر مرتبہ اہل بھنسا کفر مذموم کیطرف پھر جاتے تھے اور بھیلو تھی کر جاتے تھے ہماری تیغ ہندی آہن نے ایسی بازیگری
کی روز فتح بھنسا کی کہ ہماری ہاتہ تھک گئی کیونکہ ہم روم کو ذبح و قتل کرتے تھے اونکی تیس ہزار کو ہماری تلوارون نے فنا کیا اور بیچے ہمارے
حرارات شمشیر یا حرارت جنگ سی ایسے آگ ہوگئے تھے کہ اوس سی او آگ سلگائی جاوے یہانتک کہ ہمنی اونکے گوشتوں سے دشت پاٹ دیے
اور صحرا بھر دیے تھے کہ درندگان صحرا اونکی گوشت کھاتی کھاتی سیر و آسودہ ہو کر مستی سی ہنکارتے تھے اور اونکی تیس ہزار باقیماندہ بیس یا
ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار اونمین سی مجروح ہوگئے تھے پھر اونمین سی بعضے مرگئے اور بعضے طاغی و سرتاب ہوئے اور اونمین سے
ایک قوم واسطے موالی و اصحاب کی موجب راحت و آسایش ہوئی یعنی اونکی خدمتگذاری مین آئی اور اونکے بطلوس بادشاہ کو ہمنی اوسی وقت
قتل کیا پھر آئینہ وہ اون لشکر کا مقدم الجیش اور سب سے غالب تر تھا چنانچہ مینے فوراً اوسپر جا کر بہتی تمام حملہ کیا یہان تک کہ اوسکو زمین پر ڈالا
اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اوسپر گانے والیان نوحہ کرتی تہین اور عجلت کی مینے اپنی جانب سی اوسکا سر کاٹنے مین بیک ضرب کہ وہ اوس
ضربت سی دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور ڈہیر ہوگیا وہ ضرب شمشیر ابن الولید سی ٹکڑے ٹکڑے زمین پر افشان
مثل سنگریزہ کی کہ اوسپر تمام حوادث گذر گئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا اٹھا اور جبکہ بطلوس بادشاہ اونکا مارا گیا تو وہ
سب مانند اوس گلہ غنم و گوسپند کے ہوگئے جسکا شبان چرواہہ غائب ہو جاتا ہے یعنی بطلوس کے مارے جانے سے جمعیت اونکی
پریشان و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ وہ بطلوس بحر متواج حرب مین مغلغل یعنی تشنہ جنگ یا متقلقل یعنی شور انداز تھا چنانچہ اہل
و جماعات ہماری قوم کی اوس سے مرج و تحجر کرتے ہوئے پھرے بیش کیا ہی وہ دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار کہ فائق
تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہے کہ اوسکے مارے جانے سے دل ہماری فرحناک و ترنم سرا ہوئے اور قسم ہے زندگانی کی
کہ سبکے دل اس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بھنسا مین بعد اوسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام کیا بنا بر بنا و تعمیر
مساجد کے و بعد ازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے بھنسا سے
اسوان تک تمام ہمنے اوسکو فتح کر لیا دس مہینے مین بعد ازان وہ نابدید ہوگیا یعنے مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ تیس مرد

ایسے ہین جنکا ذکر مشہور ہے اور ہر ایک جوانمردانہ صاحب ہزار مرد سے غالب ہی (اوپر صباح سنادی مرقوم ہے یعنی اے صاحب) اور ہماری خبر فتح تمام ہندوستان تک پہونچی ہے اور تلوارین ہماری نیام مین تسبیح خدا کی کرتی ہین اور ہر ایک سرزمین پر جہان کہین فتح ہوئی ہمنے ایک ایک لشکر چھوڑ دیا یعنے تعینات کر دیا ہے تا وہ لوگ دین حق قائم کرین وحال آنکہ حق خود واضح تر ہے اور یہ سب کلام ابن ابولید کا ہے جو جاری ہوا تو سامع حواس معنی کا جو میری سمجھ سے شرح کی سوزش معرکہ وجنگ مین کوئی مثال اوسکا سردار نہین ہے (مراد نفس خود) اور نہ مثال اوسکے جوہر نظم مین کوئی فصیح تر ہے وبعد ازان درود وسلام بہیجو بہترین خلق پر کہ وہ بھی ہین کہ تمام خلق اونکے لیے مائل ہین یعنے اونکیطرف میل وامید رکھتے ہین اور نیز سلام خدا کا جب تک برق درخشان ہے یعنے ہمیشہ اور جب تک قمریان ہنگام ظہور صبح کے آواز کو گلو مین حرکت دیتی ہین یعنے حق سرہ بولتی ہین اور درود اونکے اصحاب اور آل عام وعترۃ خاص پر جنہون نے دین خدا کو قائم کیا اور اہل شرک کو منع ودور کیا راوی نے کہا وبعد ازان اہل اسلام مکانون پر چڑہ گئے اور اندر عسکر روم وغیرہ کو اونکے گھرونسے نکالکر قتل کرنے لگے یہان تک کہ ذبح کرتے کرتے اونکے بازو شل ہوگئے اور تمام کوچون اور نالیون مین خون بہتا تھا اور راستون پر اور بازارون مین تمام لاشین پڑی تھین اوسوقت قوم نصاریٰ وقبط گھرونسے باہر نکلے اور رو رو کہتے تھے کہ ہمتو تمہارے ذمی ہین اور ہم مردم عوام اور تجارت پیشہ اور بازاری لوگ ہین اور ہم سب اپنے امور مین مغلوب وعاجز ہین ہمارے اکابر تمہاری تلوارون سے قتل ہوئے اب تم ہماری دلداری اور ہمپر رحم کرو خدا تمپر رحم کریگا چنانچہ خالد رض نے ارادہ کیا کہ انکے ساتھ بھی ایسا ہی کرین جیسا اونکے غیرونکے ساتھ کیا گیا یعنے اونکے سردارونکی طرح انکو بھی قتل کرین مگر یہ کہ امیر تمام دیگر امرا نے خالد کو اس امر سے مانع ہوئے اور کہنے لگے یہ لوگ اب ہماری رعایا ہوگئے اور انمین کوئی توانا وزورآور باقی نہین رہا ہے آخر اونسبکو چھوڑ دیا اس شرط پر کہ جو لوگ رومیون مین سے بھاگ کر غارون مین یا خمون اور خیمون مین چھپے ہون اونھین ڈھونڈ کر بتا دیوین اور جو کوئی باب شرقی سے یا نہر مین تیر کر نکل گیا ہو اون سبکو گرفتار کرا دین چنانچہ اوس روز اسیطرح تلاش کرکے بہتونکو قتل کیا جب دوسرا دن ہوا تو نجارون کو بلواکر عرابہ یعنے چھکڑے بنوانے لگے تا کہ اوسپر لاشین مسلمانون کی اوٹھوائی جاوین اور حوالی شہر سے بیل وغیرہ دواب گاڑی کھینچنے واسطے منگواکر زمیندارون کاشتکارونکو لاشین اوٹھوانے اور لدوانے پر مامور کیا تب قبرین کہدواکر ایک ایک قبر مین چھ چھ آٹھ آٹھ دس دس لاشین رکھنے لگے اور اونکو اونھین کے خون مین وخون آلودہ لباس مین رکھتے تھے رحمہم اللہ اور اوپر ریگ ڈالنے لگے یہان تک کہ وہ سب ایک تودہ سا ہوگیا پھر اوس ٹیکرہ گورستان پر قبرون کے آثار ظاہر کردیے اور پتھر کی تختیون پر اونکے نام کندہ کرکے اونکی قبرون مین ڈال دیئے و بعد ازان متوجہ ہوئے طرف مقتولین اہل بلد کے تا آنکہ اونکے اہل واقارب کو مامور کردیا کہ اونھون نے اپنے قتیلے کو دفن کر دیا اور اوس روز اوس معرکہ مین جملہ اہل اسلام جو شہید ہوئے چار سو مرد تھے سواے اعیان واکابر کے جو مشاہیر مین سے تھے مثل عامر بن زرقہ وعبد اللہ بن سعید وعبد اللہ بن عرملہ وعبید اللہ بن النعمان وعبد الرزاق الانصاری و

وعبدالرحیم اللخمی وابوحذیفۃ الیمانی وابوسلمۃ الثقفی وابوذیاد الیربوعی وابوسلیمان الدارامی وابن ابی دجانۃ الانصاری وابوالعلا الحضرمی وابوکلثوم الخزاعی وابن مسعود الثقفی وہاشم بن نوفل القرشی وعمارۃ بن عبدالدار الزہری و مالک بن الحارث وابوسراقۃ الجہنی اور باقی سب مردم مختلط تھے اور تمارونکے بازارمین بیس مرد جو شہید ہوئے وہ وہین دفن کیے گئے اور صابون بازارمین جماعت کثیر کا مشہد ومدفن ہے اور قریب بازار عطارونکے ایک جانب مین چالیس قبرین نبی ابن اور قریب بجر یوسفی متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین اور راوی رح نے کہا کہ جب وقت اہل اسلام اپنے شہیدونکے دفن سے فارغ ہوئے تو قصرہاے بطلوس پر چڑھ گئے ومکانات بطارقہ ومحلات ارباب دولت وخانہاے نواب سلطنت مین درآئے تو اونمین ظروف طلائی و نقرئی اس قدر پائے جو تعداد وشمار سے باہر ہے اور متاع زیور وخلعت زرتار وورپاے شاہوار وجواہر آبدار اور قالینہاے پشمینہ وبساطہاے حریر ومسندہاے دیباو وسادہاے قاقم وسنجاب بحساب دستیاب ہوئی اور بہت سے آدمی جو اشترون پر سوار قریب باب السر یعنے خفیہ دروازہ پر لڑتے تھے تو اون خچرون پر خورجیون مین مال بھی لدا تھا اور اہل اسلام اون رومیون پر غالب آگرا ستران محمولہ مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دوجانب دو مسند وتکیے تھے اون دونون مین سنگریزہاے معدنی یعنے اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک شخص نے دونون مسند وتکیون جواہر کو بیت المال سے چھ ہزار دینار پر خرید لیا اور اوسکو اپنی خاطر خواہ لاکھ دینار پر فروخت کیا اور بساط یعنے مسند بطلوس جو غنیمت مین لی تھی اور وہ مثل بساط کسریٰ کے تھی کہ تار پود اوسکا حریر وزرتار سے تھا اور اوسکے دور دامن مین دُر والماس ٹکے تھے تو اوسکو شامل مال خمس کرکے روانہ مدینہ کیا چنانچہ وہ بساط حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مین بمعاوضہ بست ہزار دینار کی آئی یعنے جس سے اونکو اسقدر قیمت ملی اور غازیان لشکر ومجاہدان مظفر غنایم کثیرہ اصناف ظروف طلائی ونقرئی ودیگر اشیاے بیش بہا سے متمتع ہوئے اور راوی نے بواسطہ عون بن عبیدہ کے عبدالحمید بن ابی امیہ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ بعد فتح بہنسا جب مسلمانون نے قصرہاے بارگاہ وکنیسہاے عبادتگاہ کو منہدم کر ڈالا اور کوٹھی کھولکر خزانہ بطلوس کا اور جو کچھ اونمین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اوسمین کوئی شئے کسیکے لیے نہ چھوڑی وبعدازان خالد نے اموال غنیمت درمیان مسلمانونکے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارونکے حصہ مین دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار اوقیہ چاندی اور قسم لباس وپوشاک وغیرہ سے اوسقدر ملا کہ بیان سے افزون ہے اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوئے اور اوسمین تصویرین اور قندیلین سونے چاندی کی اور پردے حریر زربافتہ اور استادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین تو سب تعجب وحیرت مین آئے اور خالد نے یہ آیت پڑھی مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ لا یعنے حق تعالے نے کسیکو اپنی

والدیت مین نہین لیا کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے کسیکو بیٹا نہین کیا پھر خالدؓ نے یہ کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور ساری مسلمانون نے صدای تہلیل و تکبیر بلند کی اور بشیر و نذیر پر اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر عامر رضنے اوسوقت یہ ایت تلاوت
کی کَمْ تَرَکُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَنَعْمَۃٍ کَانُوا فِیْہَا فٰکِہِیْنَ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنَاہَا قَوْمًا
اٰخَرِیْنَ یعنی وہ لوگ کسقدر اور بہت کچہ چھوڑ گئے باغات اور نہرین اور مزرعات اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ و عشرتکدہ
اور نعمتہای فراخ کہ جسمین خوش عیشی و خوش نشی کرتے تھے سو اسیطرح ہنے اور قوم کو اون سب چیزون کا وارث و مالک کردیا و بعدازان
مسلمانون نے اوس کنیسہ کو ہدم کرکے بجای اوسکے مسجد سنگی ستونون پر قائم کی اور چہت اوسکی دہنیون سے پاٹی اور وہی جامع اول ہے
پیشترو بنای حسن بن صالح سے یعنے حسن نے بعد اندراس کے اوسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع ابتک قائم ہے اور چوب و سنگ وہی
قدیم باقی ہین اور سوای اوسکے اور بھی مسجدین اور سور باطات یعنی سوارونکی چھاؤنیان بنائین اور روای رحمۃ اللہ علیہ نے بوسطہ
عبدالحمید و قیس بن مہرانکے ابوجعدہ سے روایت کی ہے اونھون نے کہا شہر بھنسا مین چالیس رباط یعنے چھاؤنی تھی اور اونکی مسجدین
یعنے کنیسے بشیمار تھی سو صحابہ نے اون سبکو مسمار کرکے اونکے آثار مٹادیے اور وہان اپنی بود باش کے لائق جا بجا لکیر کھینچکر مکان بنائے اور
اوسکے کشادہ راستے رکھے اور امیر خالد رض اور جو لوگ اونکے ہمراہ تھے یکماہ کامل شہر بھنسا مین مقام کیا اور معالم و آثار کفار سے
قسم ابنیہ و عمارات سے مسمار کرکے مساجد و رباطات کی تعمیر و درستی مین مصروف رہے اور اوسی عرصہ مین مال خمس سے
واسطے عمرو بن العاص اور اونکے اصحاب کی بقدر حصہ رسدی کے مع نامہ بھیجدیا اور وہ مصر مین مقیم تھے اور عین الخمس معہ ظفر
ابونعیم الانصاری و فضل بن فضالہ والی دجانہ کے معہ عریضہ بخدمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو ارسال کیا
جب انھین لوگونکی ہاتھہ نامہ پاس عمرو بن عاصؓ کے پہونچا تو وہ نہایت شادکام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمر رضؓ کو ایک نامہ مشتمل بر
تہنیت لکھکر حوالہ ابونعیم کے کیا کہ اسکو بھی ہمراہ نامہ خالدؓ کے پہونچاوین غرضکہ ابونعیم وہانسے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اونکی ساتھہ اور
تیس مرد صحابی تھی تا آنکہ یہ لوگ مدینہ مین پہونچکر بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کی فائز ہوئی اور اوسوقت جلیسہ صحبت مین گروہ صحابہ حاضر تھے
اونکی لیے کاسہای ثرید کی تقسیم ہورہی تھی کہ اوسی عالم شغل مین قاصد جا پہونچے چنانچہ ابونعیم کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا
تو اپنے گلے سے ہمین لگالیا اور روی پرنور و فور مسرت و سرور سے شگفتہ ہوگیا اور ہملوگ بیٹھے اور تناول ثرید مین شریک ہوئی اور وہ
خود بنفس نفیس عصای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے پھر جب ہم کھانے پینے سے فارغ
ہوئے تو دونون مکتوب نکال کر پیش کیے تب اون دونون نامون کو پڑھکر بکمال شادمانی مسرور و خوشدل ہوئے
اور منادی کو حکم کیا اوس نے درمیان قوم کے ندا دی اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ یعنے نماز جماعت کے لیے جامع مسجد مین حاضر ہو
جب لوگ مجتمع ہوئے تو بالاے منبر خطبہ پڑھا اور بعد حمد و ثنائے خداوند عزوجل و صلوۃ و سلام اوپر ختم الرسل صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے اون دونون نامونکو پڑھکر قوم کے تئین سنایا و بعدازان جملہ صحابہ کو بلواکر اور سبکو جمع کرتے تمام مال
غنیمت اونمین تقسیم کردیا اور اپنے اہل و عیال کے لیے ایک درہم و ایک دینار بھی باقی نرکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لیا غرض

سے رکھہ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیئے ہوئے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور وہ خانہ ام کلثومؓ بنت علی رضی اللہ عنہما تھا پھر مجھے
اپنے پاس بلالیا مینے دیکھا کہ اوس گھر مین ایک فرش ادیم یعنے کھال کا جسمین لیف یعنی چھال خرمی کی بھری تھی بچھا تھا
اور تکیہ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمّل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثومؓ سے فرمایا
تیرے یہان تمر وغیرہ کھانیکی چیز سے کچھ ہے اونھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر لبین حامض موجود ہے یعنی دودہ پھاڑا ہوا
پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لئے ہے مگر میری پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثومؓ نے ایک کاسہ مسکہ اور کچھ
شہد اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگوا کر بھیجدیا اور مینے اوسمین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیونکے لیے بھیجا پھر مینے
بطلوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی تو قتل مسلمین اور امراء لشکر پر روتے تھے
اور کبھی بطلوس کی حال غدر و نہ ہمت پر ہنستے تھے وبعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم با نبوہ کثیر ہماری پاس دوڑتے ہوئے
پہونچے اور اپنے اہالی واقارب کا احوال پوچھنے لگے ہمنے حال اون لوگونکا جو قتل ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ سب
بشور و شیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلے سے آواز بکا و فغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علیؓ و عقیلؓ و بنی ہاشم
کے جا کر اونکے قتلے کا پرسا دیتے تھے اور ہملوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے وبعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام
خالدؓ کے لیکر مصر کیطرف روانہ ہوئے اور اوس نامے مین خالدؓ کو حکم کیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگونکا اور یہانکا یون تھا اور ادہر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد بکیاہ جمیع قبائل سے ایک جماعت
صحابہ کی سرزمین بھنسا مین چھوڑ کر خود با دو ہزار سوار سر جا صعید کیطرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بھنسا مین
چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی المطلب و بنی مخزوم و بنی عبد الدار و بنی زہرہ و بنی نزار و بنی جہینہ و بنی مزینہ
و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مذحج و قبیلہ فہر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور ان لوگون پر اور شہر بھنسا
اور اوسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب مسلمانون نے اپنے مکانونکے لیئے حاطہ گھیر لیا تھا
اور شہر مین بازار اور مکین بنائی تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور بحر سے بطرف غربی ایک
راستہ علحدہ چھوڑ دیا تھا تا کہ دواب اونکے اودہر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہانکے والی ممالک سے
تا زمان خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اوسی زمانہ مین بعد اونکے والی وہانکے محمد بن جعفر بن ابی طالب
ہوئے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین
مقیم رہے یہان تک کہ وہ بعہد خلافت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان
خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اونکے حاکم وہانکے علی بن عبد اللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان
معاویہؓ وہ وہین قائم رہے اور بعد اونکے بزمان عبد العزیز بن مروان الاموی کی طاہر بن عبد اللہ وہانکے حاکم ہوئے
اور شہر بھنسا مین قریش و اشراف جہتہ غربیہ مین رہتے تھے اوسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنی محلہ اشراف

اور اسپطارت ہر ایک قبیلہ کا حارہ تھا اور جب بھنسا فتح ہوا تھا تو معروف بجنت تھا یعنی تازہ باغ کہ اوسمین اہل بازار و غلامان
تماریشے تزویش باشندگان شہر سے چالیس ہزار مجتمع تھے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے روایت کی حامد بن المزیدی
واسطے ابی صالح کے ابن نوفل المرادی سے اوس نے کہا کہ شہر بھنسا مین بایام فتح چارسو آدمی اوس قسم کے تھے کہ صرف
ترکاری وغیرہ بیچا کرتے تھے کیونکہ شہر بہت بڑا تھا پھر جسوقت درمیان بنی امیہ و بنی ہاشم کے نزاع واقع ہوئی تو اونمین سے
ایک گروہ شہر سے نکل گئے اور کچھ اونمین سے جو مستثنیٰ ہوکر بعہد و سوگند باہم و بامردم شہر کے رہگئے تو اونمین ایک اور
جماعت عربونکی جاملی کہ اون سے سلسلہ عربونکا وہان جاری رہا یہان تک کہ زمانہ خلافت بنی العباس مین حسن بن صالح مع
اپنے دیگر برادران کے بھنسا مین جاکر مقیم ہوئے اور جامع مسجد قدیم کی ازسرنو بنا کی اور بہت سے حجرے اور مسافرخانے
بنائے اور وہین مقیم رہے یہان تک کہ وہین مرے رحمہ اللہ راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اب ہم رجوع کرتے ہین
طرف سیاق روایت کی کہ جب خالد رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیونکے بحد و دبلد صعید پہونچے تو شہر بشہر یکے بعد دیگرے
تا آخر صعید منتہای عدن تک فتحیاب و فیروزمند ہوئی انتہی فضائل شہر بھنسا باعتبار اکابر شہدا اور راوی نے کہا کہ اس کتاب مین مقصد
ہمارا سوائے ذکر فتوح بھنسا کے تھا خاصۃً اسلیے کہ انہین فتحون پر دارمدار فضایل اکابر شہدا کا ہے وعلی الخصوص
اسلیے کہ خاک بھنسا مین پانچہزار صحابی مدفون ہین اور فتح بھنسا مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہفتاد مرد بدری تھے یعنی وہ اصحاب تھے جو معرکہ بدر مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر تھے چنانچہ اونکی زیارت مین اجر عظیم
ہے اور وہانکی زیارت کو عراق سے ایک طائفہ ابرار مثل بشر الحافی و سری السقطی و مالک بن دینار وغیرہ
گئے تھے اور اقصای مغرب سے ابو مدین و شعیب وابو الحجاج وابو عبد اللہ وغیرہم آئے تھے اور فضیل بن عیاض
نے اونکی زیارت کی ہے اور مروی ہے کہ اقلیم بھنسا ساری زمینون سے برکت مین زیادہ تر ہے اور
عمرو بن العاص رض کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعد مکہ و مدینہ و ارض مقدس
و جبل طور کے کوئی سرزمین مبارک سوائے زمین مصر کے نہین ہے اور جاسے برکت وہ ہے جو مصر سے
بجانب غربی ہے اور عمر رض نے کہا کہ مراد جانب غربی سے شاید کہ بھنسا ہے اور علی بن الحسن نے کہا کہ سرزمین مصر مین
یعنے حسن بن صالح نے
باوجہ القبلے یعنی بجانب غربی کوئی زمین مبارک و کثیر البرکات زیادہ تر زمین بھنسا سے نہین ہے اور معمول علی النوویکا
یہ تھا کہ جب وہ وارد زمین بھنسا ہوکر جبانہ یعنے زمین مقابر شہدا پر گذر کرتے تھے تو اپنے کپڑے بدن سے
اوتار کر برہنہ تن ہوکر ریگ پر لوٹتے تھے اور کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ کسقدر تیری گرد و خاک راہ خدا مین اوڑی ہے
اور ابو علی الدقاق جب گذر کرتے تھے زمین مقابر بھنسا مین تو کہتے تھے کہ تو وہ زمین ہے کہ تجھ مین اعضاے
مردان خدا ملے ہین اور کسقدر لوگونکے عارض سے عرق محنت راہ خدا مین تجھپر ٹپکے ہین اور کسقدر لوگ فی سبیل اللہ
و رضای خدا مین مارے گئے ہین اور لوگون نے حسن بن صالح سے پوچھا کہ تمنے اس شہر بھنسا کو اور شہیدان کو ...

اختیار و پسند کیا اونھون نے جواب دیا مین کیونکر جا گزین و قیام پذیر نہون ایسے مقام مین جہان روح اللہ و کلمۃ اللہ یعنے عیسی علیہ السلام جا گیر ہوئے تھے اور اسکے صحرای گورستان پر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہے اور جب عبد اللہ بن طاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تھے تو شہر بھنسا مین آئے اور جسوقت قریب جبانہ پھونچے تو اپنے گھوڑے سے اوترکر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اونکے ہمراہ تھے وہ سب بھی پیدل ہوئے اور اوس زمانے مین حاکم بھنسا عبد اللہ بن الحسین الجعفری تھے چنانچہ وہ بھی پا پیادہ از برای ملاقات و پیشوائی عبد اللہ بن طاہر کی نکلے اور عند المواجہ عبد اللہ بن الحسین اون پر سلام کرکے ہمراہ چلے اور جسوقت عبد اللہ بن طاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَحِبَّاءَ الدَّارَیْنِ وَ خَیْرَ الْفِرَقِ یَقِیْنِ یعنی سلام تپر ای محبوبان ہر دو جہان و برگزیدگان طائفہ جن و انسان و بعد ازان اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہے یعنے یہ ایسا دشت مزار ہے کہ ہر روز او سپر سو رحمت نازل ہوتی ہے اور یہ زمین اپنے اہل کو جنت کیطرف پھونچاتی ہے اور جو کوئی یہانکی زیارت کرتا ہے اوسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے روز تند باد درختون سے گرتے ہین و بعد ازان عبد اللہ بن الحسین جتبک زندہ رہے ہر روز پا برہنہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے یہان تک کہ وہین مرے رحمۃ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر و صلاح اہل بھنسا مین سے اوسکا نام عبد الرحمن بن ظہیر تھا اوس نے مجھسے بیان کیا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطا کار و زیان کار تھا وہ مرگیا تو بجانب غربی جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مینے اپنے رویا مین اوسکو دیکھا کہ وہ لباس دیبای سبز پہنے ہے اور سر پر تاج مرصع بجواہر دہرے ہے اور اندر ایک قبۂ نور یعنے خیمۂ نورانی کے جلوہ گر ہے اور اوسکے گرد ایک جماعت ہے کہ ایسے حسن و جمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مینے کبھی نہین دیکھے تھے اور وہ سب اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص ان لوگون کے بیچمین ہے تب مینے اون لوگون پر سلام کیا اور اوس آشنا سے مینے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مینے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اوس نے کہا ای فلان مین اوس قوم کے جوار مین آیا اور ایسونکا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین بمقتضائے ننگ و عار کی اپنے مہمانونکی حمایت کرتے تھے تو کیا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نکرینگے لہذا انھون نے آمرزگار سے میرے لیے استغفار و طلب آمرزش کی کہ عزیز الغفار نے جناب ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہہ دی اور ذوالنون مصری نے کہا مین ہر سال بھنسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اسلیئے کہ مینے اسکے فضائل اجر و ثواب کے بہت دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا امر عارض و درپیش ہوا کہ مین وہانکی زیارت کو جانے سے محروم رہا ناگاہ مین ایک رات کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اون سے حسن الوجہ و خوبصورت و نفیس لباس مینے کبھی کسیکو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اونکے ہاتھون مین سبز علم تھے اور اونکے چہرے نورانی اور عارض اونکے درخشان تھے پھر اونھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

اے ذوالنون تونے ہمکو امسال وحشت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین
تب مینے اونسے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو اونھون نے کہا ہم لوگ شہدا از اصحاب احمد مختار ہین جو بھنسا
مین شہید ہوئے اور ہم وہ لوگ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانونکی نصرت اونکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے سو ہم
تیری زیارت وملاقات کو آئے ہین تا تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب ہمسے باز رہنے کا تجکو درپیش ہوا ہے
پھر مینے اونسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر تشریف رکھتے ہین اونھون نے کہا ہم ساکنان جبانہ
بھنسا کے ہین اور ہمپر تیرے حقوق زیارات ہین اور تو منجملہ اہل اشارات کے ہے یعنے تو درمیان مردم مشار الیہم
ومشاہیر مین سے ہے تب مینے کہا اے میرے سادات بزرگوار مین عود کرتا ہون یعنے مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ
سلسلۂ وصال فیما بین دراز ہے اور مین نجانتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہے تو تم اوسکو جانتے ہو اور
میرے دلمین یہ گمان نتھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہے اونھون نے کہا اے ذوالنون کیا
تو نہین جانتا ہے کہ شہیدان راہ خدا پیش خدا ہمیشہ زندہ و روزی خور زندہ یعنی تمتع یابندہ ہین اور یہی منطوق
کتاب مکنون ہے وبعدازان وہ مجھے چھوڑکر اپنی راہ چلے گئے پھر جسوقت مین بیدار ہوا تو میرے دلمین شعلہ آگ کا
بھڑکتا تھا۔ الغرض مژدہ ہے اوس شخص کے لیئے جو ان بزرگوار ابرار کی زیارت کرے اور مینے اس کتاب مین تمام
نادرات عجیبہ وحکایات غریبہ مندرج کیئے ہین اور یہ کتاب معانی وبیان کو شامل اور علم تحدد وشان مین
کامل ہے اور اسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام واولوالالباب اور ادراک نکرینگے مگر صاحبان بصایر
وخطاب اور اسکو نہ پڑہینگے مگر اہل ذوق وعرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ وشگوفہ ہین گلستان مین
حق سبحانہ تعالی اس سے منتفع کرے اسکے مالک وکاتب کو اور اسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو والحمد للہ
رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ المخلصین

خاتمہ کتاب جانب فاضل بیعدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون وعلوم عمدہ علمای زمان مولوی بشارت علی خانصاحب مترجم دام ظلہم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان وخوشگویان فصیح زبان کے بعد استعفای اپنے ذہن کلام ولحن
مقال سے التماس کرتا ہے کہ ہرگاہ اصل متن کتاب باعث دقت متانت کی بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ
اوسکا بدون ترجمہ لفظی محاورہ اہل زبان ومکالمہ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص وعوام اسکے
فوائد موائد سے متمتع ہون اسلیے کہ یہ کتاب مستطاب خوشترین سیر وبہترین تواریخ ہے سیر اسکی جملہ اخبار وآثار
ماضیہ وآتیہ سے مستغنی کرتی ہے اور والیان ولایت واولیاے مملکت کے لیے براے تدبیر صف آرائی ومعرکہ
آزمائی کی رہنمائی ہے اور عمدہ براوصاف سے یہ ہے کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسر بندش داستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی و غلو زبانی نہین ہے بلکہ اسکے تمام واقعات صحاح روایات و ثقاۃ رواۃ سے باسناد و استناد مقبول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد و قابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سند کتاب کی جنگ بہسنا مین بعد معرکہ بہنسم کے ذکر کی ہے کہ مینے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچہ بقاعدۂ صدق و موثق کے تہا اور مینے اونہین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ اور راوان محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور اونسے سماع کلام بر سبیل دور کی ہے کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک واثق مین منسلک ہین اور سماعت و قرأت اوسکی لائق نہین ہے مگر برای صاحب بصیرت و علما و ملوک و سلاطین کے کہ انہین لوگون کے لیے شایان و مخصوص ہے اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہے اور پیشتر اس سے کسی نے اہل سیر و تواریخ مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہے کیونکہ اسمین بہت سے امثال و آثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت و فرحت ہے واسطے مستمعین کے انتہا اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہوچکا ہے اور اس نام مین سال تاریخ ہے چنانچہ اوسی اصل کتاب مغازی کے اجزا مین سے کتاب فتوح عجم ہے جسکا یہ ترجمہ بنام غزوہ عرب مشتمل بر تاریخ سال سنہ ۱۲۹۰ ہجری قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہے افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین ونفع بہ الطالبین والباغین والمشترابین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین امین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

المنۃ للہ کہ یہ کتاب مستطاب مورخہ بعد د حروف نام و موسومہ بہ غزوہ عرب ترجمہ فتوح عجم جو فتحنامہ عمری کارنامہ فاروقی ہے ۱۲۹۰ آئینہ سکندر جام جہان بین نگارندہ تار و پود اخبار و احوال ملک دار الاقلیم غرارت راقم نیر علم افضل العلما سر افراز فضلای جہان مولوی محمد بشارت علیخان منشی سابق محکمہ چیف کمشنری ملک اودہ بعد اختتام پہونچکر بشہر اواخر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۱ ہجری مطابق ماہ اگست سنہ ۱۸۷۴ء بمطبع نامی مصدر فیض نوال مرکز عزت و افتخار منشی نولکشور صاحب ملک مطبع اودہ اخبار منطبع ہوا انشاء اللہ تعالی بلاحظہ واقعات صریحہ و سیر تواریخ صحیحہ موجب حظ وافر برای خواطر عالیہ و مطبوع طبائع متعالیہ ہوگا اسلیے کہ یہ کتاب از روی درایت و روایت کے مستند و معتمد طریقہ اسلام ہے چنانچہ کوئی کتاب جملہ تواریخ سے اس مرتبہ پر معرض وثوق و موقف اعتماد کو نہین پہونچی معشر اولی الالباب حضرات اسلام کہ التفات فرمانا طرف اس طلسم عجائب نما کی ہم لطف سیر ہی تبواریخ احزاب و ہم حصول سعادت سے مزید ثواب نفعنا اللہ بہ و سایر الاحباب وصلی اللہ علی محمد و آلہ و صحبہ الاطیاب